سرزمینِ پاکستان کے
سانپ

محمد شریف خان

اردو سائنس بورڈ

سرزمینِ پاکستان کے

سانپ

محمد شریف خان

ایم ایس سی

ایسوسی ایٹ پروفیسر آف زوالوجی

تعلیم الاسلام کالج ، ربوہ

اردو سائنس بورڈ

299 - اپر مال ، لاہور

Snakes of Pakistan

by
Muhammad Sharif Khan
M.Sc.
Associate Professor of Zoology
Talim-ul-Islam College,
Rabwah-35460, **Pakistan**.

Publishers:
Urdu Science Board
299-Upper Mall, Lahore
Pakistan.

سلسلہ مطبوعات نمبر 276
جملہ حقوق بحق اردو سائنس بورڈ لاہور

طبع اول : 1993ء
قیمت : -/150 روپے

ناشر : آغا محمد سہیل
ڈائرکٹر جنرل، اردو سائنس بورڈ
299 ۔ اپر مال، لاہور

مطبع : شیخ غلام علی اینڈ سنز، فیروز پور روڈ لاہور

انتساب

ڈاکٹر احسن الاسلام مرحوم ، گورنمنٹ کالج لاہور (1974 ء ـ 1927 ء)
جن کی توجہ اور شفقت میرے لیے ہوامیات میں دلچسپی کا باعث بنی

ڈاکٹر رابرٹس مرٹنز (1975 ء ـ 1894 ء ,Dr. Roberts Mertens) سنکنبرگ میوزیم ، فرینکفورٹ ، جرمنی ،

اور

ڈاکٹر شرمان اے منٹن جونیئر (.Dr. Sherman A. Minton Jr) انڈیانا یونیورسٹی ، امریکہ ،
جن کی دانش اور لگاتار راہنمائی میرے لیے مشعل راہ رہی

فہرست عنوانات

عرض مصنف	7 ...
فہرست تصاویر	10 ...
فہرست اشکال	13 ...
باب 1 : برصغیر میں سانپ پر علمی تحقیق ــــ ایک جائزہ	17 ...
" 2 : سانپ ــــ ارتقا، جسمانی بناوٹ، عادات و خصائل	29 ...
" 3 : سانپ کی نوعی پہچان ــــ اصطلاحات اور طریقے	51 ...
" 4 : سرزمین پاکستان کے سانپ	70 ...
" 5 : پاکستان کے خشکی کے زہریلے سانپ اور مار گزیدگی کے مسائل	142 ...
" 6 : سانپ اور انسانی تہذیب	162 ...
" 7 : سانپ سے متعلق چند پراسرار کہانیاں	181 ...
" 8 : آئیے سانپ سے دوستی کریں	190 ...
حرف آخر	195 ...
اشاریہ	199 ...
کتابیات	207 ...

عرض مصنف

دنیا میں پائے جانے والے بے شمار انواع واقسام کے جانوروں میں سے سانپ اپنی منفرد جسمانی ساخت اور پراسرار عادات و خصائل کی وجہ سے دنیا کے ہر خطے اور زمانے کے لوگوں کے لیے ڈر اور خوف کی علامت بنا رہا ہے۔ اس کے باوجود آج تک انسان سانپ کے متعلق زیادہ سے زیادہ جاننے کی تگ و دو میں مصروف ہے۔ عوام الناس کی دلچسپی کا اندازہ کرنے کے لیے آپ ذرا کسی محفل میں سانپ کا ذکر کیجئے۔ ہر شامل محفل کے پاس سانپ کے متعلق معلومات اور کہانیوں کا پنڈورا باکس ہوگا۔ آپ کو بھانت بھانت کی بولیاں اور واقعات سننے کو ملیں گے۔ شائد ہی کوئی اپنا تجربہ بیان کر رہا ہو۔ سب سنی سنائی باتیں کر رہے ہوں گے۔ ان افسانوں کی بنیاد حقیقت نہیں' قصے اور توہمات ہوں گے۔ سانپ سے متعلق عوام کے علم پر اندھوں اور ہاتھی والی حکایت صادق آتی ہے' ہر کوئی سانپ کی کسی ایک عادت سے متعلق ایک نیم بیج پر تانا بانا بن کر ایک کہانی بنا لیتا ہے' اور پھر یہ کہانی سینہ بہ سینہ اور زبان بر زبان سفر کرتے کرتے کیا سے کیا ہو جاتی ہے۔

حقیقت میں سانپ بیچارا بہت مظلوم جانور ہے۔ اسے تو انسان کے غیر حقیقی تصورات نے پراسراریت اور مافوق الفطرت مرتبہ عطا کر دیا ہے۔ کہیں اسے موذی سمجھ کر بے دریغ مارا جاتا ہے' کہیں اسے دیوتا کا روپ دے کر اس کی بڑی دھوم دھام سے پوجا کی جاتی ہے اور اولاد بخشنے والا یقین کیا جاتا ہے۔ ستم ظریفی ملاحظہ ہو' کہیں اس کے لحمیات سے بھرپور جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے تکے بھون کر مزے سے اڑائے جاتے ہیں۔ سانپ کی کھال سے طرح طرح کی چیزیں بنائی جاتی ہیں۔ غرضیکہ سانپ دنیا کا وہ واحد جانور ہے جو بیک وقت انسان کی مذہبی' معاشی اور غذائی ضروریات پوری کرتا ہے۔

موجودہ ترقی یافتہ دور میں جہاں علم کی دوسری شاخوں میں بے انداز ترقی ہوئی ہے' وہاں جانوروں کے مطالعہ نے ایک باقاعدہ سائنس کی صورت اختیار کر لی ہے۔ جانوروں کے علوم کے ماہرین جانوروں کی عادات و خصائل' رہن سہن اور جسمانی بناوٹ پر دن رات کام کر رہے ہیں۔

ہوام کا مطالعہ بھی علم الحیوان (Zoology) کی ایک شاخ ہوامیات (Herpetology) کی شکل اختیار کر گیا ہے اور اپنے عروج پر پہنچا ہوا ہے۔ سانپ کی طبی اہمیت کے پیش نظر خصوصی طور پر دنیا کے ہر خطے میں پائے جانے والی مختلف انواع کی پہچان' جسمانی خواص اور عادات' زہر اور اس کی ماہیت پر تمام دنیا میں ماہرین تحقیق کر رہے ہیں اور سانپ کا مطالعہ بھی ہوامیات کی ایک شاخ اوفیالوجی (Ophiology) کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ اب تو تقریباً سانپ کی ہر نوع کے متعلق سائنسی ذرائع سے حاصل شدہ قیمتی معلومات کا ذخیرہ اکٹھا ہو گیا ہے۔ طرح طرح کی رنگین تصاویر سے مزین مطبوعات شائع ہو رہی ہیں اور بڑی محنت سے سائنسی موضوعات پر فلمیں بن رہی ہیں۔ سائنس دان ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں کہ سانپ سے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات سے عوام الناس کو آگاہ کیا جائے۔ سانپ کے گرد جو انسان کی جہالت کی وجہ سے پراسراریت کا ہیولا سا بن گیا تھا' اب ٹوٹ پھوٹ گیا ہے۔ توہمات کے بادل چھٹ گئے ہیں۔ "سانپ موذی ہے' جہاں دیکھو وہیں مار دو!" کا نعرہ اب "سانپ دوست ہے۔ اس کی حفاظت کرو!" میں

تبدیل ہو کر رہ گیا ہے۔ اب انسانی علم وہم اور گمان کی تاریک رات سے نکل کر یقین کے دن کی روشنی میں آگیا ہے۔ دنیا بھر میں سانپ بچانے کے لیے قوانین وضع کیے جا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں کئی عالمی تنظیمیں کام کر رہی ہیں اور دھڑا دھڑ مطبوعات شائع کی جا رہی ہیں۔ کانفرنسیں منعقد کی جا رہی ہیں۔

برصغیرپاک و ہند میں تقریباً دنیا کا ہر طرح کا ماحولیاتی نظام (Ecosystem) پایا جاتا ہے' اسی وجہ سے یہاں بے شمار انواع و اقسام کے جانور ملتے ہیں۔ انگریزوں نے اس حقیقت کو جلد محسوس کرکے برصغیر کے جانوروں کے متعلق دنیا میں اپنی نوعیت کا واحد سلسلہ کتب Fauna of British India اپنے وقت کے چوٹی کے ماہرین سے لکھوانے کا اہتمام کیا جو ایک صدی سے زائد عرصہ گزرنے پر بھی ماہرین اور شائقین کے لیے راہنمائی فراہم کرتا ہے۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق برصغیر میں تقریباً 300 انواع کے بری اور 21 انواع کے بحری سانپ شامل ہیں' جو دنیا میں پائے جانے والی تقریباً ہر قبیل سے تعلق رکھتے ہیں۔ پاکستان برصغیر کا انتہائی شمال مغربی حصہ ہے۔ اس کا موسم عام طور پر گرم خشک ہے جو جانوروں کے لیے عموماً سازگار نہیں۔ پھر بھی پاکستان میں 49 انواع کے بری اور 14 انواع کے بحری سانپ ملتے ہیں۔ ہم زیر نظر کتاب "سرزمین پاکستان کے سانپ" میں پاکستان میں پائے جانے والی ہر نوع کے سانپ کا کسی قدر تفصیلی جائزہ پیش کر رہے ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ آسان زبان میں سائنسی اصطلاحات کے گورکھ دھندے میں پڑے بغیر' سانپ کی جسمانی بناوٹ' پہچان' عادات و خصائل اور قدرتی ماحول کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات اپنے قارئین تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ مزید برآں ہم نے سانپوں کی مختلف انواع کے امتیازی خصائص کی بنا پر کلید ہائے پہچان وضع کی ہیں تاکہ قاری خود ان کی مدد سے سانپ کی ہر نوع کی پہچان کر سکنے کے قابل ہو جائے۔ چنانچہ اس ضمن میں ہم نے واضح اشکال اور رنگین تصاویر کے علاوہ سادہ زبان میں سانپوں کی پہچان کے خصائص بیان کئے ہیں جو سانپ کے جسم کی بیرونی سطح پر آسانی کے ساتھ دیکھے جا سکتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ ایک عام سے محدب عدسے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

حضرتِ انسان کے سانپ سے ڈر اور خوف کی ایک بڑی وجہ سانپ کا کاٹ کھانا اور اس کے بدنتائج ہیں' جس کی وجہ سے سانپ نہ صرف انسان کے لیے بلکہ دوسروں جانوروں کے لیے خطرہ رہا ہے۔ سانپ کے زہر کے بارے میں سائنسی تحقیق اپنے عروج پر ہے۔ نت نئے تجربات کی بدولت ہماری معلومات میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اور مارگزیدگی سے متعلق نئی نئی جہتوں میں انکشافات ہو رہے ہیں۔ مارگزیدگی کا تریاق ڈھونڈ نکالا گیا ہے۔ زہر سے دوسری خطرناک بیماریوں کے شافی علاج دریافت ہو رہے ہیں۔ ہم اس موضوع پر موجودہ تحقیق کا مختصر سا جائزہ بھی پیش کر رہے ہیں۔

اگر حقائق کو سامنے رکھ کر تجزیہ کیا جائے تو مارگزیدگی کا مسئلہ اتنا سنگین نہیں ہے۔ مارگزیدگی سے بچاؤ کے متعلق ماہرین جو ہدایات وقتاً فوقتاً جاری کرتے رہتے ہیں' ہم ان کا خلاصہ پیش کر رہے ہیں۔ ان پر عمل کرکے اس خطرناک حادثہ سے بخوبی بچا جا سکتا ہے۔

اردو ادب میں قصے اور کہانیوں میں سانپ ہمیشہ سے مصنف اور قاری دونوں کا مشترکہ پسندیدہ موضوع رہا ہے۔ ہم قارئین کی تفنن طبع کے لیے چند عجیب ترین کہانیوں اور قصوں کا انتخاب بھی پیش کر رہے ہیں۔ ذرا خیالات کی جولانی اور پرواز ملاحظہ کیجئے کہ نیم پخ قاری کو حقیقت سے دور کہاں کہاں لے جاتا ہے اور توہمات کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں اسے اکیلا' حیران و پریشان چھوڑ کر غائب ہو جاتا ہے اور انسان اپنے ایمان کے ساتھ ساتھ عقل و خرد سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

جہالت اور کم علمی ہمیشہ توہم اور ضعیف الاعتقادی کو جنم دیتی ہے اور نیم پخ پختہ خیالی اور خود اعتمادی کا قاتل رہا ہے۔ زیر نظر کتاب کا

مطالعہ کرتے ہوئے آپ شدت سے محسوس کریں گے کہ سانپ کتنا بیچارہ اور مظلوم جانور ہے۔ یہ ہمیشہ سے انسان کی ہٹ لسٹ پر سرفہرست رہا ہے اور اب تو نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے کہ کئی انواع کے معدوم ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

اردو میں "سانپ" کے موضوع پر عرصے سے کسی کتاب کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ ہمیں ماہر لسانیات یا ادیب ہونے کا قطعاً دعویٰ نہیں۔ ہم نے صاف اور سپاٹ زبان میں سائنسی حقائق بیان کرنے کی کوشش کی ہے' ہمارا مقصد سانپوں سے متعلق افادہ عام کے لیے سائنسی معلومات بہم پہنچانا اور حقیقت حالات کی وضاحت کرنا ہے' اس کوشش میں ہم کہاں تک کامیاب رہے ہیں' اس کا فیصلہ ہم قارئین کے حسن مطالعہ پر چھوڑتے ہیں۔

آخر میں' میں اپنے دوست ڈاکٹر شرمان اے منٹن جونیئر (Dr.Sherman A. Minton Jr.) انڈیانا یونیورسٹی امریکہ کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے اپنے ذخیرہ میں سے بعض نایاب تصاویر زیر نظر کتاب میں چھپنے کے لیے بھجوائیں' جن سے اس کتاب کی افادیت میں اضافہ ہوا ہے۔ اسی طرح میں پروفیسر مبارک احمد صاحب عابد' گورنمنٹ تعلیم السلام کالج' ربوہ کا تہ دل سے سپاس گزار ہوں کہ آپ نے زبان کی درستگی میں میری مدد کی اور اپنی قیمتی آرا سے نوازا۔

محمد شریف خان

ہرپ لیبارٹری
15/6 دار الصدر شمالی
ربوہ ۔ 35460

فہرست تصاویر

تصویر نمبر	تفصیل	
1	رمفوتفلوپس برامینس	*Ramphotyphlops braminus*
2	پائیتھن مولورس	*Python molurus*
3	ایریکس جوھنی	*Eryx johnii*
4	گنگائی لوفس کونیکس	*Gongylophis conicus*
5	سپےلیروسوفس ارینیرینس	*Spalerosophis arenarius*
6	سپےلیروسوفس شرازیانس	*S. schirazianus*
7	الف : ڈائی ڈیما(حالت)	*a. S. diadema*
	ب : آرٹی سیپ(حالت)	*b. S. articeps*
8	آرگائیروجینا فیسولیٹس	*Argyrogena fasciolatus*
9	لائیکوڈان سترائیٹس	*Lycodon striatus*
10	لائیٹورنکس رجوانی	*Lytorhynchus ridgewayi*
11	لائیٹورنکس مینارڈی	*L. maynardi*
12	بوئیجا ٹرائیگونیٹا	*Boiga trigonata*
13	اولیگوڈان ٹینیولیٹس	*Oligodon taeniolatus*
14	اولیگوڈان آرنینسز	*O. arnensis*

Psammophis schokari	سامو فس شکو کاری	15
P. leithii	ساموفس لائی تھی	16
P. lineolatus	ساموفس لائینولیٹس	17
P. condanarus	ساموفس کنڈانیرس	18
Coluber karelini	کولوبر کیرالینی	19
C. ravergieri	کولوبر ریورجیری	20
C. ventromaculatus	کولوبر ونٹرومیکولیٹس	21
C. rhodorachis	کولوبر روڈوریکس	22
Eirenis persica	آئی رینس پرسیکا	23
Ptyas mucosus	ٹائس میوکوسس	24
Natrix sanctijohannis	نیٹریکس سنگٹی جوھانس	25
Xenochrophis cerasogaster	زینوکروپس سیراسوگیسٹر	26
X. piscator	زینوکروپس پس کیٹر	27
Amphiesma stolata	ایمفی اسما سٹولیٹا	28
Enhydrus pakistanika	ان ھائیڈرس پاکستانیکا	29
Bungarus caeruleus	بنگارس سیرولینس	30
Naja naja	ناجا ناجا(سیاہ رنگ)	31
N. oxina 32a, 32b.	ناجا اوگزائینا :(چتکبرایاسفیدناگ) الف : پھن بنائے ہوئے(خطرہ کے وقت) ب : آرام کی حالت میں	32
Echis carinatus	ایکس کرینیٹس	33
Vipera russelii	وائیپرا رسلی	34
V. lebetina	وائیپرا لیبی ٹائینا	35
Eristicophis macmahoni	ارسٹی کوفس میکماھونی	36

37 سوڈوسراسٹس پرسیکس *Pseudocerastes persicus*

38 ہائیڈروفس میمی لیرس *Hydrophis mamillaris*

39 ہائیڈروفس سپائیریلس *H. spiralis*

40 مائیکروسفیلوفس کنٹورس *Microcephalophis cantoris*

41 ھندوستان: شیش شاھی، وشنو دیوتا سمندر کے دیوتا سات سروں والے شیشا ناگ پر بیٹھا سمندر کی سیر کر رھاھے۔

42 ھندوستان: شری کرشن کی کالیا ناگ پر فتح: کالیا ناگ کی دو بیویاں تحائف پیش کر رھی ھیں

43 ھندوستان: متبرک بوڑھ کے درخت کے نیچے ناگ سانپ کے پتھر سے تراشے ہوئے بت۔ یہ نظارہ کرناٹک (ھندوستان) کے علاقہ میں عام نظر آتا ھے۔

44 پاکستان: ٹھٹھہ (سندھ) کے جوگی، پکڑے ہوئے ناگ سانپوں کے ساتھ۔

45 جاپان: ہاتھی دانت سے بنایا گیا حفاظتی نشان۔

46 مشرق بعید: توھماتی سانپ نما بلائیں (Dragons)۔

47 یونان: حکیم اسکلیو پیوز (Asklepios) اپنے شفا بخش سونٹے کیڈی سیئس (Cadeceus) کے ساتھ۔

48 یورپ: اژدھے کے ساتھ انسانی کشتی کی وضاحت اور ھدایات۔

49 جنوبی امریکہ: ازٹک قبیلہ کے اعتقادات کے مطابق سانپوں کی ماں، جس کے جسم کے گرد لپٹے ہوئے سانپ الگ ہو کر دنیا میں پھیلتے رھتے ھیں۔

50 تائیوان: پیوان قبیلے کا تعویز، ہاتھ، پاؤں اور سر سانپ سے بنے ھیں۔

فہرست اشکال

شکل نمبر	تفصیل	صفحہ نمبر
1	سانپ کے جسم کے اندرونی اعضاء کی ترتیب	20
2	سانپ کا استخوانی ڈھانچہ	25
3	سانپ کے حسی اعضاء	25
4	کولوبر سانپ کے سر کے چانے	31-30
5	سانپ کی کھال	36
6	سب کاڈل چانوں کی ترتیب	41
7	سانپ کے چلنے کا عام طریقہ	45
8	بانبی (بل) میں چلنے کا طریقہ	45
9	ریگزار میں چلنے کا طریقہ	49
10	رمفوٹفلوپس برامینس	53
11	لپٹولفلوپس میکرورنکس	53
12	پائیتھن مولورس	59-58
13	ایریکس جوھنی	63
14	پس دھانی (Ophisthoglyphous) زہریلے کولوبر سانپ کے زہریلے دانت اور غدود	68

		68
15	سپے لیرو سوفس ٹائیڈیا	73
16	ارگانیروجینا فیسی ایٹا سر ایک جانب سے	73
17	لاتیکوٹان آلیکس	
18	راسٹرال (Rostral) چانا (ر) لاتیئورنکس (Genus Lytorhyncus) کی مختلف انواع میں	77
19	لاتیئورنکس مینارڈی	82
20	لاتیئورنکس پیراڈاکس	86
21	لاتیئورنکس رجوائی	91
22	بونیجا ٹرائیگونیٹا	95
23	اولیگوٹان ٹینیولیٹس	99
24	اولیگوٹان آرننس	99
25	پساموفس لائیتھی	103
26	کولوبر (Coluber) سانپ، آنکھ کے گرد کے چانے اور سپرالیبلز	107
27	کولوبر سانپ، جسم کے چانوں پر کالے رنگ کی چھاپ کی ترکیب	111
28	کولوبر ریورجیری	115
29	ایرینس پرسیکس	115
30	ٹانس میکوسس	119
31	زینوکروپس سیراسوگیٹر	123
32	زینوکروپس پس کیٹر	128
33	ان ھائیڈرس پاکستانیکا	132
34	مقدم دھانی کھلا (Proteroglyphous) الاپڈ سانپ کے زہریلے دانت اور غدود	132
35	بنگارس سیرولیٹس	136
36	ناجا ناجا (Naja naja) ناگ سانپ	141
37	مقدم دھانی بند (Solenoglophous) وائپرڈ سانپ	146

38	ایکس کیرینعیس	152
39	وائیپرا رسلی	158
40	ارٹسی کوفس میکماھونی	169
41	سوڈوسراسٹس پرسیکس	175
42	اجکسٹروڈان ھمالیانس	179
43	اسٹروشیا سٹوکیسی (Astrotia stokesii) سر کے بالائی چانے	184
44	انہانیڈرائینا شسٹوسا	184
45	لیپی مس کرٹس (Lepemis curtus) جسم کے کچھ چانے	188
46	مائیکروسفیلس گریسی لس	188
47	پلے مائیڈرس (پلیمس) پلیٹورس	192
48	پیرااسکوٹیٹا وائیپرائینا	192

اولیگوڈان آرنینسز ٹائس میوکوسس

اولیگوڈان آرنینسز ٹائس میوکوسس

برصغیر میں سانپ پر علمی تحقیق ـــــ ایک جائزہ

اٹھارہویں صدی عیسوی سے قبل برصغیر پاک و ہند میں جانوروں کے رہن سہن اور زندگی کے مختلف ادوار کے مطالعہ کو کوئی اہمیت حاصل نہیں تھی۔ انسانی علم زیادہ تر تہذیبی، معاشرتی اور مذہبی مسائل کے گرد گھومتا تھا۔ اس دور میں مختلف مسائل سے متعلق مباحثوں پر تو جید علماء کی ضخیم کتب ملتی ہیں مگر جانوروں سے متعلق کوئی کتاب یا کتابچہ نہیں ملتا۔ البتہ قدیم ہندو اور عربی لٹریچر میں کہیں کہیں جانوروں سے متعلق اشارات ملتے ہیں۔

قدیم ہندی لٹریچر مہا بھارت اور بھیاوشیا کے پورانوں میں سانپ سے متعلق دلچسپ معلومات ملتی ہیں جو موجودہ سائنسی تحقیقات کے مطابق بہت کم ہی ثابت ہوئی ہیں۔ رگ وید کے سشرت کلپ ستھان ادھیائے 4 کے شلوک 7 تا 42 میں سانپوں کو مندرجہ ذیل 5 نسلوں اور 80 اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے:

1- ورری کار سانپ: یعنی پھن دار سانپ = 26 اقسام

2- منڈلی دار سانپ: یعنی گول نشانوں یا چکتے اور ٹکی دار سانپ = 22 اقسام

3- راجی منت سانپ: لکیر دار یا دھاری دار سانپ = 10 اقسام

4- نرِوِش سانپ: بلا زہر یا کم زہر والے سانپ = 12 اقسام

5- ویکرنج سانپ: ایسے سانپ جو دوسری نسلوں کے سانپوں کے باہم اختلاط سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی 3 اقسام ہیں جن سے 7 اقسام کے دوغلے سانپ پیدا ہوتے ہیں۔

مندرجہ بالا تقسیم کے علاوہ شلوک 24 سے 27 میں سانپوں کو چار جاتیوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

1- برہمن جاتی کے سانپ: موتی اور چاندی کی طرح سفید، نارنگی رنگ اور خوشبودار یا طلائی رنگ خوبصورت سانپ۔

2- کھشتری جاتی کے سانپ: چکنے جسم والے غصہ ور سانپ جو آفتاب اور چاند کی طرح چمکیلے ہوتے ہیں۔ سر پر چھتر یا کنول کا نشان۔ بعض دفعہ ان کا جسم مضبوط اور رنگ سرخ ہوتا ہے۔

3- ویش جاتی کے سانپ: سیاہی مائل، کبوتر کی طرح کے رنگ والے۔

4- شودر جاتی کے سانپ: ہاتھی یا بھینسے کے رنگ کے سخت اور کھردری کھال والے پتکبرے سانپ

پھر شلوک 12 سے 18 میں سانپ کے ڈسنے کی تین اقسام بیان ہوئی ہیں۔ سانپ پاؤں سے دب جانے یا بدمزاج ہو کر غصہ سے کاٹتے ہیں۔ مارگزیدگی تین طرح کی ہوتی ہے:

1- سرپت: کاٹی ہوئی جگہ پر ایک یا دو' یا کئی دانتوں کے نشان دکھائی دیتے ہیں۔ تھوڑا سا خون بھی زخموں سے نکلتا ہے۔ مارگزیدہ کے حواس خمسہ میں جلد خرابی پیدا ہو جاتی ہے اور کچھ ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ اسے سرپت یعنی پورا ڈسا ہوا کہتے ہیں۔

2- روت: زخم نیلا' پیلا یا سفید ہو جائے اور سرخی مائل یا خون آمیز لکیریں ابھر آئیں۔ اسے تھوڑا ڈسا ہوا کہتے ہیں۔

3- نروشی: کاٹی ہوئی جگہ پر ورم نہ ہو' صرف تھوڑا سا خون نکلا ہو۔ حواس خمسہ اور بدن میں کوئی تبدیلی نہ آئی ہو۔ خواہ ایک یا زیادہ دانتوں کے نشان ہوں۔ اسے زہر کے بغیر مارگزیدگی کہا جاتا ہے۔

4- سرپانگ ابھی ہت: یہ دراصل مارگزیدگی کی حالت نہیں۔ اس میں ڈرپوک انسان سانپ کے جسم سے چھو جانے سے ہی خوفزدہ ہو جاتا ہے یا اسے وہم ہو جاتا ہے کہ اسے سانپ نے کاٹا ہے۔ اسی خیال سے اسے ورم سا معلوم ہوتا ہے۔ طبیعت کچھ کچھ بگڑ جاتی ہے۔

مریض' ضعیف اور بچہ سانپ کے کاٹنے سے تھوڑا سا زہر چڑھتا ہے۔ جہاں نیل کنٹھ پرندہ اور نیک لوگ رہتے ہوں اور دافع زہر ادویات پڑی ہوں' وہاں اول تو زہر کا اثر ہی نہیں ہوتا' اگر ہوتا ہے تو بہت کم ہوتا ہے۔

شلوک 30 تا 32 میں سانپوں کی مختلف اقسام کے گھومنے پھرنے کے وقت کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ رات کے پچھلے پہر راجی منت سانپ یعنی لکیردار پھرتے ہیں جب کہ پہلے پہر منڈلی یعنی چتے دار اور دردی کار یعنی پھن دار دن میں پھرتے ہیں۔

پھن دار شروع جوانی میں' چتے دار ڈھلتی جوانی میں اور لکیردار درمیانی عمر میں مہلک ہوتے ہیں۔ جبکہ نیولے سے گھبرایا ہوا' بچہ' پانی میں رہنے والا' دبلا' بوڑھا' جس نے نئی نئی کینچلی بدلی ہو یا بدل رہا ہو' یہ سب سانپ کم زہریلے ہوتے ہیں۔

شلوک 42 میں نر اور مادہ سانپ کی علامت کا ذکر ہے۔ نر کی آنکھیں' زبان' منہ' سر اور گال موٹے ہوتے ہیں جبکہ مادہ کی آنکھیں' زبان' منہ' سر اور گال چھوٹے ہوتے ہیں اور جن سانپوں میں دونوں علامات ملی جلی ہوں وہ کم زہریلے' کم غصہ والے اور مخنث ہوتے ہیں۔

شلوک 28 سے 29 میں سانپ کے زہر کا انسانی جسم کے مختلف حصوں پر اثر بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ پھن دار سانپ انسانوں اور دوسرے جانوروں کی ذات کو فاسد کرتے ہیں جب کہ منڈلی دار صفرا کو اور لکیردار سانپ کف کو فاسد کرتے ہیں۔ دوغلے سانپ جسم کی دوا خلاط کو فاسد کرتے ہیں۔ جو ان کے ماں باپ کے مطابق ہوتے ہیں۔

مختلف عربی کتب میں سانپ کی مندرجہ ذیل اقسام بیان ہوئی ہیں:

افعی: عربی کتب میں اسے احادیا' ابوحیان اور ابویحییٰ بھی کہا جاتا ہے۔ اسے نہایت زہریلا' ایک ہزار سال تک زندہ رہنے والا'

سب سے خبیث اور ردی سانپ کہا گیا ہے' یہ انسان کو کود کر کاٹتا ہے۔ اس کی مادہ کے چار اور نر کے دو زہریلے دانت ہوتے ہیں۔

مقرنہ : یعنی سینگ والا۔ اس کے سر پر ایک چھوٹا سا سینگ ہوتا ہے۔ انسان کو کاٹنے سے انسان کے مساموں سے خون جاری ہو جاتا ہے اور انسان مر جاتا ہے۔

دساسہ : ریت میں گھسا رہتا ہے۔ جیسے مچھلی پانی میں پھرتی ہے' اسی طرح یہ ریت میں چلتا ہے۔

مکلتہ الراس : اسے ناظر بھی کہتے ہیں۔ تین بالشت تک لمبا ہوتا ہے۔ سر باریک اور اس پر تاج رکھا ہوتا ہے۔ آنکھیں سرخ ہوتی ہیں۔ رنگ مائل بہ سیاہی ہوتا ہے۔ وحوش و طیور اس سے سب ڈرتے ہیں۔ اس کا کاٹنا تو بہت ہی خطرناک ہوتا ہے۔ اس کے صرف دیکھنے سے ہی زہر چڑھ جاتا ہے۔

بلوطیہ : یہ کیکر کے درخت پر رہتا ہے۔ اس کے زہر سے گوشت ہڈیوں سے الگ ہو جاتا ہے۔

معطشہ : اس کے کاٹنے سے بدن میں آگ سی لگ جاتی ہے اور بہت پیاس معلوم ہوتی ہے۔

اسود سالخ و ارقم : جسے کاٹتا ہے اس کے بائیں اعضا پر زہر زیادہ اثر کرتا ہے۔ اس کا زہر دل' دماغ' جگر اور اعصاب پر زیادہ ہوتا ہے۔ یہ سانپ بہت بڑا اور طاقتور ہوتا ہے۔ بعض دفعہ تو ہاتھی کو کھا جاتا ہے۔ پھر کسی درخت یا پتھر سے لپٹ کر زور کرتا ہے اور شکار کی ہڈیاں توڑ ڈالتا ہے۔ اس کے دو سینگ ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے دانت اور ناک ابھری ہوئی ہوتی ہے۔

ارید : یہ بھی سانپ کی خبیث قسم ہے۔ اس کے کاٹنے سے چہرہ خاکستر گوں ہو جاتا ہے۔

جان : یہ سانپ تقریباً ایک گز کا ہوتا ہے اور رنگ سفید' اسے دیکھ کر بدن کانپنے لگتا ہے۔

اسود سالخ : یہ سیاہ رنگ نہایت خبیث قسموں سے ہوتا ہے' اس کے کاٹنے سے جان نہیں بچتی' یہ سال میں دو مرتبہ کینچلی بدلتا ہے۔

اصلہ : یہ چھوٹے قد اور بڑے سر کا سانپ ہے' اس کے کاٹنے سے انسان ہرگز نہیں بچتا' یہ جس جگہ ہوتا ہے وہاں گھاس نہیں اگتی' اسے اگر کوئی جانور دیکھ لیتا ہے تو سن ہو کر گر جاتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے۔ کاٹنے پر مارگزیدہ پانی ہو کر بہہ جاتا ہے۔ گھوڑے کے پاؤں پر کاٹنے سے گھوڑا اور سوار دونوں مرجاتے ہیں۔

تنین : بہت بڑا سانپ ہوتا ہے اور بدتر سانپ ہے' اس کا زہریلا دانت نیزے کی نوک کی طرح تیز ہوتا ہے۔ یہ زندہ جانوروں کو نگل جاتا ہے۔

حریش ارقط : یہ دریا اور خشکی دونوں میں رہتا ہے۔

ثعبان : بڑے قد کا سانپ ہے۔ اس کی بھنویں اس قدر بڑی ہوتی ہیں کہ آنکھوں کو چھپا لیتی ہیں۔ موٹی گردن پر بال ہوتے ہیں۔ یہ جنگل اور پانی دونوں میں رہتا ہے۔ اس کے قرب و جوار کی ہوا گرم رہتی ہے۔

حفات : اس سانپ کی گردن پتلی' سر بڑا اور دم باریک ہوتی ہے۔

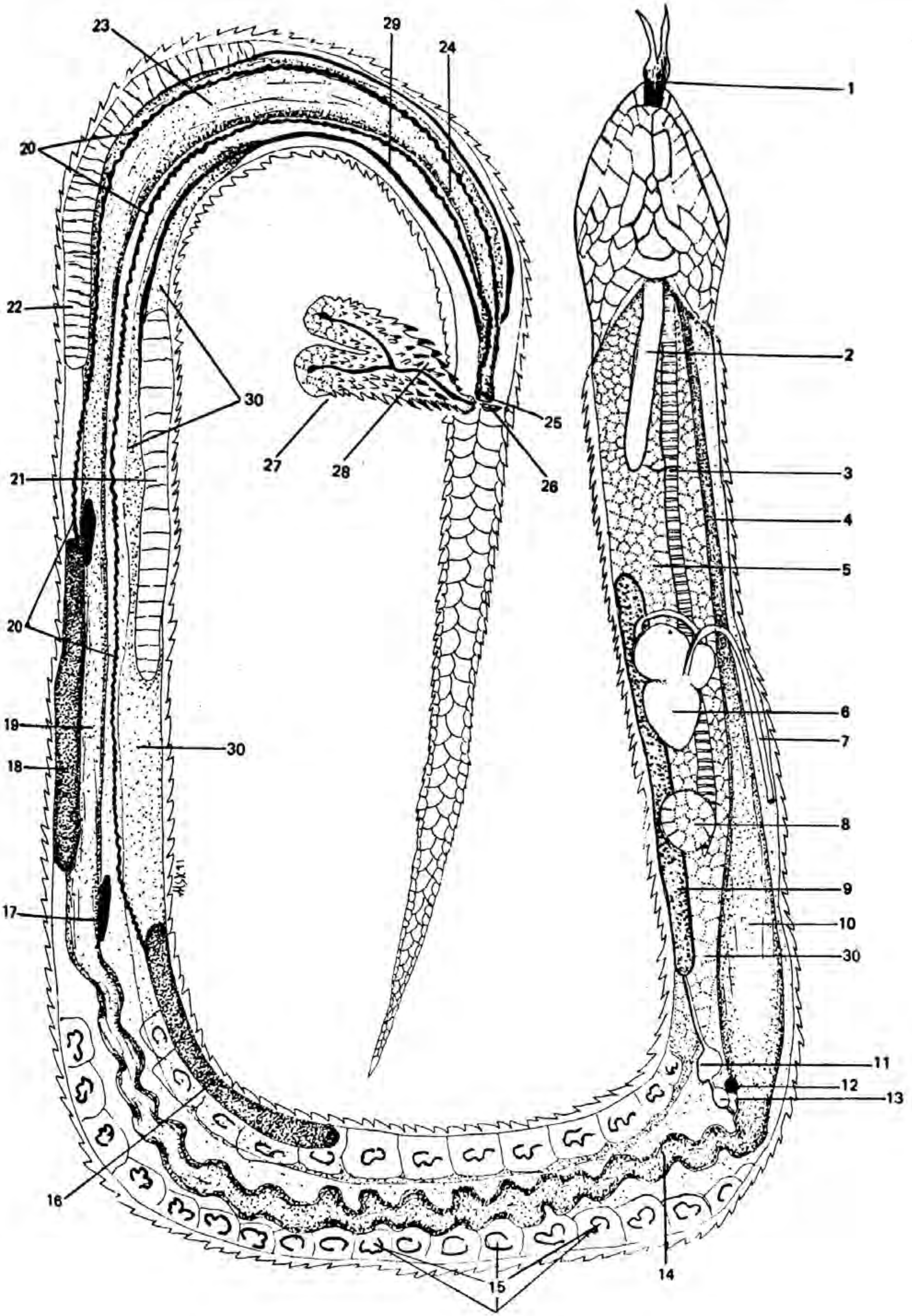

شکل نمبر 1 : سانپ کے جسم کے اندرونی اعضا کی ترتیب

شکل نمبر 1 : سانپ کے جسم کے اندرونی اعضا کی ترتیب کی تفصیل

1 : زبان

2 : زبان کا پچھلا حصہ

3 : سانس کی نالی

4 : خوراک کی نالی

5 : پھیپھڑے کا اگلا حصہ

6 : دل

7 : اورطی

8 : بایاں پھیپھڑا

9 : جگر

10 : معدہ

11 : پتہ

12 : تلی

13 : لبلبہ

14 : چھوٹی آنت

15 : چربی کے لوتھڑے

16 : دایاں ٹیسٹس (Testis)

17 : ایڈرینل غدود

18 : بایاں ٹیسٹس

19 : بڑی آنت کا پہلا حصہ

20 : منویہ کی نالی (Spermduct)

21 : دایاں گردہ

22 : بایاں گردہ

23 : بڑی آنت کا پچھلا حصہ

24 : ریکٹم (Rectum) بڑی آنت کا آخری حصہ

25 : مقعد

26 : بائیں طرف کا آلہ تناسل کے لیے سوراخ

27 : دایاں آلہ تناسل (Hemipenis) باھر نکلا ھوا

28 : مادہ منویہ کی نالی

29 : پیشاب کی نالی (Ureter)

ملک : اس سانپ کے سر پر سفید دھاریاں ہوتی ہیں' یہ ایک بالشت لمبا ہوتا ہے۔ اس کی آواز سے جاندار ہلاک ہو جاتے ہیں۔

مارمویزک: اس کا سر مویز منقے کی مانند ہوتا ہے اور بدن خاکی رنگ' اکثر مٹی میں چھپ کر بیٹھتا ہے۔ اگر کوئی اسے منقہ سمجھ کر اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھاتا ہے تو فوراً کاٹ لیتا ہے۔ یہ سانپ بہت زہریلا ہوتا ہے۔

رقشاء یا رقطا: یہ بہت بڑا ہوتا ہے۔

ارزپ: اس سانپ کے جسم پر بال ہوتے ہیں!

ازعر: یہ بہت طاقتور سانپ ہے۔ اس کے سر پر ایک سینگ ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا ناموں کے علاوہ اور بہت سے نام عربی ادب میں ملتے ہیں جو ہم طوالت کے خوف سے چھوڑے جا رہے ہیں۔

سانپوں سے متعلق قدیم ہند اور عربی علم کا مقابلہ کرتے وقت اس بات کا شدت سے احساس ہوتا ہے کہ جہاں ہندو کتب میں سانپوں کی گروہ بندی کی کوشش مختلف طریقوں یعنی رنگ' ڈھنگ' زہر' چلنے پھرنے کے اوقات کو زیر نظر رکھ کر کی گئی ہے وہاں عربی ادب میں ایسی کسی کوشش کا پتہ نہیں چلتا۔ یہاں سانپ کی عادات کے موہوم سے توہماتی تصور کی بنیاد پر سانپ کا نام رکھ دینے پر اکتفا کر لیا گیا ہے۔ شائد اس فرق کی وجہ برصغیر اور عرب کے تمدنی اور جغرافیائی حالات ہوں۔

برصغیر پاک و ہند میں سانپوں کا سائنسی مطالعہ

اٹھارہویں صدی عیسوی کے اواخر میں یورپین اقوام کی ہندوستان میں آمد سے مقامی جانوروں کا کسی قدر تفصیل کے ساتھ مطالعہ شروع ہوا۔ انگریزی، ولندیزی اور فرانسیسی فوجوں اور عمال حکومت کو ہندوستان کے دور دراز علاقوں میں کام کرتے ہوئے دوسرے جانوروں کے علاوہ طرح طرح کے سانپوں سے واسطہ پڑا، مارگزیدگی سے کئی حادثات ہوئے۔ چنانچہ یورپین اقوام نے ہندوستانی جانوروں خاص طور پر سانپوں کے سائنسی مطالعہ کی مہم شروع کی۔ اس طرح فوج سے متعلق ڈاکٹر اور دوسرے کارکن مثلاً پادری، ماہرین طبقات الارض، معالج اور حکومتی کارکن جہاں جہاں ڈیوٹی پر گئے، اس علاقے کے جانور اکٹھے کرتے۔ یا تو خود ان کا مطالعہ کرتے، یا ماہرین کو مطالعہ کے لیے جانور بھجواتے۔ ان کے مطالعہ پر مبنی سائنسی مقالہ جات کی طباعت کا انتظام کیا جاتا اور اس طرح ہندوستان کے جانوروں سے متعلق معلومات تمام دنیا میں پھیلائی جاتیں۔ اس کے علاوہ جانوروں کے سائنسی مطالعہ کو فروغ دینے کے لیے کلکتہ اور بمبئی میں نیچرل ہسٹری میوزیم (Natural History Museum) قائم کیے گئے۔ ان سے منسلک ایشیاٹک سوسائٹی بنگال (Asiatic Society of Bengal) اور بمبئے نیچرل ہسٹری سوسائٹی (Bombay Natural History Society) بنائی گئیں جن کے ممبر بڑے بڑے سائنس دان تھے۔ ان مجالس کے باقاعدہ اجلاس ہوتے اور مختلف سائنس دان اپنی تحقیقی کاوشوں پر مبنی مقالہ جات پڑھتے۔ بحث و تمحیص ہوتی۔ اس طرح سائنسی سوچ مقامی لوگوں میں ابھاری جاتی۔ ان سوسائٹیوں کے تحقیقی رسائل باقاعدگی سے شائع ہوتے، جو دنیا کے مختلف ممالک میں بھجوائے جاتے۔ ان بڑے عجائب گھروں کے علاوہ ہندوستان کے دوسرے شہروں مثلاً کراچی میں میونسپل میوزیم، کوئٹہ میں نیچرل ہسٹری میوزیم اور لاہور نیچرل ہسٹری میوزیم قائم کیے گئے۔ ان عجائب گھروں میں اعلیٰ پیمانے پر تحقیقی کام ہوتا، جو مقالہ جات اور کتب کی صورت میں چھپوایا جاتا۔ ہماری علم دوستی ملاحظہ ہو! ان میوزیم میں سوائے لاہور میوزیم کے جو اب گورنمنٹ کالج کا حصہ ہے، دوسرے میوزیم جو کوئٹہ اور کراچی میں قائم تھے، ان کا نام و نشان تک بھی نہیں ملتا۔

اس کے علاوہ ہندوستان کے جانوروں کے نمونے دنیا کے بڑے بڑے عجائب گھروں میں محفوظ کئے گئے۔ چنانچہ برٹش میوزیم آف نیچرل ہسٹری لنڈن (British Museum of Natural History, London)، نیچرل ہسٹری میوزیم ویانہ، آسٹریا (Natural History Museum Vienna, Austria) اور نیچرل میوزیم، سنکنبرگ، جرمنی (Natural Museum Senckenberg, Germany) ۔ ان عجائب گھروں میں پاکستان اور ہندوستان کے جانوروں کو محفوظ کرکے ذخیرہ کیا گیا ہے اور ماہرین ان کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔

ماہرین کی تحقیقاتی کاوشوں کا ماحصل درج ذیل کتب اب تک شائقین کے لیے ازدیاد علم کا باعث بن رہی ہیں:

ڈاکٹر پیٹرک رسل (Patrick Russell) پیشے کے لحاظ سے معالج تھے۔ شہرت ہندوستان کے سانپوں پر تحقیقاتی کتاب Account of Indian Serpents, collected on the Coast of Cromandel. دو جلدوں میں لکھنے پر حاصل ہوئی۔ انہوں نے ہندوستانی سانپوں میں زہریلی اور غیر زہریلی انواع میں تخصیص کی اور زہر کی ماہیت جاننے کے لیے کئی تجربات کیے۔ دوسری کتاب Indian Serpents کی تکمیل سے پہلے ان کا انتقال ہو گیا۔

ڈاکٹر الفرڈ گنتھر (Alfred Gunther) نے 1864ء میں ایک کتاب The Reptiles of British India ہندوستان کے ہوام پر تحریر کی۔ اس میں 180 انواع کے سانپوں اور دوسرے ہوام کا حال بیان کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر گنتھر کی یہ کتاب اب بھی ہندوستانی ہوام کے مطالعہ کے لیے

بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

ڈاکٹر جے فیرر (J.Fayrer) جو ملکہ برطانیہ کے معالج رہ چکے تھے اور کلکتہ میڈیکل کالج میں پروفیسر سرجن تھے' انہوں نے ہندوستان کے زہریلے سانپوں اور ان کے زہروں کی تحقیق پر ایک کتاب
The Thanatophidia of India, being a description of the venomous snakes of Indian peninsula, with an account of the influence of their poison on life.
1872ء میں شائع کی۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب رائل سوسائٹی کے رسالہ Proceedings میں کئی تحقیقاتی مضامین چھپواتے رہتے۔

ایڈورڈ نکلسن (Edward Nicholson) نے 1874ء میں ایک بہت ہی معلوماتی کتاب بعنوان Indian Snakes : An Elementary Treatise on Ophiology تحریر کی۔ اس کتاب میں ہندوستانی سانپوں کے بارے میں انواع و اقسام کی معلومات کو یکجا کر دیا گیا ہے اور مختلف انواع کی پہچان' سانپ کے جسم کی بناوٹ وغیرہ کو بڑے احسن پیرائے میں بیان کیا گیا ہے تاکہ عام قاری سانپوں سے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کر سکے۔ اب بھی یہ کتاب سانپوں کے مطالعہ کے ماہرین کے لیے بہت کار آمد ہے۔

ولیم تھیوبالڈ (William Theobald) نے 1876ء میں ہندوستان میں پائے جانے والے ہوام کے متعلق ایک تشریحی کتاب بعنوان Descriptive Catalogue of the Reptiles of British India لکھی۔ اس میں 225 انواع کی تشریح بیان کی گئی تھی۔

جیمز اے مرے (James A. Murray) نے 1884ء میں سندھ کے ریڑھ دار جانوروں پر ایک کتاب بعنوان Vertebrate Zoology of Sindh تحریر کی۔ اس کے بعد 1886ء میں سندھ کے ہوام پر ایک اور کتاب بعنوان The Reptiles of Sindh تحریر کی۔ اس میں سندھ' بلوچستان اور ملحقہ ایران میں پائے جانے والے ہوام پر سیر حاصل بحث کی۔

اٹھارہویں صدی کے اواخر تک ہوام اور سانپوں کے متعلق بہت سی تحقیق ہو چکی تھی۔ ہندوستان کے بہت سے علاقوں سے جانوروں کو اکٹھا کیا جا چکا تھا اور انہیں دنیا کے مختلف عجائب گھروں میں محفوظ کیا جا چکا تھا۔ چنانچہ اب وقت آچکا تھا کہ دوسرے ممالک کے سائنس دان ہندوستان کے جانوروں سے متعلق اپنی تحقیقات کے نتائج لوگوں کے سامنے رکھیں۔ چنانچہ برٹش میوزیم آف نیچرل ہسٹری لندن میں ہندوستان سے آئے ہوئے جانوروں پر کام ہو رہا تھا۔ لوگ مختلف جانوروں مثلاً پرندوں' ممالیا' مچھلیوں' کیڑوں مکوڑوں وغیرہ پر کام کر رہے تھے اور اس طرح تحقیقاتی کتب کے ایک سلسلہ کی بنیاد ڈالی گئی جس میں ہندوستان' برما اور سیلون میں پائے جانے والے تمام جانوروں کی انواع پر تحقیق پیش کی گئی تھی۔ اس سلسلہ کتب کو Fauna of British India کا نام دیا گیا۔ اس شہرہ آفاق سلسلہ کتب میں برصغیر پاک و ہند کے ہوام پر جلد "شہرہ آفاق" ماہر ہوام ڈاکٹر جی اے بولنجر (G.A. Boulenger) نے 1890ء میں لکھی۔

میجر فرینک وال (Major Frank Wall) کا نام رہتی دنیا تک ہندوستان کے سانپوں کے مطالعہ کے سلسلہ میں زندہ رہے گا۔ میجر وال نے سانپوں کی ہر نوع پر تفصیلاً اپنی تحقیقات کو بے شمار تحقیقاتی مقالہ جات کی صورت میں مختلف سائنسی جرائد میں چھپوایا۔ انہوں نے فوج کے لیے زہریلے اور غیر زہریلے سانپوں کی پہچان کے لیے مقالہ جات تحریر کیے۔ زہریلے سانپوں سے متعلق ایک کتاب ۔ The Poisonous Snakes of India and how to Recognize them 1908ء میں تحریر کی۔

میجر وال کی تحقیقاتی تحریریں 1897ء سے 1926ء تک بے شمار رسالوں میں چھپتی رہیں اور اب تک اس علم کے شائقین کے لیے

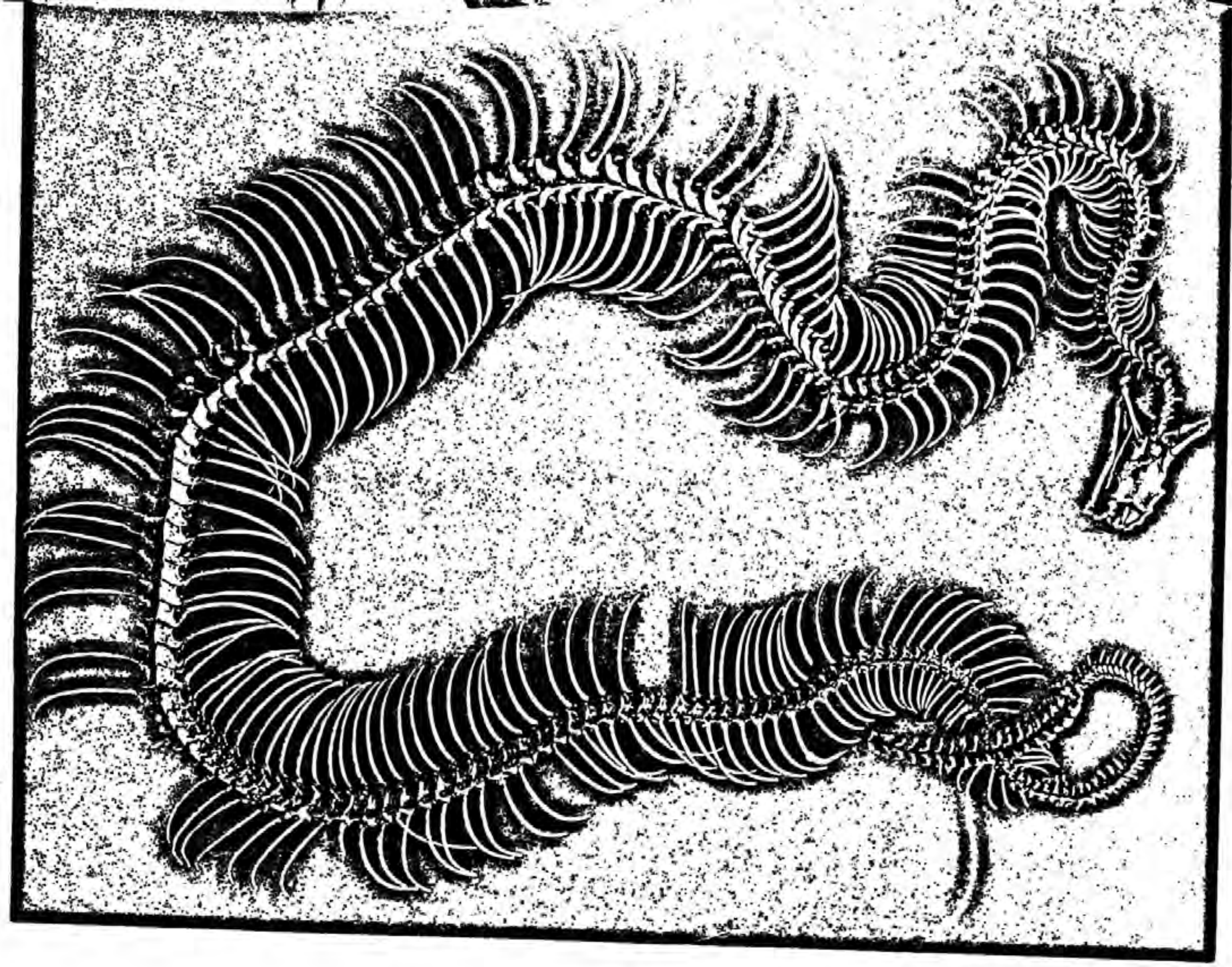

شکل نمبر 2 : سانپ کا استخوانی ڈھانچہ

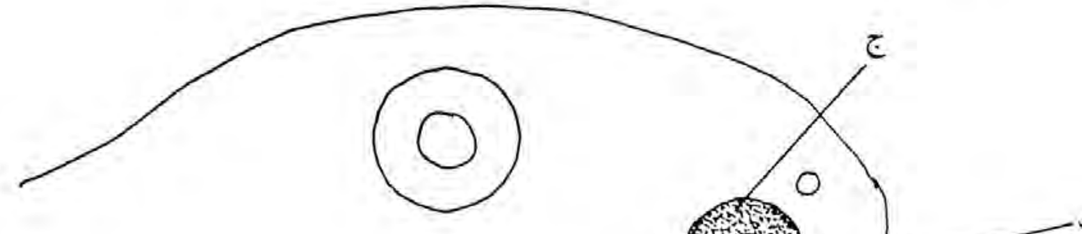

شکل نمبر 3 : سانپ کے حسی اعضا

(ج) جیکب سن آرگن ۔ (س) سوراخ (ز) زبان

معلومات کا خزانہ لیے ہوئے ہیں۔

1935ء میں کے جی گھارپوری (K. G. Gharpurey) نے ایک کتاب The Snakes of India تحریر کی۔ اس میں مختلف مشہور انواع کے بارے میں معلومات تھیں۔ زہریلے اور غیر زہریلے سانپوں کے بارے میں معلومات دی گئی تھیں۔
میلکم اے۔ سمتھ (Malcolm A. Smith) نے ڈاکٹر بولنجر کی Fauna of British India کی ہوام پر جلد کو تین جلدوں میں ترتیب دیا کیونکہ اب تک بولنجر کی کتاب کو چھپے ہوئے تقریباً پچاس سال گذر گئے تھے۔ اس عرصہ میں بہت سی نئی معلومات اور نئی انواع دریافت ہو چکی تھیں۔ سمتھ خود دنیا کے مختلف عجائب گھروں میں گئے اور وہاں جمع شدہ برصغیر کے ہوام کا مطالعہ کیا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں انہوں نے لندن' کلکتہ' بمبئی' ہالینڈ' سری لنکا' ہارورڈ اور پیرس کے عجائب گھروں کا دورہ کیا۔ اس طرح برصغیر کے ہوام جہاں جہاں جمع کیے گئے تھے' ان کا مطالعہ کر کے اپنی کتب کے لیے مواد اکٹھا کیا۔ 1931ء میں کچھوؤں پر جلد چھپی' جب کہ چھپکلیوں اور کرلوں پر 1935ء میں اور سانپوں پر 1943ء میں کتاب چھپی۔

سمتھ کی مندرجہ بالا کتب کے بعد اب تک یکجائی طور پر اتنی تفصیل سے برصغیر کے سانپوں سے متعلق کوئی کتاب نہیں چھپی۔ گو سمتھ کے وقت سے اب تک بے شمار تحقیقاتی مضامین دنیا کے جرائد میں مختلف ماہرین ہوامیات کی کاوشوں سے چھپ چکے ہیں اور یہ مضامین پاک و ہند میں پائے جانے والے ہوام اور سانپوں کی زندگی کی مختلف جہتوں کو اجاگر کرتے ہیں لیکن سمتھ کی کتاب پورے برصغیر پاک و ہند' سری لنکا' برما پر محیط تھی۔ ان میں سے بعض علاقوں سے کوئی جانور پکڑا نہیں گیا تھا اس لیے اس علاقہ کے اردگرد کے علاقوں کے جانوروں کے بارے میں سمجھ لیا گیا تھا کہ یہاں بھی پائے جاتے ہوں گے۔ چنانچہ اس طرح بہت بڑے بڑے علاقے ایسے تھے جن کے جانوروں کے بارے میں قطعیت سے کچھ نہیں کہا جا سکتا تھا۔

برصغیر کی تقسیم کے بعد ہندوستان میں سانپ کے علم کے ماہرین کی کمی نہیں ہوئی' جب کہ پاکستان میں اس علم کے ساتھ کبھی بھی دلچسپی کا اظہار نہیں کیا گیا۔ 1962ء میں گھارپوری کی 1935ء میں چھپنے والی کتاب پر نظر ثانی کی گئی اور اس میں پاکستانی سانپوں کو بھی شامل کر لیا گیا۔ 1965ء میں پی۔ جے ڈئیورا (P.J. Deoras) نے ہندوستان کے سانپ (Snakes of India) کے موضوع پر کتاب لکھی۔ اس میں سانپ کی انسانی تہذیب میں حیثیت سے لے کر سانپوں کی مشہور اور عام اقسام کی پہچان کرائی گئی اور سانپ کاٹے کا علاج تجویز کیا گیا۔ زہروں کی ماہیت پر بحث کی گئی ہے اور رنگین تصاویر سے جو کسی لحاظ سے بھی سانپ کی پہچان میں مدد نہیں دیتیں' سانپ کی مختلف انواع کی پہچان کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔ 1984ء میں بی چندر مہندر کی کتاب Handbook of the Snakes of India, Ceylon, Burma, Bangladesh, and Pakistan. چھپی۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ برصغیر کے سانپوں سے متعلق اب تک چھپنے والی تمام کتب اور تحقیقاتی مضامین کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ مہندر نے کوشش کی ہے کہ 1984ء تک مختلف رسائل میں چھپنے والی تحقیق اور سابقہ کتب میں چھپنے والا سارا مواد پوری صحت کے ساتھ کتاب میں سمو دیا جائے۔ لائن ڈرائنگ دوسری کتب سے مستعار لی گئی ہیں۔ گو یہ کسی حد تک قاری کی مدد کرتی ہیں مگر ان کی طباعت صفائی سے نہ ہونے کی وجہ سے کتاب کی خوبصورتی میں قطعاً اضافہ نہیں کرتیں۔

اس دوران جنوبی ہندوستان میں ایک امریکن نوجوان رومولس وائی ٹیکر (Romulus Whitaker) کا نام ہندوستان کے سانپوں کے ضمن میں اکثر سننے میں آیا۔ یہ نوجوان امریکہ میں سانپ پکڑ کر مختلف تحقیقاتی اداروں کو سائنسی تحقیقات کے لیے بیچا کرتا تھا۔ چنانچہ اس طرح یہ سانپوں سے اور ان کو پکڑنے کے طریقوں سے اچھی طرح واقف تھا۔ جنوبی ہندوستان کے جنگلات میں پائے جانے والے سانپوں کی کشش اسے ہندوستان لے آئی اور اس نے ہندوستانی شہریت اختیار کر لی۔ یہاں پر وائی ٹیکر نے سانپوں کے لیے ایک عافیت گاہ (Sanctuary) قائم کی' جہاں ہندوستان کے مختلف علاقوں کے انواع و اقسام کے سانپ رکھے گئے ہیں اور عوام الناس کو ان سے روشناس کرایا جاتا ہے۔ سانپوں کے سائنسی مطالعہ کے ساتھ ساتھ ان کی

افزائش کرکے انہیں ان کے قدرتی ماحول میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ لوگوں میں تقاریر اور لیکچروں کے ذریعہ ماحول میں سانپوں کی اہمیت اور ان کی زندگی کے متعلق حقائق واضح کرکے توہم پرستی کی بیخ کنی کی جاتی ہے۔ اسی ادارہ کی جانب سے سانپوں اور دوسرے ہوام سے متعلق سائنسی معلومات پر مشتمل ایک رسالہ ہمدرد (Hamadryad) نکالا جاتا ہے' جو افادۂ عام کے لیے ماہرین کو بھیجا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ رومولس وائی ٹیکر نے ایک کتاب Common Indian Snakes 1978ء میں تحریر کی ہے جس میں نہ صرف زہریلے اور غیر زہریلے سانپوں کے متعلق لکھا گیا ہے بلکہ عام پائے جانے والے سانپوں کی انواع کی تصاویر اور ان سے متعلق معلومات بھی دی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ سانپوں سے متعلق عام معلومات سے کتاب کو مزین کیا گیا ہے۔ بلیک اینڈ وائٹ صاف تصاویر دی گئی ہیں جو سانپوں کی پہچان میں یقیناً بہت مدد دیتی ہیں۔ اس کے علاوہ اپنی بیوی ضیائی وائی ٹیکر (Whitaker Zai) کے ساتھ انہوں نے ایک عام معلومات کا کتابچہ The Snakes Around Us تحریر کیا ہے جس میں عام فہم زبان میں سانپوں کی اہمیت اجاگر کی ہے۔ ضیائی وائی ٹیکر نے اپنے خاوند کے حالات زندگی کے بارے میں 1989ء میں ایک کتاب Snakeman بڑے دلچسپ انداز میں تحریر کی ہے۔ اس کتاب میں مصنفہ نے جنوبی ہندوستان کے قدرتی ماحول' سانپوں کی اقسام' ان کی عادات و خصائل کے ذکر کے بعد مسٹر وائی ٹیکر کو پیش آمدہ مشکلات کا ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح ارولا (Irula) قبیلہ جو سانپوں کی کھالوں کی تجارت میں ملوث تھا' اسے سانپ کا زہر نکال کر تحقیقاتی اداروں کو مہیا کرنے پر لگا دیا گیا۔ پھر اس نوجوان نے جنوبی ہندوستان کے سانپوں اور مگرمچھوں جن کی تعداد تیزی سے کم ہو رہی تھی' کی افزائش نسل کرکے انہیں معدوم ہونے سے بچالیا۔ ہندوستان میں ان کوششوں کی وجہ سے سانپوں سے متعلق علم ترقی پذیر ہے۔ مختلف یونیورسٹیوں میں ہوامیات کو مضمون کے طور پر پڑھایا جاتا ہے۔

پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد یہاں کے ہوام سے متعلق پہلی تصنیف ڈاکٹر منٹن (Dr. S. A. Minton) کا تحقیقاتی باتصویر مضمون A Contribution to the Herpetology of West Pakistan. ہے جو امریکن نیچرل ہسٹری میوزیم نیویارک کے بلٹن میں 1966ء میں چھپا۔ اس سے قبل انہی ڈاکٹر صاحب کا ایک اور باتصویر مضمون

An annotated key to the Amphibians and Reptiles of Sind and Las Bela, West Pakistan

1962ء میں چھپ چکا تھا۔ ڈاکٹر صاحب خردبینی حیات کے ماہر ہیں۔ کراچی میں پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سنٹر میں 1958ء سے 1962ء تک وزٹنگ پروفیسر کے طور پر مدعو کیے گئے۔ آپ اس دوران سندھ اور جنوبی بلوچستان سے ہوام اکٹھے کرتے رہے اور ان پر تحقیق کرتے رہے۔ اس طرح ان کی مندرجہ بالا تصانیف کو بنیاد مہیا ہوئی۔ یہ تصانیف جدید طرز تحقیق پر لکھی گئی ہیں اور صاف اور اعلیٰ پائے کی بلیک اینڈ وائٹ تصاویر سے مزین ہیں۔

1969ء میں ایک اور تحقیقی مضمون بعنوان Die Amphibien und Reptilien West Pakistans جرمنی میں ڈاکٹر مرٹنز (Dr. Roberts Mertens) کی طرف سے شائع ہوا۔ ڈاکٹر مرٹنز شہرہ آفاق ماہر ہوامیات تھے اور انہوں نے اس سے قبل پاکستان اور ہندوستان کے ہوام پر کئی تحقیقاتی مضامین شائع کیے تھے۔ اس مقالہ میں انہوں نے ڈاکٹر منٹن کے 1966ء والے پرچے کا تفصیلی تنقیدی جائزہ لیا ہے اور بہت مفید اضافے کیے ہیں۔ دراصل ڈاکٹر صاحب کے پاس سنکنبرگ میوزیم (Senckenberg Museum) میں پاکستان کے مختلف علاقوں کے ہوام کا بہت بڑا ذخیرہ ہے جو ان کے دوست ایم جی کونیکزنی (M. G. Konieczny) نے سنکنبرگ میوزیم کے لیے پاکستان سے اکٹھا کیا تھا۔ وہ پاکستان میں تیل تلاش کرنے والی کسی کمپنی سے منسلک تھے۔

1966ء میں مصنف کتاب ہذا (محمد شریف خان) کا مقالہ پاکستان میں پائے جانے والی عام غوک (مینڈک) *(Bufo stomaticus)* کی نمو پر چھپا' اس کے بعد ان کے متعدد مقالہ جات یکے بعد دیگرے دنیا کے مختلف جرائد میں پاکستان کے مختلف ہوام کے بارے میں چھپے' اور کئی نئی انواع دریافت ہوئیں۔ طلباء اور شائقین کے فائدے کے لیے خان نے پاکستان کے مختلف ہوام کی پہچان کے لیے چیک لسٹیں اور گائیڈ چھپوائیں۔ صوفی

محمد اکرم نے 1982ء میں ایم ایس سی کے دوران ضلع فیصل آباد کے سانپوں پر کام کیا۔ اسی طرح محمد متین قریشی نے 1988ء میں لاہور کے سانپوں پر کام کیا۔

ہمیں اب پاکستان کے مختلف علاقوں کے سانپوں کے بارے میں پوری معلومات حاصل ہیں۔ محمد شریف خان نے 1980ء اور 1987ء میں پاکستان کے سانپوں کے جغرافیائی پھیلاؤ پر اپنی تحقیق شائع کی اور 1990ء میں خان نے پاکستان کے مختلف علاقوں کے زہریلے سانپوں کے بارے میں ایک تجزیہ پیش کیا اور مارگزیدگی کے مسائل پر بحث کی۔

افسوس ہے اب تک اردو میں سانپ کے موضوع پر کوئی قابل ذکر کتاب نہیں ملتی۔ 1925ء میں رسالہ الحکیم (لاہور) نے اپنے دو خصوصی شماروں میں سانپوں سے متعلق معلومات شائع کیں۔ ان میں مختلف انگریزی کتب سے سائنسی معلومات بھی شامل تھیں اور مسلمانوں اور ہندوؤں کی کتب سے مواد بھی شامل تھا۔ اردو میں سانپ سے متعلق توہمات پر مبنی کہانیوں کی کمی نہیں جنہیں انشا پردازی کے زور سے پراسرار بنا کر قصے اور کہانیوں کے رنگ میں مختلف چھوٹے بڑے رسائل میں آئے دن چھاپا جاتا ہے لیکن تحقیقاتی مضامین کا فقدان ہے۔

"سرزمین پاکستان کے سانپ" اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے جس میں اردو دان حضرات کے لیے زیادہ سے زیادہ معلومات یکجا کر دی گئی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ کوشش کی گئی ہے کہ توہمات اور پراسراریت کا ہالہ جو "سانپ" کے اردگرد ہماری کم علمی اور توہم پرستی کی وجہ سے چھا گیا ہے، اسے حقیقت اور سچائی کی روشنی سے اجال کر سانپ کو اس کے اصلی حیوانی روپ میں دکھایا جائے۔

سانپ۔۔۔ارتقاء' جسمانی بناوٹ' عادات و خصائل

سانپ اپنے جسم کی بناوٹ اور عادات و خصائل کی وجہ سے منفرد جانور ہے۔ سانپ کو یہ جسمانی انفرادیت کیسے عطا ہوئی' حتمی طور پر کوئی نہیں بتا سکتا البتہ سائنس دانوں نے بعض شواہد کی بنا پر کچھ اندازے لگائے ہیں جن کے مطابق سانپ کے ارتقاء کی کہانی کچھ یوں بنتی ہے:
لپارنٹوفس ڈفرینائی (Lapparentophis defrennei) سائنس دانوں کے مطابق قدیم ترین سانپ ہے۔ یہ سانپ 13 لاکھ سال قبل شمالی افریقہ میں پایا جاتا تھا جہاں سے اس کے چند متحجر (Fossilized) مہرے ملے ہیں۔ یہ سانپ چھپکلی زیادہ سانپ کم تھا۔ اس کا جسم لمبا اور ٹانگیں باریک اور چھوٹی تھیں جو آہستہ آہستہ معدوم ہو رہی تھیں۔ یہ سانپ اپنے جسم کا بوجھ ٹانگوں پر سہار نہیں سکتا تھا اور زمین پر گھسٹتا جاتا تھا اور چلتے وقت زیادہ تر جسم کی بل دار لہریں اسے حرکت کرنے میں مدد دیتی تھیں۔ آنکھوں کے پپوٹے آپس میں مل گئے تھے اور شفاف تھے۔ کان کا سوراخ بہت چھوٹا یا بند ہو چکا تھا۔ لپارنٹوفس ڈفرینائی کے ان خواص کا اندازہ صرف اس کے چند متحجر شدہ مہروں سے ہی نہیں لگایا گیا' بلکہ آج کل بھی بعض ایسی چھپکلیاں ملتی ہیں جن میں یہ سب خواص پائے جاتے ہیں۔ یہ چھپکلیاں سنسیڈی (Scincidae) قبیل سے تعلق رکھتی ہیں اور انہیں عرف عام میں ریگ ماہی کہا جاتا ہے۔ یہ عجیب و غریب سانپ نما چھپکلیاں صحرائی علاقوں میں پائی جاتی ہیں۔ ان عجیب الخلقت چھپکلیوں کا جسم لمبا' ٹانگیں چھوٹی' باریک' بعض انواع میں تو اگلے والی ٹانگیں ہوتی ہی نہیں۔ آنکھوں کے پپوٹے شفاف اور کان کا سوراخ تنگ۔ آئے دن اخبارات میں انہی چھپکلیوں کے بارے میں خبریں چھپتی رہتی ہیں اور انہیں "ٹانگوں والا سانپ" لکھا جاتا ہے۔ ان چھپکلیوں کے سانپ جیسے خواص کے علاوہ بعض انواع کے سانپ مثلاً دو منہی یا اژدہے میں مقعد کے دونوں جانب نمایاں ہڈی دار ابھار پائے جاتے ہیں جو سائنس دانوں کے مطابق دراصل معدوم شدہ پچھلی ٹانگوں کو ظاہر کرتے ہیں جو کبھی ان انواع میں نمایاں تھیں۔

آج سے 10' 12 لاکھ سال پہلے جب یہ چھپکلی نما سانپ ارتقاء پذیر تھے' اسی زمانہ میں چھوٹے چھوٹے ممالیا کی بے شمار انواع پائی جاتی تھیں جو جگہ جگہ زیر زمین بلوں (بانبیوں) میں رہتے تھے۔ چنانچہ ان چھپکلی نما سانپوں کے ماحول میں یہ ممالیا کثرت سے شامل تھے۔ ان گرم جسم ممالیا کا شکار اکثر رات کے وقت اندھیرے میں کرنا پڑتا تھا۔ چنانچہ سانپ خصوصی حسی آلات کے ذریعہ گرم خون جانوروں کا اندھیرے میں پتہ چلاتے۔ اکثر انہیں اس سلسلہ میں زیر زمین تنگ بلوں میں جانا پڑتا' جہاں ان کی ٹانگیں روک بنتیں' کان اور آنکھیں مٹی سے اٹ جاتے۔ ان دقتوں کے خلاف سانپ کے جسم میں تبدیلیوں کا ایک سلسلہ شروع ہوا۔ چنانچہ لاکھوں سال کے دوران آہستہ آہستہ تبدیلیوں کے باعث چھپکلی کا سا جسم ایک لمبے جسم میں تبدیل ہوگیا۔ آنکھ کے پپوٹے آپس میں مل کر شفاف ہوگئے۔ کان بند ہوگئے اور زمین میں پیدا ہونے والی دھمک سے آشنا ہوئے۔ سانپ کی زبان لمبی' دوشاخہ اور نہ صرف چکھنے کا عمل کرنے کے قابل ہوئی بلکہ سونگھنے کی حس بھی اس میں منتقل ہوگئی اور اس طرح سانپ اپنی تمام تر منفرد خصوصیات کے ساتھ معرض وجود میں آیا۔ چنانچہ ان جسمانی تبدیلیوں کی وجہ سے سانپ اب زیادہ تر زیر زمین زندگی گزارنے کے قابل تھا جہاں اسے نہ صرف خوراک مہیا ہوتی بلکہ اپنے دشمنوں سے حفاظت بھی ملتی تھی۔

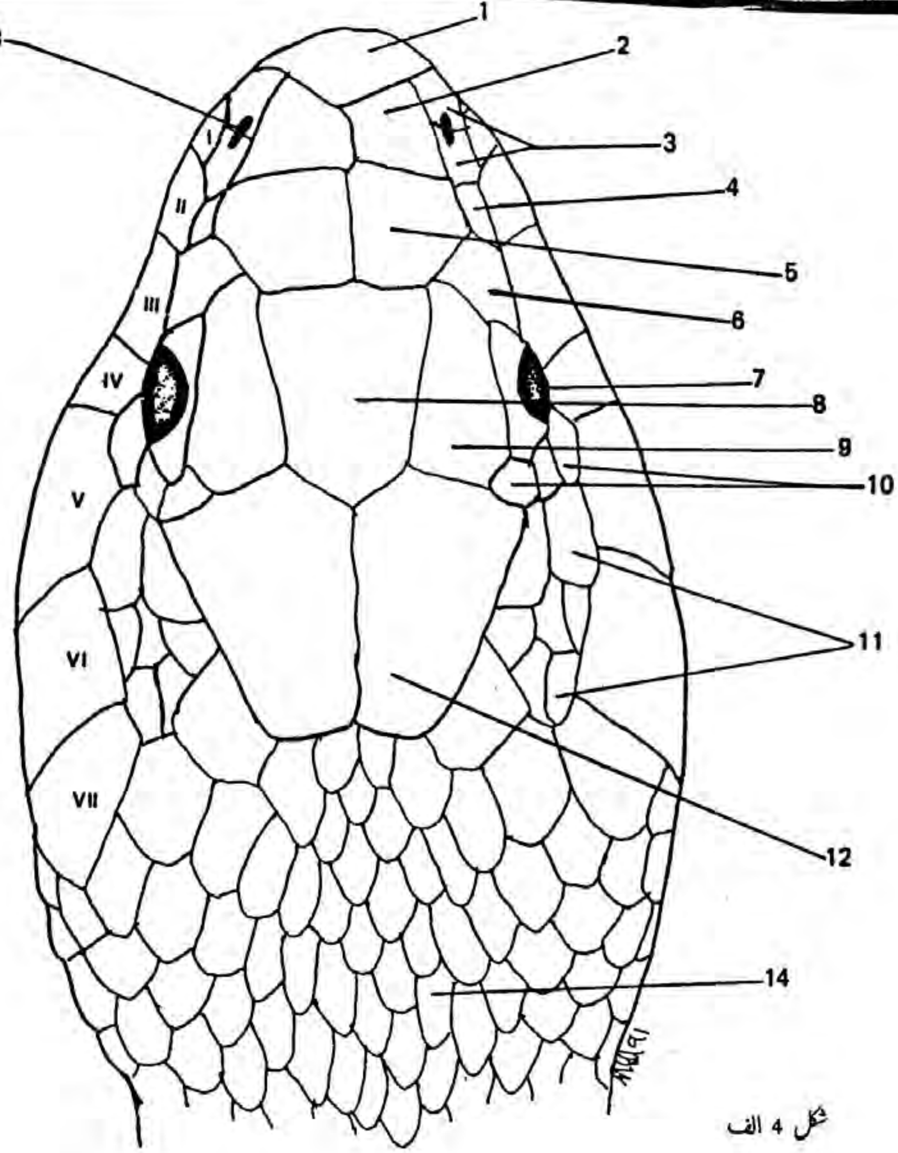

شکل 4 الف

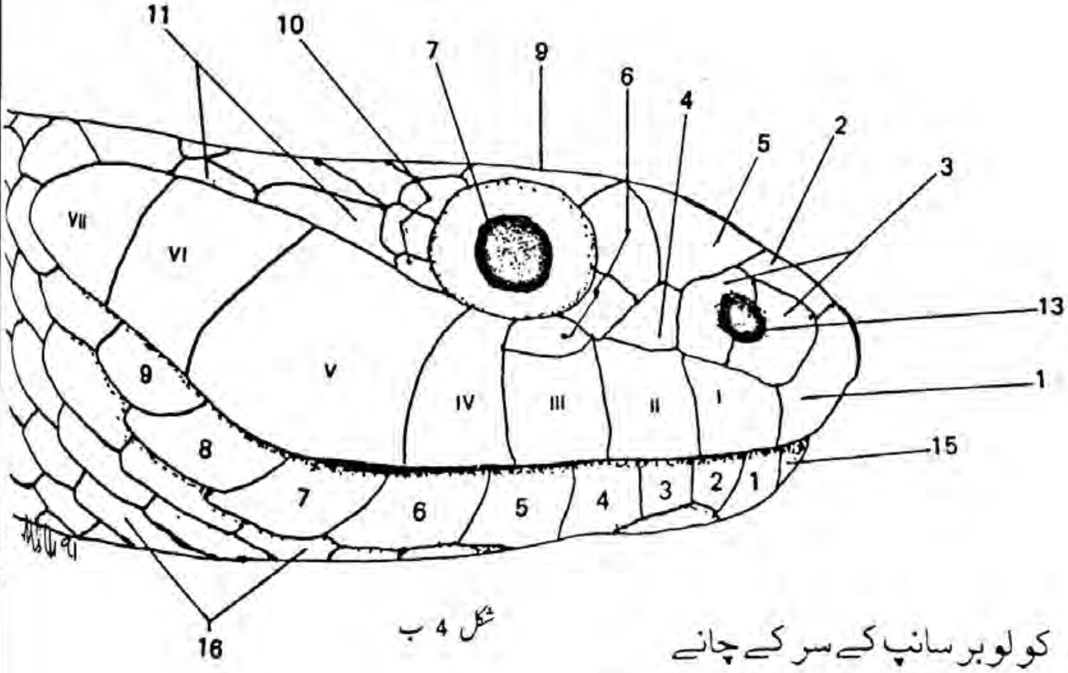

شکل 4 ب

شکل نمبر 4 : کولوبر سانپ کے سر کے چانے

الف : بالائی جانب سے ب : جانب سے ج : نیچے سے

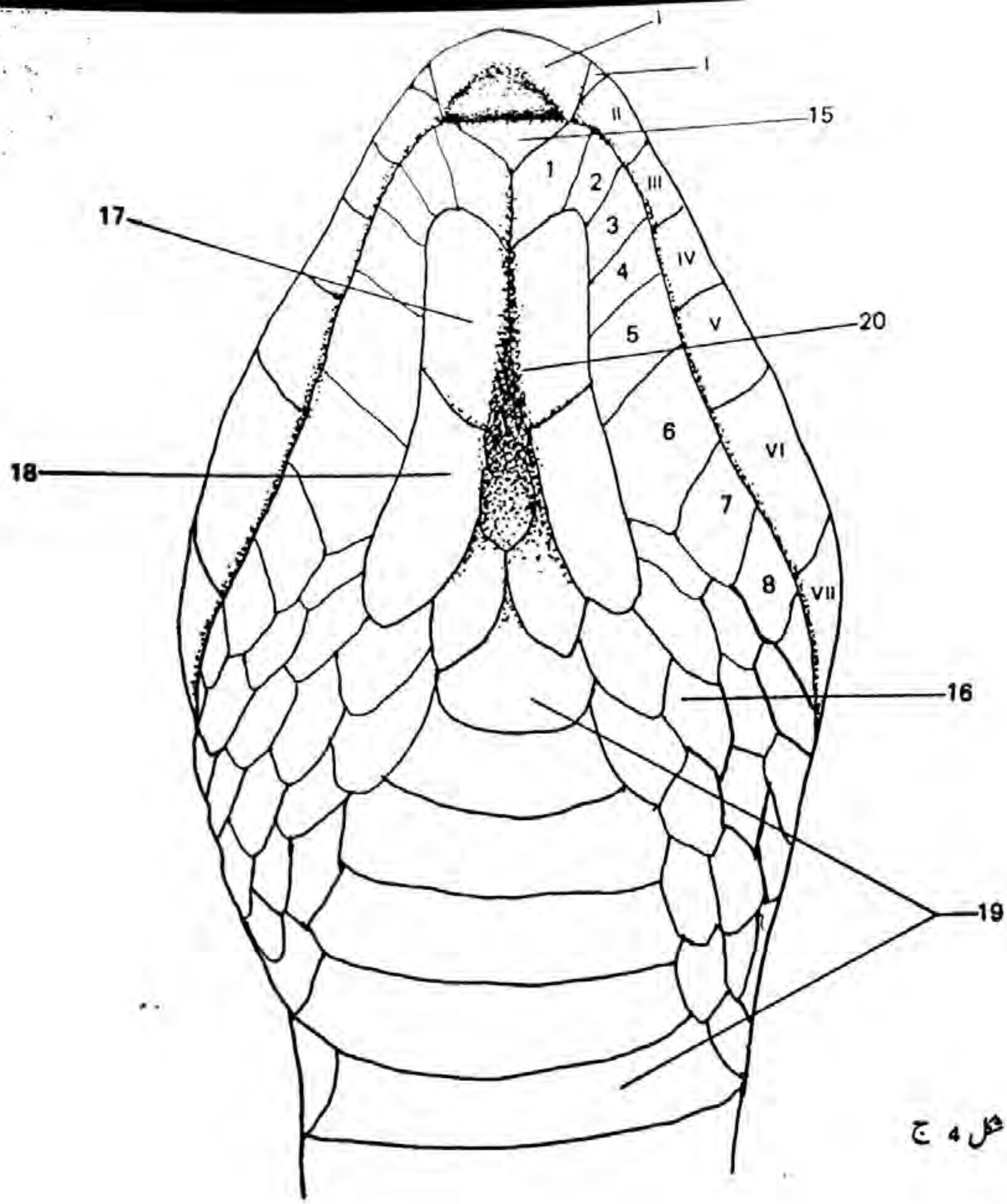

شکل 4 ج

1 : راسٹرل (Rostral)
2 : انٹرنیزل (Internasal)
3 : نیزل (Nasal)
4 : لوریل (Loreal)
5 : پری‌فرنٹل (Prefrontal)
6 : پری‌آکولر (Preocular)
7 : آنکھ
8 : فرنٹل (Frontal)
9 : سپرا‌آکولر (Supraocular)
10 : پوسٹ‌آکولر (Postocular)
11 : ٹمپورل (Temporal)
12 : پرائیٹل (Parietal)
13 : نتھنا
14 : ڈارسلز (Dorsals)
15 : مینٹل (Mental)
16 : گولرز (Gulars)
17 : پہلی‌سب‌لنگول (First Sublingul)
18 : دوسری‌سب‌لنگول (Second Sublingual)
19 : ونٹرلز (Ventrals)
20 : مینٹل گروو (Mental Groove)
I -VII : سپرالیبیلز (Supralabials)
1-9 : انفرالیبیلز (Infralabials)

سانپ کے جسمانی اعضاء

سانپ کا تنگ، گول اور لمبا جسم سر، دھڑ اور دم پر مشتمل ہے۔ قدرت کی صنعت گری دیکھئے کہ اس تنگ اور لمبے جسم میں اعضائے جسمانی بکمال و خوبی سما دیئے گئے ہیں۔ گو ان کی دائیں بائیں ترتیب کسی قدر آگے پیچھے کے لحاظ سے بدل گئی ہے، مگر جسمانی افعال اور سڈول پن میں سرمو فرق نہیں آنے دیا گیا (شکل نمبر1)۔

ہم اپنے قارئین کی معلومات کے لیے سانپ کے نظام ہائے جسمانی کی کسی قدر تفصیل درج ذیل کرتے ہیں، جس سے زیادہ تر مقصد سانپ کی بعض منفرد خصوصیات کی نشاندہی کرنا اور انہیں شکل دینے والی مختلف وجوہ کا جائزہ لینا ہے۔

جلد

سانپ کا جسم خشک اور باریک جلد سے ڈھکا ہوا ہے۔ جلد میں کسی قسم کے غدود نہیں پائے جاتے۔ جلد مخصوص طور پر سلوٹ دار ہوتی ہے۔ (شکل نمبر5 الف) سلوٹوں کی بیرونی سطح سخت اور موٹی ہو جاتی ہے۔ جلد کا یہ حصہ چھلکا، چانا یا سکیل (Scale) کہلاتا ہے۔ چانے جسم کے مختلف حصوں پر مختلف شکل و صورت اور مختلف سائز کے ہوتے ہیں جو جسم کو رگڑ اور چوٹ کے اثرات سے محفوظ رکھتے ہیں۔ چانے جسم پر اس طرح استوار ہوتے ہیں کہ سانپ کی حرکات میں رکاوٹ کا باعث نہیں بنتے، بلکہ پیٹ کے پٹی نما چانے سانپ کے چلنے میں مدد دیتے ہیں۔

سانپ اپنی کھال کی بیرونی مردہ پرت یعنی کینچلی بدل سکنے کی وجہ سے مشہور ہے۔ سانپ کی زندگی کے معمولات کے دوران کھال کی بیرونی حفاظتی پرت رگڑ اور چوٹوں کی وجہ سے بوسیدہ ہو جاتی ہے، اس کے علاوہ سانپ کا قد کاٹھ وقت گزرنے کے ساتھ بڑا ہو چکا ہوتا ہے جس کا ساتھ کھال کی بیرونی مردہ پرت نہیں دیتی۔ مزید یہ کہ کھال کے گرد نئی بیرونی پرت بن چکی ہوتی ہے جو لچک دار ہونے کی وجہ سے جسم کے مطابق بڑھ اور پھول چکی ہوتی ہے۔ چنانچہ قدرتی طور پر بیرونی پرت جسم سے اتار پھینکی جاتی ہے۔

سانپ کی کھال کے خلیات قدرتی طور پر ساری عمر منقسم ہوتے رہتے ہیں اور پرانی کینچلی کے نیچے نئی کینچلی بنتی رہتی ہے۔ جب نئی کینچلی خاصی موٹائی حاصل کر لیتی ہے تو اس کے اور پرانی کینچلی کے درمیان ایک مائع حائل ہو جاتا ہے، اس کے ساتھ ہی سانپ کے جسم کی چمک دمک ختم ہو جاتی ہے اور جسم بھدا اور بدرنگ ہو جاتا ہے۔ آنکھ کے چانے کے دھندلا جانے کی وجہ سے سانپ اندھا سا ہو جاتا ہے اور کسی گوشہ عافیت میں سستی سے پڑا رہتا ہے، کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔ یہ غیر معمولی حالت ایک یا دو ہفتے چلتی ہے۔ اس دوران جسم کی سطح سے کینچلی نرم پڑ جاتی ہے اور کینچلی اترنے کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ سانپ بے چینی سے منہ کھولتا اور بند کرتا ہے۔ جسم کو پھلاتا اور سکڑاتا ہے۔ ساتھ ہی سر اور گردن کو زمین اور اردگرد کے پتھروں کے ساتھ رگڑتا ہے۔ اس طرح سب سے پہلے منہ اور سر کی کھال ادھڑ جاتی ہے۔ جونہی آنکھ کا دھندلایا ہوا چانا اترتا ہے، سانپ جھرجھری لیکر ہوشیار ہو جاتا ہے اور اس کے معمولات میں تیزی آجاتی ہے۔ بھوک سے سانپ کا برا حال ہوتا ہے۔ خوراک کی تلاش میں جھاڑیوں اور پتھروں کے درمیان سے جب بار بار گزرتا ہے تو کینچلی جو اب تک بہت ڈھیلی پڑ چکی ہوتی ہے، الٹی ہو کر جسم پر سے پوری کی پوری اتر کر پتھروں یا جھاڑیوں میں اٹک کر رہ جاتی ہے۔

اتری ہوئی کینچلی سانپ کے جسم کے سارے چانوں کی ہو بہو چھاپ ہوتی ہے۔ اترتے وقت کینچلی کافی مضبوط ہوتی ہے، مگر اترنے کے

کچھ عرصہ بعد یہ بہت نرم اور کمزور پڑ جاتی ہے اور کچھ عرصہ بعد ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جاتی ہے۔

یہاں ایک وضاحت کرنا ضروری معلوم ہوتی ہے کہ کینچلی اتارنا' صرف سانپ سے ہی مخصوص نہیں۔ اصل کھال جو جسم کا **زندہ اور** ضروری حصہ ہے' جسم کو زخمی کئے بغیر جسم سے الگ نہیں کی جا سکتی' اس کے بغیر تو کوئی جانور زندہ نہیں رہ سکتا۔ یہ کھال اپنی بیرونی طرف نئے خلیات بناتی رہتی ہے جو پرانے خلیات کو باہر دھکیلتے رہتے ہیں۔ چنانچہ پرانے خلیات میں مختلف نمکیات جمع ہوتے رہتے ہیں اور جلد کی بیرونی طرف ایک سخت پرت یا کینچلی بنا دیتے ہیں۔ تمام خشکی کے جانوروں کی کینچلی وقتاً" فوقتاً" اترتی رہتی ہے۔ عام طور پر دوسرے جانوروں میں کھال کا یہ حصہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اترتا رہتا ہے جب کہ سانپ میں یہ پورے کا پورا جسم سے الگ ہو جاتا ہے۔ آپ نے موسم گرما کے آغاز میں اپنے ہاتھوں کی سطح پر گول گول داغ دیکھے ہوں گے۔ انہیں اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ داغ ہتھیلی کے اس حصے کو گھیرے ہوتے ہیں جہاں سے "کھال" ابھی نہیں اتری ہوتی۔ جوں جوں کھال اترتی جاتی ہے داغ چھوٹے ہوتے جاتے ہیں اور ہاتھ صاف ہو جاتا ہے۔ پرندے بھی موسموں کے تبدیل ہونے کے ساتھ اپنے پر جھاڑتے ہیں۔ یہ بھی دراصل کھال کے تبدیل ہونے کا حصہ ہوتا ہے۔

بعض لوگ کھال تبدیل کر سکنے کے عمل کو سانپ سے خاص خیال کرتے ہیں اور اسے سانپ کا مافوق الفطرت وصف خیال کرتے ہیں اور باور کرتے ہیں کہ اس طرح سانپ پھر جوان (Rejuvenate) ہو جاتا ہے اور کبھی بھی بوڑھا نہیں ہوتا۔ سو سال کے بعد جس کسی شکل میں چاہے ظاہر ہو سکتا ہے۔ یہ تمام خیالات ایک قدرتی عمل کو توہم کا جامہ پہنانے کی وجہ سے انسانی سوچ کا حصہ بن گئے ہیں جب کہ حقیقت سے ان کا دور کا واسطہ بھی نہیں۔

سانپ کی پیدائش کے بعد ہفتہ دس دن کے اندر اندر پہلی کینچلی بدلی جاتی ہے۔ جیسے جیسے اور جس رفتار سے سانپ کا قد کاٹھ بڑھتا ہے' یہ اپنی کینچلی بدلتا جاتا ہے۔ کینچلی بدلنے کی رفتار کا تعلق مختلف عوامل پر منحصر ہے مثلاً سانپ کی عمر' سانپ کی نوع وغیرہ۔ بعض انواع قدرتی طور پر جلد کینچلی بدلتی ہیں کیونکہ ان میں کھال کے خلیات کی تقسیم کا عمل تیزی سے ہوتا ہے' جب کہ بعض میں خلیاتی تقسیم کا عمل سست ہونے کے وجہ سے کینچلی دیر سے بدلتی ہے۔ اسی طرح خوراک کی فراوانی' ماحول کا درجہ حرارت ان دونوں عوامل کی زیادتی کینچلی بدلنے کے عمل کو تیز کرتی ہے۔ بوڑھے اور بھوکے سانپ میں کینچلی دیر سے بدلتی ہے۔

جسمانی چھاپ

سانپ کے جسم کا رنگ ہر نوع سے مختص ہے' جو دراصل اس کے ماحول کے مطابق ہوتا ہے۔ ریتلے میدانوں میں رہنے والے سانپوں کے جسم کا رنگ ریت جیسا ہوتا ہے' جب کہ درختوں پر رہنے والے سانپوں کا رنگ پتوں جیسا انگوری یا درختوں کی چھال جیسا گہرا بھورا ہوتا ہے۔

سانپ کے جسم پر مختلف رنگوں کے داغ' دھبے' نشانات' اور آڑی' لمبی' ترچھی پٹیاں پائی جاتی ہیں جو ہر نوع سے مختص ہیں اور ان کی بنا پر اکثر انواع کو پہچانا جا سکتا ہے۔ عام طور پر سب انواع میں پیٹ کا رنگ سفید ہوتا ہے۔

جسم کا رنگ اور رنگوں کی چھاپ دراصل سانپ کے قدرتی ماحول کے مطابق ہوتی ہے۔ چنانچہ اس چھاپ کی وجہ سے سانپ اپنے ماحول میں غیر نمایاں ہو کر دشمنوں کی نظروں سے بچ جاتا ہے۔ دیکھا گیا ہے ماحول بدلنے سے جسم کا رنگ اور چھاپ بھی تبدیل ہو جاتی ہے۔ سانپ کے جسم کا رنگ اور چھاپ سورج کی گرمی کو جذب کر کے یا اسے منعکس کر کے سورج کی تمازت سے جسم کی حفاظت کرتی ہے۔

نظام انہضام

نظام انہضام جسم میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ خوراک کو ہضم کرکے اس سے مقوی اجزا الگ کرتا ہے اور انہیں جسم کا حصہ بناتا ہے۔

سانپ کا نظام ہضم ایک سیدھی نالی پر مشتمل ہے۔ اس کے پہلے حصے میں منہ کا خلا ہوتا ہے۔ سانپ کے جبڑے تنگ اور مضبوط ہڈیوں سے بنے ہوتے ہیں۔ منہ کے خلا کے اگلے حصے میں چھت پر جیکب سنز آرگن (Jacobson's Organ) کے سوراخ کھلتے ہیں۔ اس کے علاوہ منہ کے خلا میں منہ کے گرد پائے جانے والے تھوک کے غدودوں کی نالیاں کھلتی ہیں۔ زبان کی پچھلی جانب نرخرے کا سوراخ کھلتا ہے۔ اسی طرح جیکب سنز آرگن کے سوراخوں کے بعد اندرونی نتھنے واقع ہوتے ہیں۔

مری کی نالی (Esophagus) تنگ اور لمبی ہوتی ہے جو گردن سے گزرتی ہوئی دھڑ کے پہلے حصے تک پہنچتی ہے اور وہاں چوڑی ہو کر معدہ بناتی ہے (شکل نمبر1، 4)۔ چھوٹی آنت قدرے بل کھائے ہوئے ہوتی ہے جب کہ بڑی آنت سیدھی اور نمایاں طور پر چوڑی ہوتی ہے، جو آخرکار مقعد کے ذریعے باہر کھل جاتی ہے (شکل 1، 25)۔ سانپ کا مقعد دوسرے خزندوں کی طرح آڑا ہوتا ہے۔

سانپ کا جگر دو لوتھڑوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ دایاں لوتھڑا بہت لمبا، تقریباً جسم کے درمیان تک پہنچتا ہے، جب کہ بایاں بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ پتا بہت پیچھے دھکیل دیا گیا ہے اور جگر کے دائیں لوتھڑے کے پچھلے حصے کے ساتھ منسلک ہوگیا ہے۔ لبلبہ اور تلی بھی اس کے پاس واقع ہوتے ہیں۔

سانپ خوش خوراک جانور ہے۔ موسم گرما کے دوران خوب خوراک کھاتا ہے، چنانچہ فاضل خوراک چربی بن کر جسم میں مخصوص چربی کے لوتھڑوں میں بھرتی رہتی ہے (شکل نمبر 1، 15)۔ یہ لوتھڑے چھوٹی آنت کے دائیں بائیں پڑے ہوتے ہیں۔ موسم سرما میں، سرمائی نیند کے دوران سانپ کی چربی گھل گھل کر خوراک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔

سانپ کے دانت لمبے، باریک، تیز اور پچھلی جانب خمیدہ ہوتے ہیں (شکل نمبر2)۔ دانت جبڑوں کے علاوہ منہ کی چھت کی دوسری ہڈیوں پر واقع ہوتے ہیں۔ دانت ہڈیوں میں پیوست ہونے کے بجائے ہڈیوں کے ساتھ جڑے ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ سانپ کے پرانے دانت جھڑتے رہتے ہیں اور نئے پیدا ہوتے رہتے ہیں، اسی طرح کی کیفیت مچھلیوں، مینڈکوں اور دوسرے ہوام میں بھی پائی جاتی ہے۔

سانپ اپنے دانتوں کو صرف شکار پکڑنے کے لیے استعمال کرتا ہے، یہ دانت خوراک چبانے یا چیرپھاڑ کرنے کا کام نہیں کرسکتے، خمیدہ ہونے کی وجہ سے دانت شکار کے جسم میں مضبوطی کے ساتھ پیوست ہو جاتے ہیں اور جسم میں دور تک چلے جاتے ہیں اور بری طرح زخمی کر دیتے ہیں۔ تڑپتے اور زور لگاتے ہوئے شکار کو چھٹنے نہیں دیتے۔ زہریلے سانپ میں بالائی جبڑے کے دو سامنے والے بڑے دانت اندر سے کھوکھلے ہوتے ہیں، ان کی جڑوں میں زہر کی نالی آکر کھلتی ہے جو ان میں سے گزر کر دانت کے تیز سرے پر کھلتی ہے۔ کاٹنے کے دوران زہر جسم میں داخل کر دیا جاتا ہے اور شکار کو چھوڑ دیا جاتا ہے جو کچھ عرصہ کے بعد تڑپ تڑپ کر ختم ہو جاتا ہے۔

اژدہے اپنے شکار کو منہ میں پکڑے رکھتے ہیں، جبکہ ان کا جسم ان کے گرد لپٹ جاتا ہے، جسم کے گرد بل ڈال کر اور کس کر شکار کو سانس لینے نہیں دیا جاتا، اسی کھینچا تانی میں شکار کی ہڈیاں بھی اکثر ٹوٹ جاتی ہیں۔ اس طرح شکار کو بے بس کرکے اسے نگل لیا جاتا ہے۔

سانپ کے دونوں جانب کے جبڑے آپس میں لچک دار عضلات کے ذریعے بندھے ہوتے ہیں۔ جب شکار کو نگلا جاتا ہے تو یہ کئی گنا زیادہ پھیلاؤ سے منہ کو کھول دیتے ہیں۔ تھوک خوراک کو منہ کے اندر پھسلنے میں مدد دیتی ہے' اس طرح سانپ اپنے سے کئی گنا موٹے شکار کو آسانی سے نگل جاتا ہے۔

زہر شکار کے ہضم میں بڑی حد تک مدد دیتا ہے۔ اس کے جسم کے مختلف حصوں کو اندرونی طور پر توڑ پھوڑ دیتا ہے۔ اس طرح نظام انہضام کے کام کو آسان کر دیتا ہے۔

نظام بول

سانپ کے گردے لمبے اور تنگ ہوتے ہیں جو جسم کے پچھلے حصے میں واقع ہیں۔ دایاں گردہ بائیں سے کافی آگے پڑا ہوتا ہے۔ پیشاب کی نالیاں یعنی یوریٹر(Ureter) مقعد کے قریب بڑی آنت میں کھلتی ہیں۔ سانپ میں مثانہ سرے سے ہوتا ہی نہیں (شکل نمبر1' 29) ۔ گردے' نائیٹروجنی مادے کو کثیف حالت میں خارج کرتے ہیں۔ یہ عام طور پر سفید رنگ کے مادے کی شکل میں سانپ کی بیٹ کے ساتھ شامل ہوتا ہے۔

نظام دوران خون

سانپ کا نظام دوران خون بنیادی طور پر خزندوں کے نظام دوران خون کا سا ہوتا ہے۔ سانپ کا دل جسم کے لحاظ سے بہت چھوٹا اور جسم کے اگلے حصے میں واقع ہوتا ہے۔ دل کے تین خانے' دو اذن اور ایک بطن ہوتا ہے۔ بطن اندرونی طور پر غیر مکمل منقسم ہوتا ہے۔ جسم کی شریانیں اور وریدیں لمبی لمبی ہوتی ہیں جو مختلف حصوں کو خون پہنچاتی اور ان سے خون واپس لے کر آتی ہیں۔

نظام تنفس

سانپ کے نظام ہائے جسمانی میں سب سے زیادہ تبدیلی پھیپھڑوں میں واقع ہوئی ہے۔ دایاں پھیپھڑا بڑا اور بہت لمبا ہوتا ہے۔ یہ گردن کے اگلے حصے سے شروع ہو کر مقعد کے قریب تک چلا جاتا ہے۔ اس کا اگلا حصہ عمل تنفس میں حصہ لیتا ہے جب کہ پچھلا حصہ ہوا کو ذخیرہ کرتا ہے۔ بایاں پھیپھڑا بہت چھوٹا اور گول سا لوتھڑا ہوتا ہے' جو عمل تنفس میں عملی طور پر کوئی کام نہیں کرتا۔

سانس کی نالی (Trachea) گول اور لمبی ہوتی ہے جو حلق سے شروع ہو کر دائیں پھیپھڑے کے درمیان تک چلی جاتی ہے۔ اس کی دیواروں میں کری ہڈی کے گول چھلے پائے جاتے ہیں جن کی وجہ سے یہ نالی ہر وقت کھلی رہتی ہے۔ سانس کی نالی کا پچھلا حصہ ایک عضلاتی تھیلی میں بند ہوتا ہے (شکل نمبر1' 3) جو اسے آگے پیچھے دھکیل سکتا ہے۔ سانپ کے خوراک نگلنے کے عمل کے دوران زخرہ منہ کے ایک کونے سے باہر نکل آتا ہے' اس طرح منہ بند ہونے کے باوجود سانس رکنے نہیں پاتا۔

دائیں پھیپھڑے کا پچھلا حصہ ہوا کو ذخیرہ کرنے کے کام آتا ہے۔ سمندری سانپ میں یہ ہوا توازن قائم رکھنے اور تیرنے میں مدد دیتی ہے۔ جب کہ خشکی کے سانپ میں پھنکار کے لیے فالتو ہوا ذخیرہ کرنے میں مدد دیتی ہے۔ نیز جب سانپ اپنے جسم کو پھلاتا اور سکیڑتا ہے تو اس عمل میں اس کی مدد کرتی ہے۔

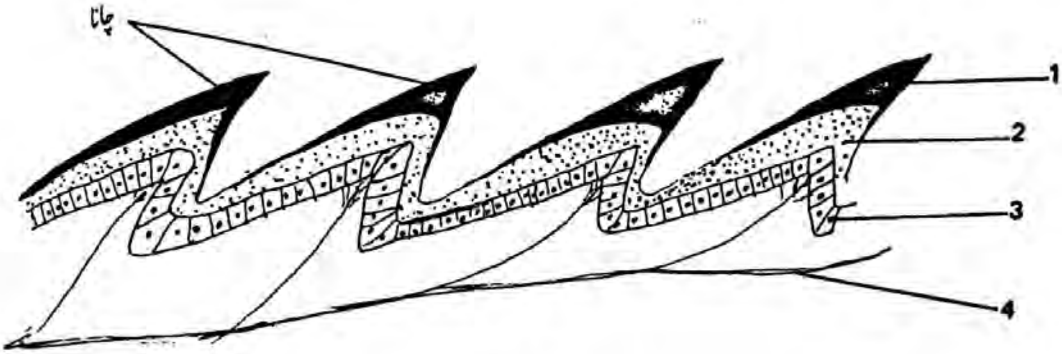

شکل 5 الف

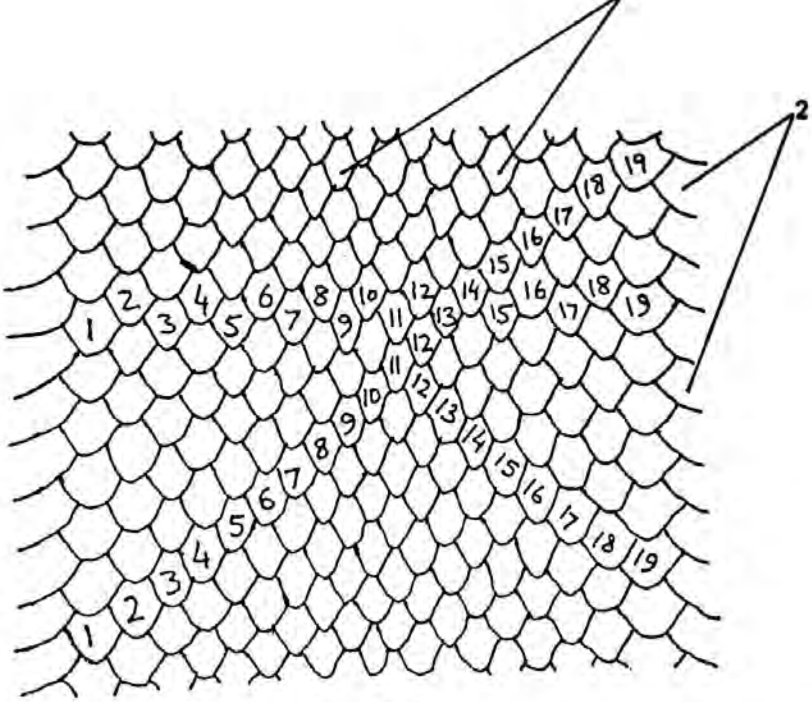

شکل 5 ب

شکل نمبر 5 : سانپ کی کھال

الف۔ سانپ کی جلد کی تراش (کینچلی بننے کا عمل)

(1) پرانی کینچلی،

(2) نئی بن رہی کینچلی،

(3) زندہ خلیاتی پرت،

(4) اعصابی ڈوریاں

ب۔ جسم کے چانوں کی گنتی کی مختلف تراکیب

نظام تناسل

سانپ کے جسم میں خصیوں (Testes) اور بیضہ دانی (Ovary) کی ترتیب بدل گئی ہے یعنی دائیں آگے' اور بائیں پیچھے۔ **بعض سانپوں** میں تو بائیں بیضہ دانی سرے سے ہوتی ہی نہیں۔ نر میں خصیوں کی نالیاں یا سپرمیٹک ڈکٹس (Spermatic Ducts) خصیوں سے ظاہر ہو کر **نیچے اترتی ہیں** اور بڑی آنت کے پچھلے حصے میں داخل ہو جاتی ہیں اور مقعد کے پیچھے دم کے شروع میں دائیں بائیں آلات تناسل ہیمی پینی (Hemipenes) **کے سروں** پر کھل جاتی ہیں۔ مادہ میں بیضہ دانی کے ساتھ چوڑی پٹی نما نالی اوی ڈکٹ (Oviduct) نیچے اترتی ہے اور بڑی آنت کے آخری حصے میں **مقعد میں کھل** جاتی ہے۔ اوی ڈکٹ کا آخری حصہ چوڑا ہوتا ہے جسے یوٹرس (Uterus) کہا جاتا ہے۔

عام حالات میں ہیمی پینی سکڑ کر مقعد کے پیچھے دو تھیلیوں ہیمی پینئل سیک (Hemipeneal Sac) میں پڑے رہتے ہیں۔ **جنسی ملاپ کے** دوران خون کے دباؤ کی وجہ سے ایک ہیمی پینی تن جاتا ہے اور اپنی تھیلی سے باہر آجاتا ہے۔ ہیمی پینی کی سطح پر خار دار ابھار واقع ہوتے ہیں جو سرے کے قریب چھوٹے اور باریک جب کہ نچلے حصے میں لمبے اور موٹے ہوتے ہیں (شکل نمبر1' 27)۔ جنسی ملاپ کے دوران ایک وقت میں ایک ہیمی پینی مادہ کے مقعدی سوراخ میں داخل کر دیا جاتا ہے جس کی سطح کے کانٹے دار ابھار جنسی اتصال کو قائم رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔ نر کا مادہ منویہ یوٹرس میں داخل کر دیا جاتا ہے' جو اوی ڈکٹ میں پڑے ہوئے انڈوں کو بار آور کر دیتا ہے۔ خون کا دباؤ کم ہونے کی وجہ سے ہیمی پینی خود بخود سکڑ جاتا ہے اور اپنی تھیلی میں واپس چلا جاتا ہے اور اس طرح جنسی ملاپ ختم ہو جاتا ہے۔

سانپوں کی اکثریت انڈے دیتی ہے۔ سانپ کے انڈے کا خول مضبوط جھلی کی شکل میں ہوتا ہے جسے یوٹرس کے نچلے حصے میں واقع غدود انڈے کے گرد بناتے ہیں۔ بعض انواع بچے جنتی ہیں۔

حسیات

سانپ ایک زود حس جانور ہے' اس کے لیے اپنے لیے جسم کی حفاظت ایک مسئلہ سے کم نہیں۔ اس لیے سانپ جبلی طور پر ہروقت کسی جائے پناہ کی تلاش میں رہتا ہے۔ چنانچہ اپنے جسم کو سمٹا کر اس طرح رکھتا ہے کہ دفاع کے لیے منہ جسم سے قریب ترین رہے۔ اندریں حالات سانپ کی زندگی بڑی پر خطر اور حادثات سے پر ہوتی ہے۔ اسے اپنے شکار کی تلاش میں جگہ جگہ مارا مارا پھرنا پڑتا ہے اور نئے نئے حوادث کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اسی لیے اس کی تمام حسیات بہت تیز ہوتی ہیں اور جسم حسیات کے جواب میں فوری طور پر رد عمل ظاہر کرتا ہے۔ اب ہم سانپ کے جسم کے بڑے بڑے حسی مراکز کی ماہیت اور افعال درج کرتے ہیں۔

قوتِ لمس

سانپ کی ساری جلد میں حسِ لمس پھیلی ہوتی ہے۔ خفیف سے خفیف بیرونی لمس فوری طور پر جسم میں رد عمل ظاہر کرتا ہے۔ دراصل جلد کے چانوں کے درمیان حسی خلیات جسم کے نظام اعصاب سے منسلک ہوتے ہیں۔ بیرونی عوامل میں خفیف سی تبدیلی بھی ان اعصاب کو متاثر کرتی ہے۔ چنانچہ درجہ حرارت میں اتار اور چڑھاؤ کا احساس بھی انہی خلیات کے ذریعے محسوس کیا جاتا ہے۔ اسی طرح بعض انواع جیسے اژدہوں میں بالائی لب کے چانوں کے درمیان مخصوص حسی خلیات کے ذریعے سانپ کو اندھیرے میں گرم خون جانوروں کی موجودگی کی وجہ سے ماحول میں جو درجہ حرارت میں خفیف سی تبدیلی آجاتی ہے' کا احساس ہو جاتا ہے' چنانچہ انہی حسی خلیات کی مدد سے اندھیرے میں سانپ بڑی پھرتی سے اپنے شکار کو دبوچ لیتا ہے۔ جلد سانپ کا حساس ترین حصہ ہے جس کی کارکردگی پر سانپ کی زندگی اور عافیت کا دار و مدار ہوتا ہے۔

آنکھ : سانپ کی آنکھیں عام طور پر سر کے دونوں جانب اس طرح پڑی ہوتی ہیں کہ سانپ ان سے دائیں بائیں اطراف کی چیزیں دیکھ سکتا ہے۔ آنکھیں، چشم خانہ (Orbit) میں کسی قدر ادھر ادھر گھوم سکتی ہیں۔ بعض سمندری انواع میں آنکھیں کسی قدر اوپر دیکھ سکتی ہیں جب کہ درختوں پر رہنے والے سانپوں میں آنکھیں نمایاں طور پر ابھری ہوئی اور بڑی بڑی ہوتی ہیں۔

سانپ کی آنکھ دوسرے جانوروں کی آنکھ سے کئی لحاظ سے منفرد ہے۔ سانپ کی آنکھ کے پپوٹے آپس میں مدغم ہو کر شفاف ہوگئے ہیں، چنانچہ جلد کا ایک شفاف چانہ انہیں ڈھانکے رکھتا ہے اور رگڑ یا چوٹ سے محفوظ رکھتا ہے۔ اسی لیے سانپ کی آنکھ ہر وقت کھلی رہتی ہے اور اس میں مٹی وغیرہ داخل ہونے کا احتمال نہیں ہوتا۔

بنیادی طور پر آنکھ کی بناوٹ عام آنکھ کی طرح ہے۔ اس کی تمام پرتیں وہی ہیں لیکن آنکھ کو دور اور نزدیک کی چیزوں کو دیکھنے کے لیے فوکس (Focus) کرنے کا طریقہ مختلف ہے۔ عام آنکھ کو فوکس کرتے وقت خصوصی عضلات کی مدد سے آنکھ کے عدسے کو باریک یا موٹا کیا جاتا ہے جبکہ سانپ کی آنکھ میں یہ عمل ایک خصوصی پٹھے کی مدد سے کیمرے کی طرح عدسے کو آگے پیچھے کرنے سے انجام پذیر ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ سانپ کی آنکھ کا عدسہ پیلا اور شکل میں بیضوی ہوتا ہے جبکہ دوسرے جانوروں میں عدسہ سفید اور گول ہوتا ہے۔ چنانچہ عدسے کی پیلاہٹ کی وجہ سے سانپ اندھیرے میں آسانی سے دیکھ سکتا ہے اور مختلف رنگوں میں تمیز کر سکتا ہے۔ بنیادی طور پر سانپ کی بینائی کمزور ہوتی ہے اور یہ بہت کم فاصلے یعنی چھ، سات گز تک صاف دیکھ سکتا ہے لیکن اردگرد کی چیزوں کے فاصلے کا تعین نہیں کر سکتا، اسی طرح ساکن چیزوں کا ادراک نہیں کر سکتا البتہ اپنے ماحول میں خفیف سے خفیف حرکت کو فوراً معلوم کر سکتا ہے۔

زیر زمین زندگی گزارنے والے سانپ جو قبیل ٹفلو پیڈی اور لپٹو ٹفلو پیڈی سے تعلق رکھتے ہیں، ان کی آنکھیں بہت چھوٹی اور غیر مکمل ہوتی ہیں۔ یہ خفیف سے نقطہ کی طرح سر کے چانوں سے ڈھکی ہوتی ہیں۔ ان سے سانپ کو روشنی اور اندھیرے کا خفیف احساس ہوتا ہے اور واضح نظر نہیں آتا۔ اسی طرح قبیل بوئیڈی میں دو منی سانپ کی آنکھیں چھوٹی مگر واضح ہوتی ہیں، ان میں بھی بینائی بہت کم ہوتی ہے۔

قبیل کولو برائیڈی اور الاپیڈی میں آنکھ کی پتلی گول ہوتی ہے جب کہ قبیل وائپریڈی میں عمودی۔ تیز روشنی میں پتلی چھوٹی یا تنگ ہو جاتی ہے، جبکہ تھوڑی روشنی میں پھیل جاتی ہے۔ اس طرح پتلی آنکھ میں داخل ہونے والی روشنی کی مقدار کو کنٹرول کرتی ہے۔

عام طور پر سانپ کی تھوتھنی چوڑی اور لمبی ہوتی ہے، اس وجہ سے دونوں آنکھوں کا دائرہ کار آپس میں نہیں ملتا، اس لیے سانپ چیزوں کو صرف دیکھ سکتے ہیں مگر فاصلے کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ درختوں پر رہنے والی انواع میں دو طرح کی تبدیلیاں دیکھی گئی ہیں۔ بعض انواع میں تھوتھنی چھوٹی اور آنکھیں بڑی اور نمایاں ہوگئی ہیں جو باہر ابھری ہوئی ہوتی ہیں، اس طرح آنکھوں کا دائرہ کار آپس میں مل جاتا ہے اور ایک دوسرے پر پھیل جاتا ہے۔ جبکہ بعض دوسری انواع میں تھوتھنی باریک اور لمبی ہو جاتی ہے اور آنکھ کے سامنے تھوتھنی کا جانبی حصہ گہرا ہو جاتا ہے، آنکھیں بڑی اور ابھر آتی ہیں اور ان کا دائرہ کار ایک دوسرے پر پھیل جاتا ہے۔ چنانچہ درختوں پر رہنے والے سانپ اپنے اردگرد موجود چیزوں کے فاصلے کا تعین ٹھیک ٹھیک کر سکتے ہیں اور ایک ٹہنی سے دوسری ٹہنی تک پھلانگنے میں بڑی ہوشیاری دکھاتے ہیں۔

سانپ کی آنکھ میں کسی قسم کی مقناطیسی قوت سرے سے نہیں ہوتی۔ دراصل سانپ نظر کی کمزوری کی وجہ سے ہر متحرک چیز کو غور سے دیکھتا ہے جس سے عوام الناس میں سانپ کی نظر میں مافوق الفطرت قوت کا واہمہ پیدا ہوگیا ہے۔

کان: سانپ میں کان کا تیسرا حصہ یعنی صرف اندرونی کان پایا جاتا ہے۔ بیرونی اور درمیانی کان کے نہ ہونے کی وجہ سے ہوا میں پیدا ہونے والی آواز کی لہریں سانپ سن نہیں سکتا۔ درمیانی کان کی ہڈیاں جو دوسرے جانوروں میں آواز کی شنوائی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں' کان سے نکل کر جبڑے کی ہڈی میں پیوست ہوگئی ہیں۔ جبڑے کی ہڈی اندرونی کان سے منسلک ہوتی ہے۔ سانپ کا جسم اور سر زمین پر بچھا رہتا ہے۔ زمین میں پیدا ہونے والی دھمک جو لوگوں کے چلنے یا چیزوں کی رگڑ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے' جبڑے کے ذریعے اندرونی کان تک پہنچ جاتی ہے۔ سانپ کو اپنے اردگرد ہونے والی حرکات کا بخوبی علم ہوتا رہتا ہے۔ سائنس دانوں نے معلوم کیا ہے کہ دھمک سے چلنے والے کے جسم کا حجم' قد' وزن' اور چلنے کی سمت' رفتار وغیرہ کا اندازہ سانپ کو بخوبی ہو جاتا ہے۔ اندرونی کان کی زود حسی سے سانپ کو اپنے اردگرد ہونے والی حرکات کا بخوبی علم ہو جاتا ہے۔

شنوائی کے علاوہ کان کے مخصوص حصے سانپ کو توازن برقرار رکھنے میں بھی مدد دیتے ہیں۔

ناک اور زبان: تھوتھنی کے دونوں جانب بیرونی نتھنے کا سوراخ پایا جاتا ہے۔ یہ سوراخ گول یا بیضوی ہوتا ہے۔ ریت میں اور زیر زمین رہنے والے سانپوں میں یہ سوراخ بہت تنگ ہوتا ہے اور مشکل سے دکھائی دیتا ہے۔ پانی میں رہنے والے سانپوں کے نتھنے میں والو (Valve) ہوتے ہیں جو پانی کو نتھنے میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ خشکی کے سانپوں میں نتھنے کے سوراخ جانبی اطراف میں کھلتے ہیں جب کہ پانی میں رہنے والے اور سمندری سانپوں میں نتھنا سر کے بالائی جانب کھلتا ہے۔

سانپ نتھنے کے ذریعہ سانس لیتا ہے۔ خطرے کے وقت ہوا کو زور سے نتھنے کے سوراخ سے نکال کر پھنکار کی آواز پیدا کرتا ہے۔ ناک صرف سانس کے لیے استعمال ہوتا ہے' اس میں سونگھنے کی حس مفقود ہوتی ہے۔

سانپ کی زبان لمبی' گول اور اس کا اگلا حصہ دو شاخہ ہوتا ہے۔ زبان کی ہر شاخ اپنے سرے کی طرف بتدریج باریک ہوتی جاتی ہے۔ اس طرح اس کا سرا نوکیلا اور تیز ہوتا ہے۔ زبان کا پچھلا حصہ ایک تھیلی میں رہتا ہے۔ مضبوط عضلات زبان کو تھیلی سے اندر باہر نکالنے میں مدد دیتے ہیں۔ چنانچہ زندہ سانپ اپنی زبان بار بار باہر نکالتا ہے۔ بالائی جبڑا نچلی جانب سے گہرا ہوتا ہے جس کے باعث سانپ منہ کھولے بغیر زبان کو اندر باہر نکال سکتا ہے (شکل نمبر1)۔

دیکھا گیا ہے کہ تجسس اور ڈر کی حالت میں زبان کے اندر باہر نکالنے کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ چنانچہ سانپ بار بار زبان باہر نکالتا ہے۔ زبان تھوک سے تر رہتی ہے' باہر آنے پر ماحول میں پائے جانے والی چیزوں کے کیمیائی ذرات زبان کی سطح پر چپک جاتے ہیں۔ منہ کی چھت میں جیکب سنز آرگن (Jacobson's Organ) کے سوراخوں میں جب زبان کی نوکیں مس کرتی ہیں' تو کیمیائی ذرات ان سوراخوں میں موجود حسی خلیات کو انگیخت کرتے ہیں جس سے سانپ کو اپنے ماحول میں اشیاء کی ماہیت کا علم ہوتا ہے۔ چنانچہ جیکب سنز آرگن سانپ کے سونگھنے اور چکھنے دونوں حسوں کو کنٹرول کرتا ہے (شکل نمبر3)۔ جیکب سنز آرگن دوسرے جانوروں میں بھی پایا جاتا ہے' مگر سب سے زیادہ موثر سانپ میں ہوتا ہے۔

سانپ کی کیمیاوی مادوں کو چکھنے کی حس بہت تیز ہوتی ہے۔ تولیدی موسم کے دوران اس حس کی تیزی کے ذریعے نر مادہ کی بو سونگھتا سونگھتا مادہ تک پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرح اسی حس کے ذریعہ اپنے شکار کا پیچھا کرتا ہے اور اپنے دشمنوں سے ہوشیار ہوتا ہے اور اپنے بچاؤ کے مواقع حاصل کرتا ہے۔ غرضیکہ سانپ کی عافیت اور زندگی کا دارومدار قدرتی ماحول میں تمام تر اس کی زبان کی زود حسی کا مرہون منت ہے۔ چنانچہ اسی حسی آلہ کے ذریعے سانپ اپنے ماحول میں خوشگوار یا ناخوشگوار تبدیلیوں کا پتہ چلاتا ہے اور اپنے روزمرہ کی زندگی کے معاملات اور معمولات کو ترتیب دیتا ہے۔

نظام استخوان اور عضلات

سانپ کا نظام استخوان دوسرے جانوروں سے منفرد ہے۔ سانپ کی ہڈیاں کمزور اور باریک ہوتی ہیں۔ کھوپڑی باریک ہڈیوں کے ملنے سے تنگ دماغ خانہ (Cranium) بناتی ہیں۔ کھوپڑی پچھلی جانب مہروں کی ایک زنجیر سے منسلک ہوتی ہے' جو دم کے سرے تک جاتی ہے۔ گردن سے لے کر دم کے سرے تک 180 سے 400 مہرے ہوتے ہیں۔ مہروں کی تعداد سانپ کی ہر نوع میں مخصوص ہوتی ہے۔ ہر مہرے کے دائیں بائیں ایک ایک باریک پسلی ہوتی ہے۔ ہر مہرا اپنے اگلے اور پچھلے مہرے کے ساتھ پانچ سطحوں کے ذریعے منسلک ہوتا ہے۔ اس طرح سانپ کی ریڑھ کی ہڈی بے انداز لچک دار ہونے کے باوجود بہت مضبوط اور مربوط ہوتی ہے۔ اسی بنا پر سانپ اپنے جسم کو حیرت ناک حد تک لمبا' چھوٹا' سکڑا اور پھلا سکتا ہے۔ جسم کو کسی چیز کے گرد لپٹا سکتا اور جسم کے کنڈلوں میں کسی چیز کو لے کر کس سکتا ہے۔

سانپ کی پسلیاں باریک اور لچک دار ہوتی ہیں۔ یہ گردن سے شروع ہو کر دم کے مہروں تک واقع ہوتی ہیں۔ دم کے مہروں کی پسلیاں بتدریج چھوٹی ہوتی جاتی ہیں یہاں تک کہ دم کے آخری حصے میں یہ محض جانبی چھوٹے چھوٹے ابھاروں جیسی رہ گئی ہیں (شکل نمبر2)۔

ریڑھ کی ہڈیوں کے اردگرد مضبوط عضلاتی نظام ہے جو نہ صرف ریڑھ کی ہڈی کو مضبوط رکھتا ہے بلکہ اس کی مختلف حرکات کو کنٹرول کرتا ہے۔ پسلیوں کے کنارے بھی عضلات سے منسلک ہوتے ہیں' جو پسلیوں کو اندر کی طرف لپکا سکتے ہیں اور باہر کی طرف کھول سکتے ہیں۔ چنانچہ سانپ کی حرکات میں یہ تمام عضلات بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔

پسلیوں کے نچلے آزاد سرے پیٹ کے چانوں کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں۔ سانپ کے چلنے کے دوران یہ پیٹ کے چانوں کو ابھار دیتے ہیں جس کی مدد سے سانپ آسانی سے بڑی سرعت کے ساتھ چل سکتا ہے۔

جب خوراک انتڑیوں میں حرکت کرتی ہے تو پسلیاں باہر کی طرف کھل جاتی ہیں۔ جنس ناجا اور دوسرے سانپوں میں جو پھن (Hood) بناتے ہیں' ان کی گردن کے مہروں کی پسلیاں لمبی ہوتی ہیں جنہیں سانپ باہر کی طرف اکڑا سکتا ہے۔ چنانچہ گردن کی کھال تن کر پھن بنا دیتی ہے۔ نیز یہ سانپ اپنے جسم کے اگلے حصے کو زمین سے اوپر عمودی طور پر اٹھا سکتے ہیں جس کے دوران جسم کا سارا بوجھ جسم کے باقی حصے پر سہارا جاتا ہے۔ اس طرح سانپ اونچائی سے اپنے ماحول کا جائزہ لے سکتا ہے اور دشمن کا مقابلہ اونچائی سے کر سکتا ہے۔

سانپ کے مندرجہ بالا نظام ہائے جسمانی کے مجمل جائزے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ سانپ دوسرے جانوروں کی طرح ایک جانور ہے' اس کے جسم میں دوسرے جانوروں کے جسم کے تمام اعضاء پائے جاتے ہیں اور سانپ کی زندگی کا تمام تر دار و مدار ان اعضاء کے صحیح عمل پر منحصر ہے۔ اس لحاظ سے سانپ کو کسی قسم کی بھی مافوق الفطرت طاقت حاصل نہیں۔

حرکات و سکنات

بازو اور ٹانگیں نہ ہونے کے باوجود سانپ ایک تیز رفتار جانور ہے۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی کے مہروں کا ایک دوسرے کے ساتھ مضبوط ربط ریڑھ کی ہڈی کو جسم کے اندر ایک مضبوط بنیاد کے طور پر پیش کرتا ہے جس کے اردگرد جسم کے تمام عضلات اور اندرونی جسمانی اعضاء منسلک ہوتے ہیں۔ جسم کے عضلات کے پھیلنے اور سکڑنے سے جسم لمبا اور گول ہو سکتا ہے' پچک اور سکڑ سکتا ہے اور مختلف جہات میں آسانی سے حرکت کر سکتا ہے۔ اسی پر بس نہیں'

سانپ رسے کی طرح اپنے جسم کو کسی چیز کے ساتھ پوری طرح لپیٹ سکتا ہے۔ تنگ سوراخ میں سے جسم کو سکڑا کر گزر سکتا ہے اور تھوڑی سی جگہ میں سما سکتا ہے۔ جسم کے عضلات بطنی (Ventral) چانوں کے ساتھ لگے ہونے کی وجہ سے انہیں باہر کی طرف زمین میں دھنسا کر سانپ کے چلنے میں آسانی پیدا کرتے ہیں۔

چلتے وقت سانپ کے جسم کے دونوں اطراف کے عضلات باری باری پھیلتے اور سکڑتے ہیں' چنانچہ جب بائیں طرف کے عضلات پھیل رہے ہوتے ہیں' اس کے مقابل والے دائیں طرف کے سکڑ رہے ہوتے ہیں۔ اس طرح جسم کی لمبائی کے دوران جسم میں جانبی لہریں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جسم کی ہر لہر دراصل زمین کی ناہموار سطح پر جسم کے سہارے کو ظاہر کرتی ہے جن سے جسم اپنی پوری لمبائی کے دوران آگے بڑھنے کے لئے دھکا (Push) حاصل کرتا ہے۔ اس طرح کسی ایک جگہ پر جسم کی لہر اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک اس جگہ سے سارا جسم گزر نہیں جاتا۔ چنانچہ اس طرح زمین کی سطح کی ناہمواری کے

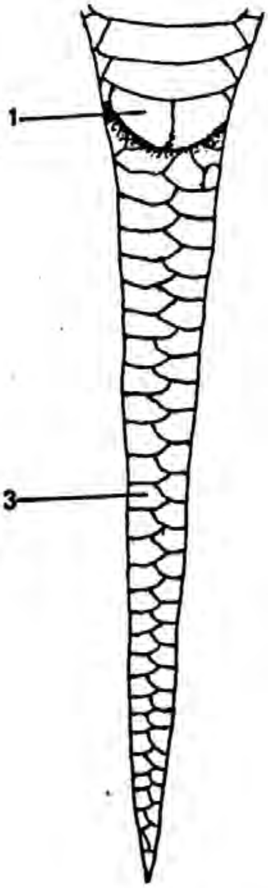

شکل 6 الف

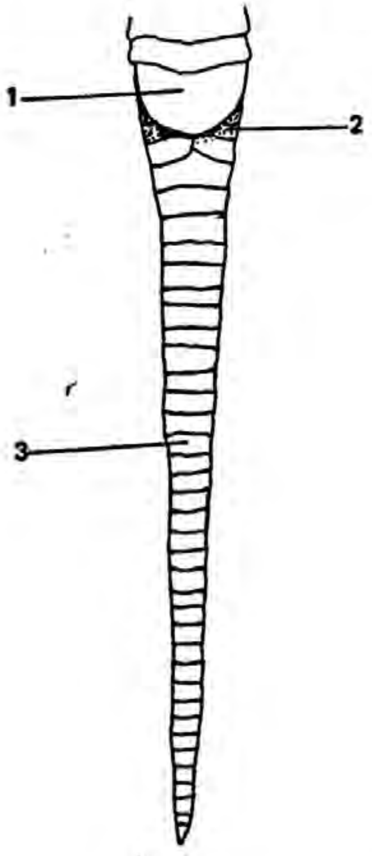

شکل 6 ب

شکل نمبر 6 : سب کاڈل چانوں کی ترتیب

(الف)' منقسم ب' غیر منقسم

1 - اینل چانا'

2 - مقعد'

3 - سب کاڈلز

بل بوتے پر سانپ بڑی سرعت کے ساتھ آگے حرکت کرتا جاتا ہے (شکل نمبر7)۔

کسی ہموار سطح یعنی شیشے کی شیٹ پر باوجود ہزار کوشش کے سانپ آگے حرکت نہیں کر سکتا۔ جسم میں اسی طرح لہریں پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس صورت میں دیکھا گیا ہے کہ کوشش کے نتیجہ میں مقعد سے خارج ہونے والی رطوبتیں جسم کے مختلف حصوں کو عارضی طور پر شیشے کی سطح کے ساتھ چپکا دیتی ہیں' جن سے جسم کے عضلات سہارا لے کر شیشے کی سطح کو آسانی سے عبور کر لیتے ہیں۔

دیکھا گیا ہے کہ پتلے اور لمبے جسم والے سانپ' موٹے اور گھٹے جسم والے سانپوں کی نسبت تیزی اور سرعت کے ساتھ حرکت کر سکتے ہیں۔ کیونکہ پتلے جسم میں تیزی سے لہریں پیدا ہوتی ہیں اور سہارے کے لئے وہ زمین کی تھوڑی سی ناہمواری سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ اسی طرح ایسا سانپ جس نے کچھ عرصہ پیشتر شکار کھایا ہو' سست رفتار ہو جاتا ہے کیونکہ اس کے جسم کے اس حصے کے عضلات جہاں سے خوراک گزر رہی ہوتی ہے' پوری طرح پھیل اور سکڑ نہیں سکتے۔ چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ خطرے کے وقت سانپ اپنا کھایا ہوا الٹ دیتا ہے' اور ہلکا ہو کر بھاگ جاتا ہے اور جان بچا لیتا ہے۔

زیر زمین تنگ اور اندھیرے راستوں میں سانپ کا ادھر ادھر گھومنا پھرنا ایک مسئلہ سے کم نہیں۔ ان حالات میں سانپ کے جسم میں دائیں بائیں بل پڑ جاتے ہیں جو آڑے طور پر دائیں بائیں بل کی دیواروں کو چھوتے ہیں (شکل نمبر8)۔ اس طرح بل کی دیواروں کا سہارا لے کر سانپ بڑی سرعت کے ساتھ بل کی تنگ و تاریک پر پیچ بھول بھلیوں میں بڑی آسانی سے چل پھر سکتا ہے۔

صحرائی علاقوں میں ریت کے غیر مربوط ذرات سانپ کے جسم کو ٹیک مہیا نہیں کرتے۔ قدرتی طور پر ان انواع کے وینٹرلز (Ventrals) کی بیرونی اطراف دونوں جانب ابھری ہوئی ہوتی ہیں۔ اس طرح جسم کے دباؤ کے ساتھ جسم کے نیچے آنے والی ریت دب کر جسم کو سہارا مہیا کرتی ہے اور سانپ ان چھوٹے چھوٹے سہاروں کی مدد سے جسم میں بہت سی لہریں پیدا کر لیتا ہے اور بڑی سرعت کے ساتھ ریت پر بھاگتا جاتا ہے۔ چلنے کا یہ طریقہ عام طور پر پتلے جسم والے ریتلے میدانوں کے سانپ' جو جنس کولوبر (*Coluber*) اور سامو فس (*Psammophis*) سے تعلق رکھتے ہیں' میں پایا جاتا ہے۔ اس کے برعکس گٹھے جسم کے زہریلے صحرائی سانپ جو قبیل وائپریڈی (Viperidae) اور کروٹیلیڈی (Crotalidae) سے تعلق رکھتے ہیں' ایک خاص طریق سے ریت کے غیر مربوط ذرات پر چلتے ہیں۔ جس کے دوران جسم کی ایک طرف ایک ہی بل پڑتا ہے اور جسم کا وہ حصہ ریت میں گڑ جاتا ہے اور سارا جسم اس جگہ سے گزر جاتا ہے (شکل نمبر9)۔ چلنے کے اس طریقے کو سائیڈ وائنڈنگ (Side Winding) کہا جاتا ہے۔

چلنے کے اس طریقے کے دوران سانپ کے جسم کا ایک حصہ ایک وقت میں زمین پر ٹکا ہوتا ہے' جب کہ باقی جسم اوپر اٹھا رہتا ہے۔ اس نقطہ سے جب سارا جسم گزر چکتا ہے تو سانپ کی گردن آگے ایک نئے نقطے پر ٹک جاتی ہے' اس دوران پہلے نقطے سے دم گزر رہی ہوتی ہے۔ اس طرح ریت پر سانپ کا جسم متوازی نشانات چھوڑتا جاتا ہے۔ اس طریق پر چلتے ہوئے سانپ کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے سانپ چھلانگیں لگا لگا کر چل رہا ہو۔ اس طرح سانپ بڑی تیزی سے ریت پر چلتا جاتا ہے۔ چلنے کے اس طریقے کی افادیت اس لحاظ سے بھی قابل توجہ ہے کہ گرم ریت کو ایک وقت میں جسم کا ایک حصہ چھو رہا ہوتا ہے باقی اوپر اٹھا رہتا ہے۔ اس طرح گرم ریت کے بداثرات سے جسم کو بچایا جاتا ہے۔

آپ نے کہانیوں اور داستانوں میں اڑنے والے سانپ کے بارے میں پڑھا ہوگا۔ جس طرز پر ان اڑنے والے سانپوں کو بیان کیا جاتا ہے' حقیقت کا اس سے ذرا سا بھی تعلق نہیں۔ اگر اڑنے سے مراد زمین کو چھوئے بغیر ایک جگہ سے دوسری جگہ جانور کا منتقل ہونا لیا جاتا ہے تو جاوا' سماٹرا کے اردگرد کے گھنے جنگلات اور اسی طرح سری لنکا اور جنوبی ہندوستان کے جنگلات میں پایا جانے والا سانپ کرائیسوپیلیا اور نیٹا (*Chrysopelea ornata*) اس قابل ہے کہ اسے اڑنے والا سانپ کہا جائے۔ یہ عام طرح کا سانپ اونچے اونچے درختوں پر رہتا ہے۔ درختوں کی ٹہنیوں کے درمیان یا چھال کے نیچے انڈے دیتا ہے اور درختوں پر رہنے والے کیڑے مکوڑوں' چھپکلیوں' پرندوں اور انڈوں کو کھاتا ہے۔ اس سانپ میں یہ خاص بات ہے کہ یہ ایک درخت سے دوسرے

درخت تک مخصوص طریقے سے "اڑ" کر پہنچ جاتا ہے۔ یہ اپنے جسم کو چوڑا کرلیتا ہے اور ہوا کی لہروں پر تیرتا (Glide) ہوا' دوسرے درخت کی شاخوں تک پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرح کے سانپ دنیا کے دوسرے جنگلات میں بھی پائے جاتے ہیں۔

زمینی سانپوں میں کھپرا سانپ (*Echis carinatus*) غصہ کی حالت میں حملہ کرتے وقت زمین سے تین سے چار انچ تک اوپر اٹھتا ہے۔ اسی طرح بعض دوسرے سانپ حملہ آور ہوتے وقت زمین سے اپنے جسم کو کچھ اٹھالیتے ہیں اور ناگ سانپ کے بارے میں تو پتہ ہی ہے کہ یہ جسم کے پچھلے حصے کے سہارے جسم کے اگلے حصے کو زمین سے اٹھالیتا ہے لیکن چھلانگ قطعاً" نہیں لگا سکتا۔

دراصل سانپ' جیسا بیان کیا جا چکا ہے' ایک سرد خون جانور ہے اس لئے اس کے بھاگنے کی رفتار مسلسل برقرار نہیں رہتی۔ عام طور پر میدانی علاقوں کے سانپ 5 سے 7 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ لگا سکتے ہیں۔ کچھ دیر کے بعد ان کی رفتار سست پڑ جاتی ہے۔ انہیں قوت حاصل کرنے کے لئے کچھ عرصہ ٹھہرنا پڑتا ہے۔ سانپ کی تیز رفتاری تین سے چار منٹ تک جاری رہتی ہے۔

سانپ کی تیز طرار حرکات' فوری طور پر ظاہر ہونا اور آناً" فاناً" غائب ہو جانا' یہ وہ صفات ہیں جن کی بنا پر توہم پرست لوگوں نے سانپ کو بعض مافوق الفطرت طاقتوں کا مالک سمجھ لیا ہے جبکہ سانپ کی یہ حرکات اس کی بیچارگی اور بے بسی ظاہر کرتی ہیں۔ سانپ ہر وقت بھاگ نکلنے کی سوچ رہا ہوتا ہے جسے لوگ طلسماتی طاقت سمجھ رہے ہوتے ہیں۔

خوراک

سانپ گوشت خور جانور ہے۔ اس کی خوراک میں حشرات' چوہے' مینڈک' گلہریاں' کینچوے' پرندے' چھپکلیاں' انڈے' خرگوش' جنگلی کتے' مچھلیاں' مگرمچھ' ہرن وغیرہ شامل ہیں۔ عام خیال کے برعکس سانپ کبھی بھی مٹی نہیں کھاتا' نہ ہی گھاس پھوس پر گزارہ کرتا ہے۔ اسی طرح اس کی خوراک میں دودھ یا اسی قسم کا اور مشروب شامل نہیں۔ سانپ کسی مائع کو "پی" نہیں سکتا' صرف اپنی زبان اس میں تر کر سکتا ہے۔ عام طور پر سانپ پانی نہیں پیتے۔ پانی کی ضروریات اپنے شکار کے جسم سے حاصل کرتے ہیں لیکن سخت گرمیوں میں سانپ جوہڑوں کے اردگرد مرطوب جگہوں میں رہتے ہیں' پانی میں نہاتے ہیں اور کبھی کبھی پانی سے زبان تر کرتے رہتے ہیں۔ اگر پانی کی جگہ دودھ مل جائے تو اس سے بھی زبان تر کرلیتے ہیں۔ ویسے دودھ سے کوئی خاص رغبت نہیں رکھتے۔

سانپ کی خوراک کا تعین سانپ کے قد کاٹھ اور اس کے قدرتی ماحول میں پائے جانے والے جانوروں سے ہوتا ہے۔ بڑے اژدہے تو مگرمچھ وغیرہ تک کو ہڑپ کرلیتے ہیں مگر زیر زمین رہنے والے قبیل ٹفلوپیڈی اور لپٹو ٹفلوپیڈی کے دھاگہ سانپ چیونٹیوں اور ان کے انڈوں اور لاروؤں پر پلتے ہیں اور دیمک تو ان کی مرغوب غذا میں شامل ہیں۔

سانپ کے دانت شکار کے جسم میں گہرائی تک پیوست ہو کر اسے فوری طور پر ادھ موا کر دیتے ہیں۔ زہریلے سانپ کا زہر شکار کو فوری طور پر ہلاک کر دیتا ہے۔ اسی دوران سانپ شکار کو اپنے جسم کے کنڈلوں میں پکڑ لیتا ہے اور شکار کو نگلنے کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔

سانپ اپنا منہ کھول کر اسے شکار کے جسم کے ساتھ زور سے دبالیتا ہے' دباؤ کی وجہ سے جبڑے کے عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور منہ شکار کی موٹائی کے مطابق کھل جاتا ہے۔ منہ کو ایک طرف سے ڈھیلا کر کے اسے شکار پر چڑھایا جاتا ہے۔ پھر دوسری طرف سے یہی عمل دہرایا جاتا ہے۔ اس عمل کو سمجھنے کے لئے سرہانے پر تنگ غلاف چڑھانے کے عمل کو ذہن میں رکھ کر اچھی طرح سمجھا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس طرح آہستہ آہستہ شکار منہ میں ٹھونسا جاتا ہے' منہ سے گزرنے کے بعد حلق کے عضلات کے بتدریج سکڑنے اور پھیلنے کے ساتھ خوراک معدہ میں پہنچ جاتی ہے۔

سانپ کی قوت ہضم عام جانوروں سے بہت کمزور ہوتی ہے۔ ایک دفعہ کھانے کے بعد دو سے تین ہفتے تک کھانے کی حاجت نہیں رہتی۔ عام حالات میں سانپ ایک سست جانور ہے' ایک جگہ پڑا رہتا ہے۔ ضرورت کے وقت ہوشیار ہوتا ہے اور بہ ضرورت بھوک ہوتی ہے۔ زیادہ تر خوراک چربی کی صورت میں جسم میں جمع ہوتی رہتی ہے۔ چربی کی تھیلیاں موسم گرما کے دوران خوب بھر جاتی ہیں۔ موسم سرما کے دوران یہ چربی خوراک کے طور پر استعمال ہوتی رہتی ہے۔

تولید و تناسل

بیشتر پاکستانی سانپ موسم گرما کے آغاز کے ساتھ ہی تولیدی عمل کے لئے تیار ہو جاتے ہیں جبکہ بعض انواع میں تولیدی عمل موسم گرما کے وسط میں شروع ہوتا ہے اور کچھ سانپ موسم برسات کو اس عمل کے لئے موزوں پاتے ہیں۔

جنسی ملاپ کے لئے تیار مادہ سانپ اپنے مقعدی غدودوں (Anal Glands) سے ایک بودار رطوبت خارج کرتی ہے۔ مادہ جہاں جاتی ہے' یہ بودار مادہ راستہ میں آنے والی چیزوں کے ساتھ لگتا جاتا ہے۔ ادھر تولیدی عمل کے لئے تیار نر سانپ اس بو کی طرف راغب ہو جاتا ہے اور راستہ میں بکھرے بودار مادے کو سونگھتا ہوا مادہ تک پہنچ جاتا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ ہر نوع کی مادہ مخصوص بودار مادہ خارج کرتی ہے جس سے صرف اسی نوع سے تعلق رکھنے والے نر راغب ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح ایک ہی نوع سے تعلق رکھنے والے بہت سے نر مادہ کے گرد اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ ان میں مادہ کو حاصل کرنے کے لئے زور آزمائی شروع ہو جاتی ہے۔ دو نر آمنے سامنے آتے ہیں' اپنے جسموں کو ایک دوسرے پر لپیٹ لیتے ہیں اور جسم کے بلوں کو کسنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس مقابلے میں دونوں کے سر ایک دوسرے کے مقابل رہتے ہیں لیکن دونوں سانپ ایک دوسرے کو کاٹتے نہیں۔ یہ جسمانی طاقت کا مظاہرہ کچھ عرصہ جاری رہتا ہے' جلد ہی کمزور سانپ جان چھڑا کر بھاگ نکلتا ہے۔

نر اور مادہ کچھ عرصہ ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔ مادہ قدرتی طور پر گھبرائی ہوئی معلوم ہوتی ہے چنانچہ بے چینی سے ادھر ادھر بھاگنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس دوران مختلف انواع کے نر اپنی نوع سے بعض مخصوص حرکات کرتے ہیں جنہیں شادی خواہ معاشقہ (Courtship) کہا جاتا ہے۔ نر مادہ کو بھاگنے سے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس مقصد کے لئے نر اپنے دھڑ کا اگلا حصہ مادہ کی گردن اور سر کے ساتھ ساتھ رکھتا ہے اور پچھلا حصہ مادہ کے جسم کے ساتھ لپیٹ لیتا ہے۔ نر بار بار اپنا سر مادہ کے سر کے آگے کر کے اسے بھاگنے سے روکتا ہے۔ اس دوران نر کا مقعدی سوراخ مادہ کے مقعدی سوراخ کے سامنے آجاتا ہے اور نر اپنا ایک ہیمی پینی (آلہ تولید) مادہ کے مقعد میں داخل کر دیتا ہے۔ اب آہستہ آہستہ مادہ کی بے چینی دور ہو جاتی ہے۔ یہ تولیدی عمل ایک سے دو گھنٹے تک جاری رہتا ہے اور پھر دونوں الگ ہو جاتے ہیں۔ تولیدی عمل کے بعد نر اور مادہ کچھ عرصہ اکٹھے رہتے ہیں اور پھر اپنا اپنا راستہ لیتے ہیں۔

اکثر انواع صرف تولیدی موسم کے دوران جوڑے بناتی ہیں اور باقی زندگی تجرد میں گزارتی ہیں۔ اب تک کی معلومات کے مطابق صرف ناگ سانپ کی انواع ساری زندگی جوڑوں کی شکل میں رہتی ہیں۔ استوائی خطے کے گرم علاقوں کے سانپ عام طور پر دو تین جھولوں میں انڈے دیتے ہیں۔ ایک دفعہ جنسی ملاپ کے دوران مادہ نے اتنا مادہ منویہ اکٹھا کر لیا ہوتا ہے جو اس سال کے دوران سارے انڈوں کے لئے کافی ہوتا ہے اور جونہی انڈے بنتے ہیں انہیں بار آور کرتے رہتے ہیں۔ منطقہ معتدلہ کے سانپ عام طور پر ایک ہی جھول میں انڈے دے دیتے ہیں۔

حاملہ سانپ کھانا پینا چھوڑ دیتی ہے' انڈے دینے کے لئے کسی مناسب جگہ کا انتخاب کر لیتی ہے اور وہاں سستی سے پڑی رہتی ہے۔ سانپ کا انڈا سخت جھلی کے خول میں ملفوف ہوتا ہے اور شکل میں لمبوترا ہوتا ہے۔ نئے دیئے ہوئے انڈے پہلے پہل ایک دوسرے کے ساتھ چپکے ہوتے ہیں۔ بعض انواع میں انڈا سخت خول میں بند ہوتا ہے۔ انڈے میں نسبتاً زردی زیادہ ہوتی ہے۔ انڈے گرم اور کسی قدر خشک جگہ پر نشو و نما پاتے ہیں۔ ماحول کا درجہ حرارت انڈے کی نشو و نما پر اثر انداز ہوتا ہے۔ زیادہ درجہ حرارت نشو و نما کی رفتار کو تیز کرتا ہے جب کہ کم درجہ حرارت پر نشو و نما سست ہو جاتی ہے۔ عام

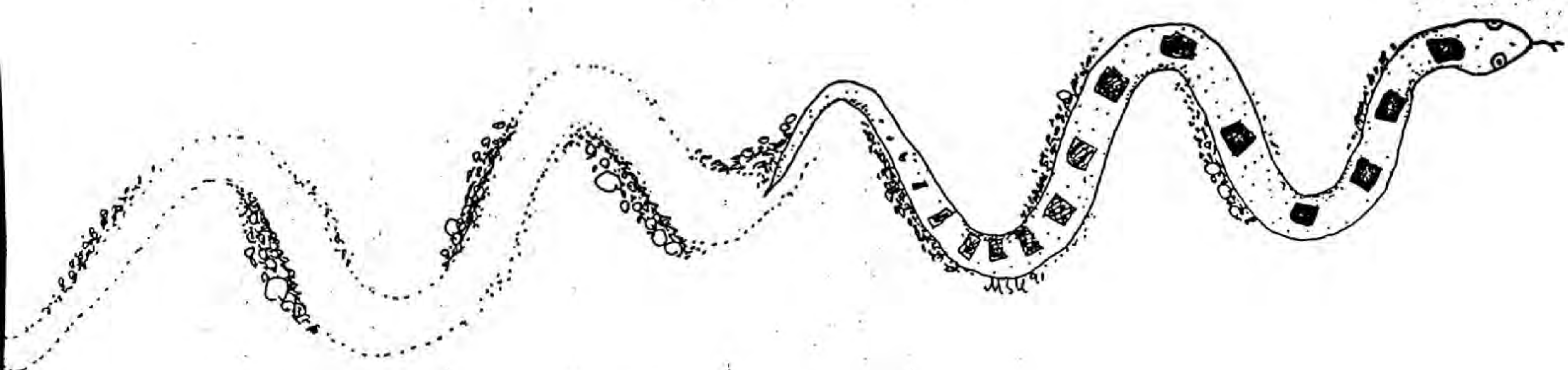

شکل نمبر 7 : سانپ کے چلنے کا عام،

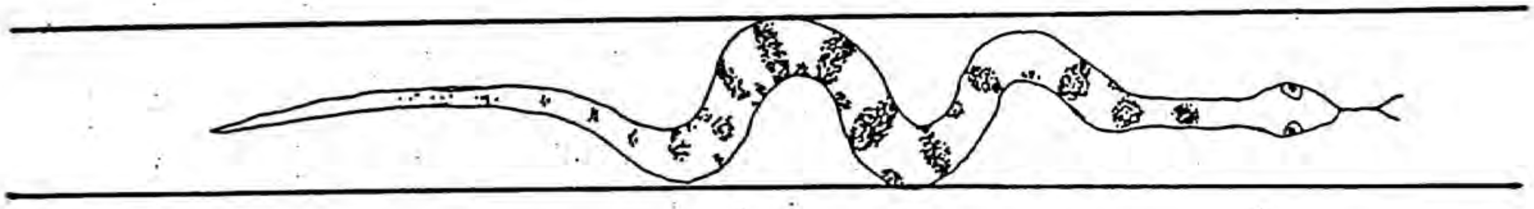

شکل نمبر 8 : بانبی (بل) میں چلنے کا طریقہ

طور پر 30 سے 50 دن کے اندر بچے کی نشوونما مکمل ہو جاتی ہے۔ بچہ بیضائی دانت (Egg tooth) کی مدد سے جو اس کی تھوتھنی پر عارضی طور پر پیدا ہو جاتا ہے' انڈے کے خول کو پھاڑ کر باہر نکل آتا ہے۔ کچھ عرصہ انڈے میں لیٹا رہتا ہے اور ماحول کا جائزہ لیتا رہتا ہے اور پھر باہر نکل کر اپنی دیکھ بھال خود کر سکتا ہے۔

بعض سانپ عمل تولید کے بعد ہفتہ کے اندر اندر انڈے دے دیتے ہیں جبکہ کچھ انواع عمل تولید کے کافی عرصہ بعد انڈے دیتی ہیں۔ پہلی قسم کے انڈوں سے بچے دیر سے' جبکہ دوسری قسم کے انڈوں سے ہفتہ کے اندر اندر نکل آتے ہیں۔ دونوں اقسام کے انڈوں میں بچے کی نشوونما دراصل ایک جیسا وقت لیتی ہے کیونکہ دوسری قسم کے انڈے زیادہ وقت ماں کے پیٹ میں گزار آتے ہیں۔ مادہ کا انڈے کو زیادہ دیر تک پیٹ میں رکھنا دراصل قدرت کی طرف سے انڈوں کی حفاظت کا ایک طریق ہے۔ بجائے اس کے کہ بار آور ہونے کے کچھ دنوں بعد انڈے دے دیئے جائیں اور انہیں قدرتی حوادث کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائے' ماں انہیں پیٹ میں رکھتی ہے جہاں حفاظت کے ساتھ ان کی نشوونما ہوتی ہے۔ اس دوران بچہ انڈے کی زردی پر پلتا بڑھتا ہے۔ ماں صرف اس کی حفاظت کرتی ہے۔

وائپر سانپ بالعموم اور سمندری سانپ بالخصوص زندہ بچے کو جنم دیتے ہیں۔ یہاں بچے کی حفاظت کمال تک پہنچ جاتی ہے۔ اس صورت میں بھی بچہ اپنی تمام تر ضروریات انڈے کے اندر سے حاصل کرتا ہے اور اس کی پیدائش انڈے کا خول پھٹنے سے واقع ہوتی ہے۔

اب تک کی معلومات کے مطابق ناگ سانپ کی اقسام ان محدود چند مخصوص انواع میں سے ہیں جو ساری عمر جوڑے کی شکل میں رہتے ہیں۔ ایک نر ایک مادہ کے ساتھ عمر گزارتا ہے۔ عام طور پر جوڑا ایک جگہ پسند کر لیتا ہے اور سالہا سال تک وہاں رہتا چلا جاتا ہے۔ سب سے عجیب عادت کنگ کوبرا اوفیو فیگس ہنہ (*Ophiophagus hannah*) میں پائی جاتی ہے۔ کوبرا سانپوں کی یہ بڑی نوع ہندوستان کے شرقی ساحل' اڑیسہ اور مغربی بنگال کے جنگلات میں پائی جاتی ہے۔ یہ سانپ صرف دوسری انواع کے سانپوں کو کھاتے ہیں۔ حاملہ سانپ اور نر مل کر ارد گرد سے پتے اور گھاس پھونس ڈھیر کی شکل میں کسی محفوظ جگہ پر درختوں کے درمیان اکٹھا کرتے ہیں۔ اس ڈھیر کے درمیان ایک گھوسلا بنایا جاتا ہے جس میں مادہ 20 سے 40 تک انڈے دیتی ہے۔ ڈھیر کے اوپر نر اور مادہ انڈوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ پتوں اور گھاس پھونس کے گلنے سڑنے سے پیدا ہونے والی گرمی انڈوں کو خاص درجہ حرارت پر رکھتی ہے۔ بچے پیدا ہوتے ہی گھاس میں ادھر ادھر بکھر جاتے ہیں۔ جو ماں باپ کے ہتھے چڑھتے ہیں۔ ان کا نوالہ بن جاتے ہیں۔ اس طرح قدرتی طور پر سانپ کی بعض انواع میں ضبط تولید ہوتی رہتی ہے اور ان کی تعداد خاص حد سے بڑھنے نہیں پاتی۔

انڈوں کی حفاظت کی عادت اژدہوں میں بھی ریکارڈ کی گئی ہے۔ یہاں صرف مادہ انڈوں کی حفاظت کرتی ہے اور انہیں اپنے جسم کے بڑے کنڈل کے اندر گھیرے رکھتی ہے۔ باور کیا جاتا ہے کہ جسم کی گرمی انڈوں کو ایک خاص درجہ حرارت پر قائم رکھتی ہے۔ چنانچہ اس طرح بیٹھی ہوئی مادہ اژدہا بار بار اپنے جسم کو پھلاتی اور سکیڑتی ہے جس سے جسم میں مصنوعی طور پر گرمی پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح دیکھا گیا ہے' مادہ دھوپ تاپ کر جسم گرم کرتی ہے اور پھر انڈوں کو گرمی مہیا کرتی ہے۔ ویسے عام طور پر سانپ انڈے دیکر انہیں ماحول کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتے ہیں۔

پیدائش کے بعد سنپولیئے (سانپ کے بچے) تیزی سے قد کاٹھ میں بڑھنا شروع کرتے ہیں۔ ان کی حرکات جوان سانپ کی نسبت بہت تیز ہوتی ہیں اور بھوک بہت تیز۔ پہلے پہل چھوٹے کیڑے کوڑوں کا شکار کرتے ہیں اور آہستہ آہستہ بڑے شکار پر ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مناسب خوراک کی فراوانی' ٹھیک ماحول' معتدل درجہ حرارت اور سانپ کی جنس پر قد کاٹھ کی بڑھوتری کا انحصار ہوتا ہے۔ کھپرا سانپ (*Echis carinatus*) مثالی حالات میں ایک سال میں دوگنا بڑھ جاتا ہے جب کہ اژدہا تین گنا۔ استوائی خطے میں رہنے والے سانپ سارا سال لمبے ہوتے رہتے ہیں جبکہ معتدلہ خطے کے سانپ صرف موسم گرما میں بڑھتے ہیں۔ پرندوں اور ممالیا کے برعکس سانپ کے قد میں ساری زندگی اضافہ ہوتا رہتا ہے' گو عمر بڑھنے کے ساتھ اضافہ ہونے کی رفتار

میں کمی آجاتی ہے۔ گرم علاقوں کے سانپ سرد علاقوں کے سانپوں سے جنسی طور پر جلد جوان ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اکثر سانپ دو سال سے **چار سال کی عمر تک** جنسی طور پر جوان ہو جاتے ہیں جب کہ خطہ معتدلہ میں یہ مدت عام طور پر پانچ سے چھ سال ہے۔

آزادانہ جنگلی ماحول میں سانپ کی طبعی عمر کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ چڑیا گھر میں رکھے گئے سانپ عام طور پر مصنوعی حالات میں **خطروں سے** آزاد زندگی گزارتے ہوئے دس سے بیس سال تک زندہ رہتے ہیں۔ قرین قیاس ہے کہ طبعی زندگی کا دورانیہ مختلف انواع میں مختلف ہوتا ہے۔ **سانپ کی طبعی عمر** جوں جوں بڑھتی ہے' تیزی اور پھرتی میں کمی آتی جاتی ہے اور سانپ سست ہوتا چلا جاتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ **سانپ کے اعضا جواب** دے رہے ہوتے ہیں۔ چنانچہ آخری عمر میں سانپ آسانی سے دشمنوں کا شکار ہو جاتا ہے اور شائد ہی کسی سانپ کو طبعی موت نصیب ہوئی ہو۔

سانپ کے قدرتی دشمن

سانپ کا گوشت سے بھرپور جسم گوشت خور جانوروں مثلاً نیولے' رکون' لومڑ' شکرے' الو اور تکور وغیرہ کے لئے توانائی حاصل کرنے کا خزانہ ہے۔ چنانچہ جنگل میں رہنے والے تمام گوشت خور جانور ضرورت پڑنے پر سانپ کا شکار کرنے سے ہچکچاتے نہیں۔ اس کے علاوہ سانپ ایک دوسرے کا شکار کرتے ہیں' اپنے بچوں کو کھا جاتے ہیں' چھوٹا سانپ بڑے سانپ کا نوالہ بن جاتا ہے۔ پھر دنیا کے اکثر ممالک میں سانپ کا گوشت بڑے شوق سے کھایا جاتا ہے۔ اکثر ممالک کے ہوٹلوں میں پسندیدہ ڈش کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ حکماء لوگ سانپ کے گوشت کو مقوی بتاتے ہیں اور بہت سی بیماریوں مثلاً دمہ' تپ دق' سوزاک اور جسمانی کمزوری کا علاج بتاتے ہیں۔ سانپ کی چربی کی تو حکماء کے ہاں ہمیشہ مانگ رہتی ہے' اسے مختلف قسم کی مالشوں اور دوائیوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

گوشت خور پرندے سانپ کو جھاڑیوں وغیرہ سے ڈھونڈھ نکالتے ہیں اور سانپ سے مقابلہ کرتے ہیں۔ سانپ پوری طرح اپنا دفاع کرتا ہے۔ مقابلہ کے دوران دانتوں' چونچ اور پنجوں کا عام استعمال ہوتا ہے۔ پرندہ سانپ کے حملے کو اپنے پروں پر لیتا ہے اور خود چونچ اور پنجوں سے بار بار حملہ آور ہو کر سانپ کو زخمی کر دیتا ہے۔ سانپ کو بھاگنے نہیں دیتا' چنانچہ سانپ جلد ہی زخموں کی تاب نہ لا کر اور تھک کر بے سدھ ہو جاتا ہے۔ دو تین زوردار ٹھونگیں سانپ کا سر کچل کر رکھ دیتی ہیں اور اس طرح سانپ پرندے کا نوالہ بن جاتا ہے۔

سانپ اور نیولے کی مقبول عام لڑائی عام طور پر قدرتی ماحول میں نہیں ہوتی' کیونکہ سانپ کو نیولے کی صلاحیتوں کا علم ہوتا ہے اور وہ سارا وقت اس موذی شکاری جانور سے چھپتا پھرتا ہے۔ نیولا بلوں اور سوراخوں میں گھس کر سانپ کا پیچھا کرتا ہے۔ چار و ناچار سانپ کو دفاعی لڑائی لڑنا پڑتی ہے۔ نیولا برق رفتاری سے سانپ کے بار بار حملہ سے بچتا ہے اور حملوں کو اپنی بالوں سے پھولی ہوئی گچھے دار دم پر لیتا ہے۔ جب سانپ تھک چکتا ہے تو نیولا یکدم حملہ آور ہو کر سانپ کا سر تن سے جدا کر دیتا ہے۔ نیولا اپنے تیز دانتوں سے سانپ کے جسم کو کتر کتر کر کھا جاتا ہے۔

ممالیا اور پرندے گرم خون جانور ہیں۔ ان کے جسم میں توانائی مہیا کرنے کا انتظام' سانپ کی نسبت بہتر ہوتا ہے۔ اسی لئے ان کی قوت برداشت اور حملہ کرنے کی سکت سانپ سے بدرجہا بہتر اور اعلیٰ ہوتی ہے۔ چنانچہ غیر متوازن مقابلوں میں قدرتی طور پر گرم خون جانوروں کا پلڑا عام طور پر بھاری رہتا ہے لیکن اگر اتفاقاً" ان جانوروں کو سانپ ڈس لے تو چند منٹوں میں ان کی ہلاکت ہو سکتی ہے۔ چنانچہ سانپ کی انتہائی کوشش ہوتی ہے کہ وہ ان موذی جانوروں سے بچتا ہی رہے۔ ان جانوروں سے پالا پڑنے پر سانپ کی پہلی خواہش ہوتی ہے کہ فوری طور پر بھاگ جائے اور کسی گوشہ عافیت میں پناہ لے۔

سپیرے دن رات اجاڑ جگہوں اور جنگلات میں مارے مارے پھرتے رہتے ہیں' جگہ جگہ دیکھنے سے انہیں کوئی نہ کوئی سانپ مل جاتا ہے۔ سپیروں کو سانپ کی عادات کا علم ہوتا ہے۔ چنانچہ محفوظ طریق پر سانپ کو پکڑ کر اپنی مخصوص پٹاریوں میں بند کر لیتے ہیں۔ گاؤں گاؤں' شہر شہر سانپ کی نمائش

کر کے روزی کا انتظام کرتے ہیں۔ نمائش یا تماشہ دکھانے کے دوران غلط سلط واقعات مبالغے کے ساتھ مجمع میں شامل لوگوں کو سناتے ہیں۔ اس طرح سانپوں سے متعلق توہم اور ڈر لوگوں کے خیالات میں پیدا کرتے ہیں۔ سپیرا سانپ کا قدرتی استحصالی دشمن ہے' جو اپنی بہتر ذہنی صلاحیتوں کو کام میں لا کر سانپ کی نمائش سے اپنی روزی کا انتظام کرتا ہے اور سانپ بچارا اس کی پٹاری میں بھوکا پیاسا مر جاتا ہے۔

کچھ سالوں سے مختلف ممالک میں سانپ کاٹے کا تریاق تیار کرنے کے لئے تجربہ گاہیں قائم کی گئی ہیں۔ یہاں مختلف زہریلی انواع کے سانپ اکٹھے کئے جاتے ہیں۔ ان سے زہر حاصل کر کے اس سے تریاق تیار کیا جاتا ہے۔ اس سے سپیروں کے لئے روزی کمانے کا ایک اور ذریعہ نکل آیا ہے۔ سپیرے سانپ پکڑ پکڑ کر ان تجربہ گاہوں میں بیچ آتے ہیں۔ اس طرح ان کے قدرتی ماحول میں دخل اندازی کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں اور قدرتی حیاتیاتی نظام کو درہم برہم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ سانپ خواہ کتنا موذی اور نقصان رساں جانور سہی مگر قدرتی ماحول کا بہت اہم رکن ہونے کے باعث حیاتیاتی توازن میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔

- سانپ کی زندگی جنگل کے نفسا نفسی اور مار دھاڑ کے ماحول میں بڑی مشکل ہے۔ اسے ہروقت جان کے لالے پڑے رہتے ہیں اور دن رات مختلف قسم کے خطرات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اس کے باعث سانپ ہروقت بے چینی میں تیز تیز حرکات کرتا ہے اور خطرے کی بو پاتے ہی قریب ترین پناہ گاہ ڈھونڈتا ہے۔ سانپ کی ہمہ وقت پر خطر زندگی کا کسی قدر اندازہ اس حقیقت کو پیش نظر رکھ کر لگایا جا سکتا ہے کہ سانپ کو اپنی بنیادی ضرورت یعنی خوراک کی تلاش میں جگہ جگہ مارا مارا پھرنا پڑتا ہے اور شکار کو پکڑنے کے لئے ہزار جتن کرنے پڑتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ اپنے لمبے جسم کو ہر قسم کے خطرات سے بچا کر رکھنا پڑتا ہے۔ چنانچہ سانپ کی بے چین حرکات اس کی جسمانی بچارگی کی غمازی کرتی ہیں جسے توہم پرست انسان مافوق الفطرت طاقتوں کا باعث خیال کرتا ہے۔

دشمنوں کے خلاف مدافعت

ارتقائی منازل طے کرتے ہوئے' ماحول اور سانپ کے جسم کے رنگ اور چھاپ میں بنیادی طور پر مطابقت پیدا ہو گئی ہے۔ چنانچہ جسم کا رنگ اور چھاپ سانپ کو اس کے قدرتی ماحول میں غیر نمایاں کر دیتی ہے۔ چھاپ میں شامل سفید' کالے اور بھورے داغ دن کے وقت جسم پر دھوپ چھاؤں کی سی کیفیت پیدا کر دیتے ہیں۔ جھاڑیوں یا گھاس پھونس میں چھپا ہوا سانپ چھن چھن کر آنے والی روشنی سے جو زمین پر دھوپ چھاؤں جیسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے' میں غیر نمایاں ہو جاتا ہے اور دشمنوں کی نظروں سے اپنے جسم کی چھاپ کی وجہ سے بچ جاتا ہے۔

سانپ اگر کھلے میدان میں خطرے سے دوچار ہو جائے تو دم سادھ کر بے حس و حرکت کھڑا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اپنے رنگ کی وجہ سے جو ماحول کے مطابق ہوتا ہے' غیر نمایاں ہو کر دشمن سے بچ جاتا ہے۔ بعض سانپ خطرے کے وقت اپنے جسم کو گول بنا لیتے ہیں اور سر کو بلوں کے درمیان رکھتے ہیں۔ اس حالت میں اگر کوئی جسم کو چھو جائے تو فوراً حملہ آور ہو کر بھاگ نکلتے ہیں۔

سانپ کی پر زور پھنکار "غصے میں حملے کرنے پر تیار زبردست سانپ" کا دراصل اشتہار ہوتا ہے اور اس سے ہر قسم کے مداخلت کنندہ کو مقابلہ کے لئے ہوشیار کیا جاتا ہے۔ پھنکار سے گویا سانپ اپنے دشمن کو آنے والے خطرے سے آگاہ کرتا ہے جیسے ایک کتا غرا کر آنے والے خطرے سے آگاہ کرتا ہے۔ بعض سانپ' جیسے جلیبی سانپ پھنکارنے کے ساتھ ساتھ جسم کے بلوں کو آپس میں رگڑ کر مزید آواز پیدا کرتے ہیں۔ سانپ کی یہ تمام حرکات دراصل مدافعتی طریقے ہیں جن کا مقصد مقابلہ سے پہلے ہی اپنے دشمن کو مرعوب کر کے مقابلہ سے بچنا ہوتا ہے۔

ناگ جنس کے سانپ جسم کے اگلے حصے کو چوڑا کر کے پھن بنا کر' اسے ماحول سے نمایاں کرنے کے لئے زمین سے بلند کرنے میں منفرد ہیں۔

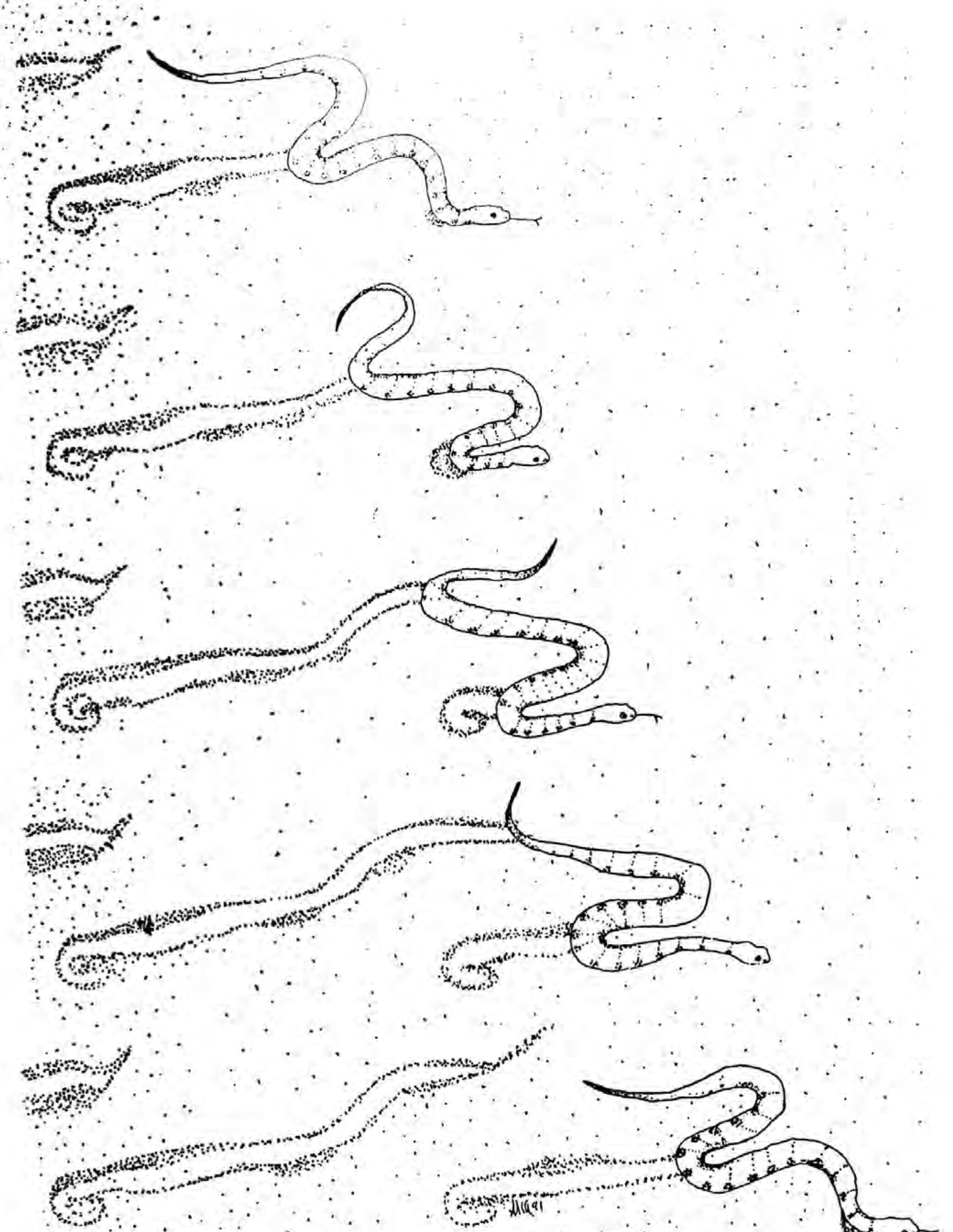

شکل نمبر 9 : ریگزار میں چلنے کا طریقہ

پھن کی تنی ہوئی کھال کی پشت پر عینک نما نشان بڑے سے چہرے پر آنکھوں کا سا تاثر دیتا ہے اور سامنے کی جانب سیاہ اور پیلا گول نشان جاذب توجہ ہوتا ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ ماحول میں یکدم بلند ہونے والا سرنما پھن دشمن کے دل میں وحشت پیدا کر دیتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ سانپ کا زور زور سے پھنکارنا اور ساتھ ہی ساتھ پھن کو ادھر ادھر گھمانا، بڑے بڑے سورماؤں کا پتہ پانی کر دیتا ہے۔ دراصل پھن بنا کر دہشت پیدا کر کے سانپ اپنے اردگرد کے ماحول کا دور دور تک مشاہدہ کر سکتا ہے اور خطرات کا جائزہ لیتا ہے۔ نیز حملہ کرتے وقت بلندی سانپ کو بھرپور حملہ کرنے کے زیادہ مواقع فراہم کرتی ہے۔

سانپ کا اپنے دشمنوں سے بچاؤ کے لئے سب سے اہم حربہ خزندگی کی عادت ہے یعنی خطرہ محسوس کرتے ہی فوراً چھپ جانا۔ سانپ کی سیمابی طبیعت دراصل دشمن کے حملہ سے بچنے کی ایک تدبیر ہوتی ہے۔ چنانچہ سانپ بلا خوف و خطر ہر قریب ترین سوراخ میں گھسنے یا ہر قسم کی اوٹ کے پیچھے چھپ جانے کی کوشش کرتا ہے۔ وہاں بھی چین سے نہیں بیٹھتا بلکہ محفوظ سے محفوظ ترین جگہ کی تلاش میں چلتا جاتا ہے۔

آزادانہ قدرتی ماحول میں سانپ کی عافیت کی ضمانت اس کے جسم کی مخصوص بناوٹ اور اعصابی نظام کی زود حسی کی مرہون منت ہے۔ جسم کے ضروری اعضاء مثلاً ہاتھ، پاؤں، کان اور ناک موجود نہ ہونے کے باوجود جسم کی بہترین کارکردگی کے باعث سانپ اپنے قدرتی ماحول کا کامیاب ترین جانور شمار ہوتا ہے۔

سانپ کی نوعی پہچان۔۔۔اصطلاحات اور طریقے

ماہرین حیوانیات جانوروں کی گروہ بندی (Classification) کی بنیاد جانوروں کی انواع پر رکھتے ہیں۔ نوع (species) سائنسی نقطہ نظر سے ایسے ہم جنس جانوروں کے گروہ کو کہتے ہیں جو آپس میں جنسی ملاپ کے ذریعے اپنے جیسے جانور پیدا کر سکیں' جو جوان ہو کر تولیدی عمل کو جاری و ساری رکھ سکیں۔ چنانچہ اس طرح پیدا ہونے والے ہم نوع جانور ایک جیسی جسمانی خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں جس وجہ سے انہیں دوسری انواع سے بہ آسانی پہچانا جا سکتا ہے۔

ہر قسم کے جانور کی جسمانی خصوصیات کا مطالعہ کرنے کے لئے ماہرین حیوانیات بعض اصطلاحیں مقرر کرتے ہیں اور ان اصطلاحات کی صحیح صحیح تشریح کرتے ہیں تاکہ جانوروں کے کسی خاص گروہ پر کام کرنے والے دوسرے سائنس دان بین الاقوامی طور پر ایک دوسرے کے سائنسی مطالعہ سے آگاہ رہیں اور فائدہ اٹھا سکیں۔ اس طرح سائنسی تحقیق مزید آگے بڑھتی ہے۔ چنانچہ سائنسی زبان میں کسی جانور کے خواص کے بیان کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ان اصطلاحات کی صحیح پہچان ہو۔ سانپ کی جسمانی خصوصیات بیان کرنے میں جو اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں' ہم ان کی تعریف اور پہچان درج ذیل کرتے ہیں۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ ہر اصطلاح کو اشکال کے ذریعہ واضح کریں۔

یاد رہے' دوسرے جانوروں کی نسبت سانپ ایک سادہ جسم جانور ہے۔ اس لئے ہمیں اس کے کچھ خصوصی خواص کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً جسم کے مختلف حصوں کے چانوں کی تعداد' ترتیب' لمبائی' چوڑائی' شکل' جسم پر رنگوں کی چھاپ وغیرہ وغیرہ۔

سانپ کے جسم کے مختلف حصوں کی درج ذیل لمبائیاں اس کی نوعی پہچان کے لئے اہم ہیں۔ یہ لمبائیاں ہمیشہ ملی میٹر میں لی جاتی ہیں۔

1- جسم کی لمبائی (Snout-vent length(S-V length)) : تھوتھنی کے کنارے سے لے کر مقعد کے اگلے کنارے تک کی لمبائی
2- دم کی لمبائی (Tail length : caudal length) : مقعد کے پچھلے کنارے سے دم کی نوک تک
3- سر کی لمبائی (Head length) : تھوتھنی کے سرے سے جبڑے کے جوڑ تک
4- سر کی اونچائی (Head height) : آنکھوں کے بالمقابل سر کی چھت سے سر کے نیچے تک

چانوں کا مطالعہ

سانپ کا جسم باریک چھلکوں یا چانوں (Scales) سے ڈھکا ہوا ہوتا ہے۔ چانوں کی شکل اور تعداد جسم کے مختلف حصوں میں مختلف ہوتی ہے۔ چنانچہ سر' دھڑ اور پیٹ کے چانے ایک دوسرے سے مختلف الشکل ہوتے ہیں۔ ذیل میں سانپ کے جسم کے چانوں سے متعلق کسی قدر تفصیل سے مطالعہ پیش کیا جاتا ہے۔

سر کے چانے

کولوبر سانپ کے سر کی چھت کے چانے بڑے' دائیں بائیں ترتیب سے نمایاں طور پر پڑے ہوتے ہیں اور ان کے کنارے آپس میں ملے ہوئے (Juxtaposed) ہوتے ہیں (شکل نمبر4)۔ جبکہ وائپیر سانپ کے سر کے چانے چھوٹے' بے ترتیب اور ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے (Imbricate) ہوتے ہیں (شکل نمبر39)۔ کولوبر سانپوں کی نوعی پہچان میں ان کے سر کے چانوں کا مطالعہ بہت اہمیت رکھتا ہے جبکہ وائپیر میں غیر اہم ہے۔

کولوبر سانپ کے سر کے چانے : کولوبر سانپ کے سر کی چھت بڑے اور نمایاں چانوں سے ڈھکی ہوتی ہے۔ یہ چانے دائیں بائیں جوڑوں میں ساتھ ساتھ پڑے ہوتے ہیں۔ چنانچہ انہیں ان کی جائے وقوع کے لحاظ سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے ملاحظہ ہو شکل نمبر4۔ چانوں سے متعلق اصطلاحات کی تشریح کے سامنے خطوط وحدانی میں درج شدہ نمبروں کی وضاحت شکل نمبر4 میں کر دی گئی ہے۔

راسٹرل چانا (Rostral) : یہ ایک بڑا چانا ہوتا ہے جو تھوتھنی کو سامنے سے ڈھانپے ہوئے ہوتا ہے (1)۔ اس طرح منہ کے سامنے کا کنارا بناتا ہے۔ عام طور پر یہ اونچائی سے زیادہ چوڑا ہوتا ہے۔ نچلی جانب سے گہرا ہوتا ہے۔ جس وجہ سے سانپ منہ بند کئے ہوئے بھی زبان باہر نکال سکتا ہے۔

نیزل چانا (Nasal) : تھوتھنی کے چانے کے پچھلی جانب دونوں طرف یہ ایک یا دو بڑے چانے ہوتے ہیں۔ ان میں نتھنے کا سوراخ واقع ہوتا ہے (3)۔ بعض انواع میں نیزل چانا دو سے زائد حصوں میں منقسم ہوتا ہے۔

انٹرنیزل چانے (Internasal) : دونوں جانب کے نیزل چانوں کے درمیان عام طور پر دو (شاذ ایک) چانے ہوتے ہیں' جو تھوتھنی کے درمیان میں آپس میں ایک نمایاں جوڑ سے ملے ہوتے ہیں (2)۔

پری فرنٹل چانا (Prefrontal) : انٹرنیزل چانوں کے پیچھے درمیان میں ملے ہوئے ایک یا دو چانے ہوتے ہیں (5)۔ یہ چانے اپنے اردگرد کئی چانوں سے مس کرتے ہیں جن کا مطالعہ سانپ کی نوع کی پہچان میں مدد دیتا ہے۔ بعض اجناس میں جیسے جنس سپلیر وسوفس (*Spalerosophis*) میں یہ چانا 4 سے 10 ٹکڑوں میں بٹا ہوتا ہے۔

لوریل چانا (Loreal) : یہ سر کی دونوں جانب نیزل چانوں کے بعد ایک یا دو چانے ہوتے ہیں (4)۔ اگلی جانب یہ نیزل اور پچھلی طرف یہ آنکھ یا پری آکولر چانے کو مس کرتے ہیں۔ بعض انواع میں لوریل چانا مفقود ہوتا ہے جیسے جنس ناجا یا بنگارس میں۔

فرنٹل چانا (Frontal) : یہ چانا عام طور پر لمبا اور کسی قدر چوڑا ہوتا ہے' سر کی چھت کے درمیان واقع ہوتا ہے۔ سامنے سے یہ پری فرنٹل' اطراف میں پری اور سپرا آکولر اور پچھلی طرف سے پرائٹیل چانے سے مس کرتا ہے۔ فرنٹل چانے کی شکل اور مختلف چانوں سے مس سانپ کی نوعی پہچان میں بہت اہمیت رکھتا ہے (8)۔

پرائیٹل چانے (Parietal) : یہ چانے سر کی چھت کے پچھلے حصے کے دونوں جانب چوڑے اور کھلے چانے ہیں۔ سامنے سے یہ آکولرز' فرنٹل اور اطراف میں ٹمپورلز سے مس کرتے ہیں۔ یہ سر کی چھت کے سب سے چوڑے چانے ہیں (12)۔

آنکھ کے گرد کے چانے: سرکم آکولر (Circum-Ocular)۔ ان چانوں کا نام آنکھ کی نسبت سے لیا جاتا ہے۔ پھر چانے کی جائے وقوع کے لحاظ سے اس کی مزید تشریح کر دی جاتی ہے۔ کولوبر سانپ کی آنکھ کے زیریں جانب سے سپرا لیبلیز کو مس کرتی ہے جبکہ وائپیر سانپ میں عام طور پر اور کچھ کولوبر سانپوں میں

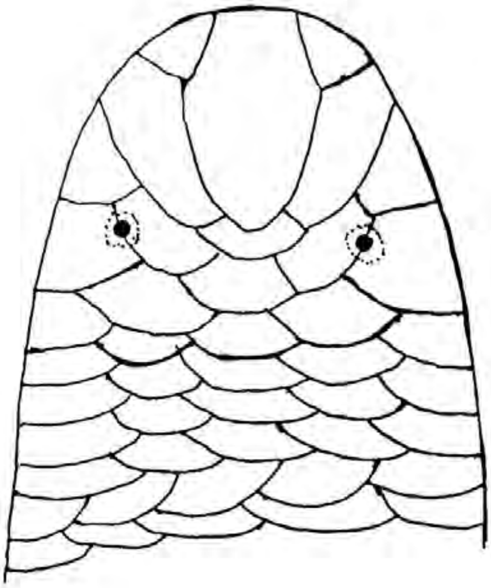

شکل 10 الف

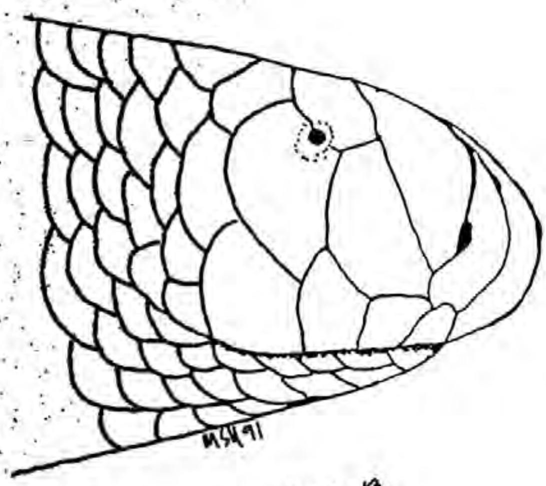

شکل 10 ب

شکل نمبر 10: رمفوٹفلوپس برامینس

الف۔ سر (بالائی جانب سے) ب۔ سر (جانب سے)

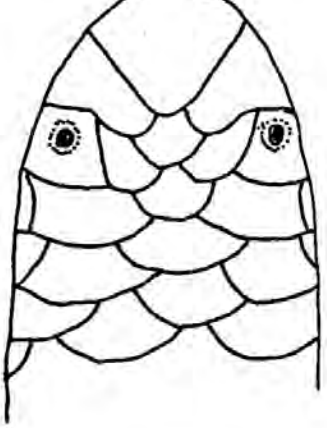

شکل 11 الف

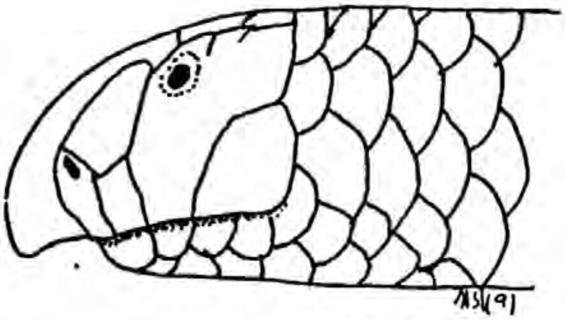

شکل 11 ب

شکل نمبر 11 : لیپٹوٹفلوپس میکرورنکس

الف - سر (بالائی جانب سے) ب۔ سر (جانب سے)

آنکھ اور سپرالیبل کے درمیان چانے حائل ہو جاتے ہیں۔ اس طرح آنکھ چانوں کے گھیرے، سرکم آکولر رنگ (Circum-Ocular Ring) میں ہوتی ہے۔
اس طرح سپرا لیبیلز آنکھ کو مس نہیں کرتیں بعض کولوبر سانپوں میں خاص خاص سپرا لیبیلز آنکھ کو مس کرتی ہیں جو انواع کی پہچان میں بہت اہم ہیں۔

اب ہم آنکھ کے اردگرد کے چانوں سے متعلق اصطلاحات کے بارے میں کسی قدر تفصیل سے لکھتے ہیں:

پری آکولرز (Preoculars) آنکھ کی اگلی جانب آنکھ سے مس کرتے ہوئے ایک یا دو چانے ہوتے ہیں (6)، جو عام طور پر اوپر نیچے واقع ہوتے ہیں۔

پوسٹ آکولرز (Postoculars): یہ ایک یا دو چانے، آنکھ کی پچھلی جانب سے آنکھ کو مس کرتے ہیں۔ یہ بھی اوپر نیچے واقع ہوتے ہیں (10)۔

سپرا آکولرز (Supraoculars): یہ آنکھ کی بالائی جانب ایک یا ایک سے زائد بڑے چانے ہوتے ہیں (9)۔

ٹمپورل چانے (Temporal): یہ چانے پوسٹ آکولرز کے پیچھے واقع ہوتے ہیں۔ اکثر ایک دوسرے کے اوپر پڑے ہوتے ہیں اور عام چانوں سے تنگ اور لمبے ہوتے ہیں (11)۔ بعض انواع میں ان کی تعداد ہر قطار میں مخصوص ہوتی ہے جسے قطار کے نمبر کے مطابق شمار کیا جاتا ہے۔ مثلاً پوسٹ ٹمپورل فارمولا 2+3+3 سے مراد پہلی قطار میں دو، دوسری میں تین اور تیسری قطار میں تین ٹمپورل چانے ہیں۔

منہ کے اردگرد کے چانے : منہ کے بالائی اور زیریں کناروں کے ساتھ ساتھ کسی قدر واضح چانوں کی قطاریں بالائی اور زیریں لب بناتی ہیں۔

بالائی لب: سامنے کی طرف سے بالائی لب راسٹرل چانے سے ڈھکا ہوا ہوتا ہے۔ راسٹرل کے دونوں طرف منہ کے کنارے کے ساتھ ساتھ سپرا لیبیلز ایک قطار میں پڑی ہوتی ہیں۔ یہ چوکور یا مستطیل شکل کے چانوں پر مشتمل ہوتی ہیں (I - VII)۔ سپرا لیبیلز کی تعداد بعض انواع میں نوعی پہچان کے لئے بہت اہم ہے۔ عام طور پر سپرا لیبیلز آٹھ یا زیادہ سے زیادہ چودہ تک ہوتے ہیں۔

عام طور پر کولوبر سانپوں میں V، VI سپرا لیبیلز آنکھ سے مس کرتی ہیں لیکن بعض اوقات ان میں IV اور VII بھی شامل ہو سکتی ہیں۔ کم از کم ایک یا زیادہ سے زیادہ تین آنکھ سے مس کرتی ہیں۔ جبکہ وائپر سانپوں میں آکولر رنگ سپرا لیبیلز کو آنکھ سے مس نہیں کرنے دیتی۔

انفرا لیبیلز (Infralabials): یہ نچلے لب کے ساتھ ساتھ بڑے، چوکور یا مستطیل چانوں کی واضح قطار ہے (1-9)۔ نچلے جبڑے کا سامنے کا حصہ نسبتاً بڑے تکونی چانے مینٹل (Mental) سے ڈھکا ہوتا ہے۔ مینٹل چانے کی پچھلی جانب دونوں طرف زیریں لب کو ڈھکے ہوئے انفرا لیبیلز کے چانے ہوتے ہیں۔ ان کی تعداد بھی بعض دفعہ انواع کی پہچان میں بہت مدد دیتی ہے۔ عام طور پر انفرا لیبیلز کی تعداد 7 سے 8 یا زیادہ سے زیادہ 11 سے 14 ہوتی ہے۔

سر کی نچلی جانب کے چانے: سر کی نچلی جانب کے چانے عام طور پر کولوبر اور وائپر سانپوں میں ایک جیسے ہوتے ہیں۔

جینی ایلز (Geneals) مینٹل چانے کے بعد سر کے نچلے حصے کے درمیان دو جوڑے نمایاں طور پر بڑے اور لمبے چانے ہوتے ہیں (17-18)۔ چونکہ یہ زبان کے نیچے واقع ہوتے ہیں اس لئے انہیں سب لنگوئل (Sub-Linguals) بھی کہا جاتا ہے۔ جینی ایل کے ہر جوڑے کے درمیان ایک لمبی گہرائی موجود ہوتی ہے جسے مینٹل گروو (Mental Groove) کہا جاتا ہے (20)۔ جینی ایل چانوں کا قد اور مینٹل گروو کا ہونا یا نہ ہونا نوعی پہچان میں بہت اہم ہے۔

وائپر سانپوں میں جینی ایلز کا صرف ایک جوڑا ہوتا ہے۔

گولرز (Gulars): یہ چھوٹے چانوں کی ایک سے چار قطاریں جینی ایلز اور انفرا لیبیلز کے درمیان واقع ہوتی ہیں (16)۔ **بعض انواع میں** گولرز کی قطاروں کی تعداد اور چانوں کی شکل اور قد مخصوص ہوتا ہے۔

جسم کے چانے : جسم کے چانے سر کے چانوں سے چھوٹے 'باریک اور ایک دوسرے پر اس طرح چڑھے ہوئے ہوتے ہیں کہ **اگلے چانے کا پچھلا سرا پچھلے چانے کے اگلے حصے** کو ڈھانپے ہوئے ہوتا ہے۔ چانوں کی اس قسم کی ترتیب کو امبریکیٹ (Imbricate) کہا جاتا ہے۔ بعض سمندری سانپوں میں **چانوں کے** کنارے ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوتے ہیں۔ اس ترتیب کو جسٹاپوز (Juxtapose) کہا جاتا ہے۔ **امبریکیٹ ترتیب میں چانوں کے صرف پچھلے نوکدار** سرے نظر آتے ہیں۔

جسم کے چانوں کو ڈارسلز (Dorsals) کہا جاتا ہے۔ ڈارسلز کی تعداد انواع کی پہچان میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ **شکل نمبر5 میں ڈارسل** چانوں کی تعداد معلوم کرنے کے **طریقے واضح کئے گئے ہیں۔**

ڈارسل چانے بناوٹ کے لحاظ سے دو اقسام کے ہوتے ہیں۔ عام طور پر کولوبر سانپوں میں چانے کی سطح ہموار اور ملائم ہوتی ہے۔ **اس قسم کے** چانوں کو ملائم یا ہموار سطح والے (Smooth) چانے کہا جاتا ہے (شکل نمبر27)' جبکہ وائیپر سانپوں میں خصوصاً اور کچھ کولوبر سانپوں میں **چانے کی سطح کے درمیان** لمبائی کے رخ ایک لمبا ابھار (Keel) پایا جاتا ہے۔ اس قسم کے چانوں کو ابھار دار (Keeled) چانے کہا جاتا ہے۔ ابھاروں کی وجہ سے **چانے کی سطح کھردری** ہوتی ہے (شکل نمبر39)۔

ہموار سطح چانے کی نوک کے قریب ایک یا دو باریک گڑھے یا ایپیکل پٹ (Apical Pit) پائے جاتے ہیں جو **بعض انواع کی پہچان میں مدد** دیتے ہیں۔

چانوں کی کیل سانپوں کی مختلف انواع میں کئی شکلیں اختیار کرتی ہے۔ جلیبی سانپ (*Echis carinatus*) کے جانبی ڈارسلز کی کیل درانتی کی طرح دندانے دار ہوتی ہے (شکل نمبر38 د) جبکہ ارسٹی کوپس میکماہونی (*Eristicophis macmahoni*) کی کیل پچھلی جانب گولی کی طرح موٹی ہو جاتی ہے شکل نمبر40ج۔ یہی کیفیت بعض سمندری سانپوں میں بھی پائی جاتی ہے (شکل نمبر45)۔

ڈارسلز عام طور پر یکساں قد یکساں شکل ہوتے ہیں سوائے جنس بوٹیجا (شکل نمبر22 ج) اور بنگارس (شکل نمبر35)۔ان دونوں جنسوں میں درمیانی ڈارسلز کی قطار کے چانے بڑے اور چوڑے ہوتے ہیں اور دوسرے ڈارسلز سے نمایاں ہوتے ہیں۔ جسم پر ڈارسلز ترچھی قطاروں میں واقع ہوتے ہیں۔

پیٹ کے چانے : سانپ کا پیٹ بہت چوڑے اور تنگ چانوں کی قطار سے ڈھکا ہوا ہوتا ہے۔ ان چانوں کو وینٹرلز (Ventrals) کہا جاتا ہے۔ **عام طور پر** کولوبر اور وائیپر سانپوں میں پیٹ کے چانے جسم کی پوری چوڑائی جتنے چوڑے ہوتے ہیں (شکل نمبر6)۔ قبیل بوئیڈی اور پائی تھونیڈی میں یہ جسم کی چوڑائی سے بہت کم چوڑے ہوتے ہیں (شکل نمبر13ج) جبکہ قبیل ٹفلوپیڈی اور لیپٹو ٹفلوپیڈی میں وینٹرلز باقی جسم کے چانوں سے غیر نمایاں ہوتی ہیں۔

وینٹرلز کی تعداد سانپ کی نوع کی پہچان میں بہت اہم ہے۔ وینٹرلز کی گنتی پچھلے سب لنگوئل چانے کے بعد اپنی لمبائی سے زیادہ چوڑے چانے سے شروع کی جاتی ہے (شکل نمبر4ج) اور اینل چانے سے پہلے چانے تک (شکل 6الف 'ب)۔

دم کے چانے : دم سانپ کے جسم کا وہ حصہ ہے جو مقعد کے بعد واقع ہے۔ دم کے ظہری چانے 'جسم کے ظہری چانوں سے بڑے اور کم ہو جاتے ہیں۔

کیلدار چانے والی انواع میں دم کے ظہری چانوں کی کیل بہت نمایاں اور دم پر کیل سے بنی ہوئی باریک باریک لکیردار نمایاں ابھار بنتے ہیں۔ دم کے ظہری چانوں کی تعداد بتدریج پچھلی جانب کم ہوتی جاتی ہے۔

زیر دم چانوں کو سب کاڈلز (Sub Caudals) کہا جاتا ہے۔ کولوبر سانپوں میں یہ منقسم ہوتے ہیں اور دو قطاروں میں ہوتے ہیں (شکل نمبر6 الف) جبکہ وائیپر سانپوں میں عام طور پر غیر منقسم اور ایک قطار میں ہوتے ہیں (شکل نمبر6 ب)۔ سب کاڈلز کی تعداد اور ان کی منقسم یا غیر منقسم حالت نوع کی پہچان میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔

مقعد (Anus) : سانپ کا مقعد زیریں جانب واقع ہوتا ہے۔ یہ ایک آڑا سوراخ ہوتا ہے جس کے اگلی جانب کا چانا اینل (Anal) چانا کہلاتا ہے۔ اینل چانا سالم ہوتا ہے یا منقسم، سالم چانے کو ایک اور منقسم چانے کو دو کہتے ہیں۔ یہ کیفیت بھی بعض انواع کی پہچان میں اہمیت رکھتی ہے (شکل نمبر6 الف، ب)۔

سانپ کو سائنسی مطالعہ کے لیے محفوظ کرنا

سانپ کا مطالعہ زندہ اور مردہ دونوں حالتوں میں کیا جاتا ہے۔ زندہ حالت میں سانپ کو اس کا قدرتی ماحول مصنوعی طور پر خصوصی پنجروں میں مہیا کیا جاتا ہے۔ جن میں سانپ کی تمام ضروریات بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ اس قسم کے پنجروں کو وائی وریم (Vivarium) کہا جاتا ہے۔ چنانچہ اس طرح زندہ رکھے گئے سانپ کی مخصوص خوراک، درجہ حرارت، نمی کی مقدار تک کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اس طرح پالے ہوئے سانپوں کی عادات و خصائل اور افزائش کے متعلق معلومات اکٹھی کی جاتی ہیں جو قدرتی ماحول میں حاصل کرنا تقریباً ناممکن ہیں۔

مردہ سانپ کو اس کے جسمانی مطالعے کے لئے عجائب گھروں میں محفوظ کیا جاتا ہے۔ سائنسی طور پر محفوظ کئے گئے سانپ مدتوں محفوظ رہتے ہیں اور سائنس دانوں کو مطالعے کے لئے مہیا رہتے ہیں۔ مردہ سانپ کے جسم کو پہلے حفاظتی محلول کے ذریعے گلنے سڑنے سے محفوظ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں سانپ کے جسم میں حفاظتی محلول فارملین (Formalin) 40 فیصد طاقت میں سرنج کے ذریعے جگہ جگہ بھردیا جاتا ہے۔ یہ محلول جسم میں رچ بس کر اسے خراب ہونے سے بچاتا ہے۔ اگر مردہ سانپ کو اس کے جسم میں فارملین داخل کئے بغیر فارملین کے محلول میں ڈالدیں تو سانپ کا جسم اندر سے گل سڑجاتا ہے کیونکہ سانپ کی سخت کھال فارملین کو جسم میں داخل نہیں ہونے دیتی۔

بعض حالات میں سرنج اگر مہیا نہ ہو تو مردہ سانپ کے پیٹ میں تین تین انچ پر شگاف دے دیئے جاتے ہیں اور اسے فارملین کے 10 فیصد محلول میں ڈالدیا جاتا ہے۔ ان شگافوں کے ذریعے فارملین جسم میں داخل ہو کر اسے محفوظ کردیتی ہے۔

فارملین سے محفوظ شدہ سانپ اگر اسی طرح محفوظ کرلیا جائے تو اس کا جسم بے ڈھنگے طور پر محفوظ ہوجائے گا، جو آئندہ مطالعے میں دشواری پیدا کرسکتا ہے اور صحیح طور پر مطالعہ ممکن نہیں ہو سکے گا۔ چنانچہ فارملین شدہ سانپ کو ایک پلاسٹک کی چوڑی ٹرے (Tray) میں لمبائی کے رخ بل دے دیئے جاتے ہیں اور اردگرد 10 فیصد فارملین ڈال کر ڈھک دیا جاتا ہے۔ دو دنوں کے بعد سانپ کے سخت جسم کو کسی پلاسٹک کے مرتبان میں محفوظ کرلیا جاتا ہے۔

یاد رہے، فارملین سائنسی سامان بیچنے والے سٹورز سے 40 فیصد طاقت میں آسانی سے اور بہ افراط دستیاب ہے۔ اس میں 7 حصے عام پانی ملا کر اس کی مطلوبہ 10 فیصد طاقت حاصل کی جاسکتی ہے۔ فارملین کی مخصوص بو بعض لوگوں میں الرجی پیدا کردیتی ہے اس لئے اسے ناک سے دور رکھنا چاہئے اور استعمال کرتے وقت ہاتھوں کو کم سے کم لگنے دینا چاہئے۔ ہاتھوں کو لگنے کی صورت میں اچھی طرح دھونے سے فارملین دھل جاتی ہے۔

نوعی پہچان کے لئے تراکیب پہچان

سانپ کی نوعی پہچان کے سلسلہ میں اس باب میں بیان شدہ سانپ کے جسم کے خاص خواص کا مطالعہ بہت اہم ہے۔ **چنانچہ سانپ کی ہر قبیل**، جنس اور نوع اپنے قد بت، چانوں کی شکل، ترتیب، رنگ ڈھنگ کی وجہ سے خاص خدوخال کی حامل ہے۔ سائنس دان انہی خدوخال کو اپنی **تحقیق کا موضوع بنا** کر آئے دن نئی نئی انواع تخلیق کرتے رہتے ہیں۔

ہم نے کوشش کی ہے کہ ہم اپنے قارئین کو صرف ان خدوخال تک محدود رکھیں جو سانپ کے جسم کی بیرونی سطح پر واقع ہیں اور انھیں آسانی کے ساتھ ایک عام محدب عدسے کی مدد سے دیکھا جا سکتا ہے۔ سائنس دان سانپوں کی انواع کے خدوخال کو مدنظر رکھ کر ان کی بنا پر انواع کی صحیح پہچان کے لئے کلید شناخت (تراکیب پہچان) (Key for Identification) مرتب کرتے ہیں، جنہیں اگر سوچ سمجھ کر استعمال کیا جائے تو سانپ کی صحیح نوعی پہچان کوئی ایسا بڑا مسئلہ نہیں رہتا۔

ہم یہاں سانپ کی نوع پہچان کے لئے دو طریقے استعمال کر رہے ہیں۔ اگر آپ واقعی سانپ کی انواع کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو ان دونوں طریقوں کو سمجھ لینا چاہئے۔ اس ضمن میں ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ کبھی بھی زندہ سانپ کو ہاتھ نہ لگائیں۔ آپ کو ابھی زہریلے اور غیرزہریلے سانپ کی پہچان نہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ بعض غیرزہریلے سانپ بہت غصیلے ہوتے ہیں، جو ہاتھ لگانے پر کاٹ لیتے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھیئے کہ مردہ سانپ آپ کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا۔ زندہ اور مردہ سانپ کی نشانی یاد رکھیئے کہ اگر آپ سانپ کو الٹا کر دیں گے تو زندہ ہونے کی صورت میں سانپ فوراً سیدھا ہو جائے گا جبکہ مردہ سانپ الٹا ہی پڑا رہے گا۔ چنانچہ سانپ کی موت کی شہادت حاصل کرنے کے بعد آپ سانپ کو بغیر کسی خوف و خطر ہاتھ میں پکڑیئے، اسے الٹ پلٹ کر اس کے عمومی خواص کا جائزہ لیجئے اور پھر درج ذیل کلید پہچان میں بیان شدہ خواص کو ترتیب وار سامنے موجود سانپ میں دیکھئے۔ اگر آپ مردہ سانپ کو دیکھ کر گھبرا رہے ہیں تو یاد رکھیئے آپ کے لئے سانپ کی نوعی پہچان مشکل ہوگی۔ آپ کسی اور فیلڈ کے آدمی ہیں۔ سانپوں پر اپنا وقت ضائع نہ کیجئے۔

سانپ کی پہچان کے طریقے:

ہم ذیل میں سانپ کی نوعی پہچان کے دو طریقے بیان کرتے ہیں۔

1- **تدریجی طریقہ** (Systematic method): اس طریقے میں پہلے سانپ کے خواص کے مطالعہ سے اس کی قبیل (Family) معلوم کی جاتی ہے۔ پھر اس کی جنس (Genus) کا تعین کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کی نوع (Species) معلوم کی جاتی ہے۔

یہ طریقہ گو لمبا اور وقت طلب ہے لیکن یہ صحیح صحیح نتیجہ پر پہنچنے میں مدد دیتا ہے۔ چنانچہ اس طریقے کو لیبارٹری میں استعمال کیا جاتا ہے اور سانپ کی صحیح نوع کی پہچان کی جاتی ہے۔ عام طور پر مبتدی کیلئے ضروری ہے کہ وہ سانپ کی پہچان اس طریق پر کرے، تاکہ اسے سانپ سے متعلق تمام اصطلاحات سے پوری پوری واقفیت ہو جائے، جس سے اس کی پہچان میں اضافہ ہوگا اور غلطی کا امکان کم سے کم ہوگا۔

2- **براہ راست طریقہ** (Direct method): حیاتیاتی انواع کے خواص کے تقابل پر مبنی ایک کلید (Key) ترتیب دی جاتی ہے۔ اس مقررہ کلید کے مطابق سانپ کے خواص کو پرکھ کر سانپ کی پہچان کی جاتی ہے۔ اس طرح سانپ کی فوری طور پر پہچان ہو جاتی ہے۔ یہ فوری طریقہ عام طور پر لیبارٹری سے باہر فیلڈ میں استعمال کیا جاتا ہے جہاں وقت کی کمی کے باعث فوری پہچان کی ضرورت ڈیٹا (Data) اکٹھا کرنے کے سلسلہ میں ہوتی ہے۔ اس طریقہ میں ایک مبتدی کے لئے غلطی کے امکانات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ خواص کی پرکھ میں چھوٹی چھوٹی غلطیاں غلط نتائج پر منتج ہوتی ہیں۔

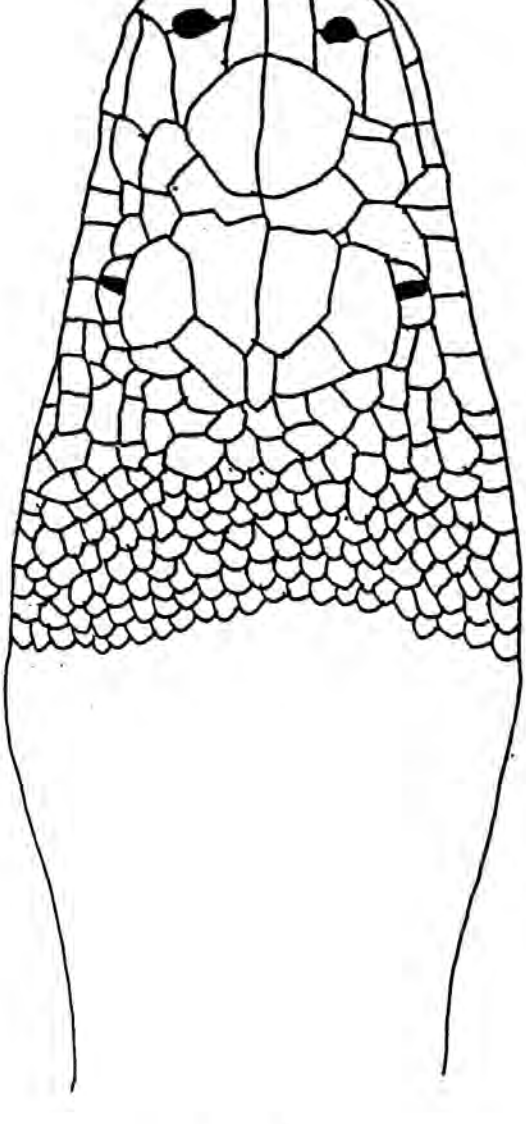

شکل 12 الف

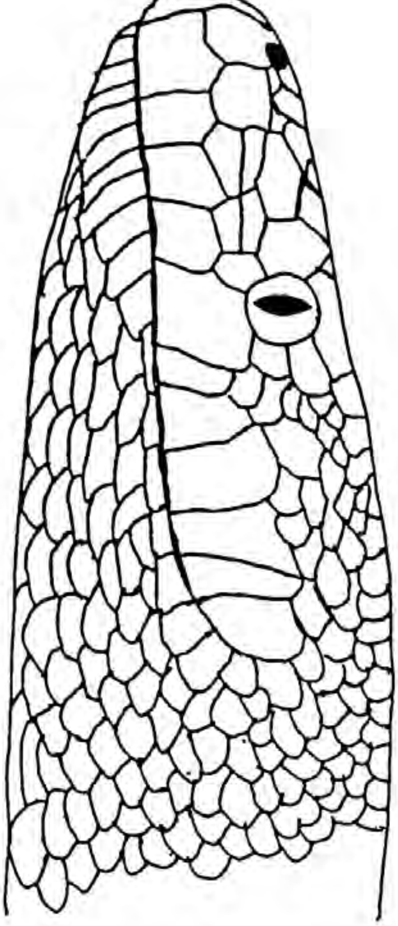

شکل 12 ب

شکل نمبر 12 : پائیتھن مولورس

الف ۔ سر (بالائی جانب سے) ، ب ۔ سر (جانب سے) ج ۔ کھوپڑی اور دانت

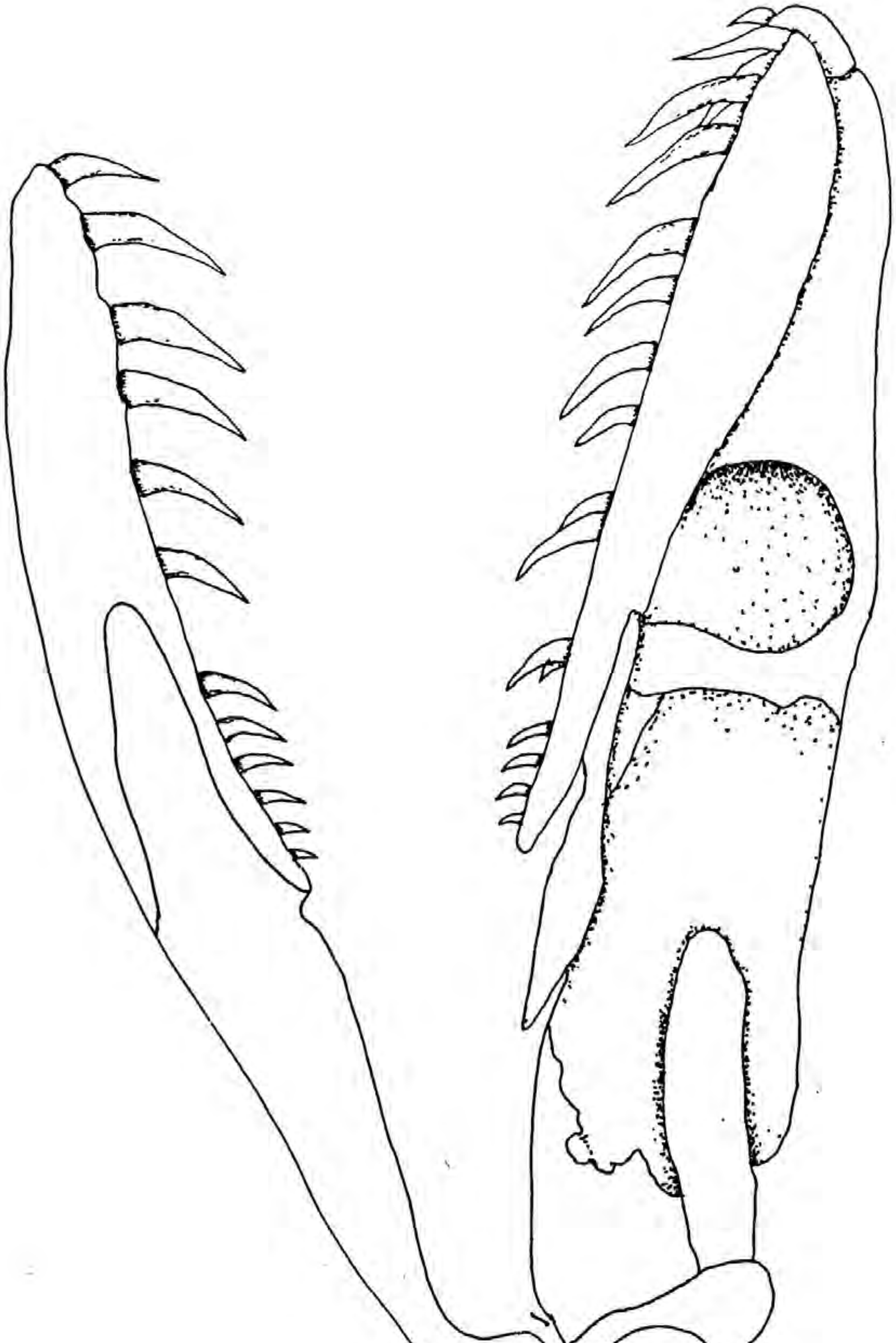

Fig 12 C

باب نمبر4 میں ہم نے تدریجی طریقے کے ذریعے مختلف قبیلوں' اجناس اور انواع کی پہچان کے علاوہ پاکستان میں پائے جانے والے سانپوں کی عادات و خصائل' رہن سہن' ماحول کے بارے میں تمام تر معلومات درج کر دی ہیں تاکہ متعلقہ سانپ کی انواع سے متعلق پوری پوری معلومات حاصل ہو سکیں۔

یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ہم پاکستان کے سانپوں کی فوری پہچان کے لئے کلید پہچان (ترکیب پہچان) (Key) بھی درج کر دیں۔ یاد رہے کہ کلید پہچان میں مختلف اوصاف کی مختلف صورتوں کو الگ الگ نمبروں کے تحت اجاگر کیا گیا ہے۔ اس طرح مناسب نمبر کی طرف اشارات دیئے گئے ہیں۔ اس کلید کو استعمال کرتے وقت پورا یقین کر لینا چاہئے کہ پہچانے جانے والے سانپ میں کلید پہچان میں درج شدہ وصف موجود ہے یا نہیں۔ اس طرح اگر کلید پہچان میں اشارات کا صحیح صحیح خیال رکھا جائے تو سانپ کی نوع بہ آسانی معلوم کی جا سکتی ہے۔ اس ترکیب پہچان کے استعمال کو ہم ایک مثال سے واضح کرتے ہیں۔ آپ ایک ایسے سانپ کو پہچاننے کی کوشش کر رہے ہیں' جس کا رنگ سیاہ چمکیلا ہے۔ جس پر باریک باریک آڑی سفید پٹیاں ہیں۔ سر پر بڑے بڑے چانے' منہ کے اگلے دو دانت نمایاں طور پر بڑے اور خمیدہ نہیں ہیں۔ ونٹرلز جسم جتنی چوڑی' سب کاڈلز غیر منقسم۔ آنکھ کی پتلی گول اور لوریل چانا مفقود ہے۔ جسم کے ظہری چانے غیر ابھار دار اور چکنے ہیں۔ ظہری چانوں کی درمیانی قطار کے چانے باقی چانوں سے نمایاں طور پر بڑے اور چوڑے ہیں۔

مندرجہ ذیل کلید پہچان کے مطابق:

پہچانے جانے والے سانپ میں نمبر1 کے پہلے حصے کا وصف پایا جاتا ہے جس کے سامنے "5" لکھا ہے' اب آپ بند نمبر5 پر جائیں۔ نمبر5 کے دوسرے حصے میں درج شدہ وصف آپ کے سانپ میں موجود ہے جس کے سامنے نمبر9 کا اشارہ ملتا ہے۔ نمبر9 کا پہلا وصف آپ کے سانپ میں پایا جاتا ہے۔ اشارہ نمبر10 کے پہلے بند کا وصف آپ کے سانپ کے مطابق ہے۔ چنانچہ آپ بند نمبر24 پر جاتے ہیں۔ جس کا پہلا وصف آپ کے سانپ میں ہے۔ بند25 کا اشارہ ملنے پر 25 نمبر کا پہلا وصف بند نمبر26 کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اس کا بھی پہلا بند آپ کے سانپ کا حصہ ہے چنانچہ اس کے سامنے لکھا ہوا نام بنگارس سیرو لیئس (*Bungarus caeruleus*) پہچانے جانے والے سانپ کا نوعی نام ہے۔

اب آپ مزید تشفی کے لئے اپنے تحقیق شدہ نام کو پہچان کے تدریجی طریقہ کے مطابق جو باب نمبر4 میں دیا گیا ہے' کراس چیک کر سکتے ہیں۔

سرزمین پاکستان کے سانپوں کے لئے ترکیب پہچان

-1 ونٹرلز جسم کے باقی چانوں سے نمایاں 5

جسم کے تمام چانے ایک جیسے 2

-2 نیزل اور آکولر چانے بالائی لب میں شامل۔ ایبل چانا بڑا' جسم کے گرد 14 چانوں کی قطاریں 3

نیزل اور آکولر چانے بالائی لب میں شامل نہیں۔ ایبل چانا چھوٹا' جسم کے گرد 11 سے 36 چانے 4

-3 راسٹرل چانا بڑا' سامنے جھکا ہوا۔ جسم کی لمبائی قطر سے 80 سے 120 گنا زیادہ........................ لپٹو ٹفلوپس' میکرورنکس

Leptotyphlops macrorhynchus (Jan)

راسٹرل چانا چھوٹا' مڑا ہوا نہیں۔ جسم کی لمبائی قطر سے 55 سے 70 گنا زیادہ........................ لپٹو ٹفلوپس بلین فورڈی

Leptotyphlops blanfordii (Boulenger)

ٹفلوپس پورکٹس ....

Typhlops porrectus Stoliczka

جسم کے گرد 20 چانوں کی قطاریں (کبھی 18 یا 19) جسم کی لمبائی جسم کے قطر سے 40 سے 45 گنا زیادہ .... **رمفوٹفلوپس برامی نس**

Ramphotyphlops braminus (Daudin)

-5 ونٹرلز جسم کی آدھی چوڑائی جتنی چوڑی **6**

ونٹرلز جسم کی پوری چوڑائی جتنی چوڑی **10**

-6 جسم کے گرد 35 یا زیادہ چانوں کی قطاریں، جسم پر بڑے بڑے نشان، دھاریاں، یا ایک رنگ **7**

جسم کے گرد 27 سے 31 چانوں کی قطاریں، جسم پر لمبی دھاریوں کی چھاپ .... **ان ہائیڈرس پاکستانیکا**

Enhydrina pakitsanica **Mertens**

-7 بڑے اور جسیم سانپ، سر پر بڑے چانے، پری میگزیلا ہڈی پر بھی دانت۔ سب کاڈلز کی دو قطاریں .... **پائی تھن مولورس**

Python molurus **(Linnaeus)**

چھوٹے، عام سانپ۔ سر پر چھوٹے چانے، پری میگزیلا پر دانت مفقود، سب کاڈلز کی ایک قطار **8**

-8 مینٹل گروو مفقود .... **گن گائیلوفس کونیکس**

Gongylophis conicus **(Schneider)**

مینٹل گروو موجود **9**

-9 جسم کے اگلے نصف حصے کے چانے غیر ابھار دار،

جبکہ پچھلے حصے کے ابھار دار، جسم کے درمیان 49 چانوں کی قطاریں .... **ای ریکس ٹاٹاریکس**

Eryx tataricus **Zarewsky**

جسم کے سارے چانے ابھار دار، جسم کے درمیان 51 سے 61 چانوں کی قطاریں .... **ای ریکس جوہنی**

Eryx johnii **(Russell)**

-10 دم گول، پچھلی جانب بتدریج باریک ہوتی ہے۔ پچھلا سرا نوکیلا **11**

دم چپٹی، دم کا سرا چوڑا **12**

-11 سامنے کے اوپر والے دانت (پری میگزیلری) لمبے اور کھوکھلے **26**

اوپر والے جبڑے کے آخری دو دانت نمایاں بڑے اور کھوکھلے، یا سارے دانت ایک جیسے **35**

-12 تمام ونٹرلز نمایاں اور غیر منقسم **13**

سوائے جسم کے اگلے حصے کی ونٹرلز کے باقی منقسم، اور غیر نمایاں **14**

-13 مینٹل چانا لمبا اور اس کا کچھ حصہ دونوں جانب کی پہلی انفرا لیبیلز سے ڈھکا ہوا۔ تمام ونٹرلز ایک جیسی .... **ان ہائیڈرا ئینا شسٹوسا**

Enhydrina schistosa **(Daudin)**

مینٹل چانا چھوٹا اور سارا نمایاں، تمام ونٹرلز ایک جیسی نہیں **18**

-14 سر بہت چھوٹا، گردن لمبی اور تنگ، جسم موٹا اور لمبا، وینٹرلز منقسم 15

سر اور جسم درج بالا کی طرح نہیں، وینٹرلز غیر منقسم 16

-15 پری فرنٹل چانا تیسری سپرالیبل کو مس کرتا ہے۔ وینٹرلز 404 سے 468 .... مائیکروسفےلوفس کنٹورس

Microcephalophis cantoris (Günther)

پری فرنٹل چانا تیسری سپرالیبل کو مس نہیں کرتا۔ وینٹرلز 320 سے 350 .... مائیکروسفےلوفس گریسلس

Microcephalophis gracilis (Shaw)

-16 ظہری چانوں کے کنارے آپس میں ملے ہوئے 17

ظہری چانے نوکدار، امبریکیٹ، وینٹرلز غیر نمایاں .... اسٹروشیا سٹوکیسی

Astrotia stokesii (Gray)

-17 وینٹرلز جسم کے اگلے حصے میں نمایاں، پچھلے حصے میں غیر نمایاں .... لیپی مس کرٹس

Lepemis curtus (Shaw)

ساری وینٹرلز نمایاں، وینٹرلز کے درمیان ایک لمبا جوڑ، ظہری چانے چوکور .... پلی مائیڈرس پلے ٹورس

Pelamydrus platurus (Linnaeus)

-18 وینٹرلز جسم کے اگلے حصے میں چوڑی جبکہ پچھلے حصے میں تنگ .... پرااسکوٹیٹا وائیپرائینا

Praescutata viperina (Ph.Schmidt)

وینٹرلز یکساں قد 19

-19 سر بہت چھوٹا، گردن لمبی اور تنگ 20

سر بڑا، گردن غیر نمایاں 21

-20 وینٹرلز 390 یا زیادہ .... ہائیڈروفس فیسی ایٹس

Hydrophis fasciatus (Schneider)

وینٹرلز 390 سے کم .... ہائیڈروفس میمی لیرس

Hydrophis mamillaris (Daudin)

-21 جسم کے چوڑے حصے کے چانے گول یا نوکدار، نمایاں طور پر امبریکیٹ۔ جسم کی لمبائی ایک میٹر سے زائد 22

جسم کے چوڑے حصے کے چانے شش پہلو، یا چوکور، کچھ امبریکیٹ یا ان کے
کنارے آپس میں ملے ہوئے۔ جسم کی لمبائی شاذ ہی ایک میٹر سے لمبی 23

-22 اگلا ٹمپورل چانا ایک .... ہائیڈروفس سپائیرلس

Hydrophis spiralis (Shaw)

اگلے ٹمپورل چانے دو .... ہائیڈروفس سائینو سنکٹس

Hydrophis cyanocinctus (Daudin)

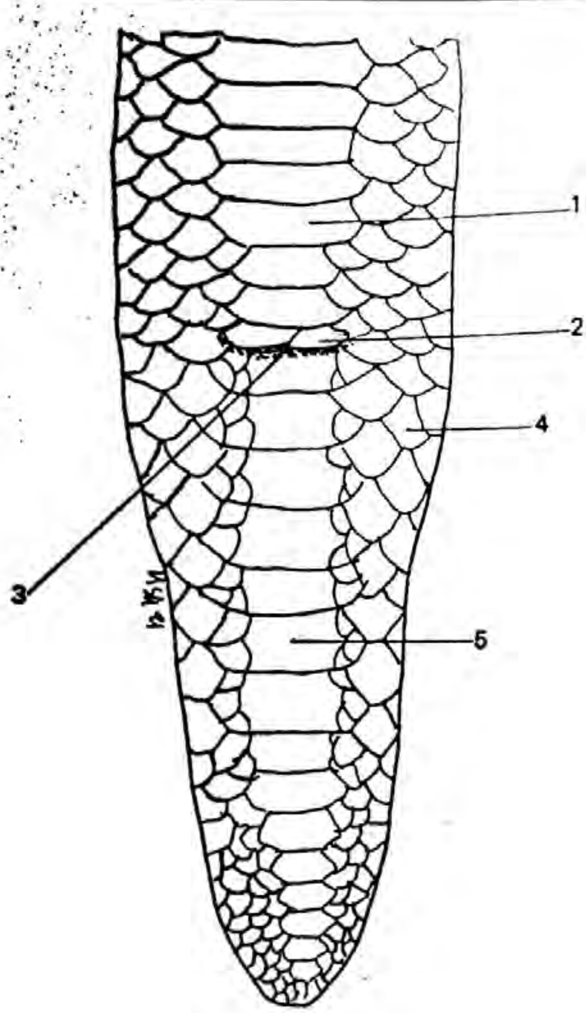

شکل 13 ج

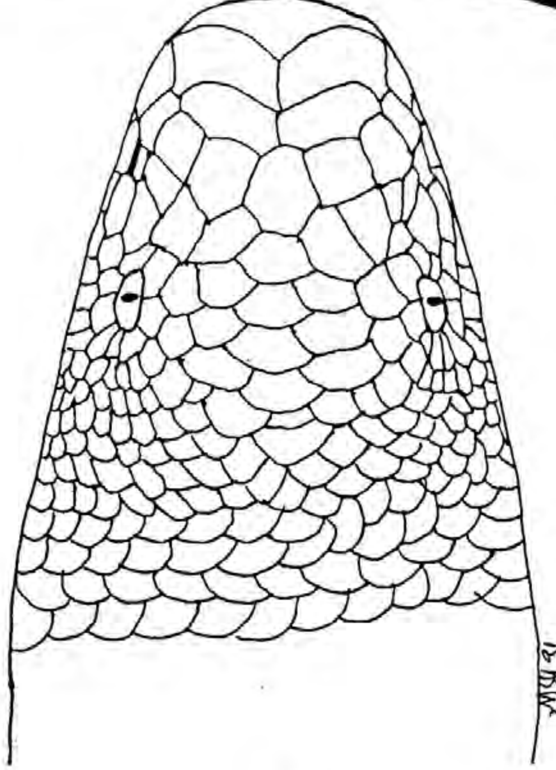

شکل 13 الف

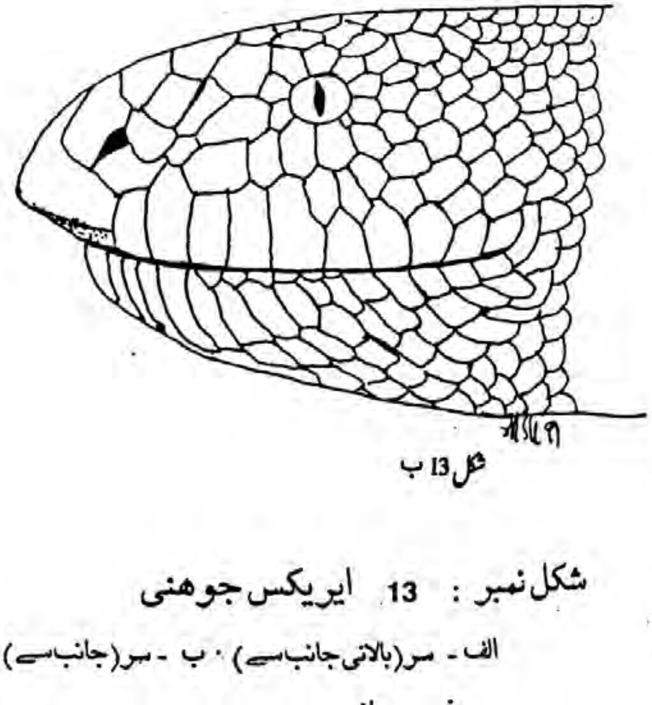

شکل 13 ب

شکل 13 د

شکل نمبر : 13 ایریکس جوھنی

الف - سر(بالائی جانب سے) ، ب - سر(جانب سے) ،

ج - زیردم چانے ،

1 : ونٹرلز ،

2 : اینل چانا ،

3 : مقعد ،

4 : جانبی چانے ،

5 : سب کاڈلز

د - سپر

1 : مقعد کے گرد کے چانے

2 : سپر

3 : اینل چانا

-23 جسم کی ظہری جانب نیلی خاکستری آڑی پٹیاں .... ہائیڈروفس سیرولس سنز

Hydrophis caerulescens (Shaw)

جسم کی ظہری جانب گہری خاکستری یا انگوری آڑی پٹیاں 24

-24 سر پر نعل نما پیلا نشان' ونٹرلز 314 سے 322 .... ہائیڈروفس لیپی موائیڈیز

Hydrophis lapemoides (Gray)

ونٹرلز 209 سے 312 .... ہائیڈروفس آرنیٹس

Hydrophis ornatus (Gray)

-25 بڑے (زہریلے) دانت غیر متحرک اور غیر ملفوف' لوریل چانا مفقود 26

بڑے (زہریلے) دانت' متحرک' لمبے' جھلی میں ملفوف' لوریل چانا موجود 29

-26 ظہری چانوں کی درمیانی قطار کے چانے نمایاں طور پر دوسرے چانوں سے بڑے اور چوڑے' سب کاڈلز ایک قطار میں غیر منقسم 27

قطاروں میں غیر منقسم سب ظہری چانے ایک جیسے' سب کاڈلز دو 28

-27 جسم کے درمیان چانوں کی 15 قطاریں .... بنگارس سیرولی اس

Bungarus caeruleus (Schneider)

جسم کے درمیان چانوں کی 17 قطاریں .... بنگارس سنڈانس

Bungarus sindanus Boulenger

-28 جوان سانپ اور بچے میں جسم سیاہ' کوئی ایٹ چانا موجود .... ناجاناجا

Naja naja (Linnaeus)

جوان سانپ میں جسم ہلکا بھورا یا سفید' بچہ نیلا' ظہری کالی آڑی پٹیاں' کوئی ایٹ چانا غیر موجود .... ناجا آگزا ینا

Naja oxiana (Eichwald)

-29 آنکھ اور نتھنے کے درمیان لوریل حفرہ موجود .... ایکسٹروڈان ہمالیانس

Agkistrodon himalayanus (Günther)

لوریل حفرہ مفقود 30

-30 راسٹرل چانے کے دائیں بائیں بڑے' چوڑے' جانب کی طرف ابھرے ہوئے "تتلی نما" چانے .... ارسٹی کوپس میکماہونی

Eristicophis macmahonii Alcock & Finn

راسٹرل چانے کے گرد چھوٹے چانے 31

-31 جسم کے جانبی چانے نمایاں طور پر ترچھی قطاروں میں' ان کا درمیانی ابھار درانتی دار .... ایکس کیری نیٹس

Echis carinatus (G. Saint-Hilaire)

جسم کے جانبی چانے درج بالا جیسے نہیں۔ 32

-32 آنکھ کی بالائی جانب چانوں سے مل کر بنا ہوا' سینگ نما ابھار .... سوڈوسراسٹس پرسی کس

Pseudocerastes persicus (Dumeril, Bibron & Dumeril)

آنکھ کی بالائی جانب سینگ نما ابھار مفقود 33

-33 جسم کی بالائی چھاپ میں غیر نمایاں چھوٹے نشانات۔ سر گردن سے نمایاں .... وائپرا لیبی ٹا ئینا
اور چوکور' جسم کے درمیان 23 سے 27 چانوں کی قطاریں .... ***Vipera lebetina*** Dwigubsky

جسم کی بالائی چھاپ میں نمایاں گول یا بیضوی نشانات جو زنجیر کی شکل میں ملتے ہیں۔ سر گردن سے کم
نمایاں اور لمبا۔ جسم کے درمیان 27 سے 33 چانوں کی قطاریں .... وائپرا رسلی
Vipera russelii (Shaw)

-34 سب آکولر چانوں کی ایک قطار' پری فرنٹل چانا 4 سے 8 ٹکڑوں میں منقسم 35
سب آکولر چانے مفقود' پری فرنٹل چانے دو 37

-35 راسٹرل چانا لمبا' انٹرنیزل چانوں کے درمیان تک بڑھا ہوا۔ جسم کے درمیان چانوں کی 25 قطاریں .... سپیلروسوفس اری نیریئیس
Spalerosophis arenarius (Boulenger)

راسٹرل چانا چھوٹا' جسم کے درمیان چانوں کی قطاریں 25 سے زائد 36

-36 سب کاڈلز 100 سے کم .... سپیلروسوفس' شیرازیانس
Spalerosophis schirazianus (Jan)

سب کاڈلز 100 سے زائد .... سپیلروسوفس ڈائی ڈیما
Spalerosophis diadema (Schlegel)

-37 جسم کے سارے ظہری چانے ابھار دار 38
جسم کے کچھ چانے ابھار دار 54

-38 نچلا جبڑا اندر دھنسا ہوا .... آرگائیروجینا فیسی اولیٹس
Argyrogena fasciolatus Shaw

نچلا جبڑا صحیح حالت میں 39

-39 آنکھیں بہت چھوٹی' سیاہ' زندہ حالت میں مشکل سے نظر آتی ہیں 40
آنکھیں بڑی' زندہ حالت میں نمایاں 42

-40 لوریل چانا انٹرنیزل کے ساتھ تھوڑا مس کرتا' یا بالکل مس نہیں کرتا۔ سب کاڈلز غیر منقسم .... لائیکوڈان ٹراونکوریکس
Lycodon travancoricus (Beddome)

لوریل چانا انٹرنیزل کے ساتھ پوری طرح مس کرتا ہے۔ سب کاڈلز منقسم 41

-41 پچھلا نیزل چانا اگلے سے نمایاں طور پر چھوٹا' 8 سپرا لیبیلز .... لائیکوڈان سٹرائی ایٹس
Lycodon striatus (Nikolsky)

دونوں نیزل چانے ایک جیسے 9 سپرا لیبیلز .... لائیکوڈان آ لیکس
Lycodon aulicus (Linnaeus)

-42 راسٹرل چانا بڑا سامنے بڑھا ہوا' نچلی جانب سے اندر دھنسا ہوا۔ نتھنا بہت تنگ 43

راسٹرل چانا' اور نتھنا درج بالا کی طرح نہیں 45

-43 راسٹرل چانا سامنے سے چوڑا .... لائیٹور نکس رجوائی

Lytorhynchus ridgewayi Boulenger

راسٹرل چانا سامنے سے نوکیلا 44

-44 پانچواں سپرالیبیل آنکھ سے مس کرتا ہے۔ .... لائیٹور نکس پیراڈا کس

Lytorhynchus paradoxus (Günther)

کوئی بھی سپرالیبیل آنکھ سے مس نہیں کرتا۔ .... لائیٹور نکس مینارڈی

Lytorhynchus maynardi Alcock & Finn

-45 آنکھ کی پتلی عمودی' سر گردن سے نمایاں چوڑا' جانبی چانے مستطیل نما 46

آنکھ کی پتلی گول' سر گردن سے غیر نمایاں' جانبی چانے لمبوترے' نوکدار 47

-46 سر سیاہ' وینٹرلز سفید بلا داغ .... بوئیجا میلانو سفیلا

Boiga melanocephala (Annandale)

سر گہرا بھورا' وینٹرلز سفید' چھوٹے گہرے بھورے داغ .... بوئیجا ٹرائیگو نیٹا

Boiga trigonata (Schneider)

-47 سر کے پچھلے حصے اور گردن پر دو سیاہ "V" شکل کے نشان' سب کاڈلز 60 یا 60 سے کم 48

سر اور گردن پر نشان مفقود' سب کاڈلز 60 سے زائد 49

-48 جسم کے درمیان 15 چانے' گردن پر ایک موٹی سیاہ آڑی دھاری .... اولیگوڈان ٹینیو لیٹس

Oligodon taeniolatus (Jerdon)

جسم کے درمیان 17 چانے' چار "V" شکل کی چھوٹی دھاریاں' دو سر کے پچھلے حصے پر' دو گردن پر .... اولیگوڈان آرنینسز

Oligodon arnensis (Shaw)

-49 وینٹرلز 190 سے کم 50

وینٹرلز 190 سے زیادہ 53

-50 اینل چانا غیر منقسم .... ساموفس لائیتھی

Psammophis leithii Günther

اینل چانا منقسم 51

-51 نیزل چانا پورا منقسم 52

نیزل چانا آدھا منقسم .... ساموفس کنڈانیرس

Psammophis condanarus (Merrem)

-52 دو سپرالیبیلز' چوتھی پانچویں یا پانچویں چھٹی' آنکھ سے مس کرتی ہیں۔ .... ساموفس شکوکاری

Psammophis schokari (Forskal)

تین سپرا لیبیلز' چوتھی پانچویں چھٹی آنکھ سے مس کرتی ہیں۔ .... ساموفس لائینولیٹس

Psammophis lineolatus (Brandt)

53- اگلے ٹمپورل دو' آنکھیں بڑی نمایاں 54

اگلا ٹمپورل ایک' آنکھیں چھوٹی .... آئیرینس پرسیکا

Eirenis persica (Boettger)

54- جسم کے درمیان 18 سے کم چانوں کی قطاریں .... ٹائس میوکوسس

Ptyas mucosus (Linnaeus)

جسم کے درمیان 18 سے زائد چانوں کی قطاریں 55

55- جسم کے درمیان 19 چانوں کی قطاریں 56

جسم کے درمیان 21 چانوں کی قطاریں .... کولوبر راورجیری

Coluber ravergieri **Menetries**

56- جسم کے ظہری چانے بغیر ابھار 57

جسم کے ظہری چانے ابھار دار 59

57- ایک سپرا لیبیل پانچویں آنکھ کو مس کرتی ہے۔ جسم پر سیاہ اور چوڑی آڑی پٹیاں' پٹیوں کے چانے پوری طرح سیاہ .... کولوبر کیرالینی

Coluber karelini **Brandt**

دو سپرا لیبیلز آنکھ کو مس کرتی ہیں۔ جسم کی ظہری چھاپ غیر نمایاں 58

58- وینٹرلز 199 سے 211' سب کاڈلز 82 سے 119- جسم کی ظہری چھاپ میں معین شکل

کے بھورے داغ' داغوں میں شامل چانوں کا درمیانی حصہ سفیدی مائل .... کولوبر وینٹرومیکولیٹس

Coluber ventromaculatus **Gray & Hardwicke**

وینٹرلز 205 سے 244' سب کاڈلز 110 سے 144- جسم کی ظہری چھاپ میں بھورے نشانات جو 5 یا 6 قطاروں میں'

یا باریک آڑی پٹیاں' نشانات میں شامل چانے یکساں ہلکے بھورے .... کولوبر روڈوریکس

Coluber rhodorachis **(J. Anderson)**

59- تین سپرا لیبیلز آنکھ سے مس کرتی ہیں۔ 60

تین سے کم سپرا لیبیلز آنکھ سے مس کرتی ہیں۔ 61

60- وینٹرلز 160 سے کم .... ایمفی اسما سٹولیٹا

Amphiesma stolata **(Linnaeus)**

وینٹرلز 160 سے زیادہ .... ایمفی اسما پلیٹی سیپ

Amphiesma platyceps **(Blyth)**

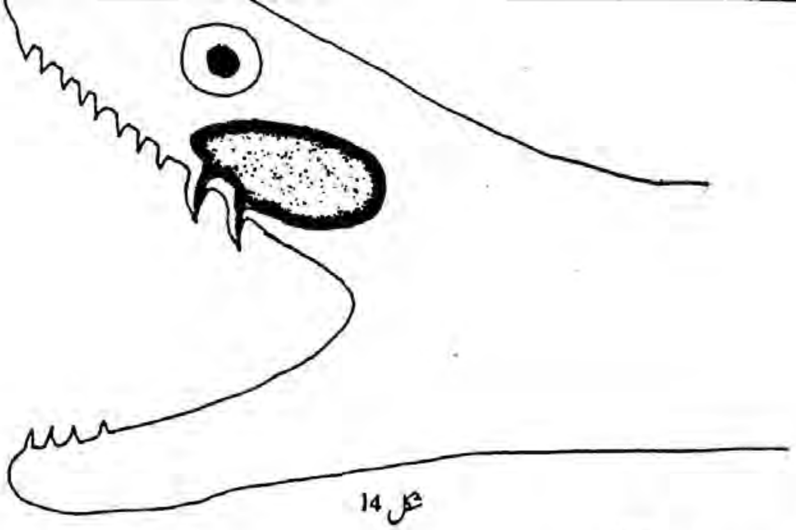

شکل 14

شکل نمبر 14 : پس دهانی

زہریلے کولوبر سانپ کے زہریلے دانت اور غدود

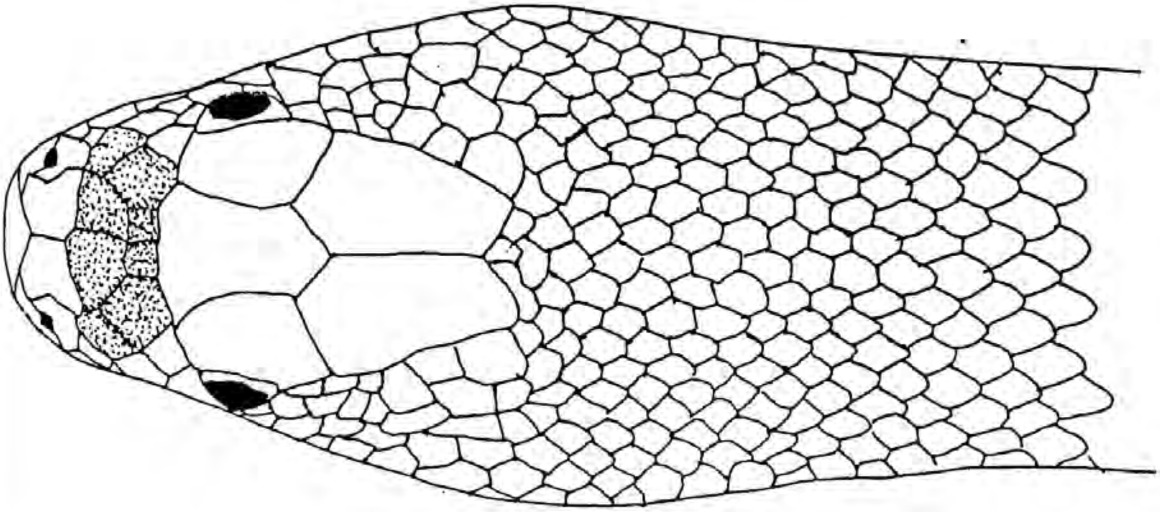

شکل 15 الف

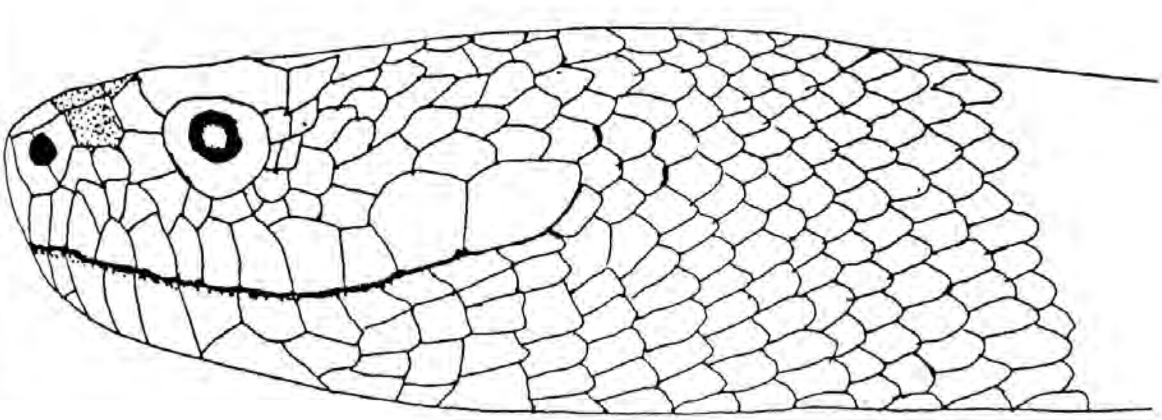

شکل 15 ب

شکل نمبر 15 : سپے لیر وسو فس ٹانیڈیما

الف ۔ سر کی بالائی طرف ، ب ۔ سر ایک جانب سے (پری فرنٹل دانے دار)

-61 دو سپرا لیبیلز آنکھ سے مس کرتی ہیں۔ **62**

ایک سپرا لیبیل آنکھ سے مس کرتی ہے۔ .... **زینوکروفس سیراسوگیسٹر**

***Xenochrophis** cerasogaster* (Cantor)

-62 اگلے ٹمپورل دو، وینٹرلز 160 یا کم **63**

اگلا ٹمپورل ایک، وینٹرلز 160 سے زائد .... **نیٹریکس ٹیسی لیٹا**

Natrix tessellata (Laurenti)

-63 آنکھ کی پچھلی جانب دو سیاہ ترچھی لکیریں جو منہ تک جاتی ہیں۔ .... **زینوکروفس پس کیٹر**

Xenochrophis piscator (Schneider)

آنکھ سے پچھلی سیاہ لکیریں مفقود .... **نیٹریکس سنکٹی جوہانس**

Natrix sanctijohanis Boulenger

سرزمین پاکستان کے سانپ

ایک محتاط اندازے کے مطابق دنیا میں تقریباً 2400 انواع (Species) کے سانپ پائے جاتے ہیں' جو 12 قبیلوں (Families) اور 417 جنسوں (Genera) میں تقسیم کیے گئے ہیں۔ پاکستان میں تقریباً 45 سے 50 انواع کے زمینی سانپ پائے جاتے ہیں جو 8 قبیلوں اور 26 جنسوں میں رکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستانی ساحل کے ساتھ ساتھ 14 انواع سمندری سانپوں کی ریکارڈ کی گئی ہیں جو قبیل ہائیڈروفیڈی (Hydrophiidae) کی 7 جنسوں سے تعلق رکھتی ہیں۔

زیرِ نظر باب میں ہم سرزمین پاکستان میں پائے جانے والی سانپوں کی قبیلوں' جنسوں اور انواع کی پہچان' عادات و خصائل اور جغرافیائی پھیلاؤ (Distribution) پر نظر ڈالیں گے۔ چنانچہ اس باب میں ہم نے پہلے تمام قبیلوں کی کلید پہچان' پھر ہر قبیل میں پائی جانی والی جنسوں کی کلید پہچان اور پھر ہر جنس سے تعلق رکھنے والی مختلف انواع کی کلید پہچان کے علاوہ ہر نوع سے متعلق خصوصی معلومات مہیا کی ہیں' تاکہ قاری سانپوں کی گروہ بندی کے ہر درجہ کی پہچان کرتا ہوا سرزمین پاکستان میں پائے جانے والے سانپوں کی آسانی کے ساتھ پہچان کر سکے۔ ہم نے صرف وہ خواص دیئے ہیں جو بغیر کسی خاص چیر پھاڑ کے دیکھے اور پرکھے جا سکتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ ایک اچھے سے محدب عدسے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

پاکستان کے سانپوں کے قبائل کی کلید پہچان

-1 کینچوا نما چھوٹے باریک سانپ' جسم کے سارے چانے ایک جیسے۔
سر' دھڑ اور دم کی تمیز مفقود۔ آنکھیں غیر نمایاں اور شفاف جلد سے ڈھکی ہوئیں۔.................................... 2

بڑے سانپ' جسم کے مختلف حصوں کے چانے مختلف' آنکھیں بڑی اور نمایاں.................................... 3

-2 نیزل اور آکولر چانے منہ کو چھوتے ہیں۔ ایک بڑا نمایاں
اینل چانا' دو سپرا لیبیل چانے جسم کے گرد چانوں کی تعداد 14.................................... قبیل: لپٹو ٹفلو پیڈی Leptotyphlopidae

نیزل اور آکولر چانا منہ سے دور۔ اینل چانا غیر نمایاں۔ چار سپرا لیبیلز۔ جسم کے گرد 16 سے 34 چانے.......... قبیل: ٹفلو پیڈی Typhlopidae

-3 ونٹرل چانے جسم کی چوڑائی جتنے چوڑے.................................... 5

4 وینٹرل چانے جسم کی چوڑائی سے کم چوڑے ....

-4 سر پر بڑے بڑے مترتب چانے' سب کاڈل چانے منقسم' دو قطاروں میں۔ بہت بڑے اور لمبے سانپ ..... قبیل: پائی تھونیڈی
Pythonidae

سر پر چھوٹے بے ترتیب چانے' سب کاڈل چانے غیر منقسم ایک قطار میں' چھوٹے گٹھے جسم والے سانپ .... قبیل: بوئیڈی
Boidae

-5 دم گول' بتدریج قطر میں کم ہونے والی دم کا سرا باریک نوکدار 6

دم چپٹی' یکساں قطر' دم کا سرا چوڑا .... قبیل: ہائیڈروفیڈی
Hydrophiidae

-6 بالائی جبڑے کے سامنے کے دانتوں کے ایک یا دو جوڑے باقی دانتوں سے نمایاں بڑے 7

بالائی جبڑے کے سارے دانت ایک جیسے .... قبیل: کلوبرائیڈی
Colubridae

-7 آنکھ کی پتلی گول' بڑے دانتوں کا ایک غیر ملفوف جوڑا۔ لوریل چانا مفقود .... قبیل: الاپیڈی
Elapidae

آنکھ کی پتلی عمودی' بڑے دانتوں کے دو جوڑے جو ایک جھلی میں ملفوف' لوریل چانا موجود 8

-8 سر پر بڑے مترتب چانے' آنکھ اور نتھنے کے درمیان حفرہ (سوراخ) .... قبیل: کروٹیلیڈی
Crotalidae

سر پر چھوٹے غیر مترتیب چانے' آنکھ اور نتھنے کے درمیان حفرہ مفقود .... قبیل: وائپیرڈی
Viperidae

قبیل: ٹفلوپیڈی (Typhlopidae)

اور

قبیل: لپٹو ٹفلوپیڈی (Leptotyphlopidae)

دھاگہ یا اندھے سانپ

ان دونوں قبیلوں کے سانپ باریک اور کینچوا نما ہوتے ہیں۔ ان کے جسم کی لمبائی 10 سے 15 سنٹی میٹر سے زیادہ نہیں ہو پاتی۔ جسم کا قطر سر سے دم تک یکساں رہتا ہے اور اس طرح ظاہراً سر' دھڑ اور دم کی تمیز نہیں کی جاسکتی۔ جسم ملائم' چمکدار ایک جیسے چانوں سے ڈھکا ہوتا ہے۔ جسم کا رنگ یکساں سرخی مائل' بھورا یا کالا ہوتا ہے۔ جسم پر کوئی نمایاں چھاپ نہیں ہوتی۔ چنانچہ یہ سانپ اپنی شکل و شباہت کے لحاظ سے کینچوا لگتے ہیں لیکن چلنے کا طریق بالکل مخصوص سانپ کی طرح لہردار ہوتا ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے اکثر لوگ ان سانپوں کو سانپ کے بچے خیال کرتے ہیں۔

یہ سانپ ظاہرا "اندھے" ہوتے ہیں کیونکہ آنکھیں غیر نمایاں اور سر کے چانوں کے نیچے دو کالے چھوٹے داغوں کی شکل میں ہوتی ہیں۔ چنانچہ اس سانپ کو ان آنکھوں سے کچھ دکھائی نہیں دیتا' صرف روشنی اور اندھیرے میں تمیز کر سکتا ہے۔ یہ سانپ ساری زندگی زیر زمین رہتے ہیں۔ نتھنے باریک تنگ سوراخوں کی شکل میں تھوتھنی کے دائیں بائیں واقع ہوتے ہیں۔ "دھاگہ سانپ" بار بار اپنی دو شاخہ چپٹی زبان باہر نکالتا ہے۔ دانت بہت کمزور ہوتے ہیں۔ سانپ کا منہ بہت تھوڑا کھل سکتا ہے چنانچہ اس کی خوراک میں زیر زمین راستوں میں پڑے چیونٹیوں کے انڈے اور زیر زمین رہنے والے نرم جسم جانور مثلاً دیمک اور ان کے انڈے لاروے شامل ہیں۔

عام طور پر یہ سانپ پودوں کی نرسریوں کے ماحول میں رہتے ہیں' جہاں مرطوب اور چھاؤں دار جگہ انہیں مثالی ماحول مہیا کرتی ہے۔ یہ سانپ اپنی تھوتھنی سے نرم زمین میں راستہ بنا کر زمین کے اندر اپنا جسم سمیٹ لیتے ہیں۔ 10 سے 15 سنٹی میٹر زیر زمین راستے بنا کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ جب پودے نرسریوں سے دوسری جگہ منتقل کئے جاتے ہیں تو یہ سانپ بھی پودے کے ساتھ مٹی میں جگہ جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ اسی طرح زیر زمین پانی کے گٹروں اور نالیوں کے اردگرد گیلی مٹی میں بھی یہ سانپ رہتا ہے۔ پھٹی ہوئی پانی کی نالیوں میں داخل ہو کر گھروں میں پانی کے نلوں میں نکل آتے ہیں چنانچہ پینے کے پانی میں سے نکلنے والے سانپ ان قبیلوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

دنیا میں سب سے زیادہ اور تقریباً ہر علاقہ میں پائے جانے والے سانپ ان دونوں قبیلوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے ان کا اتنا بڑا جغرافیائی پھیلاؤ انسان کی کوششوں کا مرہون منت ہے۔

موسم برسات کے دوران یا نرسریوں اور باغات کو سیراب کرتے وقت ان سانپوں کے زیر زمین راستے پانی سے بھر جاتے ہیں' جس کی وجہ سے یہ سانپ زمین سے باہر آجاتے ہیں اور ادھر ادھر راستوں اور گھروں میں دوڑتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اپریل سے مئی کے دوران تین سے آٹھ تک انڈے دیئے جاتے ہیں۔ انڈا لمبوترا ہوتا ہے اور اس کی دونوں اطراف گول ہوتی ہیں۔ انڈا 12 سے 14 ملی میٹر لمبا اور تین سے چار ملی میٹر گول ہوتا ہے۔ انڈے زیر زمین کسی محفوظ نمدار جگہ میں دیئے جاتے ہیں۔ تقریباً ڈیڑھ سے دو ماہ کے اندر ان سے بچے نکل آتے ہیں جو خود اپنی دیکھ بھال کر سکتے ہیں۔ عام طور پر مادہ نر سے بڑی اور موٹی ہوتی ہے۔ اس قبیل کے سانپوں کے عمل تولید سے متعلق بہت کم معلومات حاصل ہو سکی ہیں۔ دراصل یہ سانپ ساری زندگی زیر زمین مخصوص حالات میں گذارتے ہیں۔ اس لئے ان کی عادات و خصائل سے متعلق ہمارا علم ابھی کافی حد تک تشنہ ہے۔ سائنس دانوں کا عام طور پر خیال ہے کہ ان قبائل کے بعض سانپوں میں صرف مادہ ہوتی ہے' نر کا وجود ہی نہیں ہوتا۔ انڈا بغیر بار آور ہوئے بچہ پیدا کر سکتا ہے۔ اس طریقہ پیدائش کو اصطلاحاً "پارتھینوجینی سس (Parthenogenesis) کہا جاتا ہے۔

اس سانپ کا منہ اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ یہ انسان کو کاٹ ہی نہیں سکتا اور نہ ہی یہ زہریلا ہے۔

دھاگہ سانپوں کی پاکستان میں پائی جانے والی انواع

"دھاگہ سانپ" چونکہ بہت چھوٹے ہوتے ہیں اس لئے ان کے جسم کا تفصیلی مطالعہ نسبتاً مشکل ہوتا ہے۔ مطالعہ کے لئے محدب عدسے یا بائی ناکولر مائیکروسکوپ (دو چشمی خوردبین) کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس کے علاوہ سر کے چانے عام سانپ سے مختلف ہوتے ہیں۔ بعض اوقات چانوں کو ایک دوسرے سے تمیز کرنا مشکل ہوتا ہے۔

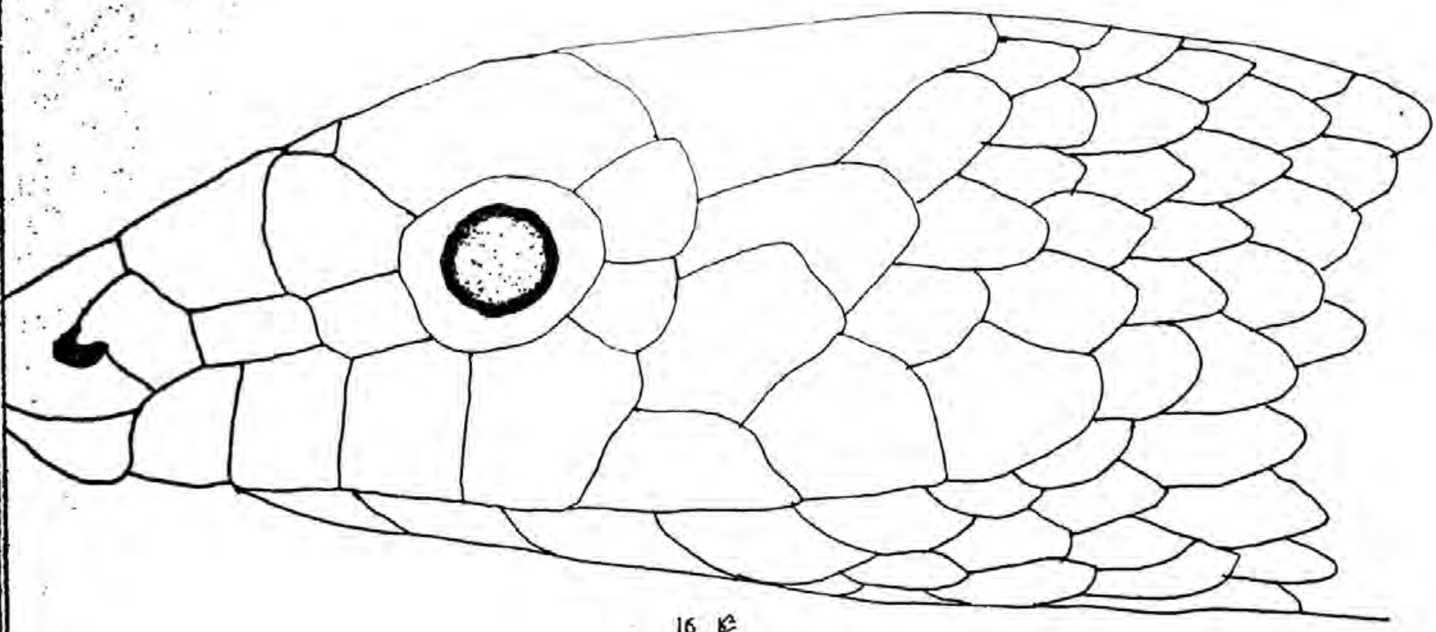

شکل 16

شکل نمبر 16 : ارگائیرو جینافیسی ایٹا

سر ایک جانب سے

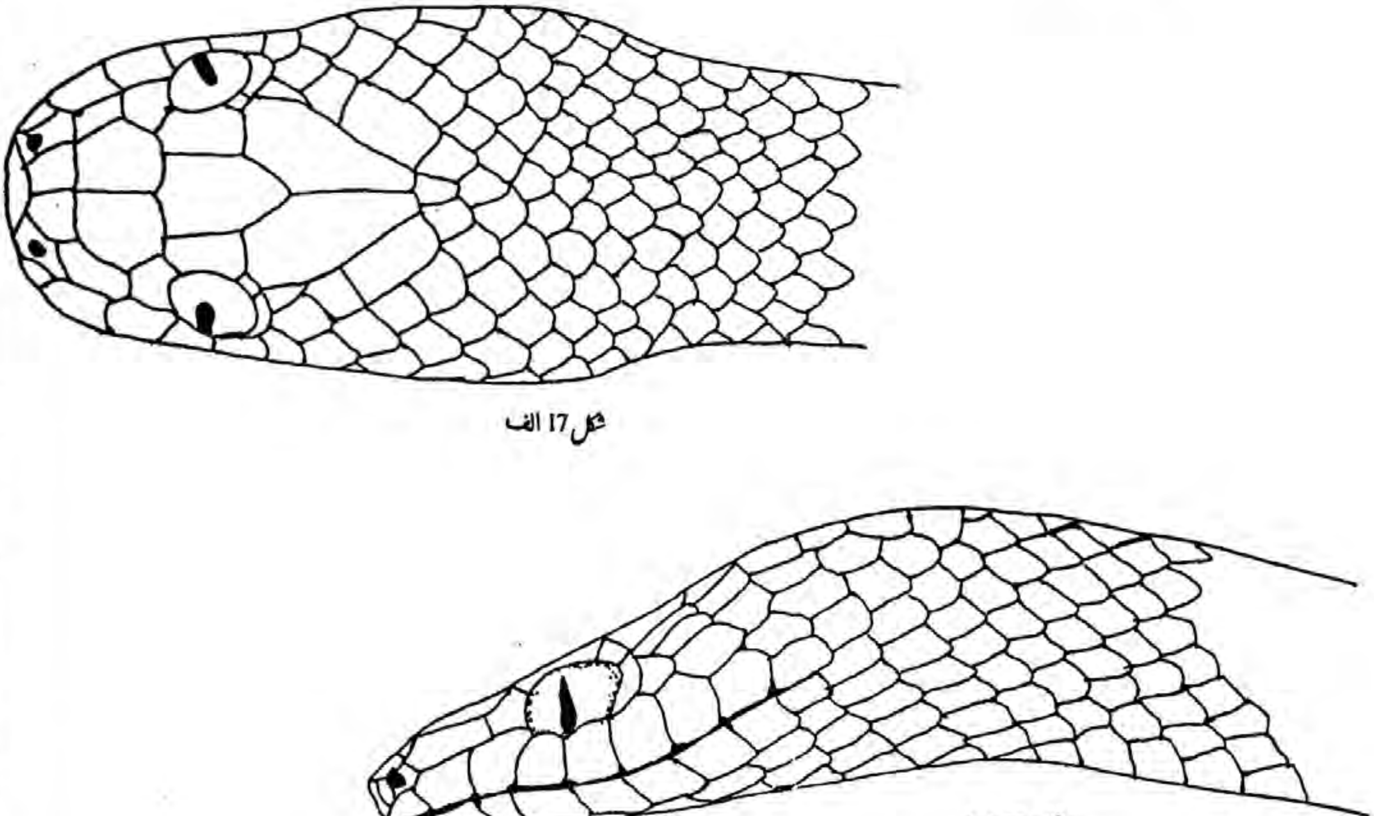

شکل 17 الف

شکل 17 ب

شکل نمبر 17 : لانیکوڈان آلیکس

الف ۔ سر (بالائی جانب سے) ب ۔ سر (ایک جانب سے)

قبیل: ٹفلوپیڈی (Typhlopidae)

اس قبیل کی تقریباً 164 انواع دنیا کے مختلف حصوں میں پائی جاتی ہیں' جن میں سے دو انواع پاکستان سے ریکارڈ کی گئی ہیں جنہیں مندرجہ ذیل کلید پہچان کی مدد سے پہچانا جا سکتا ہے۔

1- جسم کے گرد عام طور پر 18 (یا کبھی کبھی 17) چانوں کی قطاریں- پری آکولر چانا دوسرے اور تیسرے سپرلیبیل چانے کو چھوتا ہے- نیزل چانا پوری طرح تقسیم شدہ- جسم کا قطر لمبائی سے 60 سے 100 گنا کم .... ٹفلوپس پوریکٹس *Typhlops porrectus* Stoliczka

جسم کے گرد 20 چانوں کی قطاریں (کبھی کبھی 18 یا 19)- نیزل چانا پوری طرح تقسیم شدہ- پری آکولر چانا پری نیزل چانے کو چھوتا ہے- جسم کی لمبائی قطر سے 40 سے 50 گنا زیادہ .... رمفوٹفلوپس برامی نس *Ramphotyphlops braminus* (Daudin)

رمفوٹفلوپس برامی نس *Ramphotyphlops braminus* (Daudin)

(شکل نمبر10- تصویر نمبر1) جغرافیائی پھیلاؤ: یہ دھاگہ سانپ جنوب مشرقی ایشیا سے لیکر جزیرہ نما عرب اور جنوبی افریقہ تک پھیلا ہوا ہے- بحرۂ ہند کے جزیروں کے علاوہ میکسیکو (وسطی امریکہ) سے بھی ریکارڈ کیا گیا ہے- پاکستان میں دریائے سندھ کی بالائی اور زیریں وادی سے' اور اسی طرح بلوچستان میں دریاؤں یا نہروں کے کناروں کے ساتھ ساتھ ملتا ہے-

ٹفلوپس پوریکٹس *Typhlops porrectus* Stoliczka

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ سانپ ہندوستان کے علاوہ برما اور سری لنکا میں پایا جاتا ہے- پاکستان میں عام طور پر دریائے سندھ کے بالائی اور زیریں وادی سے ریکارڈ کیا گیا ہے-

قبیل: لیپٹو ٹفلوپیڈی (Leptotyphlopidae)

اس قبیل کی تقریباً 78 انواع دنیا کے مختلف علاقوں میں ملتی ہیں' جبکہ پاکستان میں اس کی دو انواع ملتی ہیں جنہیں مندرجہ ذیل ترکیب پہچان سے پہچانا جا سکتا ہے-

1- راسٹرل چانا بڑا اور سامنے سے جھکا ہوا- جسم کی لمبائی چوڑائی سے 80 سے 115 گنا.......... لیپٹو ٹفلوپس میکرورنکس *Leptotyphlops macrorhynchus* (Jan)

راسٹرل چانا چھوٹا اور گول- جسم کی لمبائی 57 سے 81 گنا زیادہ.......... لیپٹو ٹفلوپس بلین فورڈی *Leptotyphlops blanfordii* (Boulenger)

لپٹو ٹفلوپس بلین فورڈی (Boulenger) *Leptotyphlops blanfordii*

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ نوع وادی سندھ کے بالائی حصے' سبی (بلوچستان) اور صوبہ سرحد میں ملتی ہے۔

لپٹو ٹفلوپس میکرورنکس (Jan) *Leptotyphlops macrorhynchus*

(شکل نمبر11)

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ سانپ سوڈان' مصر' جزیرہ نما عرب' عراق' ایران سے لے کر بلوچستان اور دریائے سندھ کی بالائی اور زیریں وادی سے ریکارڈ کیا گیا ہے۔

جیسا کہ اوپر دی گئی کلید پہچان سے ظاہر ہے قبیل ٹفلو پیڈی اور لپٹو ٹفلو پیڈی کے مطالعہ کے لئے ان کی صحیح جینس اور نوع کا تعین ضروری ہے۔ ان سانپوں کا سائنسی مطالعہ سائنس دانوں کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ ابھی تک ان سانپوں کی بعض انواع کا صحیح صحیح تعین ہی نہیں ہو سکا۔

قبیل: پائی تھونیڈی (Pythonidae)

اژدہے

یہ قبیل بڑے اور قوی ہیکل سانپوں پر مشتمل ہے جو عام طور پر ایک میٹر سے لے کر 10 میٹر تک لمبے ہوتے ہیں۔ اژدہے ایشیا' افریقہ' جنوبی امریکہ اور آسٹریلیا میں پائے جاتے ہیں۔ ان کا ٹھکانہ مرطوب گھنے جنگلات ہیں' جہاں یہ درختوں کی کھوؤں میں رہتے ہیں اور درختوں کی شاخوں کے ساتھ لٹک کر اپنے شکار کا انتظار کرتے ہیں۔ دن کے وقت بے سدھ پڑے دھوپ تاپتے رہتے ہیں کیونکہ قوی ہیکل ہونے کی وجہ سے انہیں اپنے جسمانی افعال کے لیے زیادہ گرمی کی ضرورت ہوتی ہے۔ عام طور پر رات کے وقت شکار کے لئے ہوشیار ہوتے ہیں۔

عادتاً ست رو اور ایک جگہ پر رہنا پسند کرتے ہیں۔ ایک دفعہ کھانے کے بعد کئی ہفتے سستی سے پڑے آرام کرتے رہتے ہیں۔ اژدہے عام طور پر گرم خون جانوروں مثلاً پرندے اور ممالیا کا شکار کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کی خوراک میں چیتا اور مگرمچھ تک شامل ہیں۔ اکثر ہرن ان کا نوالہ بنتے ہیں۔ اپنے شکار پر منہ سے حملہ آور ہو کر اس کے جسم میں اپنے لمبے دانت گاڑ کر شکار کے گرد اپنے جسم کے کنڈل کس دیتے ہیں۔ عام طور پر سانس گھٹنے اور ہڈیاں ٹوٹنے کی وجہ سے شکار فوری طور پر دم توڑ جاتا ہے اور اژدہا اسے آہستہ آہستہ نگل لیتا ہے۔

اژدہا ایک غیر زہریلا سانپ ہے۔ اس کا منہ نسبتاً بڑا اور چوڑا ہوتا ہے۔ دانت بڑے اور مضبوط' پچھلی جانب مڑے ہوئے جو نہ صرف شکار کے جسم میں گہرائی تک پیوست ہو کر اسے بری طرح زخمی کر دیتے ہیں بلکہ اسے منہ سے چھٹنے نہیں دیتے۔ انسان کبھی بھی اژدہے کی خوراک میں شامل نہیں رہا کیونکہ اپنے جسم کی بہتر کارکردگی اور دماغی صلاحیتوں کی وجہ سے یہ بہ آسانی اس ست رو بددماغ جانور کے حملہ سے بچ جاتا ہے۔ انسان خوری کے جو کچھ واقعات ریکارڈ پر ہیں' سائنس دانوں کے مطابق تصوراتی کہانیوں پر مشتمل ہیں۔ بعض دفعہ اژدہے اپنے شکار کا بڑی جانفشانی سے پیچھا کرتے ہیں اور اسے غافل پاکر حملہ آور ہوتے ہیں۔

اژدہے عمل تولید عام طور پر موسم گرما میں انجام دیتے ہیں۔ مارچ سے جون کے درمیان مادہ 50 سے 100 تک انڈے کسی محفوظ جگہ پر دیتی ہے۔ یہ محفوظ جگہ عام طور پر زیر زمین کوئی کھوہ ہو سکتی ہے' یا کسی بڑے درخت میں سوراخ۔ مادہ اژدہا اپنے انڈوں کی دیکھ بھال جانفشانی سے کرتی ہے اور انڈوں کے گرد کنڈل ڈال کر بیٹھی رہتی ہے۔ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ اس سے نہ صرف انڈوں کی حفاظت مقصود ہوتی ہے بلکہ انڈوں کو ایک خاص درجہ حرارت پر رکھنا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مادہ کئی طریقے استعمال کرتی ہے۔ دھوپ تاپ کر اپنے جسم کو گرم کرکے انڈوں کو گرم کرتی ہے۔ اس کے علاوہ اپنے جسم کو بار بار پھلاتی اور سکڑاتی ہے اور اس طرح مصنوعی طور پر حرارت پیدا کرکے جسم کو گرم کرتی ہے تاکہ انڈوں کا درجہ حرارت ماحول کے درجہ حرارت سے اونچا رہے۔

اژدہے اور دو منی سانپ کے مقعد کے دونوں اطراف ایک نمایاں سخت ابھار ہوتا ہے جسے سپر (Spur) کہا جاتا ہے۔ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ دراصل یہ سانپ کی پچھلی ٹانگوں کی باقیات ہیں جو ارتقاء کے دوران آہستہ آہستہ اپنی اصلی شکل کھو گئیں اور اب سپر کی شکل میں واقع ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جنسی ملاپ کے دوران مادہ اور نر کی سپر آپس میں پھنس جاتی ہیں۔ اس طرح یہ اس عمل میں مدد و معاون ہیں۔ بعض سائنس دان ان سپر کی وجہ سے اژدہوں اور دو منی سانپوں کو ایک ہی قبیل میں رکھتے ہیں لیکن ہم ان دو قسم کے سانپوں کو ان کی بعض اہم خصوصیات کی وجہ سے الگ الگ قبائل سے متعلق خیال کرتے ہیں۔

دنیا میں اژدہوں کی 9 اجناس اور 27 انواع پائی جاتی ہیں جبکہ پاکستان سے صرف ایک نوع ریکارڈ کی گئی ہے۔

پائی تھن مولورس (Linnaeus) *Python molurus* (سندھی اژدہا)

(شکل نمبر12' الف' ب' ج۔ تصویر نمبر2)

جسمانی اوصاف: راسٹرل چانے کے دونوں جانب سپرالیبیلز کے درمیان چھوٹے چھوٹے گڑھے۔ سر کا اگلا حصہ کسی قدر مترتب بڑے چانوں سے ڈھکا ہوا۔ سب آکولر چانے موجود۔ سپرالیبیل 11 سے 13۔ مینٹل گہرائی موجود۔ جسم کے درمیان 58 سے 73 چانے۔ وینٹرلز 245 سے 270۔ سب کاڈلز 58 سے 73' منقسم۔ اینل چانا ایک۔ دم جسم سے بہت چھوٹی۔ جسم کی لمبائی 5 سے 12 فٹ' زیادہ سے زیادہ 22 فٹ۔

عادات و خصائل: یہ بڑا سانپ پانی کے نزدیک دلدلی علاقوں' جنگلوں اور پہاڑوں کی کھوؤں میں رہتا ہے۔ بعض اوقات زمین میں بڑی بڑی دراڑوں' غاروں اور کھنڈرات میں اجاڑ جگہوں کو اپنا بسیرا بنا لیتا ہے۔ تقریباً ساری عمر ایک ہی جگہ پر گذارتا ہے۔ ہاں' حالات بدلنے پر اپنی جگہ بدل لیتا ہے۔

عام طور پر یہ سانپ رات کے وقت ہوشیار ہوتا ہے اور دن کے وقت آرام کرتا ہے۔ خشکی پر اس کی رفتار بہت سست ہوتی ہے جب کہ یہ ایک اچھا پیراک ہے اور پانی میں تیز رفتاری کے ساتھ تیر سکتا ہے۔ موسم گرما میں اپنا زیادہ تر وقت پانی میں گذارتا ہے۔

خطرے کے وقت اژدہا زور سے پھنکارتا ہے لیکن کچھ خاص مقابلہ نہیں کرتا اور جلد بھاگ جاتا ہے۔ اژدہا نومبر سے جنوری تک زیر زمین غاروں کے اندر سرمائی نیند میں چلا جاتا ہے' جس کے دوران جنسی ملاپ ہوتا ہے۔ مادہ اپریل سے جون تک 15 سے 54 انڈے دیتی ہے۔ مادہ انڈوں کے گرد کنڈل مارے بیٹھی رہتی ہے۔ 57 سے 66 دنوں میں بچے نکل آتے ہیں۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: اژدہے پائی تھن مولورس کا سر عام طور پر گلابی' جسم کا بالائی حصہ ہلکا میلا یا زرد ہوتا ہے جو جانبین میں ہلکا ہو جاتا

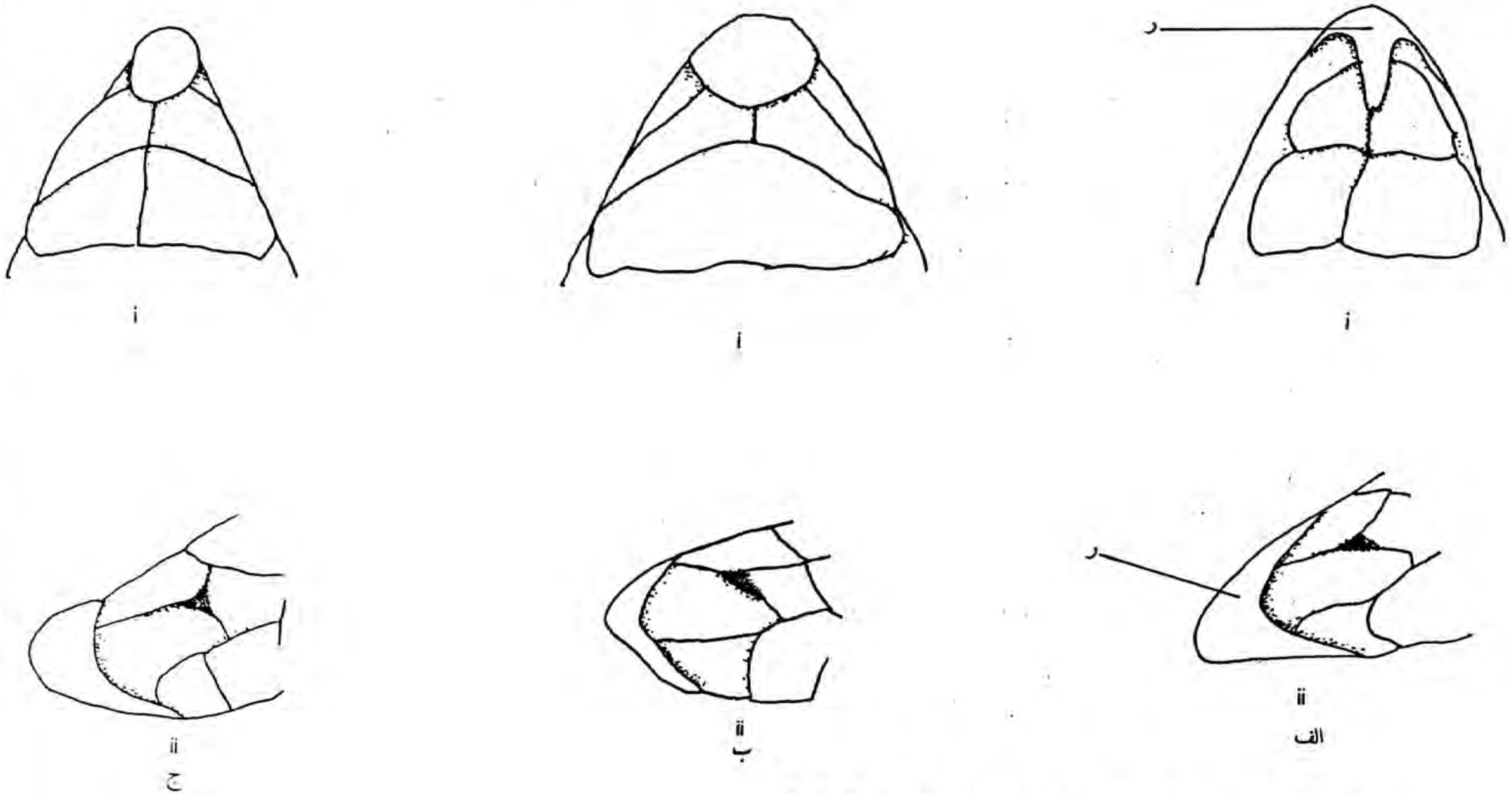

شکل نمبر 18 : راسٹرل چانا لانیٹو رنکس کی مختلف انواع میں-

الف : نوع مینارڈی

i : بالائی جانب سے　　ii : جانب سے

ب : نوع رجوائی

i : بالائی جانب سے　　ii : جانب سے

ج : نوع پیراٹاکس

i : بالائی جانب سے　　ii : جانب سے

ہے۔ ظہری جانب بڑے بڑے خاکی سے گہرے بھورے رنگ کے بیضوی نشانات پائے جاتے ہیں۔ دونوں جانب اسی رنگ کے چھوٹے داغ پائے جاتے ہیں۔ سانپ کا پیٹ پیلے رنگ کا ہوتا ہے جس پر باریک باریک چھوٹے کالے دھبے پائے جاتے ہیں۔

خطرات: پائی تھن مولورس ایک نہایت ہی خوبصورت سانپ ہے۔ اس کی خوبصورت کھال کی مانگ دنیا میں دن بدن بڑھ رہی ہے۔ چنانچہ شکاریوں کی وجہ سے یہ سانپ اب پاکستان میں تقریباً ناپید ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ اس سانپ کا ماحول بڑھتی ہوئی انسانی آبادی کی وجہ سے تیزی کے ساتھ بدل رہا ہے۔ اس کی شکار گاہیں انسانوں سے آباد ہو گئی ہیں۔ جنگلی جانور جو اس کی خوراک تھے' کم سے کم ہو رہے ہیں۔ نیز ماحول میں آلودگی کی وجہ سے اس خوبصورت سانپ کو نقصان پہنچ رہا ہے۔

وقت کا تقاضا ہے کہ ہم اس سانپ کو معدوم ہونے سے بچائیں۔ اس کی کھال سے بنی ہوئی مصنوعات کو نہ خریدیں۔ اس کے ماحول کو برقرار رکھنے میں مدد دیں اور جہاں کہیں ناگہانی آفات کی بنا پر یہ سانپ دیکھیں اسے مارنے کی بجائے اس کے اصل علاقہ میں چھوڑ آئیں۔ اکثر سیلابی پانی اسے بہا کر اس کے اصل علاقہ سے دور لے جاتا ہے اور لوگ بڑے سانپ سے بڑا خطرہ محسوس کرتے ہوئے اسے بے رحمی سے مار دیتے ہیں جو ایک قومی نقصان ہے۔ ہمیں سانپ دشمنی چھوڑ کر سانپ دوستی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ حکومت پاکستان کے قانون کے مطابق پائی تھن مولورس کو مارنا یا اس کے ماحول کو خراب کرنا' جس کے نتیجہ میں اسے نقصان کا احتمال ہو' جرم ہے اور اس کی سزا قید اور جرمانہ ہے۔ اگر ہم حکومتی قانون کی پرواہ نہیں کریں گے تو قانون فطرت کی سزا سے تو ہمیں کوئی نہیں بچا سکتا۔ ماحول کی خرابی آخر کار ہمارے لئے اور ہمارے بچوں کے لئے وبال جان بن جائے گی اور کئی خوبصورت جانور اس کا لقمہ بن جائیں گے اور ہم اپنے بچوں اور آئندہ نسلوں کے لئے بے کیف اور بدنما دنیا چھوڑ جائیں گے۔

قبیل: بوئیڈی (Boidae) "دو منہی سانپ"

یہ قبیل گھٹے گول جسم کے چھوٹے سانپوں پر مشتمل ہے۔ سر' دھڑ اور دم کی تمیز مشکل سے کی جا سکتی ہے۔ اکثر دم کو سر سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے ان سانپوں کو "دو منہی" کہا جاتا ہے۔

یہ ریتلے خشک علاقوں کے سانپ ہیں' ریت میں اپنی سخت تھوتھنی کی مدد سے اپنا راستہ بنا کر غائب ہو جاتے ہیں۔ بعض انواع پانی میں بھی رہتی ہیں۔ یہ سانپ قد میں ایک میٹر سے زیادہ نہیں بڑھنے پاتے۔ عام طور پر رات کے وقت شکار کرتے ہیں۔ ان کی خوراک میں چوہے' پرندے اور کرلے وغیرہ شامل ہیں۔

اس قبیل سے تعلق رکھنے والی بعض اقسام زندہ بچوں کو جنم دیتی ہیں جبکہ باقی انواع انڈے دیتی ہیں۔ مادہ انڈوں کی حفاظت کرتی ہے۔ انڈے بچے اپریل سے جون تک دیئے جاتے ہیں۔ جنسی ملاپ موسم سرما کے دوران ہوتا ہے۔ اس قبیل کی 12 جنسی دنیا کے مختلف علاقوں میں پائی جاتی ہیں جن میں سے دو پاکستان سے ریکارڈ کی گئیں ہیں۔

پاکستان میں پائی جانے والی جنسوں کو درج ذیل کلید پہچان کے ذریعہ پہچانا جا سکتا ہے۔

1- مینٹل گردو موجود .... جنس: اریکس Eryx

مینٹل گردو غیر موجود .... جنس: گن گائی لوفس Gongylophis

جینس: اریکس *Eryx*

یہ ریت میں رہنے والے گٹھے جسم کے چھوٹے سانپ ہیں۔ ان کا جسم گول اور چانے چھوٹے اور زیادہ ہوتے ہیں۔ ان کی آنکھیں بہت چھوٹی غیر نمایاں اور آنکھ کی پتلی عمودی ہوتی ہے۔ یہ سانپ زیادہ تر زیر زمین زندگی گذارتے ہیں۔ سرگردن سے نمایاں نہیں ہوتا۔ سر پر سوائے تھوتھنی کے چھوٹے چھوٹے چانے۔ سب لنگول چانے مفقود۔ دم بہت چھوٹی' سب کاڈلز جسم کی چوڑائی سے بہت کم چوڑے۔ اینل چانا تین حصوں میں منقسم ہوتا ہے۔

اس جینس کی سات انواع دنیا میں ملتی ہیں' جن میں سے دو پاکستان میں ملتی ہیں۔ پاکستان میں ملنے والی انواع کو درج ذیل ترکیب پہچان کے ذریعہ پہچانا جا سکتا ہے۔

-1 جسم کے اگلے حصے کے چانے ملائم جبکہ پچھلے حصے اور دم کے چانے ابھار دار کھردرے۔ جسم کے درمیان چانوں کی تعداد 49 سے کم .... اریکس تاتاریکس

Eryx tataricus Zarewsky

جسم کے اگلے اور پچھلے حصے کے چانے ابھار دار' کھردرے' جسم کے درمیان چانوں کی تعداد 51 سے 67................. اریکس جوہنی

Eryx johnii (Russell)

اریکس جوہنی *Eryx johnii* (Russell) (پاک و ہند کا دو منہی سانپ)

(شکل نمبر13: الف۔ ب۔ ج۔ تصویر نمبر3)

جسمانی اوصاف: جسم مضبوط' گٹھا ہوا' گول' ظاہری طور پر سر' دھڑ اور دم میں تمیز مشکل۔ دم چھوٹی جو یکدم ختم ہو جاتی ہے اور جسم سے کچھ کم چوڑی۔ تھوتھنی چوڑی' راسٹرل چانا پھانہ شکل اور چوڑا اور موٹا' اس کے کنارے نمایاں۔ نتھنے باریک' دو نیزل چانوں کے درمیان۔ مینٹل گروو موجود۔ سپرالیبلز 9 سے 12۔ سرکم آکولر چانے 10 سے 11۔ جسم کے درمیان چانوں کی تعداد 51 سے 67۔ اینل چانا تین حصوں میں منقسم۔ ونٹرلز 193 سے 215۔ سب کاڈلز 28 سے 40۔ کل لمبائی 890 سے 1000 ملی میٹر۔ دم کی لمبائی 80 سے 90 ملی میٹر۔

عادات و خصائل: عام طور پر یہ پاکستان کے میدانی علاقوں میں پایا جانے والا دو منہی سانپ ہے' یہ کھلے ریتلے علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ جہاں کہیں کہیں جھاڑیاں اور تھوڑی گھاس ہو۔ یہ کھردرے' پتھریلے اور زیادہ مرطوب علاقوں میں بہت کم ملتا ہے۔ اپنے گٹھے جسم اور نامکمل ونٹرلز کی وجہ سے زیادہ تیزی سے حرکت نہیں کر سکتا۔ چنانچہ خطرے کے وقت یہ اپنے جسم کو گیند کی طرح گولائی میں بل دے لیتا ہے اور اپنے سر کو درمیان میں چھپا لیتا ہے۔ تنگ ہونے پر جسم کو پھلاتا اور سکیڑتا اور زور زور سے پھنکارتا ہے۔ بعض دفعہ دم باہر نکال کر اسے ادھر ادھر ہلاتا ہے۔ جونہی حالات ساز گار ہوتے ہیں' سیدھا ہو کر بھاگ نکلتا ہے۔

اپنی سخت تھوتھنی کی وجہ سے یہ بہ آسانی نرم زمین میں راستہ بنا کر غائب ہو جاتا ہے۔ یہ دو منہی سانپ بے ضرر ہے۔ ہاتھ سے پکڑنے پر کاٹنے کی کوشش نہیں کرتا۔ عام طور پر مداری اس سانپ کا تماشا دکھاتے ہیں اور اس کے کاٹنے کی ہیبت ناک داستانیں سناتے ہیں۔ چنانچہ ان داستانوں کے مطابق اگر یہ سانپ چاند کی پہلی تاریخ کو کاٹ لے تو پھر ہر ماہ چاند کی پہلی تاریخ کو کاٹنے آتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کی بے سروپا کہانیاں مداریوں کے گرد مجمع کی رونق تو بڑھاتی ہیں لیکن حقیقت سے ان کا کوئی واسطہ نہیں۔

یہ سانپ مارچ سے مئی تک جنسی ملاپ کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے انڈے اور بچوں کے بارے میں معلومات ابھی بہت کم اور غیر مصدقہ ہیں۔

دو منہی سانپ عام طور پر رات کے وقت اپنا شکار کرتا ہے۔ دن کے وقت زیادہ تر چھپا رہتا ہے۔ اس کی خوراک میں چوہے۔ چھچھوندریں اور مینڈک وغیرہ شامل ہیں۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم کا رنگ مٹیالا پیلا یا ہلکا سا گہرا بھورا ہوتا ہے۔ اوائل عمر میں جسم کی ظہری جانب لمبوترے کالے داغ نمایاں ہوتے ہیں جو دم تک چلے جاتے ہیں۔ جوں جوں عمر بڑھتی ہے جسم کا رنگ گہرا ہونے کی وجہ سے جسم کے داغ غیر نمایاں ہوتے جاتے ہیں اور دم پر کالی پٹیاں رہ جاتی ہیں۔ چنانچہ عام طور پر جوان سانپ کا جسم یک رنگ ہوتا ہے۔

خطرات: دو منہی سانپ زیادہ تیزی سے بھاگ کر اپنی جان بچا نہیں سکتا۔ عام طور پر یہ چوہوں کا پیچھا کرتے ہوئے گھروں میں گھس آتا ہے جہاں اکثر مارا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مداریوں کی بے سروپا کہانیوں کی وجہ سے عوام الناس اسے بہت زہریلا سمجھتے ہیں اور بڑی بے دردی سے اسے کچلا جاتا ہے۔ قدرتی ماحول میں انسانی ہاتھوں سے تباہی کی وجہ سے جنگلات اور قدرتی ماحول سے یہ سانپ بکھر گئے ہیں۔ اکثر انسانی آبادیوں میں گھس آتے ہیں جہاں مارے جاتے ہیں۔

جغرافیائی پھیلاؤ: وسطی ہندوستان، راجپوتانہ، پاکستان کے میدان، ایران اور افغانستان

اریکس ٹاٹاریکس *Eryx tataricus* Zarewsky (تاتاری علاقے کا دو منہی سانپ)

تاتار کے ریتلے علاقوں کا یہ سانپ پاکستان میں ایران سے ملحقہ علاقوں میں پایا جاتا ہے اور اس طرح بحیرۂ ارال تک پھیلا ہوا ہے۔

جسمانی اوصاف: جسم مضبوط گٹھا ہوا، گول، دم چھوٹی اور موٹی، دم کا سرا موٹا، سر جسم سے نمایاں نہیں۔ نتھنا دو باہمی ملی ہوئی نیزلز کے درمیان۔ سپرا لیبلز 11 یا 12۔ مینٹل گروو موجود۔ جسم کے اگلے حصے کے چانے ملائم جبکہ پچھلے حصے کے کھردرے، ابھار دار۔ جسم کے درمیان 49 سے 52 چانے۔ وینٹرلز 166 سے 182۔ سب کاڈلز 21 سے 30۔

جسم کی کل لمبائی 548 سے 600 ملی میٹر۔ دم 40 سے 45 ملی میٹر

عادات و خصائل: ہندوستانی دو منہی سانپ کی طرح یہ سانپ بھی خطرے کے وقت جسم گول کر لیتا ہے۔ انسانوں کو کاٹنے کی کوشش نہیں کرتا۔

جسمانی رنگت: جسم کا رنگ کتھئی جو دونوں اطراف میں سفیدی مائل ہو جاتا ہے۔ جسم کی ظہری جانب 45 سے 50 گہرے بھورے بڑے بڑے لمبوترے داغ، جو اکثر آپس میں مل جاتے ہیں۔ اطراف میں اسی رنگ کے چھوٹے داغ۔ پیٹ سفیدی مائل۔

جینس: گن گائی لوفس *Gongylophis*

یہ جینس بھی ریتلے اور بنجر علاقوں سے متعلق ہے۔ اس جینس میں جسم کے سارے چانے ابھار دار کھردرے ہوتے ہیں۔ سر گردن سے

قدرے نمایاں' اسی طرح دم جسم سے نمایاں اور بتدریج قطر میں چھوٹی ہو کر باریک نقطہ پر ختم ہوتی ہے۔ اس سے قبل اس جینس سے **متعلق سانپوں کو** جینس ایریکس میں رکھا جاتا تھا' مگر اب عادات و خصائل کی بناء پر انہیں الگ جینس میں رکھا گیا ہے۔ اس جینس میں صرف **ایک نوع پائی جاتی ہے جو** پاکستان میں بھی ملتی ہے۔

گنگائی لوفس کونیکس (Shneider) *Gongylophis conicus*

(تصویر نمبر4)

جسمانی اوصاف: گٹھا مضبوط جسم' سر جسم سے قدرے نمایاں' دم جسم سے نمایاں' قطر میں بتدریج کم ہوتی جاتی ہے۔ **راسٹرل چانا چوڑا جس کا غیر** نمایاں کنارا' نتھنا باریک چار چانوں کے درمیان (جس میں دو نیزل اور دو انٹرنیزل چانے)۔ مینٹل گروو مفقود۔ سر کم آکولر چانے 10 سے 14- جسم کے درمیان 40 سے 55 چانے۔ جسم کے بالائی چانے تمام ابھار دار' پچھلے چانوں پر ابھار زیادہ نمایاں۔ ونٹرلز 161 سے 180- سب کاڈلز 18 سے 25-

کل لمبائی 480 سے 940 ملی میٹر۔ دم 30 سے 60 ملی میٹر ۔

عادات و خصائل: یہ سانپ دن اور رات دونوں وقت فعال رہتا ہے۔ خطرے کے وقت جسم کو چپٹا کرکے زمین پر بے حس و حرکت لیٹ جاتا ہے' یا ریت میں گھس جاتا ہے۔ بعض اوقات گول ہو جاتا ہے۔ یہ آسانی کے ساتھ جھاڑیوں میں چڑھ جاتا ہے۔ عام طور پر یہ سانپ ریت میں چھپ کر بیٹھ جاتا ہے اور صرف منہ ریت سے باہر رکھتا ہے۔ جونہی شکار اس کی زد میں آتا ہے فوراً منہ میں دبوچ کر جسم کے بلوں میں کس لیتا ہے۔ یہ غصیلا سانپ ہے' موقع ملنے پر فوراً کاٹ لیتا ہے۔ گو یہ زہریلا نہیں مگر اس کا کیا ہوا زخم پردرد ہوتا ہے۔

جنسی ملاپ موسم سرما میں ہوتا ہے۔ اپریل سے جولائی کے درمیان 5 سے 11 بچوں کو جنم دیا جاتا ہے۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: ظہری جانب پیلی یا سرخی مائل خیالی۔ جسم پر گہرے بھورے یا سیاہ رنگ کے بڑے بڑے بے ڈھنگے داغ جو آپس میں اکثر ملے ہوتے ہیں اور اس طرح ایک منحنی لکیر بناتے ہیں۔ پیٹ پیلاہٹ مائل یا سفیدی مائل جس پر بعض اوقات چھوٹے چھوٹے داغ ہوتے ہیں۔

جغرافیائی پھیلاؤ: سارا ہندوستان' سری لنکا اور پاکستان میں صرف سندھ کا علاقہ ۔

قبیل: کولوبرائیڈی (Colubridae)

یہ قبیل سب سے بڑی قبیل ہے۔ اس میں سانپوں کی بہت ساری اقسام کو اکٹھا کر دیا گیا ہے جو دنیا کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی ہیں اور مختلف شکل و صورت' بناوٹ اور عادات و خصائل کی حامل ہیں۔ پانی میں' سطح زمین پر' زمین کے اندر' خشک اور مرطوب علاقوں میں' درختوں پر' میدانوں میں' جنگلات میں' صحراؤں میں غرضیکہ دنیا میں پائے جانے والے ہر قسم کے حالات میں ملتے ہیں۔ بعض انواع ایک دوسرے سے کلی طور پر اپنے اوصاف' اپنی عادات و خصائل کی وجہ سے مختلف ہیں۔ لیکن ایسی انواع بھی پائی جاتی ہیں جن میں خفیف سا خصائلی اختلاف پایا جاتا ہے۔ چنانچہ ایسی انواع سائنس دانوں کو ہر وقت بحث و تمحیص میں الجھائے رکھتی ہیں۔ مجموعی طور پر قبیل کولوبرائیڈی کی جنسی اور نوعی تقسیم سائنس دانوں کے لئے ابھی تک ایک چیلنج ہے۔ آئے دن بعض انواع کو کبھی اس جینس میں رکھا جاتا ہے کبھی اس میں۔ بہرحال ہم نے اس قبیل کے سلسلہ میں وہ طریق اپنایا ہے جس پر زیادہ سے زیادہ سائنس دانوں کا اتفاق ہے۔

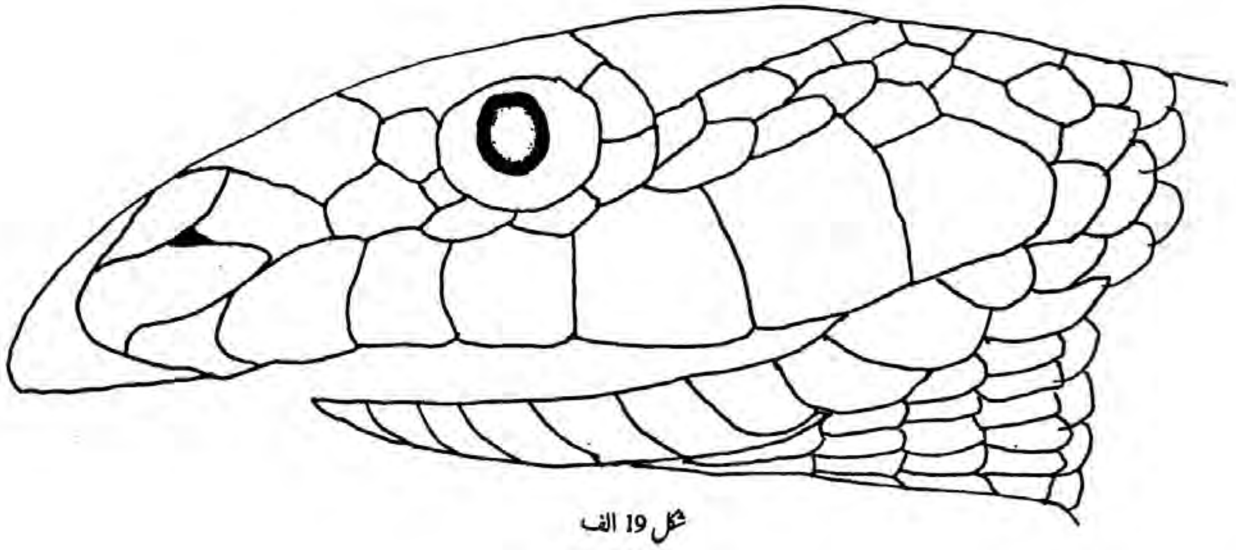

شکل 19 الف

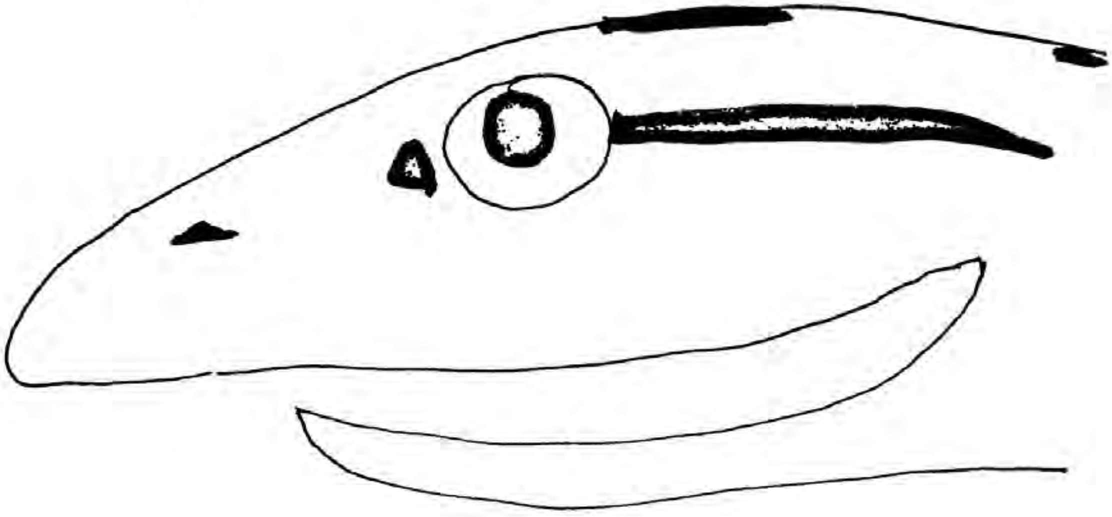

شکل 19 ب

شکل نمبر 19 : لائیٹو رنکس مینارڈی

الف : سر ایک جانب سے ب : سر کی جانبی چھاپ

اپنے رہن سہن اور عادات و خصائل کے لحاظ سے یہ قبیل اتنی مختلف ہے کہ مجموعی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ان کی خوراک **میں ہروہ** چیز شامل ہے جو پکڑی جا سکتی ہے اور نگلی جا سکتی ہے۔ سانپ کی عادات اور جسمانی بناوٹ اسکی خوراک کے مطابق ہوتی ہیں۔ **بعض کولوبر سانپ صرف** گھونگے کھاتے ہیں۔ اسی طرح بعض صرف انڈے پیتے ہیں چنانچہ ان کی خوراک کے مطابق ان کی جسمانی بناوٹ ہوتی ہے۔

عام طور پر کولوبر سانپ انڈے دیتے ہیں جبکہ بعض انواع بچے جنتی ہیں۔ کولوبر سانپ کے موٹے موٹے اوصاف درج ذیل **کئے جاتے** ہیں:

سر، گردن، دھڑ اور دم نمایاں ہوتے ہیں۔ سر بڑے مترتب چانوں سے ڈھکا ہوتا ہے۔ (شکل نمبر4) کولوبر سانپ کی **آنکھیں بڑی اور پتلی** گول ہوتی ہیں۔ راسٹرل چانا چوڑا اور نچلی جانب گہرا ہوتا ہے۔ انٹرنیزل اور پری فرنٹل چانے دو ہوتے ہیں۔ پری آکولر ایک یا دو، **پوسٹ آکولر دو یا** تین۔ سپرا لیبیلز7 سے 10، چوتھا اور پانچواں یا پانچواں اور چھٹا آنکھ کو مس کرتا ہے۔ فرنٹل چانا لمبا جبکہ پرائیٹل چانے دو اور چوڑے ہوتے ہیں۔ **ٹمپورل** چانے 2'3'3-سب لنگوئل چانے لمبے اور مثل گروہ نمایاں ہوتا ہے۔ جسم کے چانے عام طور پر ملائم۔ بعض انواع میں ابھار دار کھردرے **ہوتے ہیں۔** ونٹرلز جسم کی چوڑائی جتنے چوڑے اور سب کاڈلز منقسم اور دورویہ ہوتے ہیں (شکل نمبر6) اینل چانا غیر منقسم یا دو چانوں میں منقسم ہوتا ہے۔

بنیادی طور پر کولوبر سانپ غیر زہریلے شمار کئے جاتے ہیں، مگر بعض کولوبر سانپوں کی تھوک میں زہریلی رطوبات شامل ہوتی ہیں جس کی وجہ سے کسی حد تک مارگزیدہ کے جسم میں زہریلے اثرات پیدا ہو جاتے ہیں۔ کچھ کولوبر سانپوں کے پچھلے دو بالائی دانت لمبے ہوتے ہیں اور زہریلے غدودوں سے منسلک ہوتے ہیں۔ ان کے کاٹنے سے زہریلے اثرات پیدا ہو جاتے ہیں اور نقصان پہنچاتے ہیں (شکل نمبر14)۔ بہرحال دیکھا گیا ہے کہ قبیل الاپیڈی اور وائپریڈی کے سانپوں کے زہر سے کولوبر سانپوں کا زہر بہت کم زہریلا اثر کرتا ہے۔

جیسے اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ قبیل کولوبرائیڈی دنیا کی سب سے بڑی سانپوں کی قبیل ہے جس میں انواع و اقسام کے بے انتہا سانپ شامل ہیں۔ سائنسی مطالعہ کے لئے اس قبیل کو چھ ذیلی قبیلوں میں تقسیم کیا گیا ہے، جس میں پاکستان میں ذیل کی دو ذیلی قبیلیں پائی جاتی ہیں جنہیں مندرجہ ذیل اوصاف کی مدد سے بہ آسانی پہچانا جا سکتا ہے:

1- سر کے چانے بڑے اور مترتب راسٹرل، چانا زیریں جانب سے گہرا .... ذیلی قبیل: کولوبرائینی
Colubrinae

تھوتھنی کا چانا زیریں جانب سے سپاٹ اور آگے کی طرف بڑھا ہوا .... ذیلی قبیل: ہومے لاپسنی
Homalopsinae

ذیلی قبیل: کولوبرائینی (Colubrinae)

اس قبیل کو 40 جنسوں میں تقسیم کیا گیا ہے جن میں سے 11 پاکستان میں پائی جاتی ہیں۔ انہیں درج ذیل کلید پہچان کی مدد سے پہچانا جاتا ہے۔

1- سب آکولر چانا موجود، پری فرنٹل چانا 4 سے 8 ٹکڑوں میں بٹا ہوا .... جنس: سپے لیروسوفس
Spalerosophis

سب آکولر چانا مفقود، پری فرنٹل چانا غیر منقسم 2

2- جسم کے سارے چانے ملائم، بغیر ابھار 3

جسم کے کچھ چانے ابھار دار، کھردرے 10

3- نچلا جبڑا بالائی جبڑے میں دھنسا ہوا .... جینس: آرگائیروجینا

Argyrogena

نچلا جبڑا صحیح حالت میں 4

4- آنکھیں سیاہ، زندہ حالت میں مشکل سے دکھائی دیتی ہیں .... جینس: لائکوڈان

Lycodon

آنکھیں بڑی اور نمایاں 5

5- تھوتھنی لمبی، سامنے بڑھی ہوئی، زیریں جانب سے کھوکھلی۔ نتھنے چھوٹے تنگ سوراخ .... جینس: لائیٹورنکس

Lytorhynchus

تھوتھنی اور نتھنے مندرجہ بالا کی طرح نہیں 6

6- آنکھ کی پتلی عمودی، سر گردن سے بہت نمایاں اور چوڑا، جسم کے چانے مستطیل شکل کے
اور جانبی چانوں کی قطار نمایاں طور پر ترچھی .... جینس: بوئیگا

Boiga

آنکھ کی پتلی گول، سر گردن سے خفیف سا نمایاں۔ جسم کے جانبی چانے تکونے، غیر واضح طور پر ترچھی قطاروں میں 7

7- سر اور گردن کی ظہری جانب، نمایاں خمیدہ گہری بھوری یا سیاہ پٹیاں یا
ایک چوڑی گانی نما آڑی پٹی گردن پر سب کاڈلز 60 سے کم .... جینس: جینس اولیگوڈان

Oligodon

سر اور گردن بغیر کسی نمایاں چھاپ کے، 60 سے زائد سب کاڈلز 8

8- ونٹرلز 190 سے کم .... جینس:ساموفس

Psammophis

ونٹرلز 190 سے زیادہ 9

9- دو پہلے ٹمپورلز، آنکھیں بڑی .... جینس: کولوبر

Coluber

ایک پہلا ٹمپورل، آنکھیں چھوٹی .... جینس: آئی رینس

Eirenis

10- ونٹرلز 190 یا زیادہ .... جینس: ٹائس

Ptyas

ونٹرلز 187 یا کم 11

-11 صرف چوتھی سپرالیبیل آنکھ سے مس کرتی ہے .... جینس: زینو کروفس
Xenochrophis

ایک سے زیادہ سپرالیبیلز آنکھ کو مس کرتی ہیں 12

-12 دو سپرالیبیلز آنکھ سے مس کرتی ہیں .... جینس: نیٹریکس
Natrix

تین سپرالیبیلز آنکھ کو مس کرتی ہیں .... جینس: ایمفی اسما
Amphiesma

جینس: سپے لیروسوفس *Spalerosophis*

یہ جینس لمبے سانپوں پر مشتمل ہے۔ ان کے چیدہ اوصاف درج ذیل ہیں:

سپرالیبیلز آنکھ کو مس نہیں کرتے کیونکہ سب آکولر کی ایک قطار درمیان میں حائل ہو جاتی ہے۔ پری فرنٹل چانا چار سے آٹھ ٹکڑوں میں منقسم۔ لوریل 2 سے 5۔ ٹمپورل چانے زیادہ، جسم کے درمیان 25 سے 43 چانوں کی قطاریں۔ اینل چانا ایک۔

پاکستان میں جینس سپے لیروسوفس کی تین انواع پائی جاتی ہیں:

-1 راسٹرل چانا لمبا اور انٹرنیزل چانے کے درمیان تک بڑھا ہوا۔ جسم کے درمیان 25 چانوں کی قطاریں .... نوع: اری نیریئس
S. arenarius (Boulenger)

راسٹرل چانا چوڑا اور چھوٹا۔ جسم کے درمیان 25 سے زائد چانوں کی قطاریں 2

-2 سب کاڈلز 100 سے کم .... نوع: شیرازیانس
S. schirazianus (Jan)

سب کاڈلز 100 سے زیادہ .... نوع: ڈائی ڈیما
S. diadema (Schlegel)

سپے لیروسوفس اری نیریئس (Boulenger) *Spalerosophis arenarius*
(تصویر نمبر5)

جسمانی اوصاف: راسٹرل چانا چوڑائی سے بہت لمبا، تھوتھنی کے اوپر تک انٹرنیزل چانوں کے درمیان تک بڑھا ہوا۔ پری فرنٹل چانا 3 تا 4 ٹکڑوں میں بٹا ہوا جو ایک آڑی قطار میں واقع ہیں۔ لوریل چانے دو، آگے پیچھے۔ سپرالیبیل 10۔ جسم کے درمیان 25 یا 27 چانے۔ وینٹرل چانے 226 سے 257۔ سب کاڈلز 70 سے 86۔ اینل چانا غیر منقسم۔

کل لمبائی 930 سے 1000 ملی میٹر، دم 120 سے 160 ملی میٹر۔

عادات و خصائل: یہ سانپ ریتلے اور پتھریلے جھاڑی دار علاقوں کو پسند کرتا ہے اور دور دور تک شکار کے لئے نکل جاتا ہے۔ چوہے، صحرائی چھپکلیاں

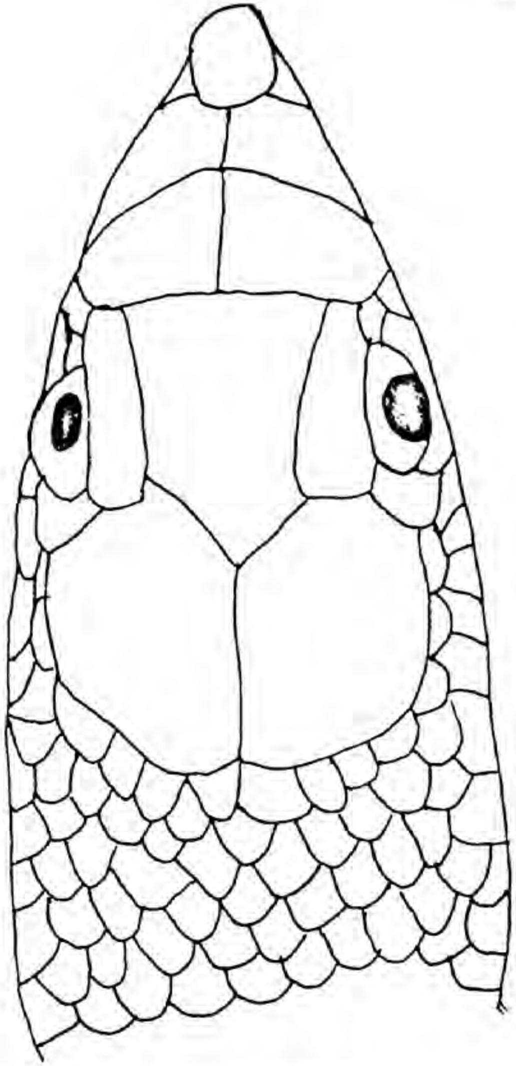

شکل 20 الف

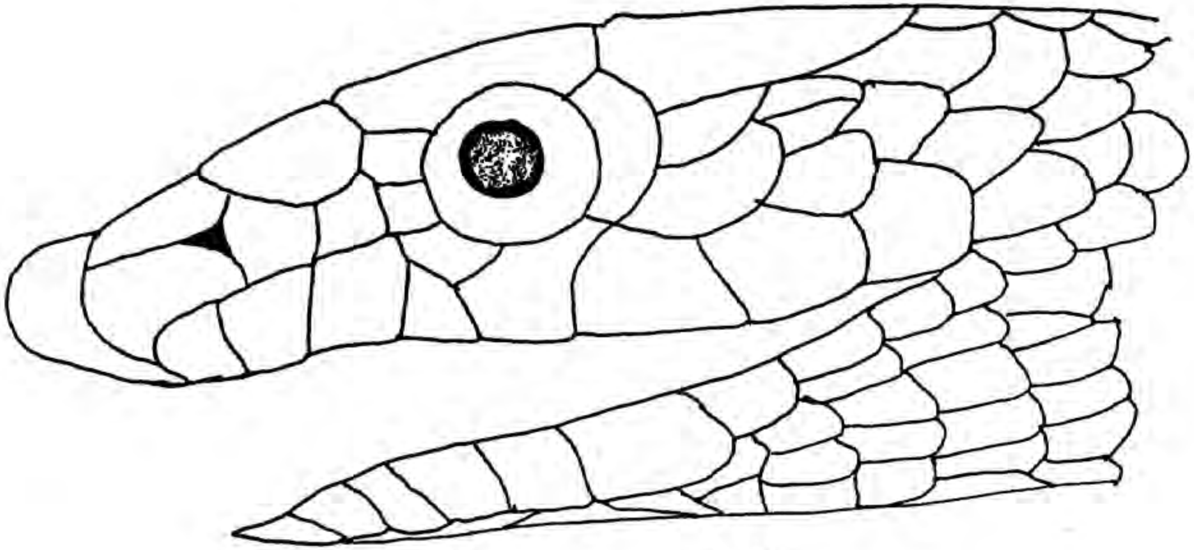

شکل 20 ب

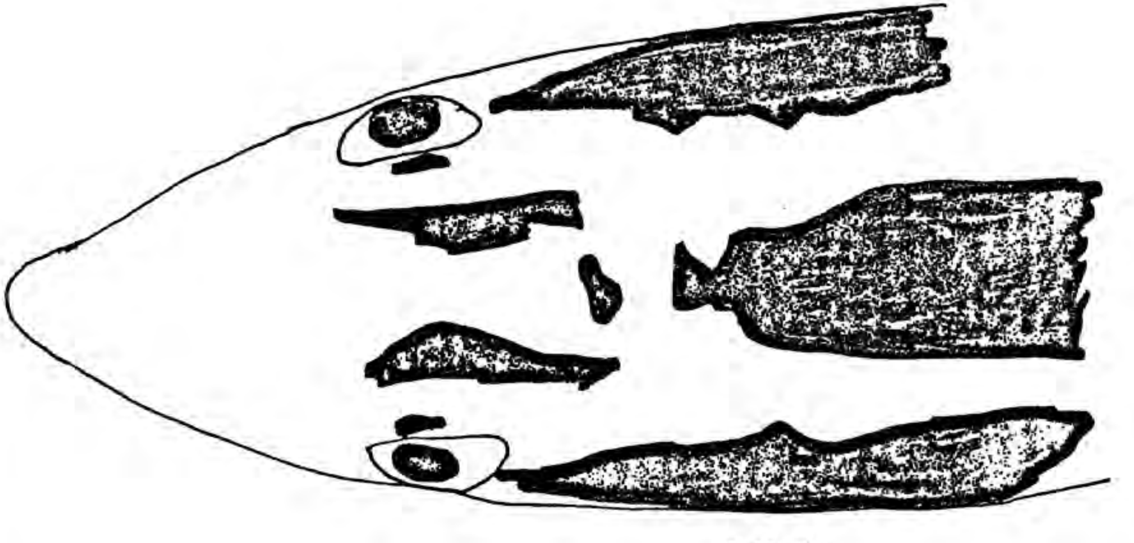

شکل 20 ج

شکل نمبر 20 : لائیٹورنکس پیراڈاکسس

الف : سراوپر سے ب : سرجانب سے ج : سر کے اوپر چھاپ

اور صحرائی پرندے اس کی خوراک میں شامل ہیں۔ نسبتاً کم غصیلا ہے۔ 10 سے 20 تک انڈے اپریل سے مئی تک دیتا ہے۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم ہلکا بھورا یا سرخی مائل' جس پر 5 سرخ یا گہرے بھورے داغوں کی قطاریں۔ درمیان والی قطار میں دم تک 54 سے 72 بڑے بڑے داغ۔ پیٹ سفید چمکدار۔

خطرات: یہ سانپ اپنے ماحول میں تبدیلیوں کی وجہ سے خطرے سے دو چار ہے۔ انسانی آبادی کے بڑھنے کی وجہ سے اس کا مطلوبہ قدرتی ماحول آہستہ آہستہ کم ہو رہا ہے۔ خطرہ ہے اگر یہی کیفیت رہی تو یہ خوبصورت سانپ معدوم ہو جائے گا۔ اس سانپ کی کھال بھی مہنگے داموں فروخت ہوتی ہے۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ خوبصورت سانپ صرف پاکستان میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ سندھ' لس بیلہ اور پاکستان سے ملحقہ راجپوتانہ کے علاقہ میں ملتا ہے۔

سپےلیروسوفس شیرازیانس (Jan) *Spalerosophis schrirazianus*

(تصویر نمبر 6)

جسمانی اوصاف: راسٹرل چانا لمبائی سے زیادہ چوڑا' تھوتھنی کے اوپر تک نہیں بڑھتا۔ پری فرنٹل چانا 6 سے 9 ٹکڑوں میں منقسم۔ جسم کے درمیان چانوں کی تعداد 25 سے 27۔ وینٹرلز چانے 231 سے 244' جب کہ سب کاڈلز کی تعداد 79 سے 93۔ جسم کی لمبائی 1316 ملی میٹر' دم کی لمبائی 126 سے 135 ملی میٹر

عادات و خصائل: اس نوع کے سانپ غصیلے اور کم آمیز ہیں۔ عام طور پر رات کے وقت ہوشیار ہوتے ہیں۔ ان کی خوراک عام طور پر صحرائی جانوروں مثلاً چوہے' کرلے اور مینڈکوں پر مشتمل ہوتی ہے۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم کا رنگ ہلکا نیلا یا سرخی مائل خاکی ہوتا ہے۔ ظہری جانب 51 سے 53 ہلکے یا گہرے رنگ کے داغوں کی تین قطاریں۔ داغوں کے رنگ میں سرخی سرے سے ہوتی ہی نہیں۔

خطرات: یہ نوع انسانی آبادی کے پھیلاؤ اور انسان کی سانپ دشمنی کے باعث دباؤ کا شکار ہے۔ جنگلات کی صفائی کے باعث اس کا ماحول لگاتار انسانی دستبرد کا شکار ہے۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ نوع بحیرۂ کیسپین سے جنوب کی طرف زگروس پہاڑی سلسلہ کے درمیان پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ ایران' تاجکستان سے ہوتی ہوئی کوئٹہ اور جنوبی بلوچستان میں لس بیلہ تک پھیلی ہوئی ہے۔

سپےلیروسوفس ڈائی ڈیما (Schlegel) *Spalerosophis diadema*

(شکل نمبر 15۔ تصویر نمبر 7 الف' 7 ب)

جسمانی اوصاف: راسٹرل چانا چوڑائی کے مطابق لمبا' پری فرنٹل چانا 6 سے 8 (یا زیادہ) ٹکڑوں میں بٹا ہوا۔ لوریل چانے دو سے پانچ۔ سپرا لیبیلز 10 سے 13۔ جسم کے درمیان 25 سے 33 چانوں کی قطاریں' چانے ابھار دار کھردرے۔ وینٹرلز 216 سے 278۔ سب کاڈلز 70 سے 114۔ اینل چانا غیر منقسم۔ کل لمبائی 1400 ملی میٹر سے 1700 ملی میٹر۔

یہ نوع دو رنگین حالتوں میں پائی جاتی ہے۔ داغدار حالت بچپن اور جوانی میں پائی جاتی ہے جبکہ یک رنگ حالت بڑی عمر کے سانپوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ اس سے قبل داغدار حالت کو کئی سائنس دان الگ نوع سپے لیروسوفس ڈائی ڈیما (Spalerosophis diadema) میں رکھتے تھے (تصویر 7 الف) اور یک رنگ حالت کو سپے لیروسوفس آرٹی سیپ (Spalerosophis articeps) میں (شکل نمبر 7 ب)' لیکن تحقیق سے اب ثابت ہوا ہے کہ یہ دونوں حالتیں سانپ کی عمر کے فرق کو ظاہر کرتی ہیں۔

عادات و خصائل: یہ بڑا' لمبا سانپ مختلف ماحولیاتی حالات اور جگہوں میں ملتا ہے۔ عام طور پر زیادہ درختوں اور گھاس وغیرہ کے علاقہ میں پایا جاتا ہے۔ اکثر یہ سخت اجاڑ جگہوں میں بھی دیکھا گیا ہے۔ یہ عام طور پر چوہوں کے بلوں میں رہتا ہے۔ بعض دفعہ پتھروں میں اور کھنڈرات میں بھی ملتا ہے۔

یہ سانپ ہوشیار اور بہت غصیلا واقع ہوا ہے۔ مقابلہ کے لئے تیار رہتا ہے اور پھنکارتے ہوئے حملہ آور ہوتا ہے۔ عام طور پر جنسی ملاپ مارچ اور اپریل کے دوران ہوتا ہے اور 8 انڈے سے 12 تک مئی' جون کے دوران دیئے جاتے ہیں۔ انڈوں کے خول نرم ہوتے ہیں اور ایک انڈا تقریباً 78-68 ملی میٹر لمبا اور قطر میں 16 سے 22 ملی میٹر ہوتا ہے۔ انڈوں سے جون سے اگست تک بچے نکلتے ہیں۔

اس کی خوراک میں عام طور پر چوہے' چھچھوندریں' مینڈک' پرندے شامل ہیں۔ اکثر کچے گھروں کی چھتوں پر چڑھ کر پرندوں کے بچے کھا جاتا ہے۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جوانی کی حالت میں (ڈائی ڈیما)' جسم کا رنگ گہرا پیلا یا سنگتری ہوتا ہے۔ جسم کے درمیان گہرے کتھئی رنگ کے بڑے 57 سے 65 داغوں کی قطار کے علاوہ اسی طرح کے کسی قدر چھوٹے داغ جسم کی دونون جانب سر پر "U" یا "V" شکل کا بڑا کتھئی نشان' اسی طرح کے رنگ کی ایک لکیر سر کی دونوں جانب' پیٹ سفید یا سرخی مائل۔

ادھیڑ عمر میں سانپ کے جسم کا رنگ پیلاہٹ مائل یا ہلکا گلابی جس پر کہیں کہیں سخت سیاہ چانے۔ سر سرخ یا سخت سیاہ۔ پیٹ ہلکا گلابی جس پر چھوٹے چھوٹے کالے داغ (آرٹی سیپ حالت)۔

خطرات: یہ بڑے قد کا خوبصورت سانپ ہے۔ عام طور پر چوہوں کی تلاش میں انسانی آبادیوں میں داخل ہو کر گھروں میں پہنچ جاتا ہے۔ لمبے جسم کی وجہ سے اس کا جلد پتہ چل جاتا ہے اور اس طرح مارا جاتا ہے۔ یہ سانپ غیر زہریلا ہے اور بہت جلد چوہوں اور اس طرح کے مضرت رساں جانوروں کا صفایا کر دیتا ہے۔ بعض لوگ اسے کھال حاصل کرنے کے لئے پکڑتے ہیں۔ اس کی کھال کی خوبصورتی کی وجہ سے اس کی بازار میں بہت مانگ ہے۔ انسانی آبادیاں اس سانپ کے قدرتی ماحول میں جلد جلد تبدیلیاں لا رہی ہیں جس کے باعث قدرتی طور پر یہ سانپ تعداد میں کم سے کم ہو رہا ہے۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ سانپ تمام ہندوستان' پاکستان میں پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ افغانستان' ایران' ترکستان اور شمالی افریقہ تک پھیلا ہوا ہے۔

جینس: آرگائیروجینا *Argyrogena*

یہ جینس باقی کولوبر سانپوں سے اپنے نچلے جبڑے کی بناوٹ کی وجہ سے پہچانی جا سکتی ہے جو بالائی جبڑے سے کافی چھوٹا اور اس میں دھنسا ہوا ہوتا ہے۔ اس جینس میں ایک ہی نوع ہے' جو بنگال سے پاکستان تک پھیلی ہوئی ہے۔

آرگائیروجینا فیسیولیٹس Shaw *Argyrogena fasciolatus*

(شکل نمبر16- تصویر نمبر8)

جسمانی اوصاف: سپرالیبیلز8 (کبھی 7)- چوتھا اور پانچواں آنکھ کو چھوتا ہے- جسم کے درمیان 21 سے 23 چانے- جسم کے چانے **غیرابھار دار' نرم-** وینٹرلز 197 سے 232- سب کاڈلز 73 سے 96- اینل چانا 2-

جسم کی لمبائی 1015 سے 1100 ملی میٹر' دم 210 ملی میٹر-

عادات و خصائل: یہ نوع عام طور پر خشک علاقوں میں پائی جاتی ہے جہاں خشک گھاس کے میدان ہوں' زمین نرم اور اردگرد چوہوں وغیرہ کے بل ہوں-

یہ سانپ شرمیلا اور رات کے وقت ہوشیار ہوتا ہے- شکار کو پکڑنے کے بعد اپنے بلوں میں گھس کرہلاک کرتا ہے- یہ **بڑا غصیلا واقع** ہوا ہے- غصہ کی حالت میں اپنے جسم کو پھیلا لیتا ہے اور بار بار حملہ آور ہوتا ہے اور بڑے غصے سے کاٹ لیتا ہے- جسم کے پھیلنے سے چانوں کے درمیان کا رنگ ظاہر ہو جاتا ہے اور سانپ کا رنگ بدلتا ہوا معلوم ہوتا ہے-

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم کا رنگ سرخی مائل سے بھورا مٹیالا- چانوں کی جڑیں سیاہی مائل- اوائل عمر میں جسم کے اگلے حصے پر ہلکے مٹیالے رنگ کی آڑی پٹیاں- جوان سانپ یک رنگ' پیٹ ہلکا پیلا-

خطرات: دوسرے سانپوں کی طرح اس سانپ کا قدرتی ماحول بھی انسان کی دستبرد میں ہے- اس میں انسان کی مداخلت خطرناک حد تک بڑھ رہی ہے-

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ نوع بنگلہ دیش سے سارے ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہے اور سری لنکا میں بھی پائی جاتی ہے- پاکستان میں ضلع لاڑکانہ سے بھی ریکارڈ کی گئی ہے-

جینس لائیکوڈان *Lycodon*

یہ جینس چھوٹے' درمیانے قد کے بے ضرر سانپوں پر مشتمل ہے' جنہیں عام طور پر ولف سانپ (Wolf snake) کہا جاتا ہے- اس جینس کے چیدہ چیدہ اوصاف درج ذیل ہیں:

سر لمبا' چپٹا- نتھنا دو نیزل چانوں کے درمیان- آنکھیں چھوٹی اور سیاہ' جو زندگی کے دوران مشکل سے دکھائی دیتی ہے- راسٹرچانا اونچائی سے بہت زیادہ چوڑا- انٹرنیزل چانے' پری فرنٹل چانے سے بہت چھوٹے- لوریل چانا لمبا' تقریباً اونچائی سے دوگنا لمبا- دو پوسٹ آکولرز- تیسری' چوتھی اور پانچویں سپرالیبیل آنکھ کو چھوتی ہے- جسم کے درمیان 17 چانوں کی قطاریں- یہ سانپ بڑی پھرتی سے دیواروں اور درختوں پر چڑھ سکتے ہیں-

اس جینس کی تقریباً 20 انواع معلوم ہیں' جن میں سے چار انواع پاکستان میں پائی جاتی ہیں-

1- عام طور پر لوریل چانا انٹرنیزل چانوں کو مس نہیں کرتا

(بعض دفعہ اس کا تھوڑا حصہ مس کرتا ہے)۔ سب کاڈلز ایک قطار میں .... نوع: ٹراون کوریکس

L. travancoricus (Beddome)

لوریل چانا پوری طرح انٹرنیزل سے مس کرتا ہے۔ سب کاڈلز دو قطاروں میں 2

2- دو نیزل چانے جن میں سے پچھلا چانا اگلے سے نمایاں طور پر چھوٹا۔ 8 سپرالیبلز .... نوع: سٹرائیٹس

L. striatus (Nikolsky)

دونوں نیزل چانے ایک جیسے۔ 9 سپرالیبلز............................ نوع: آ لیکس

L. aulicus (Linnaeus)

لائیکوڈان ٹراونکوریکس *Lycodon travancoricus* (Beddome)

جسمانی اوصاف: وینٹرلز 176 سے 206۔ سب کاڈلز 64 سے 74۔ اینل چانا ایک۔

جسم کی لمبائی 450 سے 500 ملی میٹر۔ دم 100 سے 125 ملی میٹر۔

عادات و خصائل: یہ سانپ عام طور پر پتھر کے ڈھیروں' غاروں اور درختوں کی چھال کے نیچے پایا جاتا ہے۔ رات کے وقت شکار کرتا ہے جس میں کرلے' چھپکلیاں اور مینڈک شامل ہیں۔ غصیلا نہیں' موقع ملنے پر کاٹ لیتا ہے۔ غیر زہریلا ہے۔

مارچ سے مئی تک 5 سے 7 انڈے دیتا ہے جن سے مئی سے جولائی تک بچے نکل آتے ہیں۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم نیلاہٹ مائل بھورا' جس پر ہلکے پیلے رنگ کی آڑی پٹیاں جو دونوں جانب دو شاخہ ہو جاتی ہیں اور اس طرح جسم پر تکونوں کی سی چھاپ بن جاتی ہے۔

خطرات: اس سانپ کا قدرتی ماحول تیزی سے انسانی دستبرد کی وجہ سے تباہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے اس سانپ کی تعداد دن بدن کم ہو رہی ہے۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ سانپ جنوبی ہند اور وسطی ہند میں پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں سندھ اور پنجاب سے ریکارڈ کیا گیا ہے۔

لائیکوڈان سٹرائیٹس *Lycodon striatus* (Nikolsky)

(تصویر نمبر 9)

جسمانی اوصاف: وینٹرلز 154 سے 195۔ سب کاڈلز 35 سے 58۔ جسم کی لمبائی 370 سے 425 ملی میٹر۔ دم 55 سے 60 ملی میٹر۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم نیلاہٹ مائل بھورا۔ جسم کے جانبین میں ہلکا پیلا اور سفید جال۔ جسم پر سفید یا پیلی آڑی پٹیاں۔

خطرات: یہ چھوٹا خوبصورت سانپ انسانی آبادی کے بڑھنے کی وجہ سے آہستہ آہستہ اپنے قدرتی ماحول سے محروم ہو رہا ہے۔

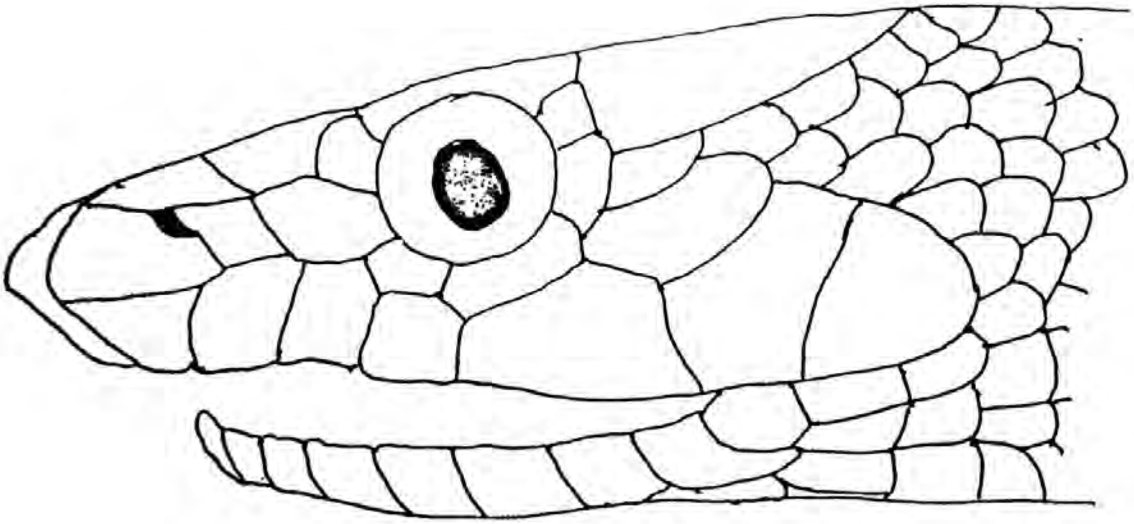

شکل 21 الف

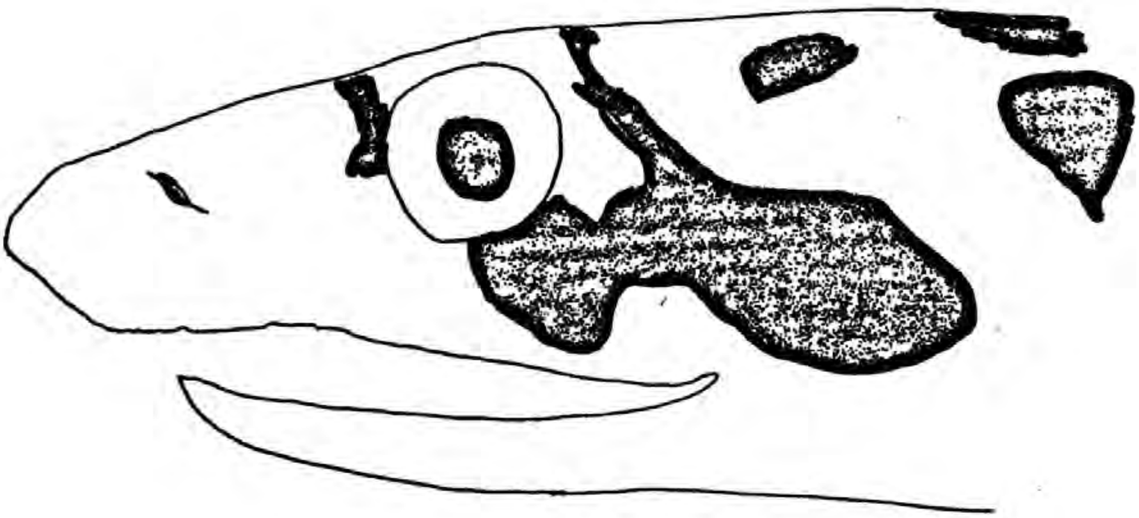

شکل 21 ب

شکل نمبر 21 : لائیٹورنکس رجوانی

الف : سر ایک جانب سے، ب : سر کی جانبی چھاپ

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ نوع تمام ہندوستان میں، پاکستان کے مختلف علاقوں مثلاً پنجاب، سندھ، بلوچستان اور شمالی مغربی سرحدی صوبہ کے میدانی علاقوں میں ملتی ہے۔ مغرب کی طرف یہ بحیرۂ کیسپین تک پھیلی ہوئی ہے۔

لائیکوڈان آلیکس (Linnaeus) *Lycodon aulicus*

(شکل نمبر17)

جسمانی اوصاف: وینٹرلز 172 سے 214۔ سب کاڈلز 57 سے 68۔ اینل چانا دو۔ جسم کی لمبائی 530 سے 700 ملی میٹر۔ دم 130 سے 140 ملی میٹر۔

عادات و خصائل: اپنی جینس کے دوسرے سانپوں کی طرح یہ بھی عام طور پر غاروں، پتھروں کے ڈھیر کے نیچے، کھوکھلے درختوں، قبرستانوں میں پایا جاتا ہے۔ رات کے وقت ہوشیار ہوتا ہے۔ مارچ سے مئی تک 5 سے 7 تک انڈے دیتا ہے جن سے مئی سے جولائی تک بچے نکل آتے ہیں۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم نیلا بھورا، جس پر 12 سے 19 سفید آڑی پٹیاں، بعض اوقات پٹیاں غائب اور صرف سفید داغ رہ جاتے ہیں۔

خطرات: اس سانپ کی قدرتی آبادی انسانی دستبرد میں ہونے کی وجہ سے دن بدن کم ہو رہی ہے۔

جغرافیائی پھیلاؤ: سری لنکا اور بحرہند کے دوسرے جزائر کے علاوہ سارے ہندوستان، جزائر ملایا، ہانگ کانگ، فلپائن، ماریشس، چین، آسام اور برما میں پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں سندھ، پنجاب اور صوبہ سرحد میں ملتا ہے۔

جینس: لائیٹورنکس *Lytorhynchus*

یہ جینس ریتلے علاقوں میں رہنے والے چھوٹے سانپوں پر مشتمل ہے۔ ان خاص سانپوں کے سر تنگ اور لمبے ہوتے ہیں اور تھوتھنی نمایاں طور پر لمبی ہوتی ہے۔ ان کا جسم باریک اور ملائم چمکتے ہوئے چانوں سے ڈھکا ہوتا ہے اور یہ ریت میں آسانی کے ساتھ رستہ بنا کر ریت کے اندر ہی اندر چلتے جاتے ہیں۔ ان کا جسم ریت میں رہنے کے لئے خاص طور پر موزوں ہوتا ہے۔

یہ رات کے وقت شکار کرتے ہیں۔ عام طور پر صحرائی چھپکلیاں اور کیڑے مکوڑے ان کی خوراک میں شامل ہیں۔ یہ شرمیلے سانپ ہیں اور پکڑے جانے پر کاٹنے کی کوشش نہیں کرتے۔

دو سے چار لمبوترے انڈے مارچ سے مئی کے دوران دیئے جاتے ہیں جو ایک لیسدار مادے کے ذریعے ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوتے ہیں۔ انڈے کی لمبائی 35 ملی میٹر اور گولائی 9 ملی میٹر ہوتی ہے۔

اس جینس کے چیدہ چیدہ اوصاف درج ذیل ہیں۔

سر گردن سے قدرے نمایاں، تھوتھنی لمبی نوکدار، آنکھیں بڑی اور عمودی پتلی، راسٹرل چانا بڑا، آگے کی طرف بڑھا ہوا اور نچلی طرف سے کھوکھلا۔ نتھنا دو نیزل چانوں کے درمیان ایک ترچھا سا سوراخ۔ چانے ملائم، جسم کے درمیان عام طور پر 19 یا بعض دفعہ 21 قطاروں میں۔ دم متناسب یا چھوٹی۔ سب کاڈلز منقسم دو رویہ۔

اس جینس کی چھ انواع معلوم ہوئی ہیں۔ جن میں سے تین پاکستان میں ملتی ہیں۔

1- راسٹرل چانا چوڑا .... نوع: رجوائی

L. ridgewayi Boulenger

راسٹرل چانا نوکدار 2

2- پانچواں سپرالیبیل آنکھ سے مس کرتا ہے۔ .... نوع: پراڈاکس

L. paradoxus (Günther)

سب لیبیلز کی ایک قطار کسی بھی سپرالیبیلز کو آنکھ سے مس نہیں کرنے دیتی .... نوع: مینارڈی

L. maynardi Alcock & Finn

لائیٹورنکس مینارڈی *Lytorhynchus maynardi* Alcock & Finn

(شکل نمبر 18 الف، 19، تصویر 11)

جسمانی اوصاف: نوکدار راسٹرل انٹرنیزل چانوں کے درمیان سے ہوتی ہوئی پری فرنٹل چانے کو مس کرتی ہے۔ آنکھ کے گرد 7 یا 8 چانوں کا گھیرا۔ ونٹرلز 196 سے 202۔ سب کاڈلز 58 سے 63۔ اینل چانے 2۔

جسم کی لمبائی 300 سے 350، دم 75 سے 100 ملی میٹر۔

عادات و خصائل: یہ سانپ رات کے وقت ریت سے باہر نکل کر شکار کرتا ہے۔ خطرے کے وقت فوری طور پر ریت میں غوطہ لگا جاتا ہے۔ تازہ پکڑا ہوا سانپ غصے کا اظہار بند منہ کے ساتھ بار بار حملہ آور ہو کر کرتا ہے اور اپنی دم ادھر ادھر ہلاتا جاتا ہے۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم ہلکا سنگتری یا گلابی، جس پر 36 سے 46 سیاہ آڑی دھاریاں، جسم زیریں جانب سے سفید۔

خطرات: یہ سانپ ریگستان میں پایا جاتا ہے جہاں انسانی عمل دخل زیادہ ہونے کی وجہ سے اس کی تعداد میں کمی کا خطرہ ہے۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ سانپ افغانستان کے جنوبی علاقوں میں ایران کے ساتھ ساتھ پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں یہ نوشکی کے ریگستانی علاقوں میں ملتا ہے۔

لائیٹورنکس پیراڈاکس *Lytorhynchus paradoxus* (Günther)

(شکل نمبر 18 ج، 20)

جسمانی اوصاف: تھوتھنی نسبتاً کم لمبی، پانچواں سپرالیبل چانا آنکھ کو مس کرتا ہے۔ ونٹرلز 169 سے 181۔ سب کاڈلز 40 سے 46۔ اینل چانے 2۔ کل لمبائی 370 ملی میٹر۔ دم 60 ملی میٹر۔

عادات و خصائل: ریتلے ٹیلوں کا باسی ہے۔ جھاڑیوں کی جڑوں میں چھپا بیٹھا رہتا ہے۔ رات کے وقت ہوشیار ہوتا ہے۔ خطرے کے وقت فوراً ریت میں غوطہ زن ہو جاتا ہے، مگر سخت زمین پر جسم کو لپیٹ کر گول گیند بن جاتا ہے۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم کا رنگ ہلکا بھورا یا ہلکا مٹیالا' جس پر 40 سے 51 بھورے یا سیاہ بڑے بڑے نشانات' جانبی طرف ہلکے رنگ کے چھوٹے داغ۔ پیٹ سفید' سر پر بڑا داغ اور آنکھوں کے پیچھے ایک کالی پٹی۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ سانپ پاکستان میں سندھ اور پنجاب کے ریتلے علاقوں میں پایا جاتا ہے۔

لائیٹورنکس رجوائی Boulenger *Lytorhynchus ridgewayi*

(شکل نمبر18 ب' 21- تصویر نمبر10)

جسمانی اوصاف: دوسرے دونوں ہم جنس سانپوں سے تھوتھنی کم تپلی اور لمبی ہوتی ہے۔ کوئی بھی سپرالبیل آنکھ کو مس نہیں کرتا۔ وینٹرلز 163 سے 172۔ سب کاڈلز 50 سے 55۔ اینل چانا ایک۔

جسم کی لمبائی 400 سے 450 ملی میٹر۔ دم کی لمبائی 75 سے 80 ملی میٹر۔

عادات و خصائل: یہ سانپ ریت کے ٹیلوں کے بجائے نرم مٹی کے میدان جن میں چھدری سی نباتات ہو' پایا جاتا ہے۔ یہ چھپکلیوں کو جسم کے بلوں میں کس کر کھا جاتا ہے۔ یہ بہت شرمیلا سانپ ہے۔ خطرے کے وقت فوری طور پر اپنا جسم لپیٹ کر گول ہو جاتا ہے اور سر چھپا لیتا ہے۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم ہلکا بھورا یا ہلکا مٹیالا' جس پر سیاہ کناروں والے بھورے داغوں کی قطار' دونوں اطراف میں غیر نمایاں چھوٹے داغ۔ سر پر ایک بڑا داغ جس کی اطراف آنکھوں کی طرف جاتی ہیں اور منہ تک پہنچ جاتی ہیں۔

جغرافیائی پھیلاؤ: جنوب مشرقی ایران' جنوب مشرقی افغانستان' بحیرۂ کیسپین تک روس کے علاقہ میں پھیلا ہوا ہے۔

جینس: بوئیگا *Boiga* (بلی سانپ)

یہ جینس درختوں پر رہنے والے مخصوص سانپوں پر مشتمل ہے۔ یہ چھوٹے سانپ رات کے وقت ہوشیار ہوتے ہیں۔ پرندے' انڈے' چھپکلیاں اور کیڑے مکوڑے ان کی خوراک میں شامل ہیں۔ یہ درختوں کی شاخوں میں پتوں کے اندر چھپ کر بیٹھے رہتے ہیں۔ ان کا درختوں کی طرح بھورا رنگ اور چھاپ انہیں غیر نمایاں کر دیتی ہے۔ خطرے کے وقت زور سے حملہ آور ہوتے ہیں۔ غیر زہریلے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ حملہ کرتے وقت منہ بند رکھتے ہیں۔ گویا اپنے دشمن کو کاٹ کھانے کا دھوکا دیتے ہیں۔

سر چوڑا' گردن سے بہت نمایاں۔ بڑی بڑی آنکھیں' آنکھ کی تپلی عمودی اور باریک ہونے کی وجہ سے آنکھیں بلی کی آنکھوں کی سی دکھائی دیتی ہیں۔ چنانچہ اسی نسبت سے انہیں "بلی سانپ" کہا جاتا ہے۔ جسم جانبین سے پچکا ہوا۔ چانے مستطیل نما لمبے' ظہری چانوں کی قطار بڑے چانوں پر مشتمل۔ وینٹرلز 212 سے 239' جب کہ سب کاڈلز 76 سے 92۔ اینل ایک۔

یہ سانپ 3 سے 11 انڈے مئی سے جون کے درمیان درختوں کی کھوؤں میں دیتے ہیں' جون اور جولائی کے درمیان بچے نکل آتے ہیں۔

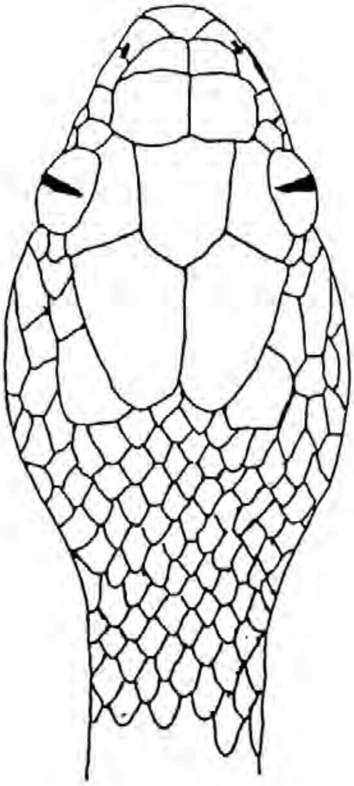

شکل 22 الف

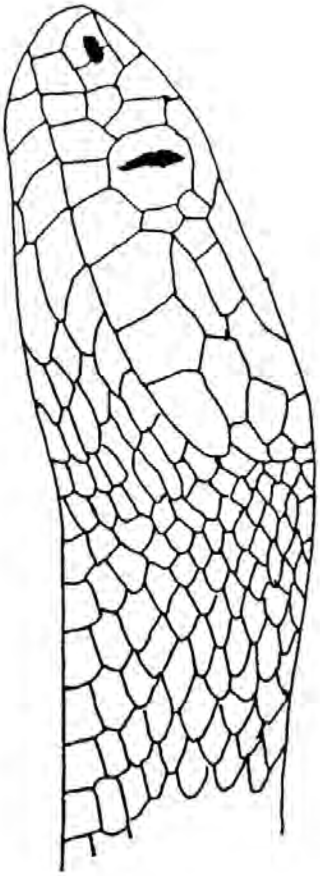

شکل 22 ب

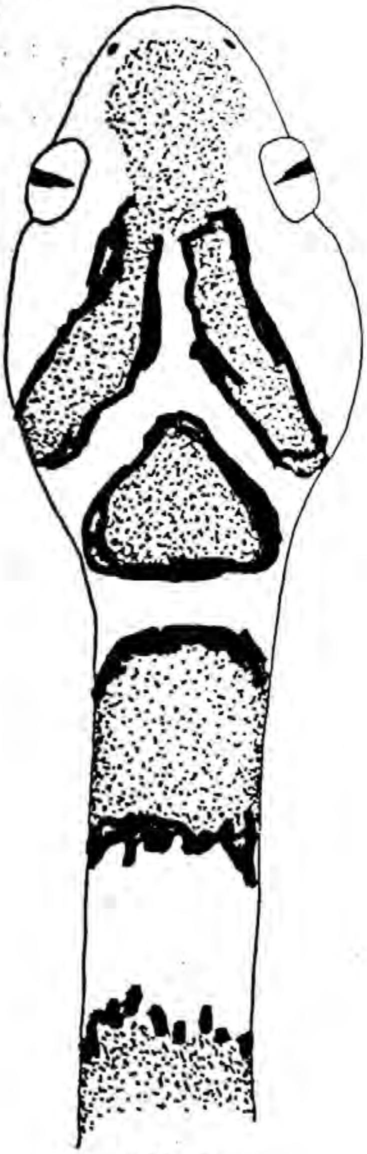

شکل 22 د

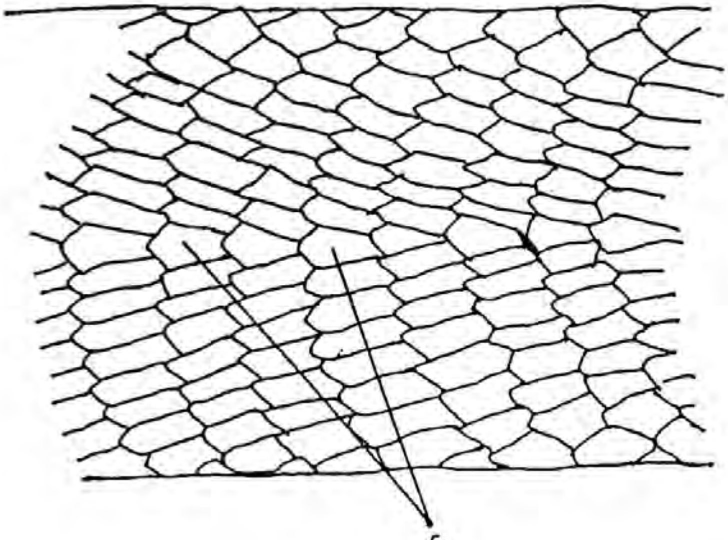

شکل 22 ج

شکل نمبر 22 : بونیجاٹرائیگونیٹا

الف : سر بالائی جانب سے ، ب : جانب سے ،

ج : جسم کے چانے، درمیانے بالائی (ت)، د : بالائی چھاپ۔

اس جینس میں بارہ انواع پائی جاتی ہیں' جن میں دو انواع پاکستان میں ملتی ہیں۔ یہ دو انواع چانوں کی تعداد کے لحاظ سے ایک جیسی ہیں' مگر رنگ اور چھاپ کے علاوہ ان کا جغرافیائی پھیلاؤ مختلف ہے۔ ان کے عادات و خصائل ایک جیسے ہیں۔ انہیں جسمانی رنگ اور چھاپ کے علاوہ جغرافیائی پھیلاؤ کے ذریعہ پہچانا جاتا ہے۔

بوئیجا ٹرا ئیگونیٹا (Schneider) *Boiga trigonata*

(شکل نمبر22- تصویر نمبر12)

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم ہلکا بھورا جو جانبین کی طرف ہلکا مٹیالا ہو جاتا ہے۔ جسم کی ظہری جانب 40 سے 50 منحنی سیاہ کناروں والی آڑی ترچھی پٹیاں' جو جسم کے اگلے حصے میں نمایاں اور پچھلے حصے میں بتدریج کم نمایاں ہوتی جاتی ہیں۔ پیٹ مٹیالا سفید' جس پر گہرے بھورے اور کالے چھوٹے داغ۔ سر پر "ʎ" شکل کا داغ جس کے پچھلے سرے پر ائیلز پڑ جاتے ہیں۔

جغرافیائی پھیلاؤ: سکم' شمالی بنگلہ دیش' ہندوستان اور سری لنکا۔ اس کے علاوہ یہ نوع بحیرۂ کیسپین تک پھیلی ہوئی ہے۔

بوئیجا میلانو سفیلس (Annandale) *Boiga melanocephala*

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم کا رنگ قدرے گہرا بھورا۔ سر سیاہ جس پر سفید شکل "ʎ" کا نشان۔ جسم پر آڑی سفید پٹیاں جن کے گرد کالا گھیرا نہیں ہوتا۔ پیٹ سفید جس پر کالے داغ مفقود۔

جغرافیائی پھیلاؤ: مغربی بلوچستان سے ایران اور سعودی عرب تک۔ شمال میں ازبکستان تک ملتا ہے۔

جینس: اولیگوڈان *Oligodon* (ککری سانپ)

اس جینس میں سر مخصوص طور پر چھوٹا اور بالائی جبڑے کے دانت بڑے بڑے اور خمیدہ' ان کی شکل گورکھوں کی مخصوص کرپان جسے "ککری" کہا جاتا ہے جیسی ہوتی ہے۔ اس مماثلت کی وجہ سے ان سانپوں کو "ککری" سانپ کہا جاتا ہے۔

یہ چھوٹے' درمیانے قد کے سانپوں کی جینس ہے' جو جسمانی طور پر مضبوط مگر عادات کے لحاظ سے قدرے سست ہوتے ہیں۔ خطرے کے وقت پھنکارتے نہیں بلکہ جسم اکٹھا کرکے بیٹھ جاتے ہیں۔ خوراک جانوروں کے انڈوں پر مشتمل ہے۔ انڈا کھاتے وقت لمبے دانت انڈے کے خول کو پھاڑ دیتے ہیں۔ انڈے کا مادہ نگل لیا جاتا ہے اور خول باہر پھینک دیا جاتا ہے۔ بعض دفعہ سانپ دانتوں کی مدد سے انڈے میں سوراخ کرکے انڈے میں داخل ہو جاتا ہے اور مواد ہڑپ کر لیتا ہے۔ بعض اوقات یہ سانپ اپنے انڈے بھی کھا جاتا ہے۔ کیڑے مکوڑے اور چھوٹی چھپکلیاں بھی اس سانپ کی خوراک میں شامل ہیں۔

مارچ سے مئی تک 5 سے 8 تک انڈے دیئے جاتے ہیں' جن سے مئی سے جولائی تک بچے نکل آتے ہیں۔

اس جینس کے دو انواع پاکستان میں ملتی ہیں۔

1- جسم کے درمیان 15 چانوں کی قطاریں۔ گردن پر ایک موٹی گہری بھوری پٹی .... نوع: ٹینیو لیٹس

O. taeniolatus (Jerdon)

جسم کے درمیان 17 چانوں کی قطاریں۔ سر اور گردن پر دو گہرے بھورے "n" شکل نشانات .... نوع: آرنینسز

O. arnensis (Shaw)

اولیگوڈان ٹی نیو لیٹس (Jerdon) *Oligodon taeniolatus*

(شکل نمبر23، تصویر نمبر13)

جسمانی اوصاف: لوریل ایک۔ سپرالیبیلز7، تیسرا اور چوتھا آنکھ سے مس کرتا ہے۔ جسم کے درمیان 15 چانوں کی قطاریں۔ ونٹرلز 158 سے 218۔ سب کاڈلز 29 سے 56۔

جسم کی لمبائی 450 سے 590 ملی میٹر۔ دم 58 سے 63 ملی میٹر۔

عادات و خصائل: یہ سانپ عام طور پر سخت زمین کی اجاڑ جگہوں یا نخلستانوں میں پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح شہروں سے باہر باغات میں رات کے وقت پکڑے جاسکتے ہیں۔ یہ چھوٹا سانپ آہستہ آہستہ چلتا ہے۔ خطرے کے وقت اپنے جسم کو پھیلا لیتا ہے اور جسم کے کنڈل بنا لیتا ہے۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم کا رنگ ہلکا خاکی یا پیلا۔ جسم پر 36 سے 47 تنگ لہردار گہری نیالی پٹیاں جن کے سفید کنارے ہوتے ہیں۔ گردن کے اگلے حصے میں "W" شکل کی پٹی۔ پیٹ سفید۔

خطرات: اجاڑ جگہوں کو تیزی سے زیر کاشت لایا جا رہا ہے جس سے اس کے قدرتی ماحول میں تبدیلیاں آ رہی ہیں اور اس کی قدرتی آبادی آہستہ آہستہ گھٹ رہی ہے۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ سانپ بہار سے لیکر سارے ہندوستان مع جنوبی ہندوستان اور سندھ، پنجاب نیز جنوب مشرقی بلوچستان میں ملتا ہے۔

اولیگوڈان آرنینسز (Shaw) *Oligodon arnensis*

(شکل نمبر24، تصویر نمبر14)

جسمانی اوصاف: عام طور پر لوریل چانا پری فرنٹل چانے میں مدغم ہو جاتا ہے۔ سپرالیبیلز6 سے 7، دوسرا، تیسرا یا تیسرا، چوتھا آنکھ کو مس کرتا ہے۔ جسم کے درمیانی 17 چانوں کی قطاریں۔ ونٹرلز 164 سے 202۔ سب کاڈلز 49 سے 59۔ جسم کی لمبائی 610 سے 640 ملی میٹر۔ دم 80 سے 100 ملی میٹر۔

عادات و خصائل: یہ نوع عام طور پر مرطوب گھاس کے میدانوں میں، جوہڑوں اور نہروں کے کنارے مرطوب گھاس میں پایا جاتا ہے۔ عام طور پر دن کے وقت فعال ہوتا ہے اور شکار کرتا ہے۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم کا رنگ گہرا بھورا جو جانب کی طرف کم گہرا ہو جاتا ہے۔ اوائل عمر میں جسم زیادہ گہرا رنگ اور سرخ ہوتا ہے۔ جسم

پر 32 سے 41 سفید کناروں والی کالی آڑی پٹیاں ہوتی ہیں۔ گردن کے شروع میں "V" شکل کے دو آگے پیچھے سیاہ نشان۔ ایک ایسا ہی نشان آنکھوں کے درمیان۔

خطرات: نئی جگہوں کے سیراب ہونے سے اسی نوع کے قدرتی ماحول میں گو اضافہ ہوا ہے، مگر انسان کی سانپ دشمنی کی وجہ سے اس نوع کی قدرتی آبادی میں اضافہ ہونے کے بجائے کمی ہوئی ہے۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ نوع بنگال اور نیپال سے ہوتی ہوئی سارے ہندوستان اور سری لنکا تک پھیلی ہوئی ہے۔ پاکستان میں یہ نوع سندھ، پنجاب اور آزاد کشمیر سے ریکارڈ کی گئی ہے۔

جینس: ساموفس *Psammophis*

یہ جینس صحرائی باریک اور پھرتیلے لمبے سانپوں پر مشتمل ہے۔ یہ سانپ ریت پر بڑی سرعت کے ساتھ دوڑتے ہیں۔ اسی نسبت سے انہیں "تیر مار" کہا جاتا ہے۔ سر لمبا، آنکھیں بڑی اور نمایاں، آنکھ کے سامنے گہرائی کے باعث یہ سانپ دائیں بائیں کے علاوہ سامنے بھی بہ آسانی دیکھ سکتے ہیں۔ خطرے کے وقت جھاڑیوں یا گھاس میں ساکت کھڑے ہو جاتے ہیں، ان کے جسم کا رنگ ان کے ماحول میں ان کی پہچان مشکل کر دیتا ہے۔ عام طور پر جھاڑیوں پر چڑھ جاتے ہیں۔ صحرائی بستیوں میں گھروں کی دیواریں پھاند کر اکثر اندر گھس جاتے ہیں۔

یہ سانپ ریت میں دوسرے صحرائی سانپوں کی طرح گھس نہیں سکتے، اس لئے یہ کسی صحرائی جانور کے بل کو استعمال کرتے ہیں یا پھر کسی پتھر کے نیچے بیٹھے رہتے ہیں۔ دن کے وقت ہوشیار ہوتے ہیں۔ صحرائی چھپکلیوں کو شکار کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ صحرائی پرندوں اور ان کے انڈوں کو شکار کرتے ہیں۔

مارچ سے مئی تک 6 سے 10 انڈے دیئے جاتے ہیں جو 35 ملی میٹر لمبے اور گولائی میں 20 ملی میٹر ہوتے ہیں۔ جولائی اگست میں بچے نکل آتے ہیں۔

اس جینس کے سانپ ایشیاء اور افریقہ کے صحرائی علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔

اس جینس کی چار انواع پاکستان میں ملتی ہیں، جنہیں درج ذیل طریق سے پہچانا جا سکتا ہے۔

-1 ایٹل چانا ایک .... نوع: لائی تھی

P. leithi (Gunther)

ایٹل چانے دو 2

-2 نیزل چانا تقسیم شدہ 3

نیزل چانے کی غیر مکمل تقسیم .... نوع: کنڈا نیرس

P. condanarus (Merrem)

-3 دوسرا لیبیلز (چوتھی اور پانچویں یا پانچویں اور چھٹی) آنکھ کو مس کرتی ہیں .... نوع: شکو کاری

P. schokari (Forskal)

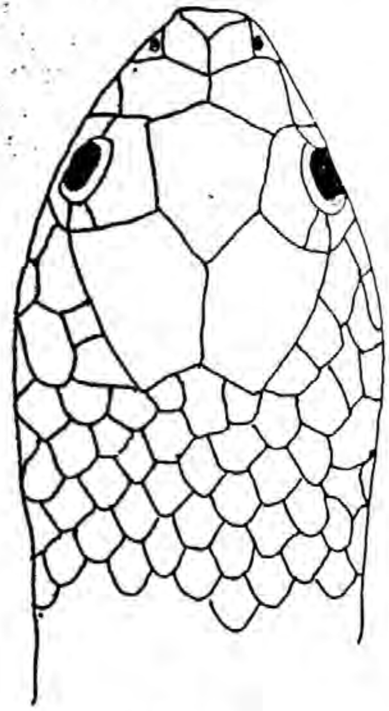

شکل 24 الف

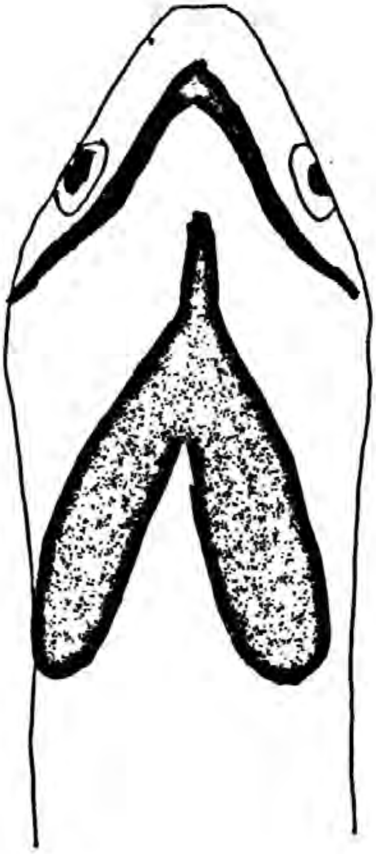

شکل 24 ب

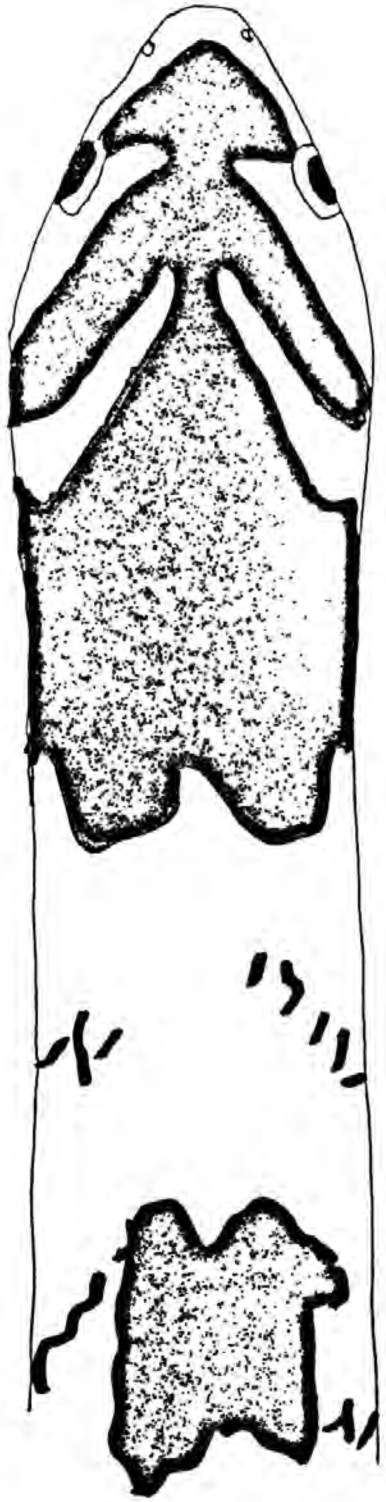

شکل 23

شکل نمبر 24 : اولیگوٹان آرنینسس

الف : سر کے چانے بالائی جانب سے

ب : سر کی بالائی چھاپ

شکل نمبر 23 : اولیگوٹان ٹینیو لیٹس

سر اور جسم کی چھاپ بالائی جانب سے

تین سپرا لیبیلز(چوتھی، پانچویں اور چھٹی) آنکھ کو مس کرتی ہیں.. نوع: لائنو لیٹس

P. lineolatus (Brandt)

سامو فس شکوکاری (Forskal) *Psammophis schokari*

(تصویر نمبر15)

جسمانی اوصاف: ٹمپورل 2+2- سپرا لیبیلز8 یا 9- وینٹرلز 164 سے 187- سب کاڈلز 118 سے 134- عام طور پر اینل 2- جسم کی لمبائی 500 سے 750 ملی میٹر- دم 70 سے 80 ملی میٹر-

عادات و خصائل: یہ سانپ صحرائی میدانوں، ریت کے ٹیلوں میں پایا جاتا ہے، جہاں کچھ گھاس پھونس ہو- یہ کسی جانور کے بل میں یا پتھر وغیرہ کے نیچے رہتا ہے- یہ سانپ اکثر جھاڑیوں پر چڑھ جاتا ہے- عام طور پر دن کے وقت ہوشیار ہوتا ہے- سخت گرمی کے دنوں میں شام کے بعد نکلتا ہے- یہ بہت ہوشیار اور تیز سانپ ہے- عام طور پر صحرائی چھپکلیوں اور پرندوں کو کھاتا ہے-

جسمانی رنگ اور چھاپ: اس سانپ کا رنگ بہت مختلف ہوتا ہے- جسم کا رنگ ہلکا جو گیا، ہلکا پیلا، گہرا بھورا یا مٹیالا- سر پر متناسب نشانات، ایک سیاہ دھاری تھوتھنی سے آنکھوں تک- پیٹ درمیان میں نیلاہٹ مائل مٹیالا اکثر سرخی مائل یا سیاہ-

عام طور پر جسم کی بالائی جانب پانچ دھاریاں، پہلا جوڑا دہاری سفید- دوسری ہلکی پیلی سے پیلی، جانب کی دھاریوں کے کنارے سیاہ یا سیاہ دھبے دار- بعض دفعہ اس نوع کا رنگ یکساں مٹیالا یا بھورا ہوتا ہے- اس نوع کو صرف رنگ اور چھاپے سے پہچانا نہیں جا سکتا کیونکہ بعض اوقات دھاریوں میں فرق کرنا مشکل ہوتا ہے-

خطرات: صحرائی علاقے کے اردگرد بستیاں آباد ہونے کی وجہ سے صحرائی علاقوں میں لوگوں کا آنا جانا زیادہ ہوگیا ہے- چنانچہ اس وجہ سے اس نوع کے سانپ اکثر مارے جاتے ہیں- اس طرح ان کی قدرتی آبادی تیزی سے گھٹ رہی ہے-

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ نوع مراکش سے تمام شمالی افریقہ، سعودی عرب، ایران، جنوبی ترکستان، کشمیر اور سندھ تک پھیلی ہوئی ہے اور پاکستان کے پہاڑی علاقہ کے علاوہ میدانی علاقوں میں بھی پائی جاتی ہے-

سامو فس لائی تھی Günther *Psammophis leithi*

(شکل نمبر25- تصویر نمبر16)

جسمانی اوصاف: ٹمپورلز 1+2- سپرا لیبیلز8- وینٹرلز 167 سے 187- سب کاڈلز 96 سے 109-

جسم کی لمبائی 750 سے 800 ملی میٹر- دم 60 سے 100 ملی میٹر-

عادات و خصائل: یہ نوع سندھ میں دلدلی علاقوں کے گرد گھاس کے میدانوں میں پائی جاتی ہے- بعض جگہوں پر مٹی یا ریت کے صحرائی علاقے جہاں جھاڑیاں وغیرہ ہوں، وہاں بھی پائی جاتی ہے-

یہ نوع بھی دن کے وقت فعال ہوتی ہے۔ اکثر درختوں اور جھاڑیوں پر چڑھ جاتی ہے۔ گو یہ سانپ بہت تیز ہے لیکن بعض اوقات بے حس و حرکت کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس طرح کھڑا اس وقت ہوتا ہے جب اچانک کھلی جگہ پر کوئی خطرہ محسوس کرتا ہے۔ اس کی خوراک میں صحرائی چھپکلیاں شامل ہیں۔ عام طور پر پکڑے جانے پر کاٹتا نہیں۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم کا رنگ مٹیالا پیلا یا ہلکا زرد، جانبین کی طرف گہرا۔ ایک جوڑا سیاہ یا بھوری دھاریوں کا جو انٹرنیزلز سے شروع ہو کر جسم کے اوپر اوپر جسم کی ساری لمبائی تک جاتی ہیں اور دم کے بالائی جانب آپس میں مل جاتی ہیں۔ ایک سیاہ دھاری آنکھوں سے گزرتی ہوئی جسم تک جاتی ہے۔

دو قطاریں سرخی مائل بھورے نشانوں کی گردن کی نچلی جانب۔ پیٹ درمیان میں سنگتری پیلا۔

خطرات: صحرائی علاقوں میں انسانی عمل دخل بڑھ جانے سے اس نوع کی قدرتی آبادی کو نقصان پہنچ رہا ہے۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ نوع وسطی ہندوستان سے وزیرستان، سندھ اور جنوبی بلوچستان تک پھیلی ہوئی ہے۔

ساموفس لائینیو لیٹس (Brandt) *Psammophis lineolatus*

(تصویر نمبر17)

جسمانی اوصاف: ٹمپورلز 2+2 یا 2+3- سپرالیبیلز9- وینٹرلز 174 سے 186- سب کاڈلز 72 سے 90- اینل 2- جسم کی لمبائی 600 سے 750 ملی میٹر، دم 160 سے 190 ملی میٹر۔

عادات و خصائل: یہ سانپ اپنی جینس کے دوسرے سانپوں کی طرح دن کے وقت فعال ہوتا ہے۔ عام طور پر یہ صحرائی علاقے میں جہاں جھاڑیاں اور گھاس پھونس ہو، پایا جاتا ہے۔ اس کی خوراک میں صحرائی چھپکلیاں شامل ہیں۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم کا رنگ مٹیالا بھورا، آنکھ سے آتی ہوئی ایک کالی دھاری جسم کی ایک طرف تمام لمبائی کے ساتھ ساتھ جاتی ہے۔ جسم کا درمیانی حصہ بھورا، اکثر چانے سیاہ گھیرے والے۔ ایک اور سیاہ دھاری بالائی پانچویں اور چھٹے چانے سے دونوں طرف گزرتی ہے۔ سر نوع لائی تمی کی طرح چھاپ والا۔ پیٹ درمیان سے نارنجی پیلا جس پر سیاہ دھبے۔

خطرات: اپنی جینس کے دوسرے سانپوں کی طرح اس کے قدرتی ماحول میں بھی انسانی عمل دخل کی وجہ سے اس کی قدرتی آبادی گھٹتی جا رہی ہے۔

اس جینس کی قدرتی عادت کہ خطرے کے وقت اپنے آپ کو بے حس و حرکت کھڑا رکھنا، انہیں نقصان پہنچا رہی ہے۔ اس عادت کی وجہ سے یہ تیز رفتار صحرائی سانپ بڑی تعداد میں انسان کی سانپ دشمنی کی بھینٹ چڑھ رہے ہیں۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ وسطی ایشیاء کی نوع ہے۔ یہ بحیرۂ کیسپین سے لے کر ایران، منگولیا اور چین تک پھیلی ہوئی ہے۔ پاکستان میں صرف کوئٹہ کے اردگرد پائی جاتی ہے۔

Psammophis condanarus (Merrem) سامو فس کنڈانیرس

(تصویر نمبر18)

جسمانی اوصاف: نیزل چانا نامکمل طور پر تقسیم شدہ۔ ٹمپورلز 2+1- سپرا لیبیلز 8- وینٹرلز 156 سے 181- سب کاڈلز 75 سے 93- اینل 2- جسم کی لمبائی 800 سے 975 ملی میٹر۔ دم 150 سے 200 ملی میٹر۔

عادات و خصائل: عام طور پر یہ سانپ پانی کے اردگرد اونچی گھاس میں پایا جاتا ہے۔ اپنی جینس کے دوسرے سانپوں کی طرح یہ بھی صحرائی چھپکلیوں پر گذارہ کرتا ہے۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم ہلکا جوگیا یا سنہرا' دائیں بائیں دو گہری بھوری پٹیاں' جو سر تک نہیں پہنچتیں۔ ایک سرخی مائل بھوری پٹی پہلی دوسری اور تیسری چانوں کی قطار پر' دونوں جانب یہ آنکھ میں سے گزر کر تھوتھنی کی جانب بڑھتی ہے۔

پیٹ کا درمیانی حصہ ہلکا پیلا' جس کی جانب پر ایک باریک سرخی مائل بھوری پٹی۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ نوع بنگال سے لے کر سارے ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہے۔ پاکستان میں سندھ' پنجاب اور سرحدی صوبہ میں ملتی ہے۔

جینس: کولوبر *Coluber*

یہ جینس لمبے' باریک اور تیز رفتار سانپوں پر مشتمل ہے جو شمالی افریقہ سے لے کر بنگلہ دیش تک پھیلے ہوئے ہیں۔

سر کے چانے بڑے اور مترتب۔ جسم کے چانے ملائم بغیر ابھار' وینٹرلز جسم کی چوڑائی۔ جتنی چوڑی آنکھیں بڑی' پتلی گول' سر لمبوترا' دم باریک اور لمبی' سب کاڈلز اور اینل چانا تقسیم شدہ ہوتے ہیں۔

کولوبر سانپ میدانی علاقوں سے مخصوص ہیں۔ بعض کم اونچی پہاڑیوں پر بھی ملتے ہیں۔ تیز رفتاری کے باعث انہیں "رے سرز" (racers) کہا جاتا ہے۔ ضرورت کے وقت درخت پر چڑھ سکتے ہیں۔ عام طور پر رات کے وقت فعال ہوتے ہیں۔ بہت پھرتیلے اور ہوشیار ہیں۔

قابو آیا ہوا سانپ پھنکارے بغیر بار بار حملہ آور ہوتا ہے اور کاٹ لیتا ہے۔ تولیدی عمل مارچ سے اپریل تک ہوتا ہے۔ مادہ سانپ اپریل سے مئی تک 6 سے 10 تک لمبوترے انڈے دیتی ہے جن سے مئی جون کے دوران بچے نکل آتے ہیں۔

کولوبر سانپ کی خوراک میں چھوٹے چوہے' چھپکلیاں اور مینڈک شامل ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف قسم کے کیڑے مکوڑے بھی کھائے جاتے ہیں۔ نگلتے وقت شکار کو اچھی طرح چبایا جاتا ہے۔ درختوں اور مکانوں کی چھتوں پر چڑھ کر پرندوں اور انڈوں کا شکار کیا جاتا ہے۔

جینس کولوبر کی پاکستان میں چار انواع پائی جاتی ہیں۔ پاکستان کے کولوبر سانپوں کی نوعی پہچان ایک بڑا مسئلہ ہے' کیونکہ ان انواع کے جسمانی اوصاف آپس میں بڑی حد تک ملتے ہیں۔ مندرجہ ذیل کلید پہچان کی مدد سے ان چار انواع کو بڑی حد تک پہچانا جا سکتا ہے۔

-1 جسم کے درمیان چانوں کی 19 قطاریں.. 2

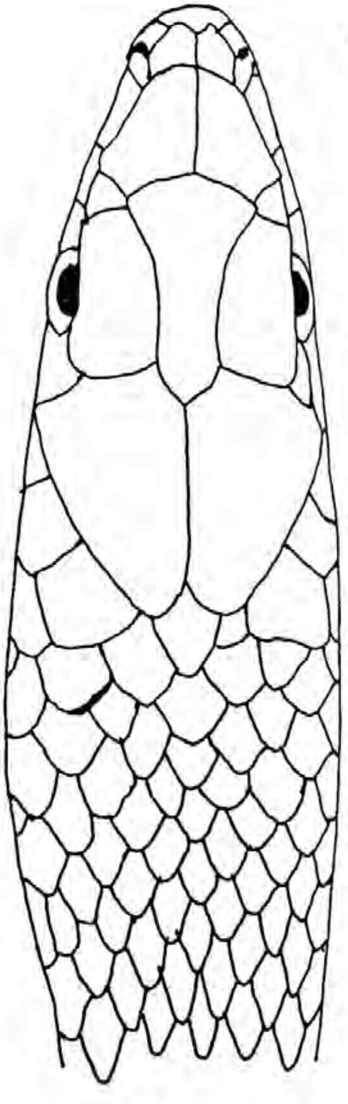

شکل 25 الف

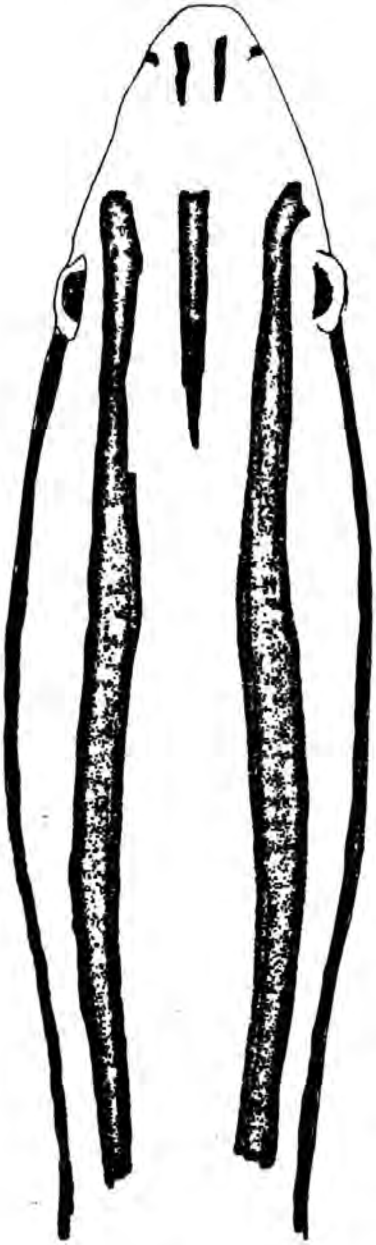

شکل 25 ج

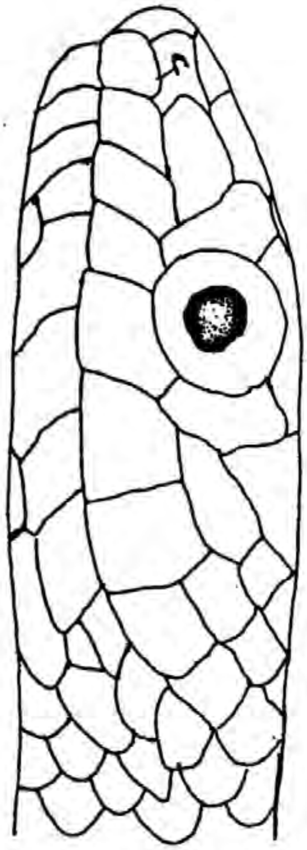

شکل 25 ب

شکل نمبر 25 : پسامو فس لائیتھی

الف : سر کے چانے بالائی جانب سے

ب : جانب سے

ج : سر کی چھاپ بالائی جانب سے -

جسم کے درمیان چانوں کی 21 قطاریں .... ریورجیری

C. ravergieri Menetries

-2 صرف ایک (پانچویں) سپرالیبل آنکھ کو مس کرتی ہے۔ جسم کی بالائی چھاپ سیاہ کالی

آڑی پٹیاں، پٹیوں میں شامل چانے پوری طرح گہرے سیاہ .... جینس: کیرالینی

C. karelini Brandt

دو سپرا لیبیلز آنکھ کو مس کرتی ہیں 3

-3 وینٹرلز 199 سے 211- سب کاڈلز 82 سے 119- جسم کی ظہری چھاپ مستطیل نما

آڑے داغوں سے بنی ہوئی۔ داغوں میں شامل چانوں کے کنارے سیاہ۔.. جینس: وینٹرو میکولیٹس

C. ventromaculatus (Gray & Hardwicke)

وینٹرلز 205 سے 244- سب کاڈلز 110 سے 144- ظہری چھاپ چھوٹے داغوں سے

بنی ہوئی یا جسم یکساں طور پر مٹیالا۔ داغوں میں شامل چانے یکساں مٹیالے۔ .... جینس: روڈو ریکس

C. rhodorachis (J. Anderson)

کولوبر کیرالینی *Coluber karelini* Brandt

(شکل نمبر26' ii'iii'iv- شکل نمبر27 الف- تصویر نمبر19)

جسمانی اوصاف: سپرا لیبیل 9- عام طور پر پانچواں آنکھ کو مس کرتا ہے (بعض دفعہ کوئی سپرا لیبیل بھی آنکھ سے مس نہیں کرتا)- وینٹرلز 192 سے 220- سب کاڈلز 85 سے 117- جسم کی لمبائی 700 سے 900 ملی میٹر- دم 175 سے 225 ملی میٹر-

عادات و خصائل: یہ سانپ پاکستان میں مغربی بلوچستان میں ملتا ہے۔ عام طور پر پتھریلے علاقوں میں جہاں گھاس وغیرہ ہو، پایا جاتا ہے۔ پہاڑی جنگلی علاقے اس کے لئے موزوں ترین ہیں۔ دوسرے کولوبر سانپوں کی طرح موقع ملنے پر کاٹ کھاتا ہے۔ غیر زہریلا ہے۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم ہلکا مٹیالا یا سرخی مائل یا بھورا، جس کے درمیان 52 سے 56 سیاہ کالی چھوٹی آڑی پٹیاں، جانب کی طرح سیاہ چھوٹے چھوٹے داغوں کی قطار۔ پٹیوں میں شامل چانے پوری طرح سیاہ (شکل نمبر27 الف)۔ آنکھ کے نیچے اور ٹمپورل پر ایک ایک سیاہ ترچھا لمبا نشان، پیٹ سفید۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ نوع بحیرۂ کیسپین سے لے کر ایران تک پھیلی ہوئی ہے پاکستان میں یہ شمالی بلوچستان تک آتی ہے اور کوئٹہ، پشین کے علاقہ میں ملتی ہے۔ اسے چترال سے بھی پکڑا گیا ہے۔

کولوبر ریوری جیری *Coluber ravergieri* Menetries

(تصویر نمبر20)

جسمانی اوصاف: سپرا لیبیلز 9، 5 اور 6 آنکھ کو مس کرتی ہیں۔ جسم کے درمیان 21 چانوں کی قطاریں۔ وینٹرلز 197 سے 234- سب کاڈلز 82 سے 101- جسم کی لمبائی 900 سے 1000 ملی میٹر، دم 210 سے 280 ملی میٹر۔

عادات و خصائل: یہ نوع بھی گھاس والے پہاڑی علاقے میں پائی جاتی ہے۔ اس کی خوراک میں عام طور پر کیڑے مکوڑے اور چھپکلیاں شامل ہیں۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم ہلکا مٹیالا بھورا، جسم پر 61 جوگیا رنگ کے نشان جن کے دونوں جانب اسی رنگ کے چھوٹے داغ ہوتے ہیں۔ سر پر غیر نمایاں سیاہ داغ، آنکھ کے پیچھے ایک ترچھا نشان۔ پیٹ ہلکا بھورا یا مٹیالا سفید۔

خطرات: شمالی بلوچستان اور چترال میں پہاڑی جنگلات کی صفائی کولوبر کیرالینی اور کولوبر ریور جیری کے لئے نقصان دہ ثابت ہوئی ہے۔ اسی طرح افغانستان کے حالات کی وجہ سے اس کے قدرتی ماحول میں انسانی عمل دخل کے باعث ان دونوں انواع کی قدرتی آبادی پر منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ وسطی ایشیاء کی نوع ہے اور بحیرۂ کیسپین سے منگولیا اور شمالی بلوچستان تک ملتی ہے۔ پاکستان میں چترال سے لے کر قلات، بلوچستان تک پائی جاتی ہے۔

کولوبر روڈو ریکس (J. Anderson) *Coluber rhodorachis*

(شکل نمبر26 i- 27 ب۔ تصویر نمبر22)

جسمانی اوصاف: سپرا لیبلز 9، 5 اور 6 آنکھ سے مس کرتے ہیں۔ وینٹرلز 205 سے 252- سب کاڈلز 110 سے 144- جسم کی لمبائی 900 سے 1000 ملی میٹر۔ دم 200 سے 285 ملی میٹر۔

عادات و خصائل: یہ سانپ خاص طور پر پہاڑی علاقوں میں پتھروں کے درمیان پایا جاتا ہے۔ خطرے کے وقت فوری طور پر گہری تنگ جگہوں میں پناہ لے لیتا ہے۔ یہ دن کے وقت فعال ہوتا ہے اور بڑی تیزی سے حرکت کرتا ہے۔ اس کی خوراک میں عام طور پر چھپکلیاں شامل ہوتی ہیں۔ یہ سانپ غصیلا ہے۔ پکڑے جانے پر مقابلہ کرتا ہے۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم کا رنگ مٹیالا یا سرخی مائل بھورا ہوتا ہے۔ جسم پر 57 سے 74 آڑے نشانات جو یکساں طور پر ہلکے سیاہ رنگ چانوں سے مل کر بنتے ہیں، یا پائے جاتے ہیں (شکل نمبر27 ج)۔ جانب کی طرف اسی رنگ کے چھوٹے نشانات ہوتے ہیں۔ جسم کا پچھلا حصہ عام طور پر ہلکا سیاہ اور بعض دفعہ پورا سانپ یک رنگ، ہلکا سیاہ ہوتا ہے۔ پیٹ سفید، پچھلا حصہ مٹیالا۔

خطرات: یہ نوع کم اونچی پہاڑیوں میں ملتی ہے۔ عام طور پر اس قسم کی پہاڑیاں بجری بنانے کے کام آتی ہیں۔ اس طرح اس سانپ کا ماحول تباہ و برباد ہو رہا ہے۔ ایسی ہی پہاڑیاں کوئلے کی کانیں ہونے کی وجہ سے اس نوع کی قدرتی آبادی روبہ انحطاط ہے۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ سانپ ترکستان، شام، عرب اور صومالی لینڈ تک پھیلا ہوا ہے۔ پاکستان میں لداخ سے سندھ تک پہاڑی علاقے میں ملتا ہے۔ اسی طرح بلوچستان میں پایا جاتا ہے۔ یہ سانپ میدانی علاقے میں نہیں پایا جاتا۔

کولوبر ونٹرومیکولیٹس Gray & Hardwicke *Coluber ventromaculatus*

(شکل نمبر26 vi'i- 27 ب۔ تصویر نمبر21)

جسمانی اوصاف: سپرا لیبیلز 9 (کبھی 8)' 5 اور 6 آنکھ سے مس کرتی ہیں۔ وینٹرلز 195 سے 213' سب کاڈلز 97 سے 115۔ جسم کی لمبائی 738 سے 1260 ملی میٹر۔ دم 150 سے 250 ملی میٹر۔

عادات و خصائل: یہ تیز سانپ عام طور پر گھاس کے میدانوں یا صحرائی علاقوں میں جہاں جھاڑیاں وغیرہ ہوں' پائے جاتے ہیں۔ عام طور پر یہ جھاڑیوں کی شاخوں پر چڑھ جاتے ہیں۔ یہ سانپ دن کے وقت فعال ہوتا ہے۔ اس کی خوراک میں مختلف قسم کی چھپکلیاں شامل ہیں۔ پرندے اور ان کے انڈے ہاتھ لگنے پر نگل لئے جاتے ہیں۔ یہ سانپ غصیلا نہیں ہے اور پکڑے جانے پر مقابلہ نہیں کرتا۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم مٹیالا سفید یا سرخی مائل بھورا ہوتا ہے۔ جسم پر 57 سے 74 آڑے نشانات۔ نشانات میں شامل چانوں کے کنارے سیاہ اور درمیان میں تقریباً سفید (شکل نمبر 27 ب)۔ جسم کے دائیں بائیں چھوٹے نشانوں کی قطار۔ جسم کا پچھلا حصہ تقریباً یک رنگ مٹیالا۔ پیٹ سفید۔

خطرات: یہ نوع کھلے میدانوں میں پائی جاتی ہے جہاں کہیں کہیں گھاس یا جھاڑیاں ہوں۔ اس طرح اس کا قدرتی ماحول اکثر کھیتی باڑی کے کام آتا ہے اور یہ بے ضرر سانپ اکثر مارا جاتا ہے۔ انسانی آبادی کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ اس نوع کے قدرتی ماحول میں انسانی عمل دخل دن بدن زیادہ سے زیادہ ہو رہا ہے اور یہ بے ضرر خوبصورت سانپ انسان کی سانپ دشمن طبیعت کی بھینٹ چڑھ رہا ہے۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ نوع بنگلہ دیش سے سارے ہندوستان کے میدانی علاقوں میں اور جنوبی ہندوستان سے لے کر پاکستان کے میدانی علاقوں میں اور پھر ازبکستان اور اسرائیل تک پھیلی ہوئی ہے۔

جینس: آئی رینس *Eirenis*

یہ جینس چھوٹے سانپوں پر مشتمل ہے اور اس کے بہت سے خواص جینس کولوبر سے ملتے ہیں۔ یہ باریک سانپ عام طور پر پہاڑی چٹانی علاقوں میں گھاس میں پائے جاتے ہیں۔ رات کے وقت فعال ہوتے ہیں۔ پتھروں کے نیچے چھپے بیٹھے رہتے ہیں۔ اس جینس کے چیدہ اوصاف میں سر تھوڑا سا پچکا ہوا' گردن غیر نمایاں۔ آنکھیں بڑی' پتلی گول' زندہ حالت میں غیر نمایاں' نیزل غیر منقسم' لوریل چانا مفقود یا بہت چھوٹا۔ پری اور پوسٹ آکولر ایک۔ اس جینس کی ایک نوع پاکستان میں پائی جاتی ہے۔

آئی رینس پرسیکا (Boettger) *Eirenis persica*

(شکل نمبر 29' تصویر نمبر 23)

جسمانی اوصاف: اس نوع کے عام خواص جینس کے اوصاف میں بیان ہو چکے ہیں۔ وینٹرلز کی تعداد 202 سے 238' سب کاڈلز 75 سے 99۔ سپرا لیبیلز 6 سے 8' چھٹی سے آٹھویں آنکھ کو مس کرتی ہیں۔ ٹمپورل 1+2' جسم کے چانے بغیر ابھار' اینل چانا منقسم۔

جسم کی لمبائی 378 سے 415 ملی میٹر۔ دم 40 سے 50 ملی میٹر۔

عادات و خصائل: جینس کے بیان میں درج ہو چکے ہیں۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم ہلکا بھورا یا ہلکا خاکستری' چانوں کا پچھلا حصہ سیاہ' بعض اوقات جسم کی ظہری جانب 50 سے 65 سیاہ آڑی پٹیاں

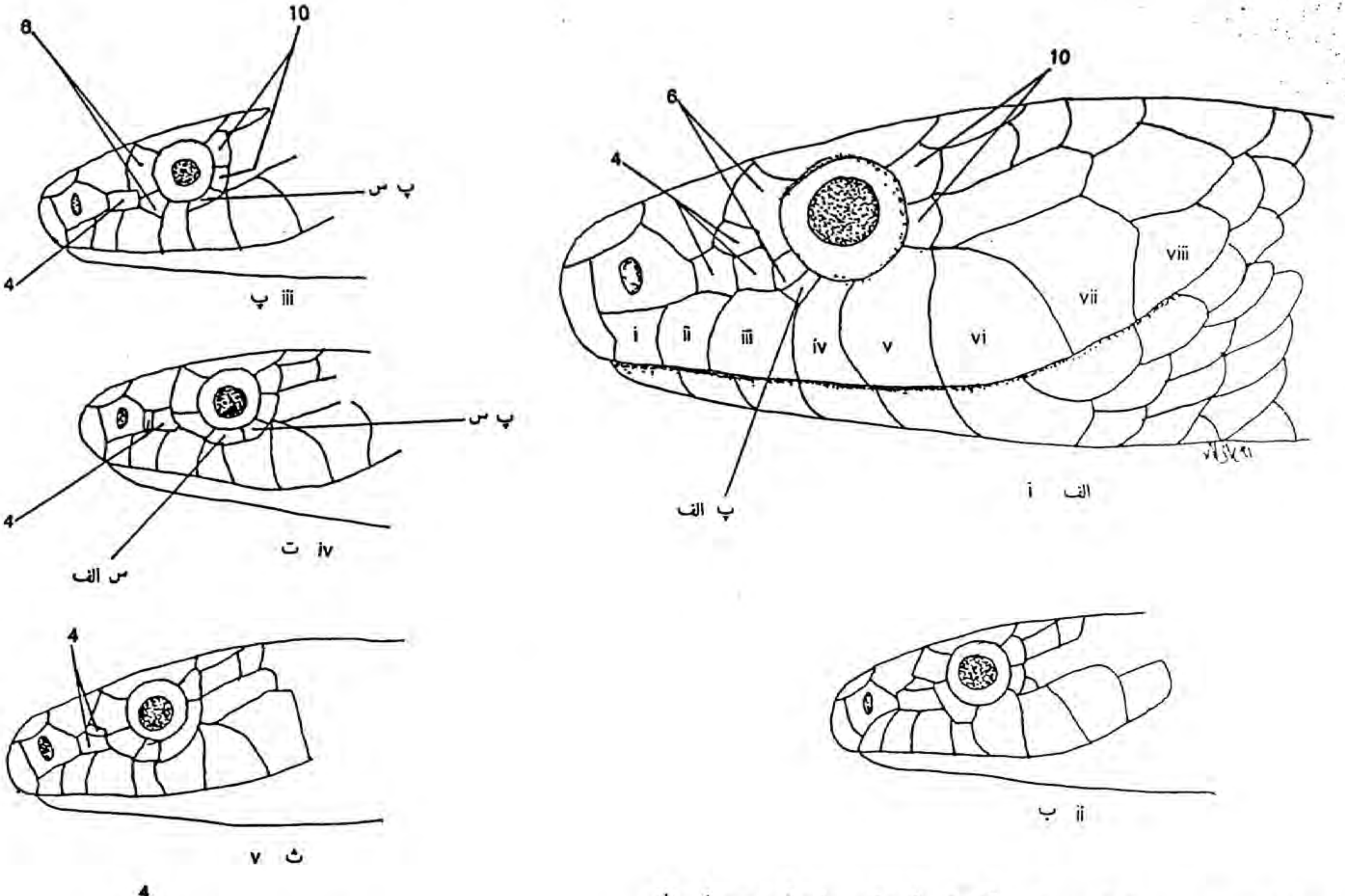

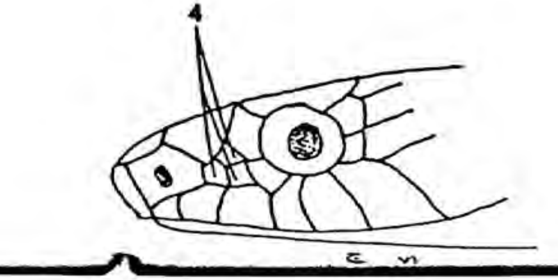

شکل نمبر 26 : کولوبر سانپ، آنکھ کے گرد کے چانے اور سپر الیبیلز

vi,i : کولوبر ونٹرومیکولیٹس .روڈورُیکس

ii تا v : کولوبر کیرالینی -

(پ س) پوسٹ سب آکولر، (پ ا) پری سب آکولر، (س ا) سب آکولر (باقی چانوں کے لیے ملاحظہ ہو شکل نمبر ۵)

نمایاں، آنکھ کے پیچھے اور گردن کے شروع میں ظہری جانب ایک گہرا بھورا آڑا نمایاں نشان، پیٹ سفید۔

خطرات: انسان کی سانپ دشمن فطرت کا شکار ہے۔

جغرافیائی پھیلاؤ: ترکستان، ایران اور عراق میں پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان میں بلوچستان، وزیرستان، سوات اور سندھ میں یہ نوع ملتی ہے۔

جینس: ٹائس *Ptyas* (دھامن سانپ)

یہ جینس مضبوط جسم، لمبے قد کے سانپوں پر مشتمل ہے۔ سنسکرت میں اس مماثلت سے انہیں دھامن (رسہ سانپ) کہا جاتا ہے۔ عرف عام میں انہیں "چوہے کھانے والے سانپ" کہا جاتا ہے۔ اس جینس کے چیدہ چیدہ اوصاف درج ذیل ہیں:

سر کا لوریل حصہ نمایاں طور پر بیٹھا ہوا۔ نتھنا بڑا جو دو نیزلز کے درمیان ہوتا ہے۔ انٹرنیزلز پری فرنٹلز سے چھوٹی ہوتی ہیں۔ ایک پری اور دو پوسٹ آکولرز، آٹھ سپرا لیبیلز چوتھی اور پانچویں آنکھ سے مس کرتی ہے۔ ٹمپورلز 2+2۔ پچھلی جینئیل اگلی سے لمبی اور اگلی طرف سے ایک دوسرے سے مس کرتی ہیں۔ اینل چانا منقسم۔ عام طور پر ایک لوریل چانا، بعض دفعہ 2 سے 4۔

اس جینس کی دو انواع پائی جاتی ہیں، جن میں سے ایک پاکستان میں ملتی ہے۔

ٹائس میوکوسس (Linnaeus) *Ptyas mucosus*

(شکل نمبر30۔ تصویر نمبر24)

جسمانی اوصاف: یہ سانپ سپے لیروسوفس ڈائی ڈیما کی طرح لمبا، لیکن اس سے مضبوط اور گول جسم ہوتا ہے۔

سر گردن سے نمایاں۔ آنکھیں بڑی، پتلی گول، نتھنا دو نیزلز اور پہلی سپرا لیبیلز کے درمیان۔ لوریل چانا 2 سے 4 تک۔ 8 سپرا لیبیلز چوتھی اور پانچویں آنکھ سے مس کرتی ہے۔ جسم کے درمیان چانوں کی 17 (شاذ 16) قطاریں۔ جسم کی درمیانی 5 سے 6 چانوں کی قطاریں ابھار دار کھردری، باقی چانے بغیر ابھار۔ وینٹرلز 190 سے 197۔ سب کاڈلز 105 سے 117۔ اینل 2۔

جسم کی لمبائی 1500 سے 1900 ملی میٹر، جب کہ دم 200 سے 250 ملی میٹر۔

عادات و خصائل: دھامن سانپ خاص طور پر مرطوب گھاس کے میدانوں اور کھیتوں کھلیانوں کا سانپ ہے۔ دیہاتی علاقوں میں کثرت سے ملتا ہے۔ عام طور پر یہ اردگرد کے درختوں کے جھنڈوں اور ریگستانی علاقوں میں پھرتا رہتا ہے۔ گرمیوں میں پانی میں تیرنے سے گریز نہیں کرتا۔ درختوں اور جھاڑیوں پر پرندوں اور انڈوں کے شکار کے لئے چڑھ جاتا ہے۔

یہ سانپ دن کے وقت فعال ہوتا ہے اور ہر وقت چوکنا رہتا ہے۔ خطرے کے وقت فوری طور پر کھیتوں، یا پانی یا کسی سوراخ میں جائے عافیت ڈھونڈتا ہے۔ جب قابو آجائے تو مقابلہ کرنے کے لئے کنڈل مار کر بیٹھ جاتا ہے اور گردن کو گھما کر گول بل دے لیتا ہے اور اونچا اونچا پھنکارتا ہے اور بار بار حملہ آور ہوتا ہے۔ اس کا کاٹا ہوا گہرا زخم بڑا پردرد ہوتا ہے۔ زہریلا نہیں، عام مرہم پٹی سے زخم ٹھیک ہو جاتا ہے۔

اس کی خوراک میں صحرائی چھپکلیاں' مینڈک' چوہے' گلہریاں' پرندے اور انڈے شامل ہیں۔

دھامن سانپ دسمبر سے جنوری کے آخر تک سرمائی نیند میں چلا جاتا ہے۔ جنسی ملاپ مارچ سے مئی کے دوران ہوتا ہے۔ 6 سے 12 تک انڈے دیئے جاتے ہیں' جن سے جولائی سے اگست کے درمیان بچے نکل آتے ہیں۔ دھامن کا بچہ تیز' بڑی بڑی آنکھوں والا ہوتا ہے۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: دھامن سانپ مٹیالا' بھورا مٹیالا یا بھورا جوگیا ہوتا ہے۔ جسم کے اکثر چانے' خاص طور پر سر کے جانب کے' سیاہ کنارے دار ہوتے ہیں۔ اسی طرح سب کاڈلز اور وینٹرلز کے چانے سیاہ کناروں والے ہوتے ہیں۔ بچے کے جسم پر اگلے حصے میں ہلکی پیلی آڑی پٹیاں ہوتی ہیں۔

خطرات: دھامن سانپ اپنی خوراک یعنی چوہوں اور پرندوں کی تلاش میں عام طور پر بستیوں میں گھس آتا ہے۔ اپنے لمبے جسم کی وجہ سے اکثر دیکھ لیا جاتا ہے اور مار دیا جاتا ہے۔ عام طور پر جسم کے رنگ کی وجہ سے دیہاتی لوگ اسے ناگ خیال کرتے ہیں اور بلا تاخیر مار دیا جاتا ہے۔ لہٰذا یہ مفید سانپ آہستہ آہستہ کم ہو رہا ہے۔

اس کے علاوہ بعض علاقوں میں اس سانپ کی کھال کا کاروبار کیا جاتا ہے' جو دوسرے ممالک میں بھجوائی جاتی ہے۔ مزید یہ کہ اس کا قدرتی ماحول بتدریج تباہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے دھامن سانپ کو نئی نئی جگہوں پر نقل مکانی کرنا پڑ رہی ہے اور اسے نئے خطرات سے سابقہ پڑ رہا ہے۔

جغرافیائی پھیلاؤ: خوش قسمتی سے دھامن سانپ کا پھیلاؤ بہت وسیع ہے۔ جنوب مشرقی ایشیاء سے لے کر ہندوستان' پاکستان' ایران' افغانستان اور بحیرۂ کیسپین تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ بحرہند کے اکثر جزائر میں پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں چترال سے لے کر بلوچستان' پنجاب اور سندھ میں ملتا ہے۔ آزاد کشمیر کی پہاڑیوں میں بھی پایا جاتا ہے۔

جینس: نیٹریکس *Natrix*

یہ جینس کولوبر سانپوں کے ایسے گروہ سے تعلق رکھتی ہے جن کے بارے میں سائنس دانوں کے درمیان اتفاق رائے نہیں پایا جاتا۔ اس نوع کے سانپ اپنی عادات کے لحاظ سے عام کولوبر سانپوں کے خواص رکھتے ہیں۔ ان کے چیدہ چیدہ اوصاف درج ذیل ہیں:

انٹرنیزل چانے اگلی طرف سے تنگ' نتھنے بالائی اور جانبی اطراف کے درمیان' جسم کے عام چانے ابھار دار۔

اس جینس کے سانپ عام طور پر دلدلی علاقوں میں پانی کے ساتھ ساتھ پائے جاتے ہیں اور موقع ملنے پر بلا جھجک پانی میں کود جاتے ہیں جہاں یہ زیادہ تر وقت گذارتے ہیں۔ چنانچہ جوہڑوں کے کنارے کے ساتھ ساتھ دراڑوں وغیرہ میں رہتے ہیں۔ یہ سانپ پھرتیلے اور گٹھے جسم کے ہوتے ہیں۔ دن رات یکساں طور پر فعال ہوتے ہیں۔ پانی سے زیادہ دور نہیں جاتے' دھوپ میں کم بیٹھتے ہیں۔ ان کی خوراک میں مینڈک اور مچھلیاں شامل ہیں۔

مارچ سے مئی تک 6 سے 10 تک انڈے پانی کے باہر زمین میں کسی سوراخ یا دراڑ میں دیئے جاتے ہیں۔ جولائی اگست میں بچے نکل آتے ہیں۔

جینس نیٹریکس کی دو انواع پاکستان میں پائی جاتی ہیں۔

-1 اگلا ٹمپورل ایک۔ وینٹرلز 160 سے زیادہ .... نوع: ٹیسی لیٹا

N. tessellata (Laurenti)

اگلے ٹمپورل دو۔ وینٹرلز 160 یا کم .... نوع: سنکٹی جوہانس

N. sanctijohanis (Boulenger)

نیٹریکس ٹیسی لیٹا (Laurenti) *Natrix tessellata*

یہ نوع میجر وال نے 1923ء میں چترال سے ریکارڈ کی تھی۔ یہ نوع افغانستان' ایران اور یورپ کے کئی ممالک میں پھیلی ہوئی ہے۔ میجر وال کے بعد کسی نے بھی اس نوع کو ریکارڈ نہیں کیا۔

نیٹریکس سنکٹی جوہانس Boulenger *Natrix sanctijohanis*

(تصویر نمبر25)

یہ نوع خان نے 1984ء میں ضلع بہاولپور میں نہروں کے اردگرد پانی سے ریکارڈ کی تھی۔ یہ دراصل ہمالیائی سانپ ہے جو پہاڑی ندی نالوں میں ملتا ہے۔ دریاؤں کے پانی میں بہتا ہوا یہ وسطی پنجاب تک آنکلتا ہے۔ سندھ کی زیریں وادی تک نہیں پہنچ پاتا۔

جینس: زینوکروپس *Xenochrophis*

نیٹریکس کی طرح یہ جینس بھی پانی کے آس پاس پائے جانے والے سانپوں پر مشتمل ہے۔ اس کی دو انواع پاکستان میں ملتی ہیں جو آپس میں جسمانی خواص میں مماثلت کی بنا پر مشکل سے پہچانی جا سکتی ہیں۔ زیادہ تر انہیں جسم کے رنگ ڈھنگ سے پہچانا جاتا ہے۔

-1 سر تھوڑا چوڑا' نتھنا دو نیزیلز کے درمیان۔ چوتھی' پانچویں سپرالیبیل آنکھ سے مس کرتی ہے۔ پیٹ سفید .... نوع: پس کیٹر

X. piscator (Schneider)

سر لمبا۔ نتھنا نیزل چانے کے درمیان۔ پیٹ جامنی سیاہ جس پر گہرے سرخ رنگ کے نشان
صرف چوتھی سپرالیبیل آنکھ سے مس کرتی ہے۔ دم نچلی جانب سے سیاہ.. نوع: سراسوگیسٹر

X. cerasogaster (Cantor)

زینوکروفس پس کیٹر (Schneider) *Xenochrophis piscator*

(شکل نمبر32۔ تصویر نمبر27)

جسمانی اوصاف: لوریل ایک۔ پری آکولر ایک یا دو۔ پوسٹ آکولر تین یا چار۔ ٹمپورل 2+3 یا 4۔ سپرالیبیلز 9 (کبھی 8 یا 10) ' پانچویں اور چھٹی آنکھ کو مس کرتی ہے۔ وینٹرلز 135 سے 152۔ سب کاڈلز 62 سے 78۔ اینل دو۔

جسم کی کل لمبائی 830 سے 1198 ملی میٹر۔ دم 150 سے 175 ملی میٹر۔

عادات و خصائل: یہ سانپ عام طور پر بڑی بڑی جھیلوں' جوہڑوں اور ندی نالوں میں ملتا ہے جہاں یہ پتھروں' آبی پودوں اور اردگرد کی **گھاس میں چھپا** رہتا ہے۔ نہروں کے بند ہونے کے ساتھ یہ سانپ بڑی تعداد میں لوگوں کی سانپ دشمنی کا شکار ہوجاتا ہے۔

زینو کروفس پس کیٹر: بہت غصیلا سانپ ہے۔ بار بار حملہ آور ہوتا ہے اور اس کا زخم بڑا پر درد ہوتا ہے۔ عام طور پر سردیوں میں سرمائی نیند میں چلا جاتا ہے۔ یہ نوع مینڈک اور مچھلیوں کا شکار کرتی ہے۔

مارچ اپریل میں 37 سے 80 تک انڈے جوہڑوں کے کنارے کسی محفوظ جگہ پر دیئے جاتے ہیں۔ انڈا 27 سے 31 ملی میٹر لمبا اور 15 سے 18 ملی میٹر گول ہوتا ہے۔ بچے مئی' جون تک نکل آتے ہیں۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم گہرا ہرا' یا نیلا۔ بعض دفعہ ہلکا سرخی مائل بھورا۔ جسم پر سیاہ داغوں کی پانچ قطاریں' جو عام طور پر جوان سانپ میں نمایاں ہوتی ہیں' اور آپس میں مل کر بعض دفعہ آڑی پٹیاں بناتی ہیں۔ جسم کا پچھلا حصہ یک رنگ' آنکھ کے پیچھے دو کالی ترچھی پٹیاں جو منہ کو مس کرتی ہیں۔ پیٹ سفید۔

خطرات: یہ سانپ جوہڑوں' ندی نالوں میں آبی پودوں کے درمیان بکثرت پایا جاتا ہے۔ موسم سرما میں عام طور پر ان ندی نالوں کی صفائی کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس دوران یہ سانپ بڑی تعداد میں مارے جاتے ہیں۔ دوسری طرف نئے نئے علاقے آباد اور سیراب کیے جا رہے ہیں۔ نہریں اور نالیاں جال کی شکل میں پھیلائی جا رہی ہیں' اس وجہ سے اس سانپ کے قدرتی ماحول میں اضافہ ہو رہا ہے۔

شکل 27 الف

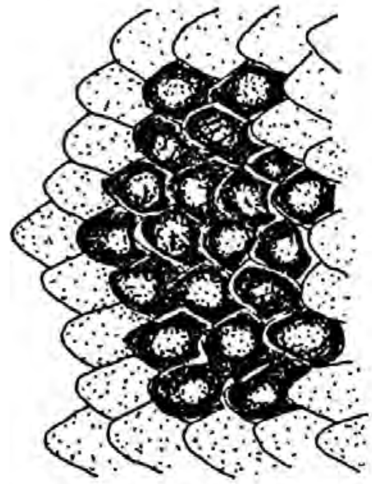

شکل 27 ب

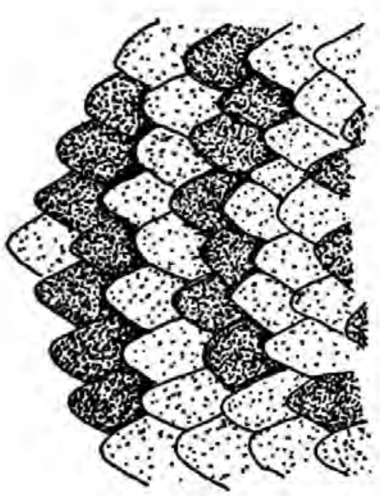

شکل 27 ج

شکل نمبر 27 : جسم کے چانوں پر کالے رنگ کی چھاپ کی ترکیب

الف : کولوبر کیرالینی ب : کولوبرونٹرومیکولیٹس

ج : کولوبر روڈوریکس

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ سانپ بہت وسیع علاقے میں پھیلا ہوا ہے۔ چنانچہ بورنیو اور تائیوان سے لے کر تمام ہندوستان کے بعد یہ پاکستان کے پہاڑی اور میدانی علاقوں کے ندی نالوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔

زینوکروفس سراسوگیسٹر (Cantor) *Xenochrophis cerasogaster*

(شکل نمبر31- تصویر نمبر26)

جسمانی اوصاف: سر لمبا اور تنگ، نتھنا نیزل جانے کے درمیان، پری آکولر ایک، پوسٹ آکولرز تین یا چار، عام طور پر پہلی دو ٹمپورلز لمبی، دوسری تین، عام طور پر سپرالیبلز 9 یا 8، صرف چوتھی آنکھ سے مس کرتی ہے۔ جسم پس کیڑ سے زیادہ پتلا۔ وینٹرلز 144 سے 159- سب 63 کاڈلز سے 78- جسم کی کل لمبائی 577 سے 973 ملی میٹر۔ دم 150 سے 200 ملی میٹر

عادات و خصائل: یہ سانپ کھڑے پانی میں جہاں مختلف قسم کے آبی پودے ہوں، بالافراط پائے جاتے ہیں۔ یہ نوع دن کے وقت فعال ہوتی ہے۔ بڑی شرمیلی اور ہوشیار ہے۔ یہ جوہڑ کے اردگرد کی گھاس میں پایا جاتا ہے۔ خطرہ محسوس ہونے پر فوری طور پر گہرے پانی میں چلا جاتا ہے۔ مارچ اپریل میں 20 سے 30 انڈے دیئے جاتے ہیں، جن سے بچے مئی جون کے دوران نکل آتے ہیں۔

پکڑے جانے پر یہ سانپ کبھی کبھار کاٹتے ہیں۔ عام طور پر بے ضرر واقع ہوئے ہیں۔ ان کی خوراک میں زیادہ تر مینڈک اور مچھلیاں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ یہ دوسرے آبی جانور بھی کھاتے ہیں۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: یہ سانپ نمایاں طور پر رنگین ہوتا ہے۔ اس کے رنگ میں سرخی نمایاں ہوتی ہے۔ سرخ اور سیاہ رنگ کا عجیب امتزاج پیش کرتا ہے۔ جسم کا عام رنگ گہرا بھورا یا ہرا نارنجی ہوتا ہے۔ دونوں جانب ایک ہلکی پیلی دھاری کے علاوہ ایک نمایاں دھاری وینٹرلز کو چھوتی ہوئی پیچھے تک چلی جاتی ہے۔ یہ دھاری جسم کے اگلے حصے میں سرخ ہو جاتی ہے۔ پیٹ کے اگلے حصے میں مٹیالے رنگ میں نمایاں سرخ داغ جب کہ پچھلا حصہ جامنی سیاہ۔ دم نیچے سے سیاہ یا گہری مٹیالی۔ سر نچلی طرف سے سفید جس پر نمایاں سرخ نشانات۔

خطرات: یہ نوع بھی زینوکروفس پس کیڑ کی طرح انسان کی سانپ دشمنی کا شکار ہوتی ہے۔ ندی نالوں اور دلدلی علاقوں میں پانی کی فراوانی اس جینس کے قائم رہنے کی ضمانت ہے۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ نوع آسام اور بنگال سے ہوتی ہوئی نیپال میں پائی جاتی ہے اور پھر گنگا جمنا کی وادی میں ملتی ہے۔ پاکستان میں دریائے سندھ کی زیریں وادی کی جھیلوں اور جوہڑوں میں ملتی ہے۔

جینس: ایمفی اسما *Amphiesma*

یہ جینس کولوبر، نیٹریکس اور زینوکروفس جینسوں کے قریب ترین ہے۔ پہلے یہ تمام جینس نیٹریکس یا کولوبر میں رکھی جاتی تھیں۔

جینس ایمفی اسما میں انٹرنیزل اگلی طرف سے چوڑے ہوتے ہیں۔ نتھنا جانبی ہوتا ہے۔ اس جینس کا ایک سانپ پاکستان میں ملتا ہے۔

2. Python molurus

1. Ramphotyphlops braminus

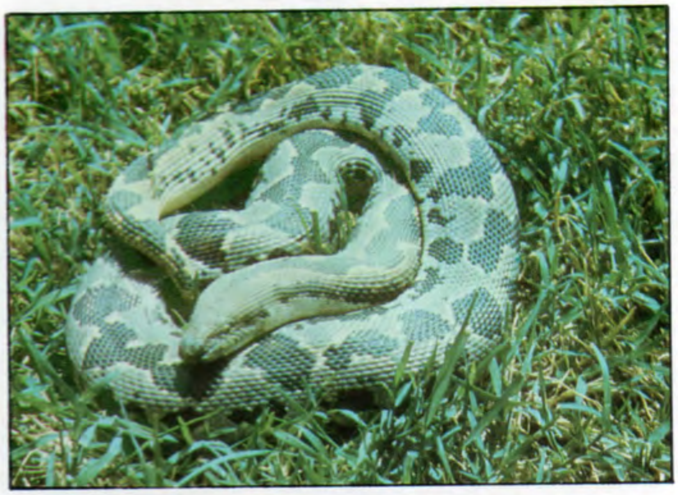

4. Gongylophis conicus

3. Eryx johnii

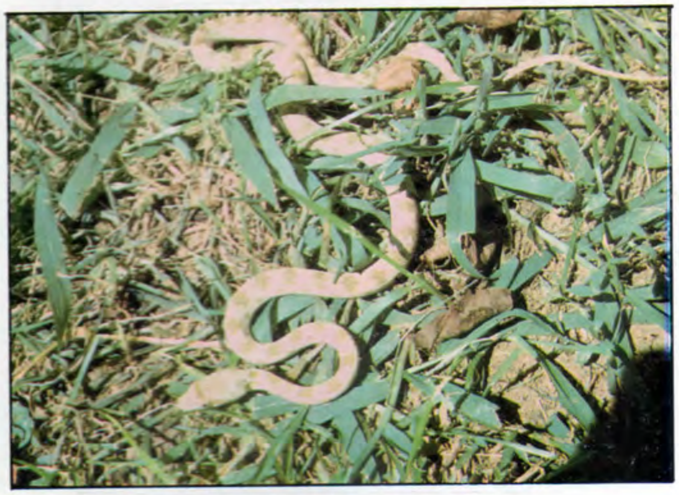

6. S. schirazianus

5. Spalerosophis arenarius

7b. S. articeps

7a. S. diadema

9. Lycodon striatus

8. Argyrogena fasciolatus

11. L. maynardi

10. Lytorhynchus ridgewayi

13. *Oligodon taeniolatus*

12. *Boiga trigonata*

15. *Psammophis schokari*

14. *O. arnensis*

17. *P. lineolatus*

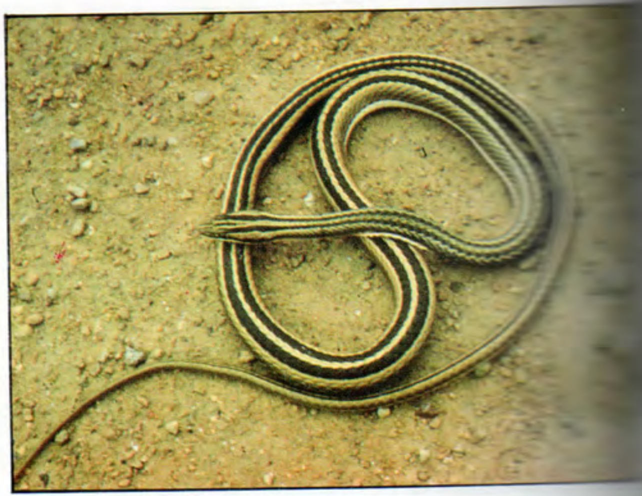

16. *P. leithii*

19. Coluber karelini

18. P. condanarus

21. C. ventromaculatus

20. C. ravergieri

23. Eirenis persica

22. C. rhodorachis

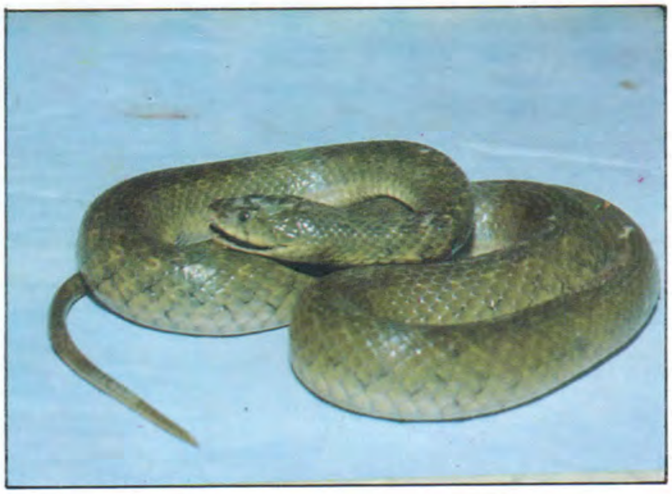

25. *Natrix sanctijohannis*

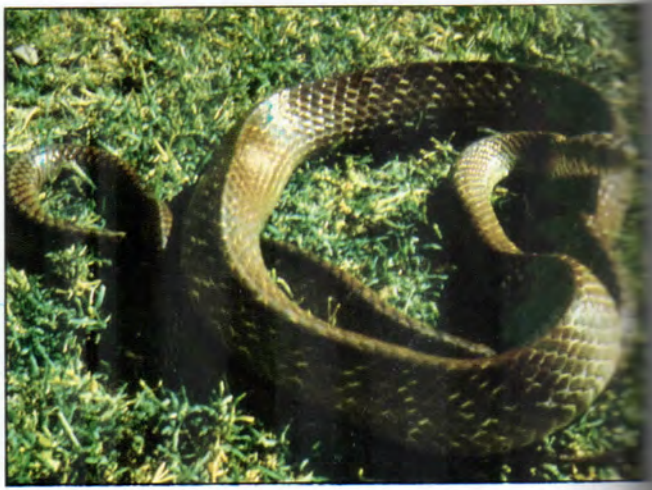

24. *Ptyas mucosus*

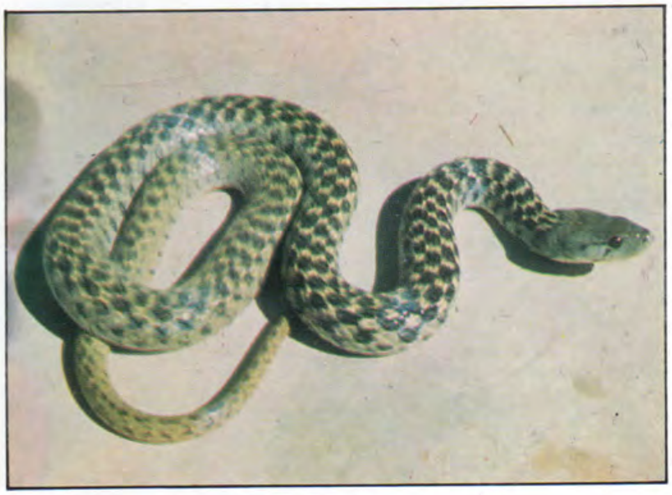

27. *X. piscator*

26. *Xenochrophis cerasogaster*

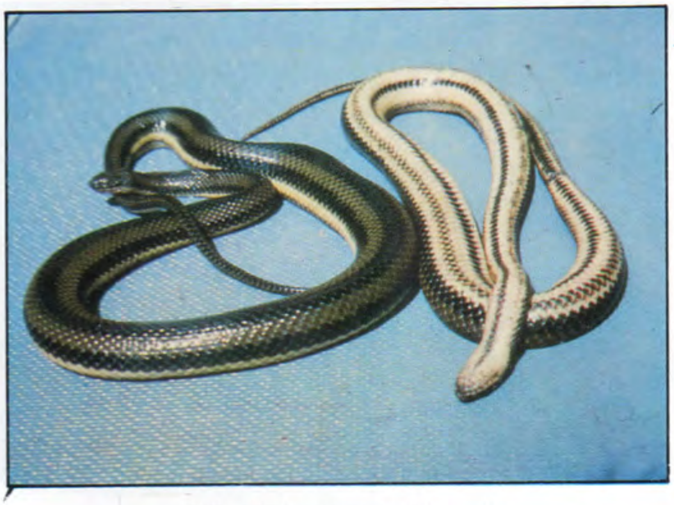

29. *Enhydrus pakistanika*

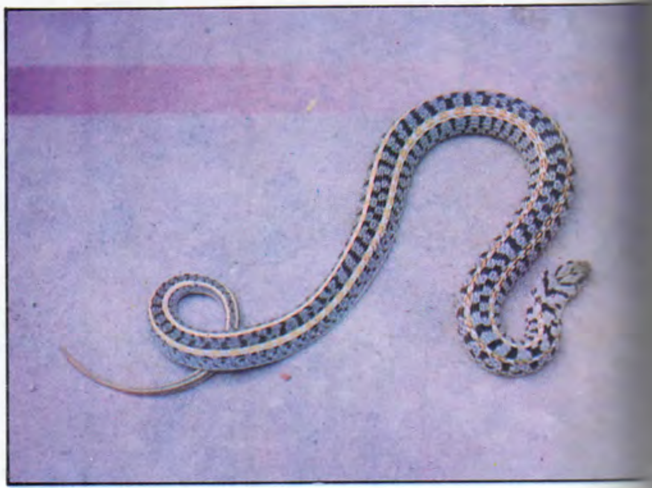

28. *Amphiesma stolata*

31. Naja naja

30. Bungarus caeruleus

32b. N. oxina

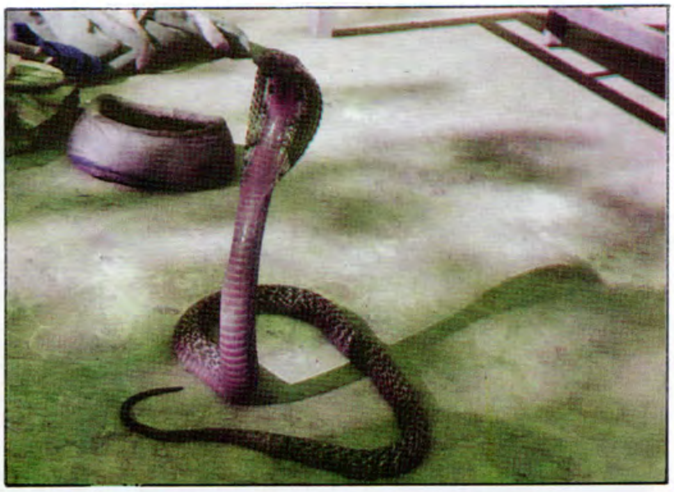

32a. N. oxina

34. Vipera russelii

33. Echis carinatus

36. *Eristicophis macmahoni*

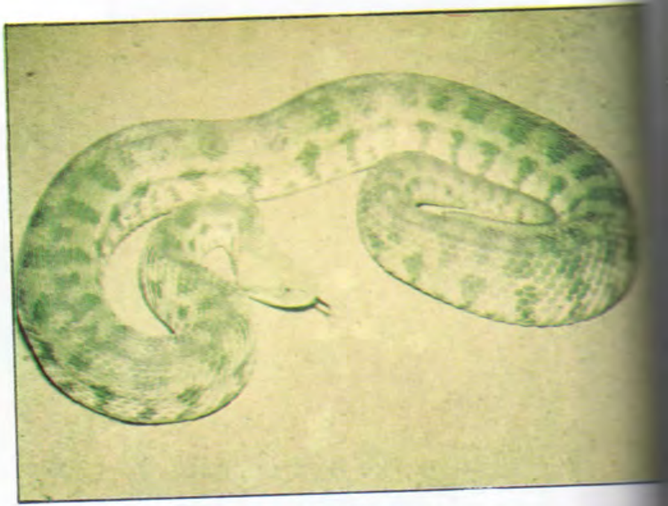

35. *V. lebetina*

38. *Hydrophis mamillaris*

37. *Pseudocerastes persicus*

40. *Microcephalophis cantoris*

39. *H. spiralis*

41 : هندوستان : شیش شاهی، وشنو دیوتا سمندر کے دیوتا سات سروں والے شیناناگ پر بیٹھا
سمندر کی سیر کر رھاہے۔

42 : هندوستان : شری کرشن کی کالیاناگ پر فتح ۔ کالیاناگ کی دو بیویاں [illegible]
هیں۔

43 : هندوستان : متبرک بوڑھ کے درخت کے نیچے ناگ سانپ کے پتھر سے تراشے هوئے بت، یه
نظاره کرناٹک (هندوستان) کے علاقه میں عام نظر آتاهے۔

44 : پاکستان : ٹھٹھه (سندھ) کے جوگی، پکڑے هوئے ناگ [illegible]

45 : جاپان : ہاتھی دانت سے بنایا گیا حفاظتی نشان (تعویز)-

47 : یونان: حکیم اسکلیو پیوز (Asklepios) اپنے شفابخش سونٹے کیڈی سیئس [illegible] کے ساتھ۔

46 : مشرق بعید: توھماتی سانپ نما بلائیں (Dragons) ۔

48 : یورپ: اژدھے کے ساتھ انسانی کشتی کی وضاحت اور ھدایات۔

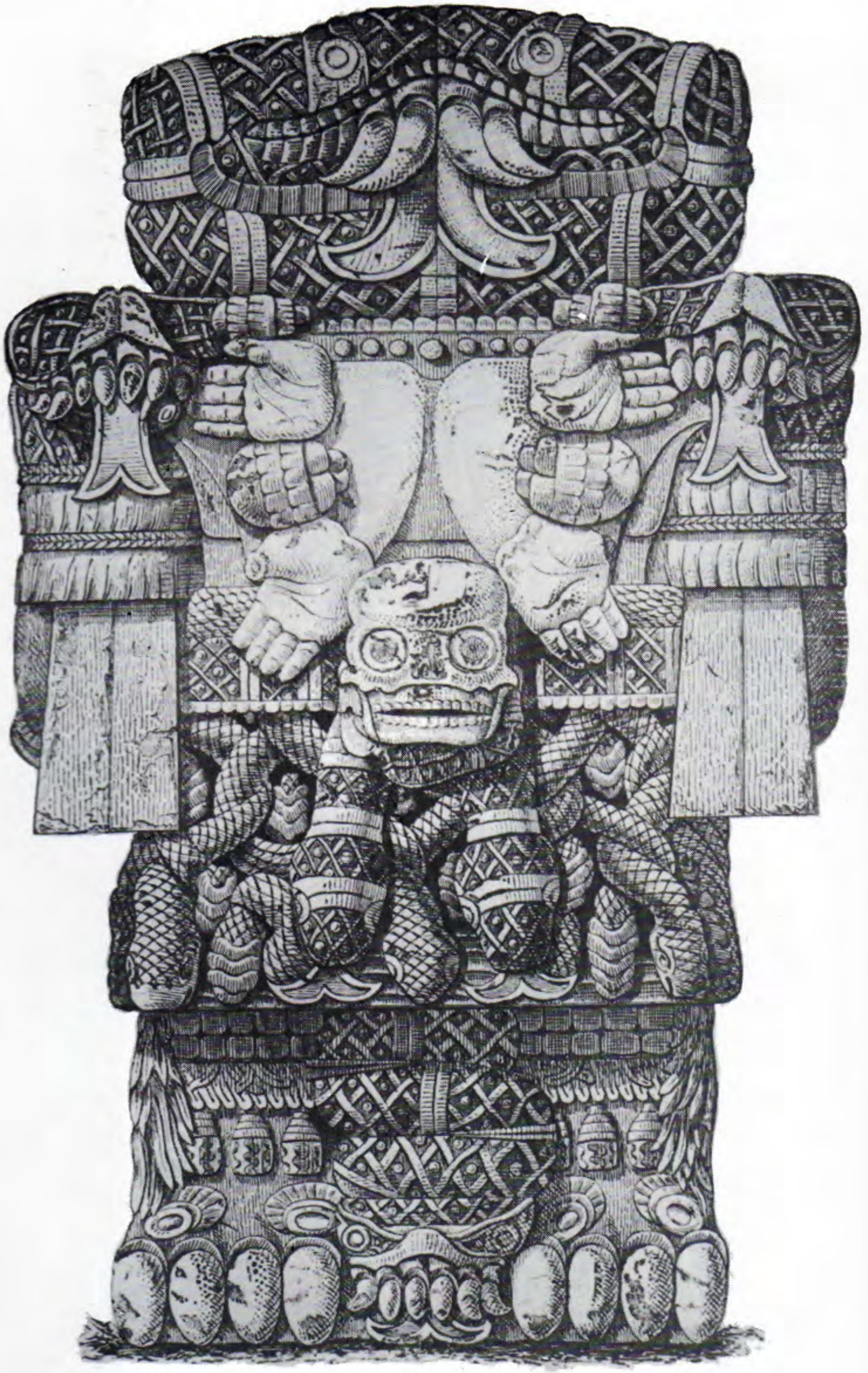

49 : جنوبی امریکہ: ازٹک قبیلہ کے اعتقادات کے مطابق سانپوں کی ماں، جس کے جسم کے گرد لپٹے ہوئے سانپ الگ ہو کر دنیا میں پھیلتے رہتے ہیں۔

50 : تائیوان : پیوان قبیلے کا تعویز، ھاتھ، پاؤں اور سر سانپ سے بنے ھیں۔

۱۔ یمفی اسما سٹولیٹا (Blyth) *Amphiesma stolata*

(تصویر نمبر28)

جسمانی اوصاف: نتھنا نیزل چانوں کے درمیان' لوریل چانا چھوٹا اور مکعب نما' سپرالیبیلز عام طور پر 7' کبھی 8' تیسرا اور چوتھا آنکھ کو مس کرتا ہے۔ سوائے باہروالی قطار کے' جسم کے باقی چانے ابھار دار اور کھردرے۔ وینٹرلز 140 سے 155- سب کاڈلز 64 سے 73-

جسم کی لمبائی 478 سے 555 ملی میٹر۔ دم 75 سے 85 ملی میٹر۔

عادات و خصائل: یہ سانپ عام طور پر کھیتوں میں پایا جاتا ہے اور گھاس کے میدانوں میں ملتا ہے۔ بظاہر مرطوب جگہ کو پسند کرتا ہے۔ مئی جون میں 6 سے 10 لمبوترے انڈے دیئے جاتے ہیں' جن سے جولائی اگست کے دوران بچے نکل آتے ہیں۔

اس کی خوراک میں مینڈک' چھپکلیاں اور کیڑے مکوڑے شامل ہیں۔ خطرے کے وقت اپنے جسم کا اگلا حصہ چپٹا کرلیتا ہے اور زمین سے ناگ کی طرح اٹھا لیتا ہے' اور اسے تیزی سے دائیں بائیں لہراتا ہے اور تیز تیز چلتا ہے۔ دور جا کر جسم کو اصل حالت میں لا کر تیزی سے بھاگ نکلتا ہے۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم کا رنگ ہلکا ہرا بھورا' جسم کے ظہری جانب دائیں بائیں ہلکی پیلی دھاریاں۔ جسم کے اگلے حصہ میں دھاریوں کے درمیان سیاہ نشان۔ سر نیلاہٹ مائل خیالا۔ فرنٹل اور پیرائٹل چانوں کے کنارے سیاہ۔ گردن پر "V" شکل کا سیاہ نشان۔ آنکھ کے آگے اور پیچھے دو سیاہ کالی دھاریاں منہ سے مس کرتی ہیں۔ پیٹ سفید۔

خطرات: یہ سانپ یورپ کے گارٹر سانپ (Garter snake) کی طرح کھیتوں کھلیانوں میں مرطوب جگہوں پر عام پایا جاتا ہے۔ زیر کاشت رقبہ میں نت نئے اضافہ کے باعث اس سانپ کے قدرتی ماحول میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ چھوٹا قد ہونے کی وجہ سے یہ اپنے آپ کو دشمنوں سے فوری طور پر بچا لیتا ہے۔ انسان کی سانپ دشمن طبیعت کے باعث اسے نقصان پہنچتا رہتا ہے۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ نوع لاؤس اور تھائی لینڈ سے چین تک' پھر آسام' بنگلہ دیش' ہندوستان' سری لنکا تک پھیلی ہوئی ہے۔ پاکستان میں تمام میدانی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔

ذیلی قبیل: ہومے لاپسینی *Homalopsinae*

اس قبیل کے درج ذیل خاص اوصاف ہیں:

نتھنوں کا رخ سامنے اور اوپر کی طرف۔ نیزل چانا انٹرنیزل چانوں سے بڑا اور نمایاں۔ دم سرے کے قریب چپٹی۔

یہ ذیلی قبیل پانی میں رہنے والے مخصوص سانپوں پر مشتمل ہے اور پاکستان میں اس قبیل کی ایک جنیس پائی جاتی ہے۔

جینس: ان ہائیڈرس *Enhydris*

اس جینس کی نمایاں خصوصیت نتھنوں کے گرد والو (Valve) ہیں جو پانی کو نتھنے میں داخل نہیں ہونے دیتے۔

اس جینس کی ایک نوع پاکستان میں ملتی ہے۔

ان ہائیڈرس پاکستانیکا *Enhydris pakistanica* Mertens

(شکل نمبر33- تصویر نمبر29)

جسمانی اوصاف: یہ سانپ مضبوط جسم لیکن اس کی کھال ڈھیلی ہوتی ہے۔ سر اور گردن میں تمیز نہیں ہوتی۔ سر چھوٹا ہوتا ہے۔ جسم کے چانے غیر ابھار دار' بہت ملائم اور چکیلے' دو اگلے اور تین سے چار پچھلے ٹمپورل۔ آٹھ سپرا لیبیلز' چوتھی آنکھ کو مس کرتی ہے۔ مینٹل چانا غیر نمایاں۔ آنکھ کی پتلی عمودی۔ جسم کے درمیان 27 سے 31 چانوں کی قطاریں۔ وینٹرلز نمایاں طور پر جسم سے تنگ' 158 سے 164- سب کاڈلز 91 سے 92۔ اینل دو یا تین چانوں میں منقسم۔

جسم کی لمبائی 500 سے 600 ملی میٹر' جب کہ دم 70 سے 100 ملی میٹر۔

عادات و خصائل: یہ سانپ دن کے وقت فعال ہوتا ہے۔ اس کی خوراک میں مینڈک اور مچھلیاں شامل ہوتی ہیں۔ یہ کبھی بھی پانی سے باہر نہیں آتا۔ موسم سرما کے دوران جھیلوں کے کنارے میں دراڑوں اور سوراخوں میں رہتا ہے۔ زمین پر بے چین رہتا ہے' دوسرے سانپوں کی طرح بار بار زبان نہیں نکالتا۔ پکڑنے پر کاٹتا نہیں۔

خطرات: موسم سرما میں جھیلوں اور جوہڑوں کا پانی سوکھنے پر بڑی تعداد میں مارا جاتا ہے۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ سانپ دریائے سندھ کی زیریں وادی میں دریا کے ساتھ ساتھ دلدلوں اور جوہڑوں اور جھیلوں میں پایا جاتا ہے۔ عام طور پر آبی پودوں میں چھپا رہتا ہے۔ یہ نوع صرف پاکستان میں پائی جاتی ہے۔

قبیل: الاپیڈی *Elapidae* (ناگ اور سنگچور سانپ)

یہ قبیل دنیا کے زہریلے ترین سانپوں پر مشتمل ہے۔ اس کے چیدہ اوصاف درج ذیل ہیں:

بالائی جبڑے کے دونوں جانب سامنے کی طرف ایک ایک بڑا دانت ہوتا ہے جو جھلی میں ملفوف نہیں ہوتا اور نہ ہی پیچھے مڑ سکتا ہے۔ اسے "زہریلا دانت" یا فینگ (Fang) کہا جاتا ہے۔ یہ دانت باقی دانتوں سے لمبا اور نمایاں ہوتا ہے اور سامنے سے کھوکھلا ہوتا ہے (شکل نمبر34)- دانت کے سامنے سے زہر کی کھلی نالی گزر کر دانت کے تیز سرے پر ختم ہوتی ہے۔ لوریل چانا مفقود ہوتا ہے۔ آنکھ کی پتلی گول ہوتی ہے۔

اس قبیل کے سانپ خط استوا اور اس کے اردگرد کے گرم علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ آسٹریلیا میں تو اس قبیل کی بہت سی انواع پائی جاتی ہیں۔ پاکستان میں اس قبیل کی دو جینس ملتی ہیں۔

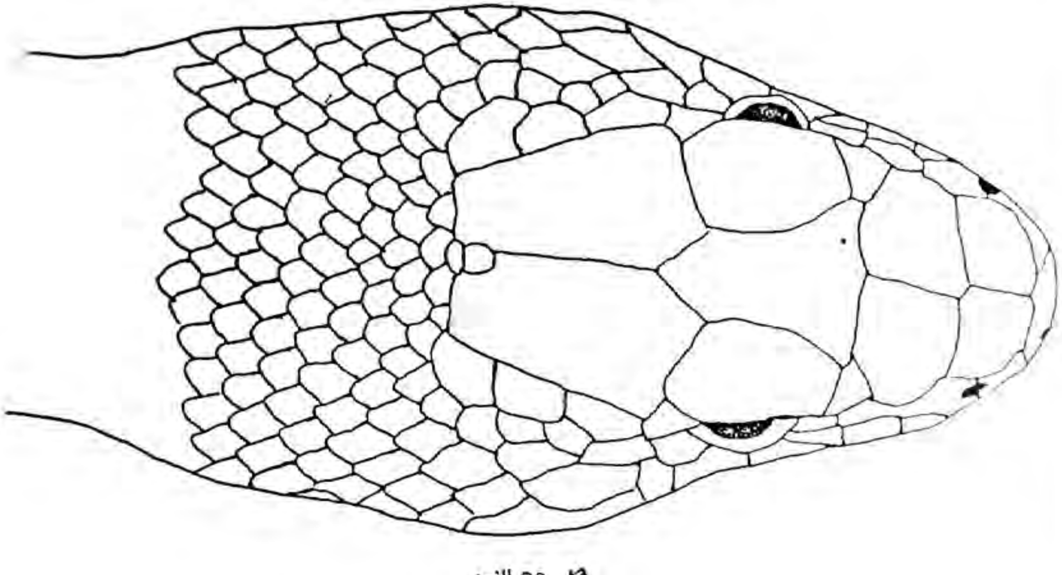

شکل 28 الف

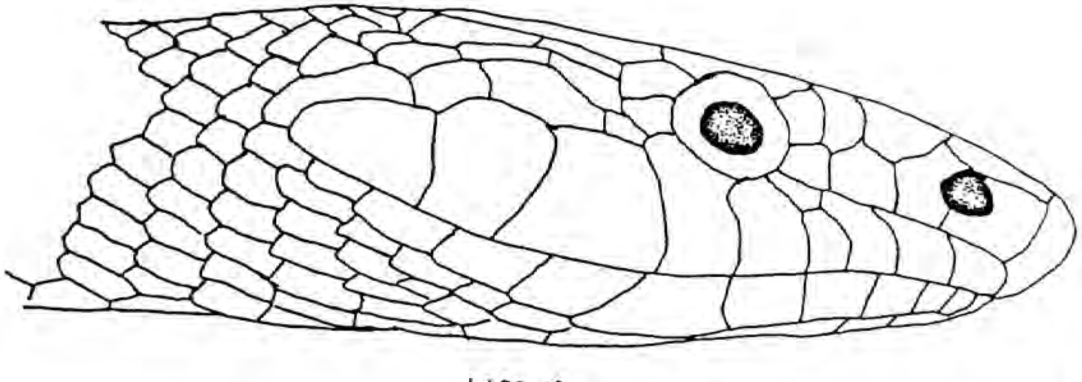

شکل 28 ب

شکل نمبر 28 : کولوبر ریورجیری

الف : سر کے بالائی جانب ب : جانبی جانب

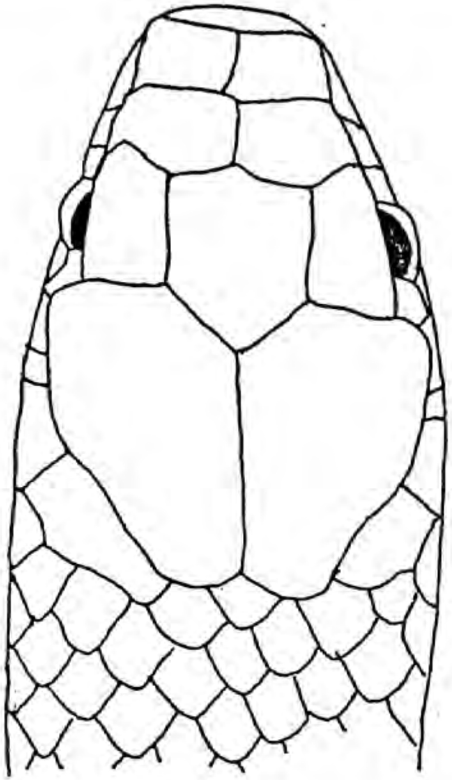

شکل 29 الف

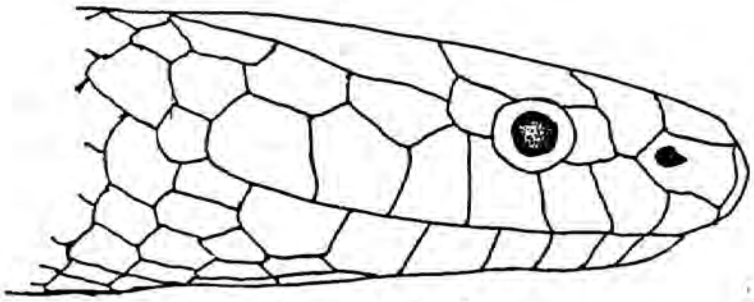

شکل 29 ب

شکل نمبر 29 : ایرینس پرسیکس

الف : سر کے بالائی جانب ب : جانبی جانب

-1 جسم کے درمیان چانوں کی 15 یا 17 قطاریں۔ ظہری چانوں کی درمیانی قطار کے چانے باقی چانوں سے نمایاں طور پر
بڑے اور چوڑے (شکل نمبر 35' ج)۔ سب کاڈلز ایک قطار میں .... جینس: بنگارس
Bungarus

جسم کے درمیان چانوں کی 21 سے 25 قطاریں۔ ظہری چانے ایک جیسے۔ سب کاڈلز دو قطاروں میں .... جینس: ناجا
Naja

جینس: بنگارس *Bungarus* (کریٹ- سنگچور)

یہ جینس نسبتاً باریک اور چھوٹے سانپوں پر مشتمل ہے۔ ان کا رنگ گہرا سیاہ جس میں نیلاہٹ آمیز چمک ہوتی ہے۔ جسم کی ظہری جانب سفید باریک آڑی دھاریاں گردن سے دم کے درمیان تک واقع ہیں۔ آنکھ چھوٹی اور سیاہ' پتلی گول جو غیر نمایاں ہوتی ہے۔ چانے غیر ابھار دار' نرم اور چمکدار۔

یہ سانپ شرمیلے اور خطرے کے وقت خاموش رہتے ہیں۔ تنگ کئے جانے پر جسم کو بل دے کر گول کر لیتے ہیں اور جسم کو پھلاتے اور سکیڑتے ہیں۔ ساتھ ہی ہلکا ہلکا پھنکارتے اور دم کو ادھر ادھر ہلاتے ہیں۔ موقع ملنے پر کاٹ لیتے ہیں۔

یہ سانپ عام طور پر رات کے وقت فعال ہوتے ہیں اور مرطوب علاقے میں چوہوں اور مینڈکوں کا شکار کرتے ہیں۔ رات کے وقت کھیتی باڑی کرنے والے کسانوں کے لئے خطرے کا باعث بنتے ہیں۔ انجانے میں پاؤں پڑنے پر کاٹ لیتے ہیں۔ مار گزیدہ معمولی کانٹے کی سی چبھن محسوس کرتا ہے اور اس دوران زہر اعصاب پر حملہ آور ہو کر انہیں شل کر دیتا ہے۔ سانس اور دل کا اعصابی نظام فیل ہونے کے باعث موت واقع ہو جاتی ہے۔ چنانچہ یہ سانپ بے احتیاط کسانوں کا' جو رات کے وقت جوتے کا استعمال نہیں کرتے' دشمن ہے۔

تولیدی عمل موسم گرما کے شروع میں ہوتا ہے۔ مارچ اپریل میں 6 سے 12 تک انڈے دیئے جاتے ہیں۔ مئی' جون میں بچے نکل آتے ہیں۔ اس جینس کی دو انواع پاکستان میں پائی جاتی ہیں۔

-1 جسم کے درمیان چانوں کی 15 قطاریں.. نوع: سرولیئس
B. caeruleus (Schneider)

جسم کے درمیان چانوں کی 17 قطاریں.. نوع: سنڈانس
B. sindanus Boulenger

بنگارس سیرولیئس (Schneider) *Bungarus caeruleus*

(شکل نمبر 35- تصویر نمبر 30)

جسمانی اوصاف: سر گردن سے غیر نمایاں۔ لوریل چانا مفقود' 7 سپرا لیبیلز' تیسرا اور چوتھا آنکھ سے مس کرتے ہیں۔ جسم کے درمیان 15 چانوں کی قطاریں۔ وینٹرلز 205 سے 216- سب کاڈلز 46 سے 54' ایک قطار میں۔

جسم کی لمبائی 1000 سے 1500 ملی میٹر۔ دم 80 سے 100 ملی میٹر۔

عادات و خصائل: شرمیلا سانپ ہے۔ خطرے کے وقت گول ہو جاتا ہے۔ زیادہ تنگ کرنے یا پاؤں پڑنے پر کاٹ کھاتا ہے۔

موسم گرما کے آغاز میں 6 سے 10 انڈے دیتا ہے۔ مئی جون میں بچے نکل آتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مادہ انڈوں کی حفاظت کرتی ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے مادہ جہاں انڈے دیتی ہے' اسی علاقے میں رہتی ہے۔

اس سانپ کی خوراک میں مینڈک اور چوہے شامل ہیں۔ موقع ملنے پر دوسری انواع کے سانپوں کو کھا جاتا ہے۔

خطرات: یہ خطرناک سانپ پاکستان کے میدانی علاقوں اور کم اونچے پہاڑی علاقوں میں بہت زیادہ تعداد میں پایا جاتا ہے۔ اپنے رنگ کی وجہ سے رات کے وقت صحیح طور پر نظر نہیں آتا اکثر کسانوں کا پاؤں بے دھیانی میں اس پر پڑ جاتا ہے اور صحیح تشخیص نہ ہوسکنے کے باعث اموات کا باعث بنتا ہے۔

اپنی شرمیلی عادتوں کی وجہ سے یہ سانپ غیر نمایاں رہتا ہے' اس لئے بہت کم تعداد میں مارا جاتا ہے۔

بنگارس سنڈانس Boulenger *Bungarus sindanus* (سندھی سنگچور)

یہ نوع اپنی عادات و اطوار سے بنگارس سیرولیئس سے بہت مشابہ ہے۔

یہ نوع سندھ کے علاوہ پنجاب کے ریگستانی علاقہ میں بھی ملتی ہے۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ نوع بنگلہ دیش سے لے کر ہندوستان اور سری لنکا تک پھیلی ہوئی ہے۔ پاکستان میں تمام میدانی علاقوں میں ملتی ہے اور کم اونچے پہاڑی علاقوں میں بھی وارد ہوتی ہے۔ زیریں بلوچستان سے بھی ریکارڈ کی گئی ہے۔

جینس: ناجا *Naja* (ناگ)

یہ جینس لمبے اور موٹے زہریلے سانپوں پر مشتمل ہے' جو اپنی گردن کی پسلیوں کو چوڑائی میں پھیلا کر "پھن" بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ انہیں عرف عام میں "ناگ سانپ" کہا جاتا ہے۔ پھن کو جسم کے اگلے حصے کو زمین سے اوپر اٹھا کر نمایاں کیا جاتا ہے۔ اس طرح پھن کی اگلی اور پچھلی طرف کی چھاپ نمایاں ہو جاتی ہے۔ پھن کے ظہری جانب سفید اور کالے چانوں کے امتزاج سے عینک کا سا نشان بنتا ہے جو کسی چیز کی آنکھوں کی طرح دکھائی دیتا ہے' جب کہ نچلی جانب سیاہ گول نشان کے گرد پیلے رنگ کا ہالہ بنتا ہے اور گردن کے کچھ وینٹرلز سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سانپ کی پھنکار اور پھن کو ادھر ادھر ہلانا دیکھنے والے کو ڈرانے کے لئے کافی ہیں۔

اپنے پھن اور جسم کے اگلے حصہ کو اوپر اٹھا لینے کی صلاحیت کی وجہ سے ناگ سانپ تمام دنیا میں مشہور ہیں اور ان کے زہر کی سمیت کی وجہ سے انہیں وحشت ناک تصور کیا جاتا ہے۔ دراصل سانپ اپنی دانست میں اونچا ہو کر اپنے ماحول کا بغور جائزہ لیتا ہے اور دشمنوں کے خلاف اپنے آپ کو بہتر حالات مہیا کرتا ہے۔ خطرہ ٹل جانے پر پھن غائب ہو جاتا ہے اور ناگ بڑی سرعت سے اپنی راہ لیتا ہے۔

ناگ ہر قسم کے ماحول میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ جنگلات' کھلے میدانوں کے علاوہ انسانی آبادیوں میں اور گھنے جنگلات میں بھی پایا جاتا

ہے۔ عام طور پر مرطوب علاقے اس کے لئے موزوں ترین ہیں۔

ناگ سانپ جارحیت پسند نہیں۔ اگر اسے اکیخت نہ کیا جائے تو آرام سے اپنا راستہ لیتا ہے۔ دن کے وقت ناگ بڑی آسانی سے پکڑا جا سکتا ہے اور بہت کم حملہ آور ہوتا ہے لیکن رات کے وقت یہ فعال ہوتا ہے' پورا پورا مقابلہ کرتا ہے۔ دراصل دن کی روشنی میں اس کی آنکھیں اچھی طرح دیکھ نہیں سکتیں' چنانچہ اکثر دن کے وقت حملہ کرتے وقت سانپ اپنا منہ بند رکھتا ہے' ڈرانے کے لئے حملہ آور ہوتا ہے۔ چنانچہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ ناگ سے مارگزیدگی عام طور پر رات کو بہت زیادہ ہوتی ہے' دن کو نسبتاً بہت کم۔ رات کے وقت ناگ پوری سفاکیت سے بار بار حملہ کرتا ہے اور اپنے دشمن کو منہ میں پکڑ کر چباتا ہے اور مشکل سے چھوڑتا ہے۔

ناگ کی خوراک میں عام طور پر مینڈک' چھپکلیاں' چوہے' پرندے' انڈے وغیرہ شامل ہیں۔ کبھی کبھار دوسری انواع کے سانپوں کو بھی نوالہ بنا لیتا ہے۔

جنسی ملاپ فروری' مارچ میں ہوتا ہے۔ 10 سے 45 تک انڈے اپریل اور جون کے درمیان دیئے جاتے ہیں۔ مادہ اور نر دونوں انڈوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ انڈوں سے ایک سے ڈیڑھ ماہ کے اندر بچے پیدا ہو جاتے ہیں جو بہت ہوشیار اور زہریلے ہوتے ہیں۔ چھوٹا سا پھن بھی بنا سکتے ہیں۔

ہندوستان اور پاکستان میں پائے جانے والی ناگ کی قدرتی آبادی کو دو انواع میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ انواع جسمانی خواص کے لحاظ سے بہت قریب ہیں۔ البتہ انہیں رنگ اور جغرافیائی لحاظ سے کسی حد تک ایک دوسرے سے ممتاز کیا جا سکتا ہے۔

ناجا اوکزا ئینا (Eichwald) *Naja oxiana*

(شکل نمبر 36 — تصویر نمبر 32 الف ب)

جسمانی اوصاف: جوانی میں یہ سانپ عام طور پر ہلکا بھورا یا سفید ہوتا ہے۔ ونٹرلز 195 یا زیادہ۔ سب کاڈلز 62 سے 75 ہوتے ہیں۔ کیونی ایٹ (Cuneate) چانا عام طور پر موجود نہیں ہوتا۔

بچے کے جسم کا رنگ یکساں خاکستری جس پر آڑی سیاہ موٹی پٹیاں ہوتی ہیں۔ جسم کی کل لمبائی جوان سانپ میں 1211 سے 1520 ملی میٹر۔ دم 175 سے 200 ملی میٹر۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ نوع بحیرۂ کیسپین سے جنوبی ترکستان' افغانستان' ایران اور پاکستان میں بلوچستان' سرحدی صوبہ' شمال مشرقی پنجاب میں پائی جاتی ہے۔

ناجا ناجا (Linnaeus) *Naja naja*

(شکل نمبر 36۔ تصویر نمبر 31)

جسمانی اوصاف: جوانی میں یہ سانپ سیاہ کالا یا گہرا بھورا ہوتا ہے۔ نچلی طرف سے ہلکا مٹیالا یا زردی مائل سفید ہوتا ہے جس پر چھوٹے چھوٹے

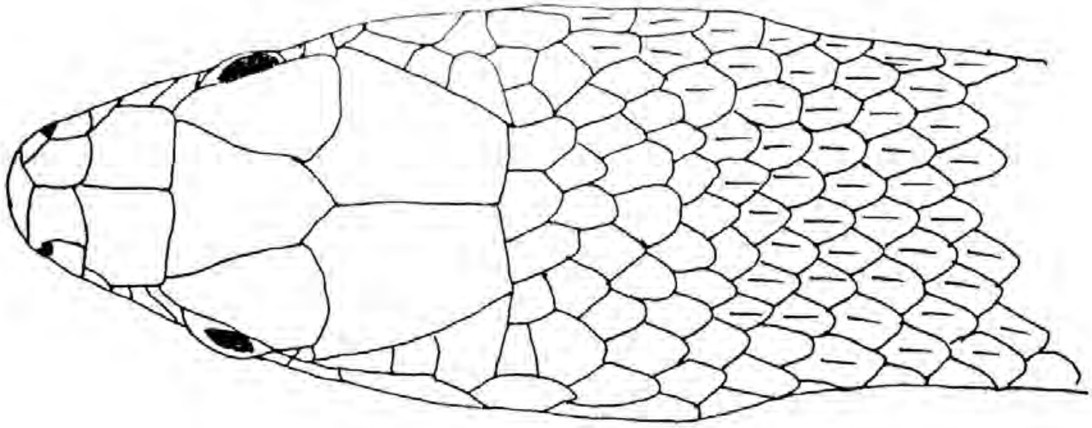

شکل 30 الف

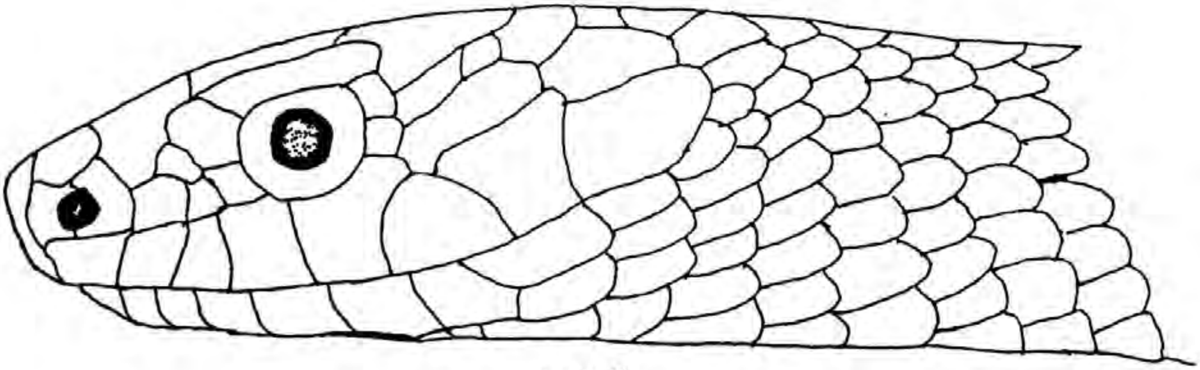

شکل 30 ب

شکل 30 ج

شکل نمبر 30 : ڈانس میو کوسس

الف : سر کے بالائی چانپ　　ب : جانبی چانپ　　ج : سر کی جانبی چھاپ

خیالے داغ پائے جاتے ہیں۔ بچہ گہرا بھورا یا ہلکا بھورا ہوتا ہے جس پر گہرے کناروں والے چانے پائے جاتے ہیں۔ گردن پر کچھ سیاہ دھاریاں ہوتی ہیں۔

وِنٹرلز 183 سے 196 جب کہ سب کاڈلز 57 سے 68۔ کیونی ایٹ چانا عام طور پر موجود ہوتا ہے۔

جغرافیائی پھیلاؤ: ناجا ناجا شمال مشرقی ایشیاء میں اور بحرِ ہند کے بڑے بڑے جزائر میں پایا جاتا ہے۔ تمام ہندوستان میں سے ہوتے ہوئے سری لنکا تک پہنچ جاتا ہے۔ پاکستان میں سندھ اور لس بیلہ میں پایا جاتا ہے۔

قبیل:وائیپریڈی *Viperidae* (وائیپر سانپ)

یہ زہریلے سانپوں کی دوسری قبیل ہے۔ اس قبیل کے سانپ قبیل الاپیڈی سے بہت مختلف ہوتے ہیں۔ یہ زیادہ تر خشک علاقوں میں رہتے ہیں اور ان کے جسمانی اوصاف خشک اور بنجر علاقوں میں رہنے کے مطابق ہیں۔

سرعام طور پر چوڑا، گردن بہت نمایاں، جسم نسبتاً چھوٹا گٹھا ہوا اور دم بہت چھوٹی۔ جسم کے چانے، یہاں تک کہ سر کے چانے ابھار دار اور کھردے ہوتے ہیں۔ چانے باریک اور لمبوترے ہوتے ہیں، جسم کے درمیان ان کی 19 سے 23 قطاریں پائی جاتی ہیں۔ آنکھ نمایاں، پتلی عمودی۔ سر کے چانے چھوٹے غیر مترتب، ابھار دار۔ پیٹ کے چانے جسم کی چوڑائی جتنے چوڑے۔ عام طور پر سب کاڈلز غیر منقسم، اینل چانا غیر منقسم۔

ان سانپوں میں زہریلے دانت بہت بڑے اور لمبے ہوتے ہیں۔ بالائی جبڑے سامنے کے حصے کے دونوں طرف دو یا ایک ایک تمام دانتوں سے بہت لمبے اور خمیدہ دانت زہریلے دانت ہیں۔ یہ دانت ایک باریک جھلی میں ملفوف ہوتے ہیں۔ بالائی جبڑے کے سامنے کی ہڈی پری میگزیلا (Premaxilla) متحرک ہوتی ہے۔ جب یہ سانپ منہ کھولتا ہے تو کھوپڑی کی دوسری ہڈیاں اس ہڈی کے نچلے حصے کو باہر کی طرف دھکیلتی ہیں اور زہریلے دانتوں کا نچلا حصہ آگے بڑھ آتا ہے (شکل نمبر37) اور سانپ کے کاٹنے کے عمل کے دوران شکار کے جسم میں پیوست ہو جاتا ہے۔ چنانچہ سانپ کو شکار کے جسم سے دانت نکالنے کے لئے سر کو پچھلی جانب الٹانا پڑتا ہے تاکہ خمیدہ دانت باہر نکل آئیں۔ بعض دفعہ اسی کشمکش میں یہ باریک اور نازک دانت زخم میں ہی ٹوٹ جاتے ہیں۔

زہر کی نالی زہریلے دانتوں کے درمیان سے ہوتی ہوئی ان کے نوک پر کھلتی ہے (شکل نمبر37 ب)۔ اس طرح زہر شکار کے جسم کی گہرائی میں پہنچا دیا جاتا ہے۔ سانپ کے منہ بند کرنے پر یہ دانت پچھلی جانب خمیدہ ہو جاتے ہیں اور جھلی انہیں ڈھانپ لیتی ہے۔ وائیپر سانپ کا زہر شکار کے نظام دوران خون پر حملہ آور ہوتا ہے۔ خون کے سرخ ذرات کو تباہ کرنے کے بعد شریانوں اور وریدوں کو تباہ کر دیتا ہے۔ چنانچہ مار گزیدہ کے جسم میں توڑ پھوڑ شروع ہو جاتی ہے اور جسم میں جریان خون شروع ہو جاتا ہے۔ منہ، ناک، کان غرضیکہ جسم کے ہر سوراخ سے خون بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ مار گزیدگی کی جگہ متورم ہو کر پردرد ہو جاتی ہے اور آبلے بن جاتے ہیں۔

عام طور پر وائیپرز سانپ بچے جنتے ہیں۔ بعض انڈے دیتے ہیں۔ مادہ سانپ انڈے، بچے دینے کے بعد ان سے کوئی سروکار نہیں رکھتی۔ بلکہ دیکھا گیا ہے بعض دفعہ ان میں سے اکثر کو کھا جاتی ہے۔ وائیپر سانپ جوڑوں کی شکل میں نہیں رہتے ویسے موسم سرما میں اکثر ایک جگہ سرمائی نیند کے لئے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اس دوران عام طور پر جنسی ملاپ ہوتا ہے۔ اپریل، مئی کے دوران انڈے بچے دیئے جاتے ہیں۔

قبیل وائیپریڈی کو بعض دفعہ دو ذیلی قبیلوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

-1 سر اور ناک کے درمیان سوراخ (حفرہ) مفقود .... ذیلی قبیل: وائپرنی
Viperinae

سر اور ناک کے درمیان سوراخ (حفرہ) موجود (شکل نمبر42' ب).. ذیلی قبیل: کروٹیلیڈی
Crotalidae

ہم حفرہ بردار سانپوں کو قبیل کروٹیلیڈی (Crotalidae) میں رکھ رہے ہیں۔ حفرہ دراصل ایک تنگ راستہ ہے جو دو حصوں میں منقسم ہے۔ ان دونوں حصوں کے درمیان ایک باریک جھلی ہوتی ہے جس میں خون کی نالیاں اور اعصاب بکثرت پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ حفرہ سانپ کے سامنے اور پچھلے ماحول کے درجہ حرارت میں کسی قسم کی بھی چھوٹی سے چھوٹی تبدیلی کو محسوس کر لیتا ہے۔ چنانچہ دونوں طرف کے حفروں کی مدد سے یہ سانپ آسانی کے ساتھ گرم خون والے جانوروں کا اندھیرے میں صحیح صحیح پتہ کر سکتے ہیں اور انہیں یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ جانور کتنی دور اور کس طرف ہے۔ اس طرح اندھیرے میں اپنے شکار کا صحیح طور پر تعین کرکے حملہ آور ہوتے ہیں۔ چنانچہ حفرہ وائپرڈ سانپوں کو اندھیرے میں شکار کرنے میں مدد دیتا ہے۔

عام طور پر وائپرڈ سانپ ست واقع ہوئے ہیں' مگر بھوک کے وقت یا ستائے جانے پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ زور زور سے پھنکارتے ہیں' حملہ کرتے وقت اتنا زور لگایا جاتا ہے جس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے سانپ اپنے سارے جسم کو شکار پر پھینک رہا ہو۔

عام طور پر وائپیر سانپوں کی خوراک میں گرم خون والے جانور مثلاً چوہے' گلہریاں وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ صحرائی چھپکلیاں' مینڈک اور صحرائی کیڑے بھی نوالہ بنائے جاتے ہیں۔

دنیا میں وائپیر سانپوں کی 17 جینسیں پائی جاتی ہیں' جن میں سے پانچ پاکستان میں ملتی ہیں۔

-1 آنکھ اور ناک کے درمیان نمایاں سوراخ۔ سر کے چانے بڑے........................ جنیس: ا ہکسٹروڈان (دیکھیے قبیل کروٹیلیڈی)
Agkistrodon

آنکھ اور ناک کے درمیان سوراخ مفقود۔ سر کے چانے چھوٹے **2**

-2 تھوتھنی کے دونوں طرف کے دو چانے بڑے اور چوڑے' نمایاں.. جنیس: ارسٹیکوفس
Eristicophis

تھوتھنی کے دونوں طرف کے چانے غیر نمایاں **3**

-3 جسم کے جانبی قطاروں کے چانے نمایاں طور پر لمبے اور ترچھے' چانوں کا ابھار درانتی دار .... جنیس: ایکس
Echis

جسم کے جانبی چانے عام' چانوں کا ابھار غیر درانتی دار.. **4**

-4 آنکھ کے چند بالائی چانے ابھرے ہوئے "سینگ" بناتے ہیں۔ سر چوکور' جسم کے چانوں کے ابھار کا پچھلا سرا گول..... جنیس: سوڈو سیراسٹس
Pseudocerastes

سر کے تمام چانے ایک سطح پر۔ سر لمبوترا۔ چانوں کا ابھار سیدھا اور باریک.. جنیس: وائپیرا
Vipera

جینس : ارسٹیکوفس Eristicophis

یہ جینس صرف ایک نوع پر مشتمل ہے جو بلوچستان کے ریگستانوں میں ملتی ہے۔

ارسٹی کوفس میکماہونی Alcock & Finn *Eristicophis macmahoni*

(شکل نمبر40۔ تصویر نمبر36)

جسمانی اوصاف: جسم گٹھا' سر نمایاں طور پر چوڑا' دم بہت چھوٹی' گردن بہت نمایاں' تھوتھنی چانا بڑا چوڑا' تھوتھنی کے جانبی دو چانے بہت چوڑے اور باہر کی طرف تتلی کے پروں کی طرح نکلے ہوئے۔ نتھنا تنگ۔ سرکم آکولر چانے 16 سے 25۔ سپرا لیبیلز15 سے 16' آنکھ اور سپرا لیبیلز کے درمیان چانوں کی 3 قطاریں۔ جسم کے درمیان 23 سے 29 ابھار دار چانوں کی قطاریں۔ وینٹرلز 140 سے 145۔ سب کاڈلز 27 سے 35۔ اینل غیر منقسم۔

جسم کی لمبائی 575 سے 600 ملی میٹر۔ دم 50 سے 70 ملی میٹر۔

عادات و خصائل: یہ سانپ باریک ریت کے میدانوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ اپنے جسم کو ادھر ادھر حرکت دے کر فوری طور پر ریت میں دھنس جاتا ہے اور صرف اس کی ناک اور آنکھیں باہر رہتی ہیں۔ اس طرح یہ اپنے شکار کا انتظار کرتا ہے۔ یہ سانپ صرف رات کے وقت فعال ہوتا ہے۔ یہ چوکنا اور بدمزاج واقع ہوا ہے۔ غصہ میں زور زور سے پھنکارتا ہے اور اپنے جسم کو ایک دوسرے پر بل دے کر زمین سے اوپر اٹھالیتا ہے اور بڑے زور سے حملہ آور ہوتا ہے۔ عام طور پر چوہوں اور صحرائی چھپکلیوں کو نوالا بناتا ہے۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم کا رنگ ہلکا بھورا یا خاکی' جسم کے دونوں جانب 20 سے 25 چھوٹے سیاہ داغ جن کے گرد سفید چانے۔ داغ جسم کے پچھلے حصے میں زیادہ نمایاں۔ پیٹ سفید' دم کے نیچے آڑی سیاہ پٹیاں' دم کا سرا پیلا۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ مخصوص سانپ بلوچستان کے ریگستانی علاقہ میں پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایران اور افغانستان کے ملحقہ علاقے میں ملتا ہے۔

خطرات: ریگستانی علاقہ میں انسانی عمل دخل کی زیادتی کی وجہ سے اس عجیب وغریب سانپ کی قدرتی آبادی کو دن بدن خطرہ پیدا ہو رہا ہے۔

جینس : ایکس Echis

یہ جینس چھوٹے وائپر سانپوں پر مشتمل ہے۔ ان کے نتھنے دائیں بائیں ذرا اوپر واقع ہوتے ہیں۔ جسم کے جانبی چانے بہت زیادہ ترچھے اور ان کا ابھار درانتی دار ہوتا ہے۔

یہ جینس بہت بڑے علاقے میں' یعنی افریقہ سے ہندوستان اور سری لنکا تک پھیلی ہوئی ہے۔ چنانچہ مختلف علاقوں کے سانپوں کی آبادیوں کو سائنس دانوں نے بہت سی ذیلی انواع میں بعض خواص کی بنا پر تقسیم کیا ہے۔ پاکستان میں اس سانپ کی آبادی کو چار ذیلی انواع میں تقسیم کیا گیا ہے مگر ان ذیلی انواع کے درمیان مابہ الامتیاز عنصر چانوں کی تعداد اور ظہری چھاپ میں خفیف سے اختلافات کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ ایک عام قاری کے لئے ان کا جاننا سود مند ہونے کی بجائے الجھاؤ کا باعث ہوگا۔ ہم پاکستان میں پائے جانے والی اس سانپ کی آبادی کو ایک ہی نوع میں رکھتے ہیں۔

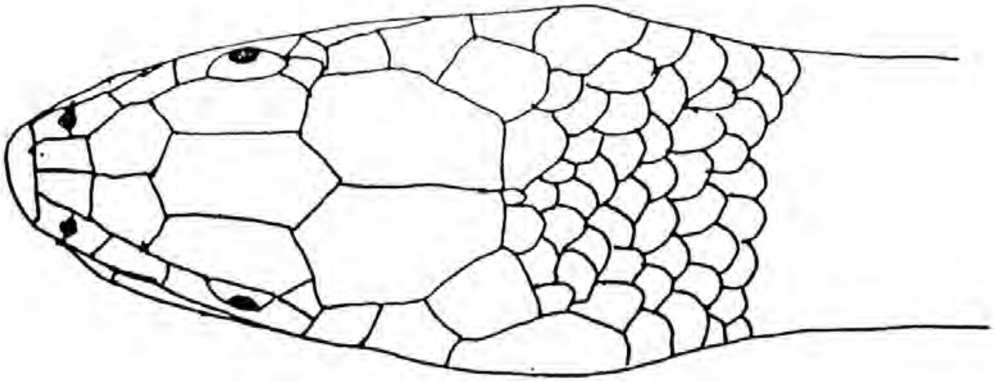

شکل 31 الف

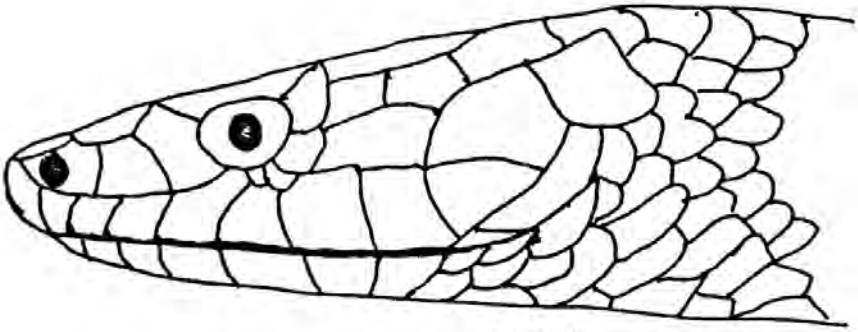

شکل 31 ب

شکل نمبر 31 : زینو کروپس سیراسو گیسٹر

الف : سر کے بالائی چانے ب : جانبی چانے

ایکس کیرینیٹس (G. Saint-Hilaire) *Echis carinatus*

(شکل نمبر38- تصویر نمبر33)

جسمانی اوصاف: سر چھوٹا اور چوکور' نتھنا دو نیزل چانوں میں- سرکم آکولر چانے 13 سے 21- سپر الیبیلز10 سے 12' جو آنکھ سے دو چانوں کی قطاروں سے الگ ہوتے ہیں- سب لیبیل ایک- دم بہت چھوٹی- جسم کے تمام چانے ابھار دار- جانبی چانے نمایاں طور پر ترچھے اور ان کے ابھار لمبے اور درانتی دار- جسم کے درمیان چانوں کی 28 سے 35 قطاریں- ونٹرلز 156 سے 181- سب کاڈلز 27 سے 35' غیر منقسم اینل چانا ایک-

کل لمبائی 392 سے 808 ملی میٹر جب کہ دم 50 سے 70 ملی میٹر لمبی-

عادات و خصائل: یہ سانپ مختلف قسم کے ماحول میں پایا جاتا ہے چنانچہ اسے پتھریلے' ریتلے اور میرا مٹی کے میدانوں سے پکڑا گیا ہے- اس کے ماحول میں بہت تھوڑی صحرائی نباتات یا گھاس اور جھاڑیاں پائی جاتی ہیں- عام طور پر گھنے جنگلات اور دلدلی علاقے میں نہیں ملتا- یہ سانپ گرمیوں میں

عام طور پر رات کے وقت فعال ہوتا ہے۔ موسم برسات میں جھاڑیوں پر چڑھ جاتا ہے اور اس طرح پانی کے ریلے سے بچ جاتا ہے۔

فروری' مارچ میں جنسی ملاپ ہوتا ہے۔ 8 سے 12 بچے جون' جولائی کے دوران دیئے جاتے ہیں۔ بعض علاقوں میں یہ سانپ انڈے بھی دیتا ہے۔

اس کی خوراک میں مینڈک' چھپکلیاں' چوہے وغیرہ شامل ہیں۔

ایکس کیر ینٹس خطرناک طور پر غصیلا سانپ ہے۔ عام طور پر دو سانپ ایک دوسرے کو کاٹ لیتے ہیں اور مر جاتے ہیں۔

قابو آیا ہوا سانپ اپنے جسم کو گول بلوں میں ڈال کر "8" کی شکل بنا لیتا ہے اور غصہ میں زور زور سے پھنکارنے کے علاوہ اپنے جسم کے بلوں کو ایک دوسرے کے ساتھ رگڑتا ہے۔ چنانچہ جانبی دراندتی دار ابھاروں کے آپس میں رگڑنے سے "سر' سر" کی آواز پیدا ہوتی ہے جو پھنکار کی آواز کو مزید بڑھا دیتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سانپ بڑے غصہ سے تیز تیز حملے کرتا ہے۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم کا رنگ ہلکا یا گہرا بھورا۔ یا مونگیا بھورا' جسم کے ظہری جانب 28 سے 36 سیاہ کناروں والے سفید داغ۔ دونوں جانب ایک سفید لہردار ٹوٹی ہوئی دھاری جس کا محراب دار حصہ نیچے سے سیاہی مائل۔ سر کے درمیان ایک تیر کا سفید نمایاں نشان۔ پیٹ سفید سے گلابی جس پر سیاہ چھوٹے داغ۔

خطرات: یہ وائپر سانپ پنجاب اور سندھ کے علاقہ میں بہت زیادہ تعداد میں پایا جاتا تھا۔ نئی نئی زمینوں کی سیرابی اور انسان کے عمل دخل نے ان علاقوں کے ماحول کو یکسر بدل کر رکھ دیا ہے جس کی وجہ سے اس سانپ کی تعداد میں بے اندازہ کمی واقع ہوئی ہے۔ ان علاقوں کی آبادی کے وقت انگریزوں نے اس سانپ کے مارنے پر انعام مقرر کیا ہوا تھا۔ اس طرح اس نوع کے ہزاروں لاکھوں سانپ مارے گئے۔ دراصل اس سانپ کی ست روی اور خطرے کے وقت مقابلہ کے لئے تیار ہو جانا اور نہ بھاگنا اس کی موت کا سبب بنتا ہے۔

اب عام طور پر یہ سانپ صحراؤں اور سنگلاخ پہاڑی علاقوں میں ملتا ہے جہاں دن بدن انسانی عمل دخل کی زیادتی کی وجہ سے اس کی تعداد میں کمی واقع ہو رہی ہے۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ نوع شمالی افریقہ میں گھانا اور کینیا سے ہوتی ہوئی شرق اوسط' جزیرہ نما عرب' جنوبی روس' ایران' افغانستان' پاکستان' ہندوستان' سری لنکا میں پائی جاتی ہے۔ مختلف علاقوں میں اس کی کئی ذیلی انواع پہچانی گئی ہیں۔ اس کی پاکستانی آبادی چار ذیلی انواع میں تقسیم کی گئی ہے۔

1- ایکس کیر ینیٹس پائیرامیڈم *Echis carinatus pyramidum*

پھیلاؤ : شمالی ہندوستان' جنوبی پاکستان

2- ایکس کیر ینیٹس سکوریکی *Echis carinatus sochureki*

پھیلاؤ : وسطی پاکستان

3- ایکس کیر ینیٹس اسٹولائی *Echis carinatus astolae*

پھیلاؤ : مکران ساحل کے ساتھ اسٹولا جزیرہ

4- ایکس کیر ینیٹس ملٹی سکویمیٹس *Echis carinatus multisquamatus*

جینس: سوڈو سراسٹس *Pseudocerastes*

یہ جینس، جینس وائیپر سے ظہری نتھنوں اور چانوں کے ابھار کی مخصوص شکل، دندانے دار سپرالیبلز، آنکھ پر سینگ نما ابھار، نیزل اور راسٹرل کے علاوہ نیزل اور پہلی سپرالیبل کے درمیان چانا کے مخصوص خواص کی بنا پر نمایاں ہے۔ یہ جینس ایک نوع پر مشتمل ہے جو پاکستان میں بھی ملتی ہے۔

سوڈو سیراسٹس پرسیکس *Pseudocerastes persicus* (Dumeril, Bibron & Dumeril)

(شکل نمبر41- تصویر نمبر37)

جسمانی اوصاف: سر چھوٹا اور چوڑا، گردن سے بہت نمایاں۔ سر کم آکولر 16 سے 18- سپرالیبلز12 سے 14- سپرالیبلزاور آنکھ کے درمیان 3 چانوں کی قطاریں۔ صرف ایک سب لنگوئل چانا نمایاں۔ جسم اوپر سے نیچے کی طرف پچکا ہوا۔ دم چھوٹی، جسم کے چانے باریک اور جسم کے درمیان 23 سے 25 قطاروں میں۔ وینٹرلز 146 سے 151- سب کاڈلز 42 سے 46- اینل غیر منقسم۔

جسم کی لمبائی 577 سے 800 ملی میٹر۔ دم 87 سے 90 ملی میٹر۔

عادات و خصائل: یہ نوع ریتلے اور چٹانی علاقوں میں پائی جاتی ہے۔ دن کے وقت یہ سانپ پتھروں کے نیچے یا دراڑوں میں چھپا رہتا ہے۔ رات کے وقت شکار کرتا ہے۔ خطرہ محسوس کرنے پر زور سے پھنکارتا ہے۔ ویسے یہ سانپ مسکین الطبع واقع ہوا ہے۔ اس کی خوراک میں عام طور پر چھپکلیاں اور چوہے شامل ہیں۔

خطرات: قدرتی ماحول میں انسان کے عمل دخل میں بتدریج اضافہ اس نوع کے لئے خطرناک ثابت ہو رہا ہے۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ نوع آذربائیجان سے بحیرہ عرب تک پھیلی ہوئی ہے۔ چنانچہ ایران، افغانستان اور پاکستان میں پائی جاتی ہے۔ پاکستان میں قلات سے وزیرستان تک کے علاقہ میں بھی ملتی ہے۔

جینس: وائیپرا *Vipera*

یہ جینس بڑا وائیپر سانپوں پر مشتمل ہے۔ دونوں آنکھوں کے درمیان تین سے زیادہ چانے۔ نتھنا جانبی، چانوں کا ابھار عام، دم کے چانے تقسیم شدہ۔

اس جینس میں 10 انواع پائی جاتی ہیں، جن میں سے دو پاکستان میں پائی جاتی ہیں۔

1- جسم کے درمیان 27 سے 33 چانوں کی قطاریں۔ سر لمبا، نتھنا بڑا، سپرانیزل چانا بڑا اور ہلال نما، جسم پر سفید گھیرے والے گول گول نشان، جو آپس میں مل کر جسم پر لڑی بناتے ہیں.................................. نوع: رسلی *V. russelii* (Shaw)

جسم کے درمیان 23 سے 27 چانوں کی قطاریں۔ سر چھوٹا اور چوڑا۔ نتھنا چھوٹا، سپرانیزل چانا چھوٹا

وائپیرا رسلی (Shaw) *Vipera russelii*

(شکل نمبر39- تصویر نمبر34)

جسمانی اوصاف: سپرا لیبیلز 11 سے 12' جو 3 سے 4 چانوں کی قطاروں کی وجہ سے آنکھ سے مس نہیں کر سکتے۔ نتھنا بہت بڑا' نیزل چانا ہلال نما۔ 10 سے 15 سرکم آکولر چانے۔ 10 سے 12 سپرا لیبیلز' چوتھی اور پانچویں سب سے بڑی۔ جسم کے درمیان 21 سے 29 چانوں کی قطاریں۔ وینٹرلز 153 سے 180' سب کاڈلز 41 سے 64۔

جسم کی کل لمبائی 1200 سے 1350 ملی میٹر۔ دم کی لمبائی 160 سے 180 ملی میٹر۔

عادات و خصائل: یہ بڑا اور بھاری وائپیر سانپ عام طور پر گھاس کے میدانوں' کھیتوں' کھلیانوں' کلر کے خشک علاقوں میں پانی کے اردگرد گھاس میں عام طور پر ملتا ہے۔ اکثر اوقات سیلابی پانی جب نشیبی علاقوں میں بھر جاتا ہے تو یہ عام طور پر نسبتاً اونچے علاقوں میں چلا جاتا ہے اور ایسے ماحول میں اکثر دیکھا جا سکتا ہے۔

یہ سانپ رات کے وقت فعال ہوتا ہے اور شکار کرتا ہے۔ اس کے شکار میں زیادہ تر چوہے' چھپکلیاں اور مینڈک شامل ہوتے ہیں۔ شکار کو ڈس کر چھوڑ دیا جاتا ہے جو کچھ عرصہ کے بعد مرجاتا ہے اور پھر یہ اسے نگل لیتا ہے۔

یہ سست اور ٹھنڈی طبیعت کا سانپ ہے۔ اپنا زیادہ تر وقت کسی جائے عافیت میں جسم کو بل دیئے بیٹھا رہتا ہے' اردگرد کے ماحول میں عام ہلچل سے مشتعل نہیں ہوتا۔ ہاں البتہ اگر اسے براہ راست چھیڑا جائے تو اپنے غصے کا اظہار زور زور سے پھنکار کر کرتا ہے اور خلاف توقع حملہ آور ہوتا ہے۔

تولیدی ملاپ فروری سے مارچ تک ہوتا ہے۔ مئی جون میں 16 سے 25 تک زندہ بچے جنے جاتے ہیں۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم کا رنگ ہلکا سرخی مائل بھورا یا مٹیالا۔ جسم کے درمیان 23 سے 29 بڑے' بیضوی' سرخی مائل بھورے بڑے بڑے نشانات' جن کے کنارے سفید' یہ نشانات عام طور پر کم یا زیادہ آپس میں ملے ہوتے ہیں۔ دونوں طرف ایک اسی قسم کے چھوٹے داغوں کی قطار۔ اس جانبی قطار کے نچلی طرف پیلے اور سفید نشانات ہوتے ہیں۔ سر کے پچھلے حصے میں دو گہرے رنگ کے بڑے نشانات۔ تھوتھنی پر ایک ہلکا "V" شکل کا نشان جس کا درمیانی سرا تھوتھنی کے اوپر ہوتا ہے۔ پیٹ گلابی یا سفید' جس پر بھورے نشانات نمایاں اور بہت سے چانوں کے کنارے سیاہ ہوتے ہیں۔

خطرات: یہ خوبصورت زہریلا سانپ' انسان کی سانپ دشمن طبیعت کا شکار تو ہوتا ہی ہے مگر انسان کا مسلسل اس کے قدرتی ماحول میں عمل دخل اس کی قدرتی آبادی میں خاطر خواہ کمی کا باعث بنا ہے۔ اس کے علاوہ سانپوں کی کھال کی تجارت کرنے والے اس کے جسم کی خوبصورت چھاپ کی وجہ سے اس کی کھال کی بھاری قیمت لگاتے ہیں۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ نوع جنوب مشرقی ایشیاء میں تائیوان اور انڈونیشیاء کے کچھ جزائر میں پائی جاتی ہے۔ پھر برما' آسام سے ہوتا ہوا بنگلہ دیش' تمام

ہندوستان میں' سری لنکا تک پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں یہ دریائے سندھ کی بالائی اور زیریں وادی کے نشیبی علاقوں میں ملتا ہے۔ بعض علاقوں میں مقامی طور پر ملتا ہے۔ چنانچہ ڈیرہ اسماعیل خاں کے علاقہ سے بھی ریکارڈ کیا گیا ہے۔

وائپرا لیبی ٹائینا (Dwigubsky) *Vipera lebetina*

(تصویر نمبر35)

جسمانی اوصاف: سر چھوٹا اور چوڑا' سپرا آکولر چانے عام طور پر منقسم۔ 10 سے 11 سپرا لیبیلز جو آنکھ سے دو یا تین چھوٹے چانوں کی قطاروں کی وجہ سے دور ہوتے ہیں اور اس سے مس نہیں کرتے۔ سب لنگوئل چانا ایک۔ جسم کے درمیان 23 سے 25 قطاریں۔ جسم کے چانے ابھار دار کھردرے سوائے آخری قطار کے۔ وینٹرلز 168 سے 176۔ سب کاڈلز 42 سے 48۔

جسم کی لمبائی 927 سے 1200 ملی میٹر جبکہ دم 120 سے 140 ملی میٹر۔

عادات و خصائل: یہ سانپ عام طور پر خشک چٹانی پہاڑی علاقوں میں ملتا ہے۔ یہ سانپ بھی دوسرے وائپر سانپوں کی طرح غصیلی طبیعت اور بے چین عادات کا حامل ہے۔ غصے کی حالت میں بار بار پھنکارتا اور حملہ آور ہوتا ہے۔ اس کی خوراک میں عام طور پر چوہے اور چھپکلیاں شامل ہیں۔

جسمانی رنگ اور چھاپ: ظہری جانب سے جسم مٹیالا خاکی یا سرخی مائل' جس پر چھوٹے چھوٹے داغ۔ جسم کی ظہری جانب کے درمیان' غیر نمایاں 40 سے 45 داغ۔ پیٹ سرخی مائل یا سفید' سیاہ چھوٹے نشانات سے بھرا ہوا۔ دم سرخی مائل ہوتی ہے۔

خطرات: یہ نوع عام طور پر سطح مرتفع میں پائی جاتی ہے۔ اس کے قدرتی ماحول میں بہت کثاؤ پایا جاتا ہے' اس لئے یہ خطرے کے وقت پتھروں وغیرہ میں چھپ جاتا ہے۔ عام طور پر ان پہاڑی علاقوں میں چرواہے وغیرہ اس کے لئے خطرے کا باعث بنتے ہیں۔

جغرافیائی پھیلاؤ: اس نوع کا پھیلاؤ قبرص سے شروع ہو کر شمالی افریقہ' سارے مشرق وسطیٰ' افغانستان' ایران سے ہوتا ہوا وزیرستان اور شمالی بلوچستان تک پہنچتا ہے۔

قبیل: کروٹیلیڈی Crotalidae (حفری سانپ)

یہ قبیل زیادہ تر شمالی اور وسطی امریکہ میں پھیلی ہوئی ہے۔ بعض خواص کے لحاظ سے وائپریڈی کے بہت قریب ہے۔ جینس کے سانپ عام طور پر سست اور غصیلے واقع ہوئے ہیں۔ حفرے کی وجہ سے اپنے شکار کا اندھیرے میں باسانی پتہ لگا لیتے ہیں۔ پاکستان میں اس قبیل کی ایک جینس اور ایک نوع ملتی ہے۔

اجکسٹروڈان ہمالیانس (Günther) *Agkistrodon himalayanus*

(شکل نمبر42)

جسمانی خواص: سر پر بڑے ترتیب دار چانے۔ پری آکولر اور لوریل چانوں کے درمیان ایک گہرا سوراخ (حفرہ)۔ جسم کے چانے ابھار دار۔ پوسٹ آکولر آنکھ کو سپرا لیبیلز سے الگ کرتی ہے۔ 5 سے 7 سپرا لیبیلز' ان میں سے پہلی اور دوسری آپس میں مدغم ہوگئی ہیں جبکہ آخری سپرا لیبیل ٹمپورل چانے

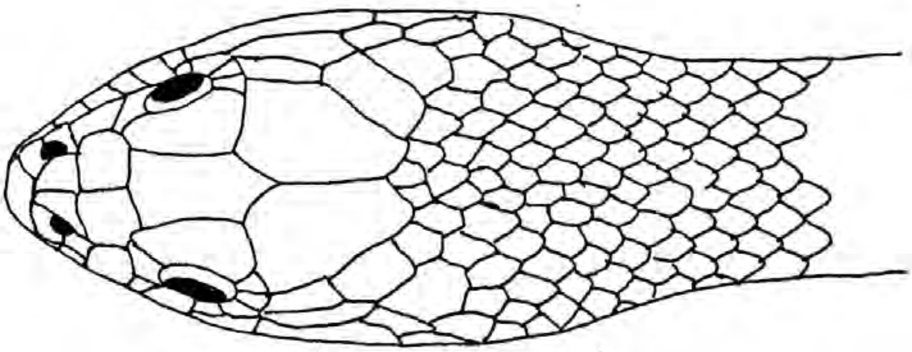

شکل 32 الف

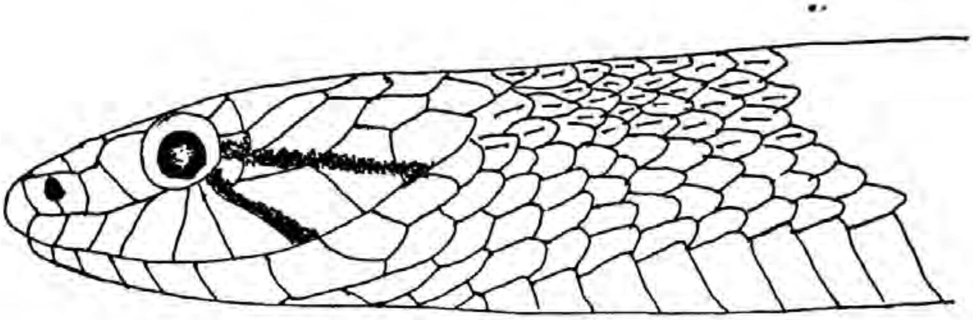

شکل 32 ب

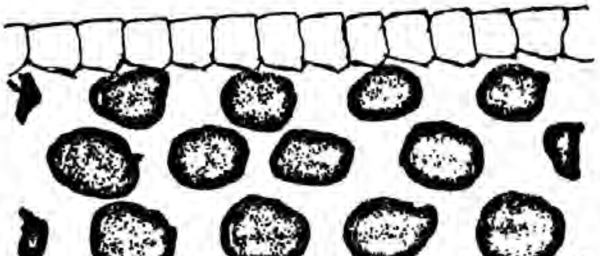

شکل 32 ج

شکل نمبر 32 : زینو کروپس پس کیٹر

الف : سر کے بالائی چانے ، ب : جانبی چانے ، ج : جسم کی چھاپ

سے مل کر ایک بڑا چانا بناتی ہے۔ جسم کے درمیان 21 چانے۔ وینٹرلز 140 سے 175' سب کاڈلز 36 سے 53-

جسم کی کل لمبائی 550 سے 600 ملی میٹر' دم 80 سے 95 ملی میٹر۔

عادات و خصائل: یہ کوہ ہمالیائی سانپ' کوہ ہمالیہ کے دامن میں نیپال اور پاکستان کے شمالی پہاڑی علاقوں میں پھیلا ہوا ہے۔

موسم سرما کے دوران سرمائی نیند میں چلا جاتا ہے۔ بعض دفعہ دھوپ میں باہر نکل آتا ہے۔ بہت ست سانپ ہے' سستی سے چلتا پھرتا ہے۔ موسم گرما میں رات کے وقت فعال ہوتا ہے اور اپنے ٹھکانے کے اردگرد رہ کر چوہوں اور پہاڑی چھپکلیوں کا شکار کرتا ہے۔ مادہ جولائی سے ستمبر کے دوران پانچ سے سات بچے جنتی ہے۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم کا رنگ ہلکا بھورا یا سیاہی مائل بھورا۔ ظہری جانب دائیں بائیں بل دار لمبے نشان جو قریب قریب ہونے کی وجہ سے آپس میں ملے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ ذرا بڑے اسی رنگ کے نشانات کی ایک جانبی قطار۔ سر پر کالے داغ۔ پیٹ ہلکا نیلا' جس پر گہرے رنگ کے چھوٹے چھوٹے داغ پائے جاتے ہیں۔

خطرات: ہمالیہ کا حفری سانپ اپنے عادات و خصائل سے ست رو ہے' جس کے باعث عام طور پر چرواہوں کے ہاتھوں مارا جاتا ہے۔ نیز دن بدن انسانی عمل دخل اس سانپ کے قدرتی ماحول میں زیادہ سے زیادہ ہو رہا ہے۔ اس کے باعث بھی اس نوع کی آبادی متاثر ہوئی ہے۔

جغرافیائی پھیلاؤ: عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ یہ سانپ شمالی علاقوں میں سکم سے چترال تک پھیلا ہوا ہے۔ جبکہ سکم سے کوئی قابل اعتبار ریکارڈ نہیں وسطی نیپال سے لے کر چترال تک اس کا قابل اعتبار ریکارڈ حاصل ہوا ہے۔

قبیل:ہائیڈروفیڈی Hydrophiidae (سمندری سانپ)

سمندری سانپ اپنی ساری زندگی سمندر میں گذارتے ہیں۔ کبھی کبھار باہر چٹانوں پر نکل آتے ہیں۔ سمندر میں بہت تیزی سے تیر سکتے ہیں مگر زمین پر بڑی مشکل سے چلتے ہیں۔ سمندری سانپوں کے چیدہ چیدہ خواص درج ذیل ہیں:

نتھنا تھوتھنی کے ظہری جانب' لوریل چانا مفقود' دم چپٹی' چپو نما۔ آنکھ کی پتلی گول' سر کے چانے بڑے اور مترتب' بعض دفعہ چھوٹے غیر مترتب۔ وینٹرلز چھوٹی مگر باقی کے چانوں سے نمایاں ہوتی ہیں۔

سمندری سانپ عام طور پر مچھلیوں کا شکار کرتے ہیں۔ چنانچہ دن رات مچھلیوں کا شکار جاری رہتا ہے اور رات کے وقت روشنی کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔

تمام سمندری سانپ خطرناک زہریلے ہوتے ہیں۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ یہ زمینی سانپوں سے زیادہ زہریلے ہوتے ہیں۔ ان کا زہر قبیل الاپیڈی کے زہر کی طرح اعصاب پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ان کے زہریلے دانت قبیل الاپیڈی کے سے ہوتے ہیں۔ یہ سانپ پانی میں انسان پر حملہ نہیں کرتے۔ پکڑے جانے پر یا ستائے جانے پر کاٹ کھاتے ہیں۔

سمندری سانپ زمینی سانپوں سے زیادہ لمبے اور جسیم ہوتے ہیں۔ اکثر 1200 سے 1500 ملی میٹر لمبائی تک پہنچ جاتے ہیں۔ بعض انواع 2.50 سے 3 میٹر لمبی ہوتی ہے۔

سانس کے لئے ہوا ضروری ہے۔ چنانچہ انہیں بار بار سمندر کی سطح پر سانس لینے کے لئے آنا پڑتا ہے۔ اکثر سمندری سانپ 2 سے 8 گھنٹے بغیر سانس لئے پانی میں غوطہ زن رہ سکتے ہیں۔ چنانچہ ان کا بایاں پھیپھڑا بہت لمبا ہوتا ہے اور مقعد تک چلا جاتا ہے جبکہ خشکی کے سانپوں کا بایاں پھیپھڑا بہت چھوٹا اور دایاں لمبا ہوتا ہے۔ پھیپھڑے کا پچھلا حصہ صرف جسم کا توازن قائم رکھنے اور جسم کو تیرنے میں مدد دیتا ہے اور اس کا سانس کے نظام سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

سمندری سانپ اپنا زیادہ وقت کم گہرے پانی میں گزارتے ہیں۔ بعض اوقات خوراک کی تلاش میں 30 سے 100 میٹر گہرے پانی میں چلے جاتے ہیں۔

سمندری سانپوں کے تناسلی اور تولیدی موسم کا تعین ابھی تک نہیں ہو سکا۔ سمندری سانپوں سے متعلق لٹریچر میں بعض ملاحوں نے واقعات کا ذکر ملتا ہے' جن سے پتہ چلتا ہے کہ تولیدی عمل کے دوران بعض علاقوں میں ایک نوع کے سانپ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ عام طور پر سمندری سانپ 3 سے 7 زندہ بچے جنتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ بعض انواع میں 17 بچے ریکارڈ کئے گئے ہیں۔ عمل تولید کا موسم سمندر کے پانی کے درجہ حرارت پر منحصر ہے' جو جگہ جگہ بدلتا رہتا ہے۔

سمندری سانپ خط استوا کے ساتھ ساتھ گرم پانیوں میں بافراط پائے جاتے ہیں۔ عام طور پر خلیجوں اور ساحلی علاقوں کو پسند کرتے ہیں۔ سمندر میں مونگے کی چٹانوں (Coral reef) میں بافراط پائے جاتے ہیں کیونکہ یہاں انہیں مچھلیاں اور کیکڑے باسانی کھانے کے لئے مل جاتے ہیں۔

پاکستانی ساحل کے ساتھ ساتھ چھ جینسوں کے سمندری سانپ پائے جاتے ہیں۔ ان جینسوں کا تعین درج ذیل کلیدی پہچان کی مدد سے باسانی کیا جا سکتا ہے۔

-1 ونٹرلز نمایاں اور غیر منقسم 2

ونٹرلز جسم کے پچھلے حصے میں منقسم اور غیر نمایاں 3

-2 مینٹل چانا لمبا' ونٹرلز چوڑائی اور لمبائی میں یکساں .... جینس: ان ہائیڈرا ینا *Enhydrina*

مینٹل چانا عام 4

-3 سر چھوٹا' گردن لمبی اور باریک' جسم موٹا' ونٹرلز درمیان سے منقسم .... جینس: مائیکرو سفے لوفس *Microcephalophis*

سر اور جسم اوپر کی طرح نہیں 5

-4 ونٹرلز اگلے حصے میں چوڑی' پچھلے حصے میں تنگ .... جینس: پرااسکوٹیٹا *Praescutata*

ونٹرلز چوڑائی میں یکساں .... جینس: ہائیڈروفس

5- جسم کے ظہری چانوں کے کنارے آپس میں ملے ہوئے۔ وینٹرلز نمایاں 6

جسم کے ظہری چانے نوکیلے' ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے۔ وینٹرلز غیر نمایاں .... جینس: اسٹروشیا
Astrotia

6- وینٹرلز جسم کے اگلے حصے میں نمایاں۔ پچھلے میں غیر نمایاں .... جینس: لے پی مس
Lepemis

وینٹرلز لمبائی میں زیادہ چوڑائی میں کم .... جینس: پلے مائیڈرس
Pelamydrus

جینس : اسٹروشیا *Astrotia*

یہ مضبوط جسم کے سمندری سانپوں کی جینس ہے۔ اس کے چیدہ چیدہ اوصاف درج ذیل ہیں:

سر کے چانے بڑے اور مترتب۔ نتھنا تھوتھنی کی بالائی جانب' دونوں نیزل چانے ملے ہوئے۔ جسم کے چانے ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے۔ جسم کے پچھلے حصے کے وینٹرلز دو حصوں میں منقسم اور نوکدار' یا دندانے دار۔

اس جینس کی ایک نوع پاکستان کے ساحل کے ساتھ ملتی ہے۔

اسٹروشیا سٹوکیسی (Gray) *Astrotia stokesi*
(شکل نمبر43)

جسمانی اوصاف: یہ ایک بڑا سمندری سانپ ہے جسے مندرجہ ذیل اوصاف سے دوسری انواع سے پہچانا جا سکتا ہے:

سر بڑا جسم کے چانے ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے۔ وینٹرلز منقسم' جو اردگرد کے چانوں سے ممتاز نہیں۔ آنکھیں چھوٹی۔ 8 سے 10 سپرالیبیلز' چوتھی اور چھٹی آنکھ سے مس کرتی ہے۔ جسم کے درمیان 47 سے 59 چانے۔ چانوں کے ابھار گول۔ وینٹرلز 226 سے 286- اینل چانا بڑا نمایاں۔

جسم کی لمبائی 1200 سے 1600 ملی میٹر۔ دم 150 سے 190 ملی میٹر۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم ظہری جانب سے پیلا یا ہلکا بھورا۔ جسم پر چوڑی' سیاہ و گہری بھوری پٹیاں۔

عادات و خصائل: یہ سانپ' بیان کیا جاتا ہے' تولیدی زمانہ میں ایک جگہ بہت زیادہ اکٹھے ہو جاتے ہیں اور اس اژدہام میں جنسی ملاپ ہوتا ہے۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ نوع شمالی آسٹریلیا سے لے کر ملایا اور ہندوستان کے ساحلوں کے ساتھ ساتھ مکران کے ساحل تک پہنچتی ہے۔

جینس : ان ہائیڈ رائینا *Enhydrina*

اس جینس میں سر کے چانے بڑے اور ترتیب وار ہوتے ہیں۔ نتھنا بالائی جانب' نیزل چانے ایک دوسرے سے مس کرتے ہیں۔

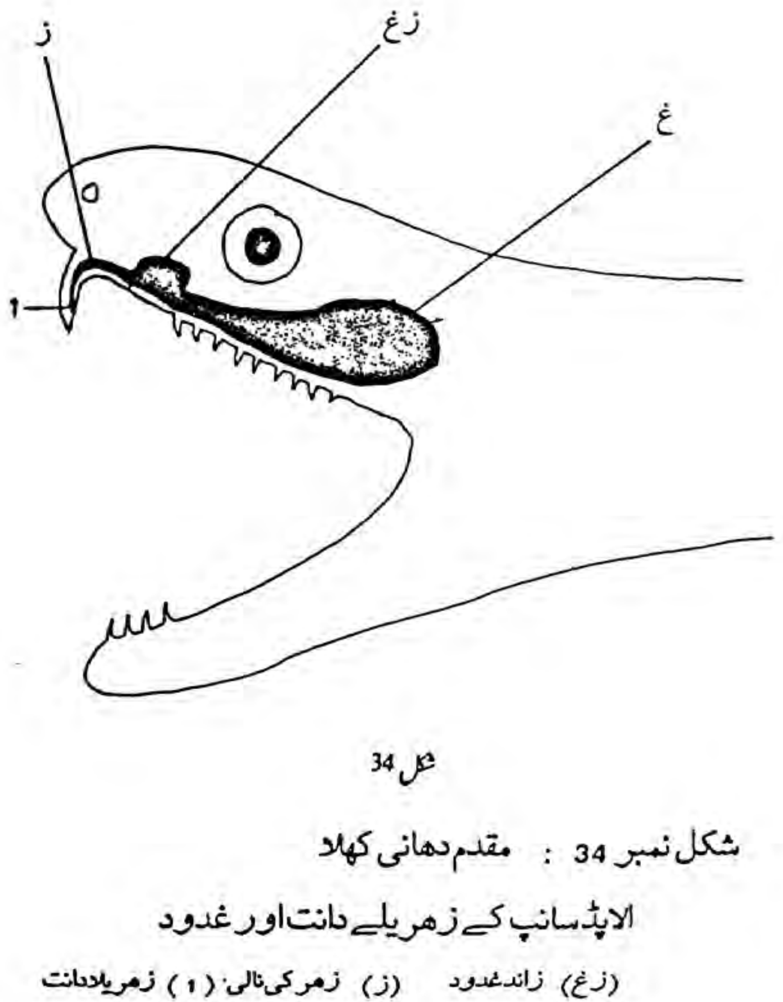

شکل 34

شکل نمبر 34 : مقدم دہانی کھلا

الاپڈ سانپ کے زہریلے دانت اور غدود

(زغ) زائد غدود (ز) زہر کی نالی (ا) زہریلا دانت

(غ) غدود

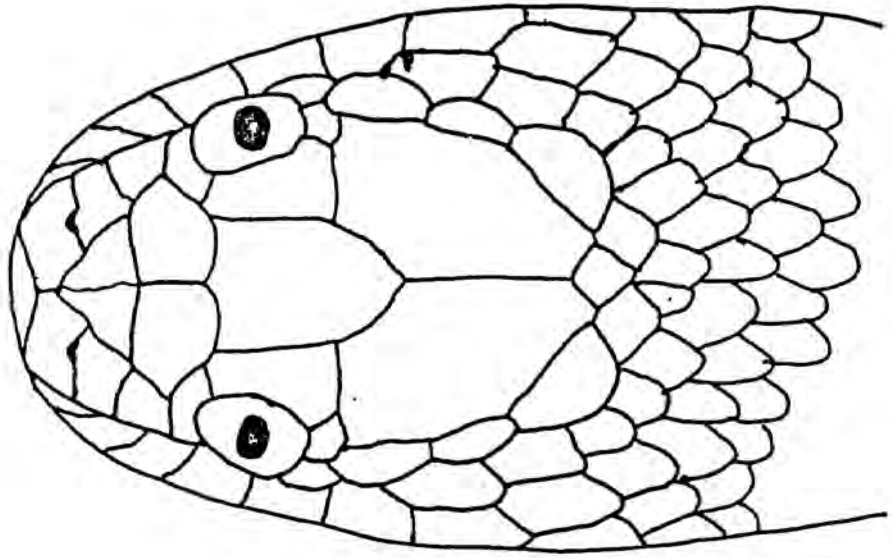

شکل 33 الف

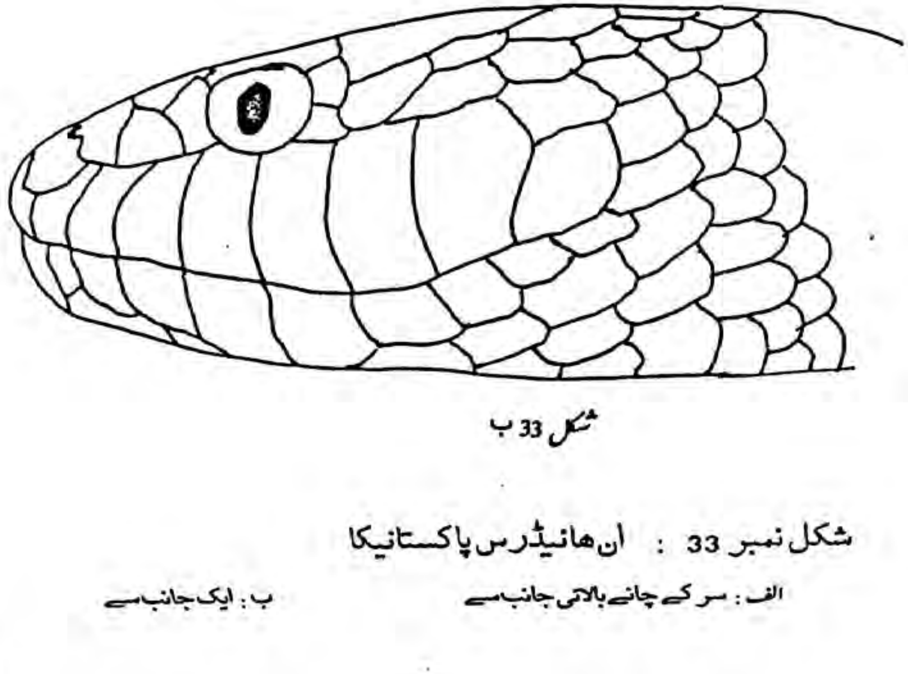

شکل 33 ب

شکل نمبر 33 : ان ہانیڈرس پاکستانیکا

الف : سر کے چانے بالائی جانب سے ب : ایک جانب سے

زیریں جبڑے میں مینٹل چانا لمبا اور گہرا اور زیادہ تر پہلی انفرالیبیں سے ڈھکا ہوا۔ جسم کے اگلے تیسرے حصے کی ونٹرلز بہت کم نمایاں۔

پاکستان میں اس جینس کی ایک نوع پائی جاتی ہے۔

ان ہائیڈرا ئینا شسٹوسا (Daudin) *Enhydrina schistosa*

(شکل نمبر44)

جسمانی اوصاف: سر مناسب، گردن سے بہت کم نمایاں، پری فرنٹل کا اگلا سرا بہت تنگ، راسٹرل چانا اونچائی سے زیادہ چوڑا، سامنے کی طرف چونچ کی طرح جھکا ہوا۔ 7 سے 8 سپرا لیبیلز، تیسری اور چوتھی یا صرف چوتھی آنکھ سے مس کرتی ہے، آخری دو سپرا لیبیلز بہت چھوٹی۔ عام طور پر پہلی ٹمپورل ایک۔ مینٹل چانا لمبا۔ جسم کے درمیان 49 سے 66 چانوں کی قطاریں۔ جسم کے چانے ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے۔ چانے ابھار دار، ابھار لمبا۔ ونٹرلز نمایاں 322 سے 354۔ اینل چانا چھوٹا۔

جسم 1000 سے 1500 ملی میٹر۔ دم 180 سے 200 ملی میٹر۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم مٹیالا سفید سے پیلاہٹ مائل خاکستری جس پر گہرے یا سیاہ رنگ کی آڑی پٹیاں جو جسم کے پچھلے حصے میں زیادہ نمایاں ہوتی ہیں، اور سامنے حصے میں آپس میں ملتی ہیں۔ پیٹ سفید یا ہلکا پیلا اور سر انگوری ہوتا ہے۔

عادات و خصائل: یہ سانپ عام طور پر کم گہرے پانی میں ملتا ہے۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ خلیج اومان اور سی شلز سے ویت نام تک پھیلا ہوا ہے، جنوب میں آسٹریلیا کے ساحل تک ملتا ہے۔ کراچی کے اردگرد یہ عام سمندری سانپ ہے۔

جینس: ہائیڈروفس *Hydrophis*

یہ سمندری سانپ مندرجہ ذیل اوصاف کے حامل ہیں:

سر کے چانے مترتب اور بڑے، نیزل چانے بڑے اور آپس میں ملے ہوئے۔ نتھنا بالائی۔ جسم لمبا۔ جسم کے چانوں کے کنارے آپس میں ملے ہوئے یا ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے۔ جسم کے سب سے چوڑے حصے پر 29 سے 57 چانے۔ ونٹرلز باقی چانوں سے کچھ نمایاں۔ یہ سانپ 50 سے 100 میٹر کی گہرائی تک غوطہ زن ہو سکتے ہیں۔

پاکستان میں اس جینس کی سات انواع ریکارڈ کی گئی ہیں۔

-1 جوان سانپ کا سر چھوٹا اور گردن لمبی اور پتلی....................................	2
جوان سانپ کا سر بڑا، گردن غیر نمایاں....................................	3
-2 ونٹرلز 390 یا زیادہ....................................	نوع: فیسی ایٹس *H. fasciatus* (Schneider)

وینٹرلز 390 سے کم .... نوع: میمی لیرس
H. mamillaris (Daudin)

3- جسم کے سب سے موٹے حصے پر چانوں کے ابھار گول یا ابھار کے دونوں سرے کند۔ چانے کچھ کچھ ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے۔ جواں سانپ ایک میٹر سے زیادہ لمبا 4

جس کے سب سے موٹے حصے پر چانے شیش پہلو یا مکعب نما' ایک دوسرے پر تھوڑے سے چڑھے ہوئے' یا ان کے کنارے ایک دوسرے سے مس کرتے ہیں۔ جواں سانپ کی لمبائی ایک میٹر سے کم ہوتی ہے 5

4- عام طور پر اگلا ٹمپورل ایک .... نوع: سپائیرلس
H. spiralis (Shaw)

عام طور پر اگلا ٹمپورل دو .... نوع: سائینو سنکٹس
H. cyanocinctus Daudin

5- جواں سانپ کے جسم پر خاکستری اور نیلی دھاریاں .... نوع: سیرولیس سنز
H. caerulescens (Shaw)

جواں سانپ کے جسم پر گہری انگوری دھاریاں 6

6- سر بے نشان۔ وینٹرلز 209 سے 312 .... نوع: آرنیٹس
H. ornatus (Gray)

سر پر منحنی پیلا نشان۔ وینٹرلز 314 سے 332 .... نوع: لیپی مو آئیڈیز
H. lapemoides (Gray)

ہائیڈروفس فیسی ایٹس (Schneider) *Hyrdophis fasciatus*

جسمانی اوصاف: 6 یا 7 (کبھی 5) سپرا لیبیلز' پہلا سپرا لیبیل پری فرنٹل کے ساتھ جبکہ تیسرا اور چوتھا آنکھ کے ساتھ مس کرتا ہے۔ جسم کے درمیان 39 سے 58 چانوں کی قطاریں۔ چانے کے درمیان گول یا لمبا ابھار۔ وینٹرلز نمایاں 323 سے 514۔ وینٹرلز پر دو لمبے ابھار۔

جسم کی لمبائی 990 سے 1100 ملی میٹر' دم 75 ملی میٹر۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: سر' گردن اور جسم کا اگلا حصہ چمکیلا سیاہ' جس پر ہلکے پیلے بیضوی جانبی داغ۔ دونوں جانب کے داغ بعض دفعہ آپس میں آڑی پٹیاں بناتے ہیں۔ جسم کا پچھلا حصہ میلا' جس پر چوکور سیاہ داغ' جو جسم کی نچلی جانب بڑھ کر جسم کے گرد سیاہ حلقے بناتے ہیں۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ آسٹریلیا سے لے کر سارے بحرہند کے ساحلوں کے ساتھ ساتھ پایا جاتا ہے۔

ہائیڈروفس میمی لیرس (Daudin) *Hyrdophis mamillaris*

(تصویر نمبر38)

جسمانی اوصاف: 7 سپرالیبیلز' دوسری پری فرنٹل کے ساتھ مس کرتی ہے' جبکہ تیسری اور چوتھی آنکھ کے ساتھ۔ جسم کے درمیان 35 سے 43 چانوں کی قطاریں۔ جسم کے پچھلے حصے کے چانے شش پہلو' بہت تھوڑے ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے۔ ہر چانے کے درمیان ایک لمبا یا گول ابھار۔ وینٹرلز نمایاں' 302 سے 390' وینٹرلز کی سطح پر دو ابھار۔ جسم کی لمبائی 700 سے 750 ملی میٹر۔ دم 70 ملی میٹر۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم خاکستری پیلا' جس پر 44 سے 55 سیاہ آڑی پٹیاں' دو پٹیوں کے درمیان جسم کی موٹائی سے دوگنا چوڑا فاصلہ۔ سر سیاہ' ایک پیلی دھاری آنکھ سے گزر کر گردن تک جاتی ہے۔

جغرافیائی پھیلاؤ: کراچی اور مکران کے ساحل کے ساتھ یہ سانپ بہت کم پایا جاتا ہے۔ یہ زیادہ تر ہندوستان کے غربی ساحل کے ساتھ ساتھ ملتا ہے۔

ہائیڈروفس سپائیریلس (Shaw) *Hydrophis spiralis*

(تصویر نمبر39)

جسمانی اوصاف: سر نمایاں' جسم کا اگلا حصہ نمایاں طور پر تنگ نہیں۔ آنکھیں چھوٹی' ایک اگلا ٹمپورل جو بالائی لب کو مس کرتا ہے۔ 6 سے 8 سپرالیبیلز' دوسرا پری فرنٹل کے ساتھ مس کرتا ہے جبکہ تیسرے' چوتھے اور پانچویں میں سے کوئی سے دو آنکھ سے مس کرتے ہیں۔ جسم کے درمیانی حصے میں 33 سے 38 چانوں کی قطاریں۔ وینٹرلز نمایاں 295 سے 362' جانبی چانوں سے تقریباً دوگنا چوڑی۔ پری اینل چانا بڑا۔

جسم کی لمبائی 1800 سے 2000 ملی میٹر۔ دم 120 سے 140 ملی میٹر۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم پیلا یا پیلاہٹ مائل انگوری۔ جسم کے چانوں کے کنارے سیاہ' سر پیلا۔

جغرافیائی پھیلاؤ: خلیج فارس سے فلپائن تک۔ پاکستان کے ساحل کے ساتھ یہ نوع کافی تعداد میں پائی جاتی ہے۔

ہائیڈروفس سائینو سنکٹس Daudin *Hydrophis cyanocinctus*

جسمانی اوصاف: ایک دوسرے پر چڑھی ہوئی دو اگلی ٹمپورلز۔ 7 سے 8 سپرالیبیلز' دوسرا پری فرنٹل کے ساتھ مس کرتا ہے جبکہ تیسرے' چوتھے اور پانچویں میں سے کوئی سے دو آنکھ سے مس کرتے ہیں۔ جسم کے موٹے ترین حصے پر 37 سے 47 چانوں کی قطاریں۔ ہر چانے کی سطح کے درمیان ایک ابھار' جو بعض سانپوں میں 2 سے 3 گول ابھاروں میں تقسیم ہوتا ہے۔ وینٹرلز نمایاں' 290 سے 390' اردگرد کے چانوں سے تقریباً دوگنا بڑے۔ پری اینل چانا کافی بڑا۔

جسم کی لمبائی 1500 سے 1900 ملی میٹر' جبکہ دم 130 سے 135 ملی میٹر۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم میلا سفید' ہلکا انگوری یا پیلا' جسم پر 48 سے 67 سیاہ کالی دھاریاں' دھاری کے درمیان سفید چانے' بعض اوقات دھاریاں جسم کے گرد سیاہ چھلے بناتی ہیں۔ سر سیاہی مائل' سر کے اوپر پیلا خمیدہ نشان' یا انگوری سرخی مائل یا نیلا پیلا نشان ہوتا ہے۔

عادات و خصائل: یہ سانپ عام طور پر کیچڑ والے کم گہرے پانی میں ملتا ہے۔ یہ نوع زمین پر آسانی کے ساتھ حرکت کر سکتی ہے اور اپنے سر کو سطح

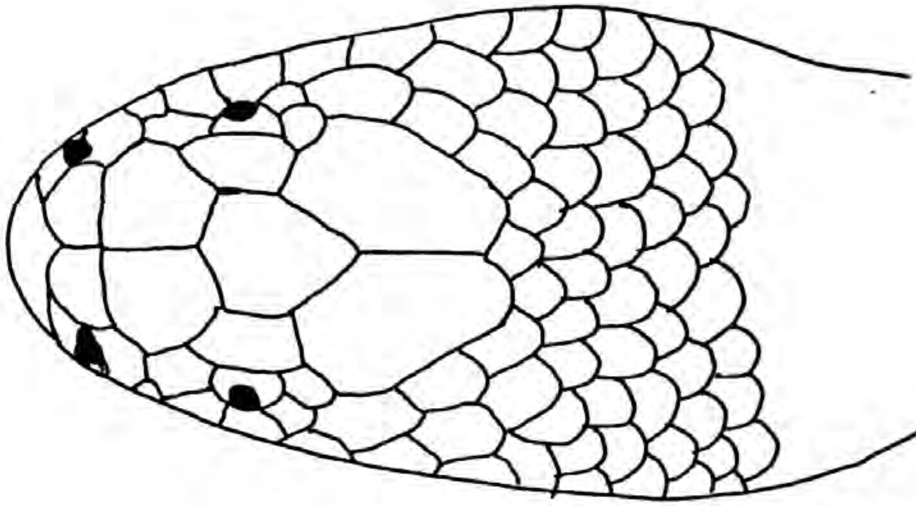

شکل 35 الف

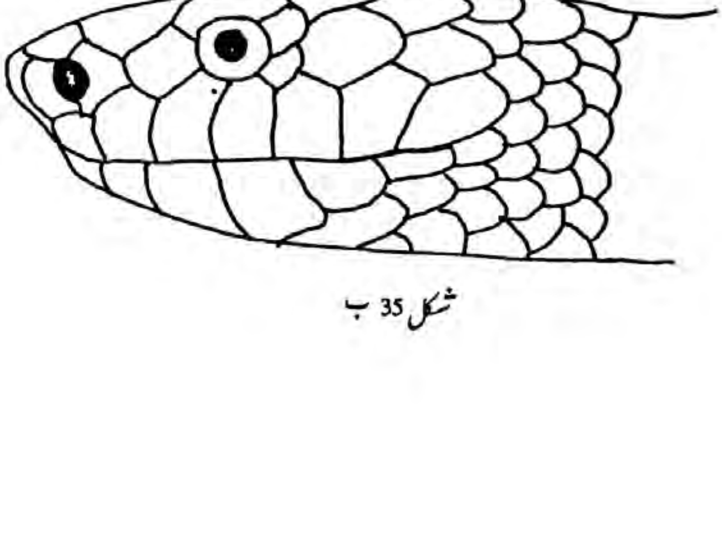

شکل 35 ب

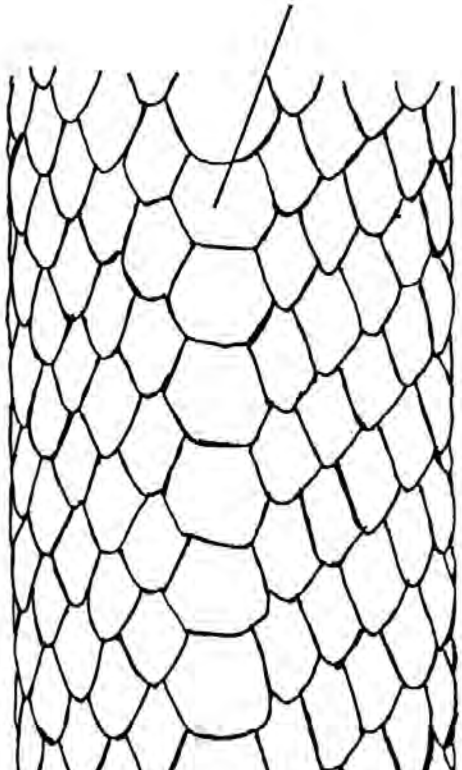

شکل 35 ج

شکل نمبر 35 : بنگارس سیر و لینس

الف : سر کے بالائی چانے ب : سر کے جانبی چانے

ج : جسم کے چانے (د = درمیانی چانوں کی قطار)

زمین سے اونچا کر سکتی ہے۔ پکڑنے پر کاٹ کھاتی ہے۔ پانی سے باہر ساحلی چٹانوں پر یہ سانپ چڑھ آتے ہیں۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ نوع بڑے علاقے میں پھیلی ہوئی ہے۔ خلیج فارس سے جاپان تک ہر ملک کے ساحل کے ساتھ پائی جاتی ہے۔

ہائیڈروفس سیرولیس سنز (Shaw) *Hydrophis caerulescens*

جسمانی اوصاف: سر چھوٹا' چھوٹی سی گردن سے غیر نمایاں' جسم گردن سے 2 سے 3 گنا موٹا اور جانبین سے اندر کی طرف دھنسا ہوا۔ چانے ہلکے سے ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے' یا کنارے ملے ہوئے۔ آنکھیں بڑی۔ 2 سے 3 اگلے ٹمپورل' 7 سے 8 سپرا لیبیلز' دوسرا پری فرنٹل سے مس کرتا ہے' جبکہ تیسرا اور چوتھا آنکھ سے مس کرتا ہے۔ جسم کے چوڑے ترین حصے میں 38 سے 54 چانوں کی قطاریں' چانوں کی نوکیں کٹی ہوئیں۔ چانے نمایاں طور پر ابھار دار۔ ونٹرلز نمایاں 253 سے 334' اردگرد کے چانوں سے بڑے۔

جسم کی لمبائی 800 سے 900 ملی میٹر' دم 50 سے 100 ملی میٹر۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم نیلاہٹ مائل انگوری' جس پر 40 سے 60 سیاہ چوڑی آڑی دھاریاں' جو پیٹ کی طرف جاتی ہوئی تنگ ہو جاتی ہیں۔ پیٹ سفیدی مائل پیلا۔ سر گہرا مٹیالا۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ نوع کراچی کے ساحل کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے ساحل کے گرد ہوتی ہوئی جاوا اور بورنیو اور پھر چین کے ساحلی علاقوں میں پائی جاتی ہے۔

ہائیڈروفس آرنیٹس (Gray) *Hydrophis ornatus*

جسم مضبوط' زیادہ لمبا نہیں۔ آنکھیں نمایاں۔ 7 سے 8 سپرا لیبیلز' دوسرا پری فرنٹل سے مس کرتا ہے جبکہ تیسرا اور چوتھا آنکھ سے مس کرتا ہے۔ دو ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے اگلے ٹمپورل چانے۔ جسم کے درمیان 33 سے 55 چانوں کی قطاریں۔ جسم کے پچھلے حصے کے چانے شش پہلو' ہر چانے کے درمیان ایک لمبا یا گول ابھار۔ ونٹرلز 209 سے 312۔ جسم کے اگلے حصے میں اردگرد کے چانوں سے دوگنا چوڑے' جبکہ پچھلے حصے میں تنگ۔ پری انئل چانا ذرا بڑا۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم بالائی جانب سے نیلاہٹ مائل انگوری' بعض دفعہ سفید' جس پر چوڑی آڑی پٹیاں یا معین شکل کے بڑے داغ۔ پیٹ پیلا یا سفیدی مائل اور سر انگوری ہوتا ہے۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ سانپ خلیج فارس سے چین کے ساحل تک اور نیوگنی تک اور آسٹریلیا کے ساحل تک جا پہنچتا ہے۔

ہائیڈروفس لیپی موائیڈیز (Gray) *Hydrophis lapemoides*

جسمانی اوصاف سر غیر نمایاں' جسم موٹا' نمایاں طور پر لمبا نہیں۔ ٹمپورل چانے یا سپرا لیبیلز دوسری پری فرنٹل کے ساتھ مس کرتی ہے' تیسری اور چوتھی یا تیسری سے پانچویں تک آنکھ سے مس کرتی ہیں جبکہ آخری یا سپرا لیبیلز چھوٹی۔ جسم کے درمیان سے چانے' جسم کے پچھلے حصے کے چانے

شش پہلو یا مکعب نما' جتنے چوڑے اتنے لمبے یا لمبائی سے زیادہ چوڑے۔ ہر چانے کے درمیان ایک لمبا یا گول ابھار۔ وینٹرلز نمایاں سے دو ابھار دار۔ پری اینل چانا درمیانہ قد۔ جسم کی لمبائی سے ملی میٹر۔ دم سے ملی میٹر۔

جسمانی رنگت اور چھاپ جسم پیلاہٹ مائل یا سفید۔ سے کالی آڑی پٹیاں جو ظہری جانب چوڑی اور اطراف میں تنگ ہو جاتی ہیں۔ سر سیاہ جس پر پیلا مڑا ہوا داغ۔ جوں جوں سانپ کی عمر بڑھتی ہے' سر کا پیلا داغ ختم ہوتا جاتا ہے۔

جینس: لیپی مس *Lapemis*

سر کے چانے چوڑے۔ پرائیٹل چانا اکثر تقسیم شدہ۔ نتھنے بالائی جانب' نیزل چانے ایک دوسرے کے ساتھ مس کرتے ہوئے۔ جسم چھوٹا' مضبوط۔ جسم کے چانے چوکور یا شش پہلو' چانوں کے کنارے آپس میں ملے ہوئے۔ باہر والی تین سے چار قطاروں کے چانے باقی چانوں سے بڑے۔ وینٹرلز جسم کے اگلے حصے میں نمایاں جبکہ پچھلے حصے میں غیر نمایاں۔ اس جینس کی ایک نوع پاکستان کے ساحل کے ساتھ ساتھ پائی جاتی ہے۔

لیپی مس کرٹس (Shaw) *Lapemis curtus*

(شکل نمبر45)

جسمانی اوصاف: سر بڑا' جسم چھوٹا' گردن کا قطر جسم کے قطر سے نصف۔ 2 سے 3 اگلے ٹمپورل چانے۔ 7 سپرا لیبیلز' عام طور پر دوسرا پری فرنٹل کو مس کرتا ہے جبکہ تیسرا اور چوتھا آنکھ کو۔ پرائیٹل چانا منقسم۔ جسم کے درمیان 33 سے 43 چانے' جسم کے چانے چوکور یا شش پہلو' سب سے نچلی قطار کے چانوں کے درمیان لمبا ابھار۔ وینٹرلز 154 سے 194 جو جسم کے اگلے حصے میں نمایاں جبکہ پچھلے حصے میں غیر نمایاں۔

جسم کی لمبائی 750 سے 800 ملی میٹر۔ دم 85 سے 100 ملی میٹر۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم کا بالائی حصہ گہرا انگوری یا نیلا' جس پر 45 سے 55 تک سیاہ آڑی پٹیاں جو دونوں طرف باریک ہیں۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ نوع عرب کے ساحل سے ہندوستان اور سری لنکا کے ساحل تک پائی جاتی ہے۔

جینس: مائیکرو سفیلوفس *Microcephalophis*

سر کے چانے بڑے اور مترتب' نتھنا بالائی جانب۔ نیزل چانے آپس میں ملے ہوئے۔ سر بہت چھوٹا۔ جسم کا اگلا حصہ بہت لمبا اور تنگ۔ جسم کے چوڑے حصے کے گرد 30 سے 36 شش پہلو چانے جن کے کنارے آپس میں ملے ہوئے۔ وینٹرلز جسم کے اگلے حصے میں غیر منقسم جبکہ پچھلے حصے میں منقسم۔

اس جینس کی دو انواع پاکستان کے ساحل کے ساتھ ملتی ہیں۔

1- پری فرنٹل کو تیسری سپرا لیبیل مس نہیں کرتی۔ وینٹرلز 220 سے 350 .... نوع: گریسی لس

M. gracilis (Shaw)

پری فرنٹل کو تیسری سپرا لیبیل مس کرتی ہے۔ وینٹرلز 404 سے 468 .... نوع: کنٹورس

M. cantoris (Günther)

مائیکرو سفیلوفس گریسی لس (Shaw) *Microcephalophis gracilis*

(شکل نمبر46)

جسمانی اوصاف: تھوتھنی منہ سے آگے بڑھی ہوئی۔ اگلے ٹمپورل چانے کے پیچھے اتنا ہی یا اس سے بڑا چانا۔ 6 سپرالیبیلز' تیسری اور چوتھی آنکھ کو مس کرتی ہے۔ جسم کے درمیانی حصے کے گرد 29 سے 43 چانے۔ جسم کے پچھلے حصے کے چانے شش پہلو' لمبائی سے زیادہ چوڑے' آپس میں ملے ہوئے۔ ہر چانے کے درمیان ایک یا دو ابھار۔ جسم کے تنگ حصے کی وینٹرلز نمایاں اور غیر منقسم' جبکہ پچھلے حصے کی منقسم۔ پری اینل چانا ذرا بڑا۔

جسم کی لمبائی 850 سے 1000 ملی میٹر' دم 80 سے 100 ملی میٹر۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم نیلا' پیٹ نیلاہٹ مائل۔ جسم کے موٹے ترین حصے پر سیاہ دھاریاں یا سیاہ بڑے بڑے نشانات۔ سر انگوری یا زردی مائل۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ سانپ خلیج فارس سے ہندوستان کے ساحل کے ساتھ ساتھ' ہانگ کانگ' بورنیو اور شمالی آسٹریلیا تک ملتا ہے۔ کراچی کے ساحل کے ساتھ یہ نوع اتنی عام نہیں ہے۔

مائیکرو سفیلوفس کنٹورس (Günther) *Microcephalophis cantoris*

(تصویر نمبر40)

جسمانی اوصاف: 6 سپرالیبیلز' دوسری اور تیسری یا صرف تیسری پری فرنٹل کے ساتھ مس کرتی ہے جبکہ تیسری اور چوتھی آنکھ سے مس کرتی ہے۔ جسم کے درمیان 41 سے 48 چانے' چانوں کے کنارے ملے ہوئے' چانے شش پہلو' لمبائی سے زیادہ چوڑے' ظہری چانوں کے درمیان دو گول ابھار جبکہ سب سے نچلی قطار کے چانوں کے درمیان تین سے چار ابھار۔ وینٹرلز 404 سے 468' جسم کے اگلے حصے کے وینٹرلز بڑے جبکہ پچھلے حصے کے غیر نمایاں۔ پری اینل چانا زیادہ نمایاں نہیں۔

جسم کی لمبائی 1300 سے 1700 ملی میٹر' دم 120 سے 140 ملی میٹر۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم بالائی جانب سے گہرا انگوری یا نیلا جس پر زرد آڑی پٹیاں یا داغ۔ سر زردی مائل انگوری ہوتا ہے۔

جینس : پیلامائیڈرس *Pelamydrus*

سر لمبا' تنگ اور چوڑا' گردن سے نمایاں۔ گردن موٹی۔ جسم چھوٹا اور مضبوط' نمایاں طور پر جانبین سے پچکا ہوا۔

اس جینس کی ایک نوع پاکستان میں پائی جاتی ہے۔

پیلامائیڈرس پلے ٹورس (Linnaeus) *Pelamydrus platurus*

(شکل نمبر47)

جسمانی اوصاف: جسم کے چانے بغیر ابھار' ملائم' صرف سب سے نچلی قطار کے چانوں پر چھوٹے گول ابھار۔ جسم کے درمیان 47 سے 63 چانوں کی قطاریں۔ ونٹرلز چھوٹے' درمیان سے تقسیم شدہ' بعض اوقات اردگرد کے چانوں سے غیر نمایاں۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم کا رنگ سگتری پیلا یا ہلکا پیلا' نچلی طرف سے پیلاہٹ مائل ایک ظہری بھوری پٹی جو 10 سے 19 چانوں جتنی چوڑی ہے' جسم کی لمبائی جتنی لمبی۔ دم پر سفید اور سیاہ دھاریاں یا جال پایا جاتا ہے۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ سانپ ایک طرف خلیج فارس سے راس امید تک' دوسری طرف یہ نیوزی لینڈ تک پایا جاتا ہے۔ مغرب میں خلیج کیلیفورنیا اور ایکویڈور تک پھیلا ہوا ہے۔

جینس: پرااسکوٹیٹا *Praescutata*

سر کے چانے بڑے اور مترتب۔ نتھنا بالائی' نیزل چانے آپس میں ملے ہوئے۔ چھوٹا اور چوڑا سر' لمبا جسم' اور جسم کے اگلے حصے کی ونٹرلز بڑی بڑی۔ اس جینس کی ایک نوع پاکستان کے ساحلی سمندر میں ملتی ہے۔

پرااسکوٹیٹا وائپرائینا (Ph.Schmidt) *Praescutata viperina*

(شکل نمبر48)

جسمانی اوصاف: سر چھوٹا چپٹا' گردن سے نمایاں۔ تھوتھنی چوڑی اور گول۔ نیزل چانا تکونا' جتنا چوڑا اتنا ہی لمبا۔ 7 سے 9 سپرالیبیلز جن میں سے تیسری سے پانچویں' یا صرف دو آنکھ کو مس کرتی ہیں۔ جسم کے درمیانی حصے میں 37 سے 50 چانے۔ ونٹرلز 181 سے 291' جسم کے اگلے حصے میں جسم کی چوڑائی جتنی چوڑی' پچھلے حصے میں چوڑائی میں بتدریج کم ہوتی جاتی ہیں' سب سے پچھلی ونٹرلز اردگرد کے چانوں سے دوگنا بڑی۔ اینل چانا بڑا۔ جسم کی لمبائی 820 سے 925- دم 80 سے 100 ملی میٹر۔

جسمانی رنگت اور چھاپ: جسم نیلا جس پر 25 سے 35 سیاہ آڑی پٹیاں یا بڑے بڑے نشانات جو ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوتے ہیں۔

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ نوع خلیج فارس سے ہندوستان کے ساحل کے ساتھ ساتھ جنوبی چین' بورنیو اور جاوا کے شمالی ساحل کے ساتھ ملتی ہے۔ پاکستان کے ساحل کے ساتھ یہ سانپ کچھ کم ہی پایا جاتا ہے۔

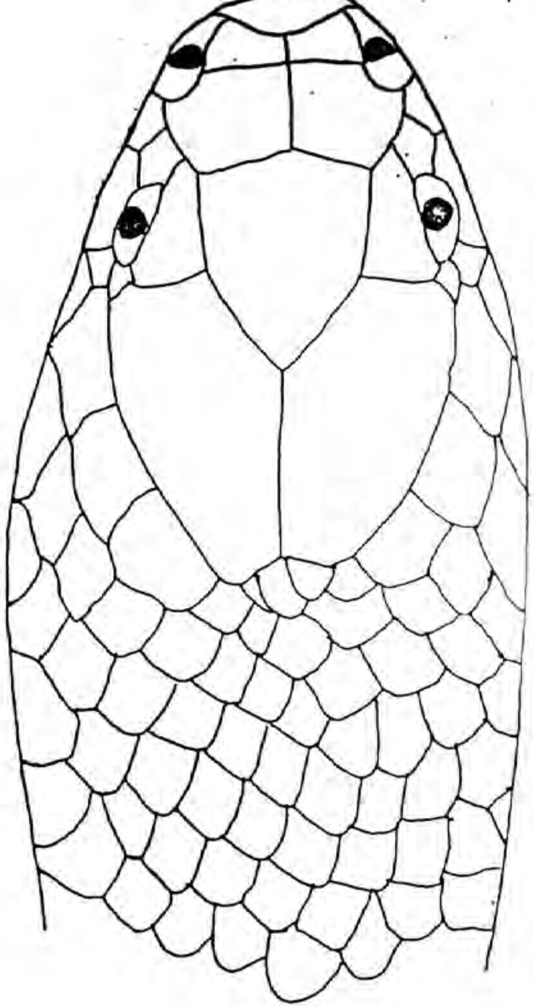

شکل 36 الف

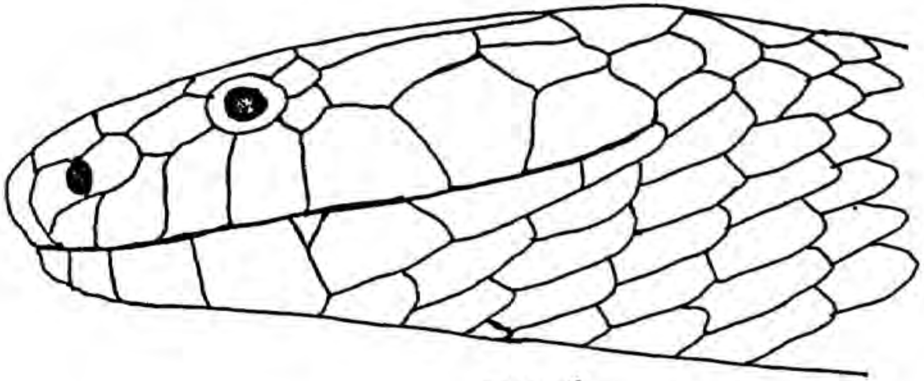

شکل 36 ب

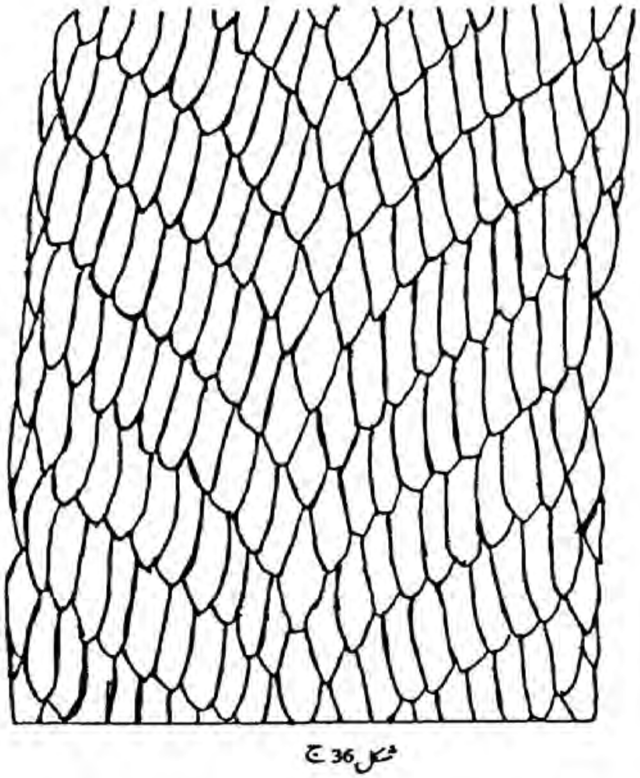

شکل 36 ج

شکل نمبر 36 : ناجا ناجا ناگ سانپ

الف : سر کے بالائی چانے　　ب : سر کے جانبی چانے　　ج : جسم کے چانے

پاکستان کے خشکی کے زہریلے سانپ اور مارگزیدگی کے مسائل

پاکستان ایک زرعی ملک ہے' اس کی تقریباً 80 فیصد آبادی دیہات میں رہتی ہے اور کھیتی باڑی سے منسلک ہے۔ دیہات میں عام طور پر لوگوں کے روز مرہ کے معمولات میں ہل چلانا' فصل بونا' پانی دینا' فصل کاٹنا اور سمیٹنا' اس کے علاوہ جگہ جگہ مویشیوں کو چرانے کے لئے لیئے پھرنا اور ان کے چارہ وغیرہ کا انتظام کرنا شامل ہے۔ ان مصروفیات کے دوران دیہاتیوں کا رشتہ کسی نہ کسی طرح کھیت اور کھلیان سے رہتا ہے' جس کے لئے انہیں گھر سے باہر اندھیرے سویرے نکلنا پڑتا ہے۔

زرعی علاقے ہمیشہ مختلف النوع جانوروں مثلاً مینڈک' چوہے' چھچھوندروں اور چھوٹے چھوٹے پرندوں کی آماجگاہ بنے رہتے ہیں۔ یہ جانور فصلوں پر رہنے والے کیڑے مکوڑوں اور اناج پر گزارہ کرتے ہیں اور انہیں رہنے کے لئے مرطوب ماحول میں کچے مکان' گھاس پھونس کی چھتیں' درخت اور جھاڑیاں عام دستیاب ہوتی ہیں۔ چوہے دیہات کے کچے گھروں کی دیواروں اور فرشوں میں بل بنا لیتے ہیں' اس طرح مکان اور مکین کے لئے وبال جان بنے رہتے ہیں۔ قسم ہا قسم کے سانپ اور دوسرے موذی جانور چوہوں وغیرہ کا پیچھا کرتے ہوئے دیہات میں آکر گھروں میں ڈیرہ جما لیتے ہیں' جہاں انہیں شکار اور رہنے کے لئے بنے بنائے بل مل جاتے ہیں اور یہیں انسان سے ان کا زیادہ واسطہ پڑتا ہے اور مارگزیدگی کے حادثات شروع ہوتے ہیں۔

پاکستان کے میدانی علاقوں میں نہروں اور راجباہوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ بنیادی طور پر گرم علاقہ ہونے کی وجہ سے کسانوں کو بار بار فصلوں کو پانی دینا پڑتا ہے' جس کے لئے پانی کی "باریاں" مقرر ہیں۔ چنانچہ اکثر کسانوں کو رات کے اندھیرے میں اس مقصد کے لئے کھیتوں میں جانا پڑتا ہے۔ اتفاق سے یہی وقت سانپوں کے چلنے پھرنے کا بھی ہوتا ہے۔ بایں وجہ اکثر مارگزیدگی کے واقعات رونما ہوتے ہیں۔

ہم اس باب میں پاکستان کے خشکی پر پائے جانے والے زہریلے سانپوں کی انواع کی فہرست چیک لسٹ (Checklist) پیش کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہر نوع کا جغرافیائی پھیلاؤ بھی دے رہے ہیں تاکہ کسی خاص علاقے میں پائے جانے والے زہریلے سانپوں کی انواع کے تعین میں آسانی ہو۔ ہمیں اپنے اردگرد پائے جانے والے جانوروں کا علم ہونا چاہئے۔ خاص طور پر اپنے ماحول میں پائے جانے والے سانپوں کے بارے میں ہماری معلومات وسیع ہونا چاہئیں۔ یاد رکھیئے! سانپ ہمارا دوست جانور ہے' ہماری فصلوں کو کیڑے مکوڑوں' چوہوں وغیرہ کے حملوں سے بچاتا ہے۔ ہمیں صرف سانپ کے خوف کی وجہ سے سانپوں کو بے دریغ اور بے دردی سے مارتے نہیں پھرنا چاہئے۔ ہمیں اپنے علاقے کے زہریلے اور غیر زہریلے سانپوں کی پہچان ہونا چاہئے اور مارگزیدگی سے بچاؤ کی تدابیر اختیار کرکے سانپ کے مضر اثرات سے بچنا چاہئے۔ یاد رکھیئے! ہم مارگزیدگی سے بچنے کی تدابیر اختیار کرکے زہریلے سانپوں کے برے اثرات سے تو بچ سکتے ہیں مگر سانپوں کو بے دریغ مار کر اپنی فصلوں کو چوہوں اور دوسرے ضرر رساں جانوروں کی یلغار سے نہیں بچا سکتے۔ سانپ دشمنی سے نہ صرف ہماری فصلوں کا نقصان ہوگا بلکہ ہم اپنے ماحول کے ایک خوبصورت دوست جانور کی دوستی کی فیض رسانی سے محروم ہو جائیں گے۔

زہریلے سانپوں کی فہرست

پاکستان میں تین قبائل' سات جینسوں اور دس انواع سے تعلق رکھنے والے زہریلے سانپ ریکارڈ کئے گئے ہیں' جن کی کسی قدر تفصیل اور جغرافیائی پھیلاؤ درج ذیل ہے:

قبیل الاپیڈی Elapidae

بنگارس سیرولی ئیس *Bungarus caeruleus*

(تصویر نمبر30)

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ نوع برصغیر پاک و ہند میں دور دور تک پھیلی ہوئی ہے اور یہ کوہ ہمالیہ کے دامن سے لے کر جنوبی ہندوستان' سری لنکا' مغربی بنگال اور بنگلہ دیش میں پائی جاتی ہے۔ پاکستان میں زیادہ تر دریائے سندھ کے مشرق میں دور دور تک پھیلی ہوئی ہے۔ صوبہ سرحد اور بلوچستان کے جنوبی علاقے سے بھی یہ نوع ریکارڈ کی گئی ہے۔

بنگارس سنڈانس *Bungarus sindanus*

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ نوع عام طور پر مشرقی سندھ' ضلع بہاولنگر اور شمال مغربی پنجاب میں پائی جاتی ہے۔ اس کی ایک ذیل نوع بنگارس سنڈانس رضائی *Bungarus sindanus razai* ضلع میانوالی سے ریکارڈ کی گئی ہے۔

ناجاناجا *Naja naja*

(تصویر نمبر31)

جغرافیائی پھیلاؤ: کالا ناگ یا شیش ناگ تمام ہندوستان' بنگلہ دیش' سری لنکا' زیریں سندھ اور پنجاب میں پایا جاتا ہے۔

ناجاآگزائینا *Naja oxiana*

(تصویر نمبر32الف'ب)

جغرافیائی پھیلاؤ: سفید یا بھورا ناگ ایران' افغانستان اور مشرقی یورپ کے ممالک میں ملتا ہے۔ پاکستان میں شمال مغربی پنجاب' شمالی سرحدی صوبہ اور بلوچستان سے ریکارڈ کیا گیا ہے۔

قبیل: وائپریڈی *Viperidae*

ایکس کیرینے ٹس *Echis carinatus*

(تصویر نمبر33)

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ نوع شمالی افریقہ سے لے کر بنگلہ دیش تک پھیلی ہوئی ہے۔ اسے 12 ذیلی انواع میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پاکستان میں درج ذیل چار ذیلی انواع پائی جاتی ہیں:

الف) ایکس کیرینے ٹس پائیرامیڈم — *Echis carinatus pyramidum*

جغرافیائی پھیلاؤ: زیریں سندھ اور بلوچستان

ب) ایکس کیرینے ٹس شکوریکی — *Echis carinatus sochureki*

جغرافیائی پھیلاؤ: بالائی اور وسطی سندھ

ج) ایکس کیرینے ٹس اسٹولائی — *Echis carinatus astolae*

جغرافیائی پھیلاؤ: ساحل مکران سے 17 میل دور جزیرہ اسٹولا

د) ایکس کیرینے ٹس ملٹی سکو میٹس — *Echis carinatus multisquamatus*

جغرافیائی پھیلاؤ: شمال مغربی بلوچستان، جنوب مغربی صوبہ سرحد، افغانستان اور مشرقی وسطی

ارسٹیکوفس میکماہونی *Eristicophis macmahoni*

(تصویر نمبر36)

جغرافیائی پھیلاؤ: پاک افغان سرحد کے گرد صحرا میں پایا جاتا ہے۔

وائپرا لیبی ٹائینا *Vipera lebetina*

(تصویر نمبر35)

جغرافیائی پھیلاؤ: شمالی اور شمال مغربی پاکستان کا پہاڑی علاقہ، جنوبی افغانستان

وائپرا رسلی *Vipera russelli*

(تصویر نمبر34)

جغرافیائی پھیلاؤ: انڈونیشیا، تھائی لینڈ، تائیوان، برما، آسام، بنگلہ دیش، سارا میدانی ہندوستان، سری لنکا اور پاکستان میں یہ سانپ زیادہ تر پنجاب کے مشرقی حصے اور سندھ کے تاس کے اردگرد پایا جاتا ہے۔

سوڈو سیراسٹس پرسیکس *Pseudocerastes persicus*

(تصویر نمبر37)

جغرافیائی پھیلاؤ: مشرق اوسط سے افغانستان، ایران نیز پاکستان میں بلوچستان اور جنوبی صوبہ سرحد میں پایا جاتا ہے۔

قبیل : کروٹیلیڈی Crotalidae

ایگکسٹروڈان ہمالیانس *Agkistrodon himalayanus*

جغرافیائی پھیلاؤ: یہ پہاڑی سانپ سکم، نیپال، کشمیر اور پاکستان میں پنجاب کے شمالی علاقوں اور چترال سے ریکارڈ کیا گیا ہے۔

پاکستان کے زہریلے سانپوں کی پہچان

درج ذیل کلید پہچان میں سانپ کے نمایاں خواص کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ یہ خواص آسانی سے سانپ میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ مارگزیدہ کے لئے صحیح تریاق (اینٹی وینن) (Antivenin) کا انتخاب کرنے کے لئے سانپ کی نوع کی صحیح پہچان نہایت ضروری ہے۔ اس کلید شناخت کے ہر بند میں کچھ خواص تحریر کئے گئے ہیں جنہیں ترتیب وار سانپ میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔

-1 ناک اور آنکھ کے درمیان نمایاں سوراخ (حفرہ) .... ایگکسٹروڈان ہمالیانس

ناک اور آنکھ کے درمیان حفرہ مفقود 2

-2 سر پر چھوٹے بے ترتیب چانے، جسم کے سارے چانے ابھار دار، لوریل چانا موجود 3

سر پر بڑے ترتیب دار چانے، جسم کے چانے غیر ابھار دار، لوریل چانا مفقود 6

-3 سب کاڈل چانے غیر منقسم، ایک قطار میں .... ایکس کیریٹیس

سب کاڈل چانے منقسم، دو قطاروں میں 4

-4 سر کے دونوں طرف آنکھ کے بالائی چانے سینگ نما ابھار بناتے ہوئے .... سوڈو سراسٹس پرسیکس

سینگ نما ابھار مفقود 5

-5 نتھنا نمایاں طور پر بڑا ہلال نما، سر لمبوترا .... وائپرا رسلی

ناک کا سوراخ چھوٹا، سر چورس .... وائپرا لیبی ٹاینا

-6 جسم کے ظہری جانب درمیانی قطار کے چانے نمایاں طور پر بڑے اور چوڑے 7

جسم کے ظہری جانب کے سارے چانے ایک جیسے .... ناجا ناجا

-7 جسم کے درمیان چانوں کی 15 قطاریں .... بنگارس سیرولی ئیس

جسم کے درمیان چانوں کی 17 قطاریں .... بنگارس سنڈانس

نوٹ: ناجا ناجا اور ناجا اگزا ینا کی پہچان ان کے جسمانی خواص سے مشکل ہے۔ انہیں عام طور پر ان کے جغرافیائی پھیلاؤ کے لحاظ سے پہچانا جاتا ہے۔ ان دونوں انواع کی مارگزیدگی کے لئے ایک ہی انٹی وینن استعمال ہوتی ہے۔

سانپ کے زہریلے اعضا

سانپ کے جسم میں زہر صرف دو غدودوں کے ذریعے بنتا ہے۔ یہ زہریلے غدود آنکھ کے پیچھے جبڑے کے جوڑ کے پاس دائیں بائیں پڑے ہوتے ہیں۔ دراصل یہ تھوک پیدا کرنے والے غدود ہیں۔ ان میں پیدا ہونے والی رطوبت زہریلے مادوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ ایک زہریلا غدود

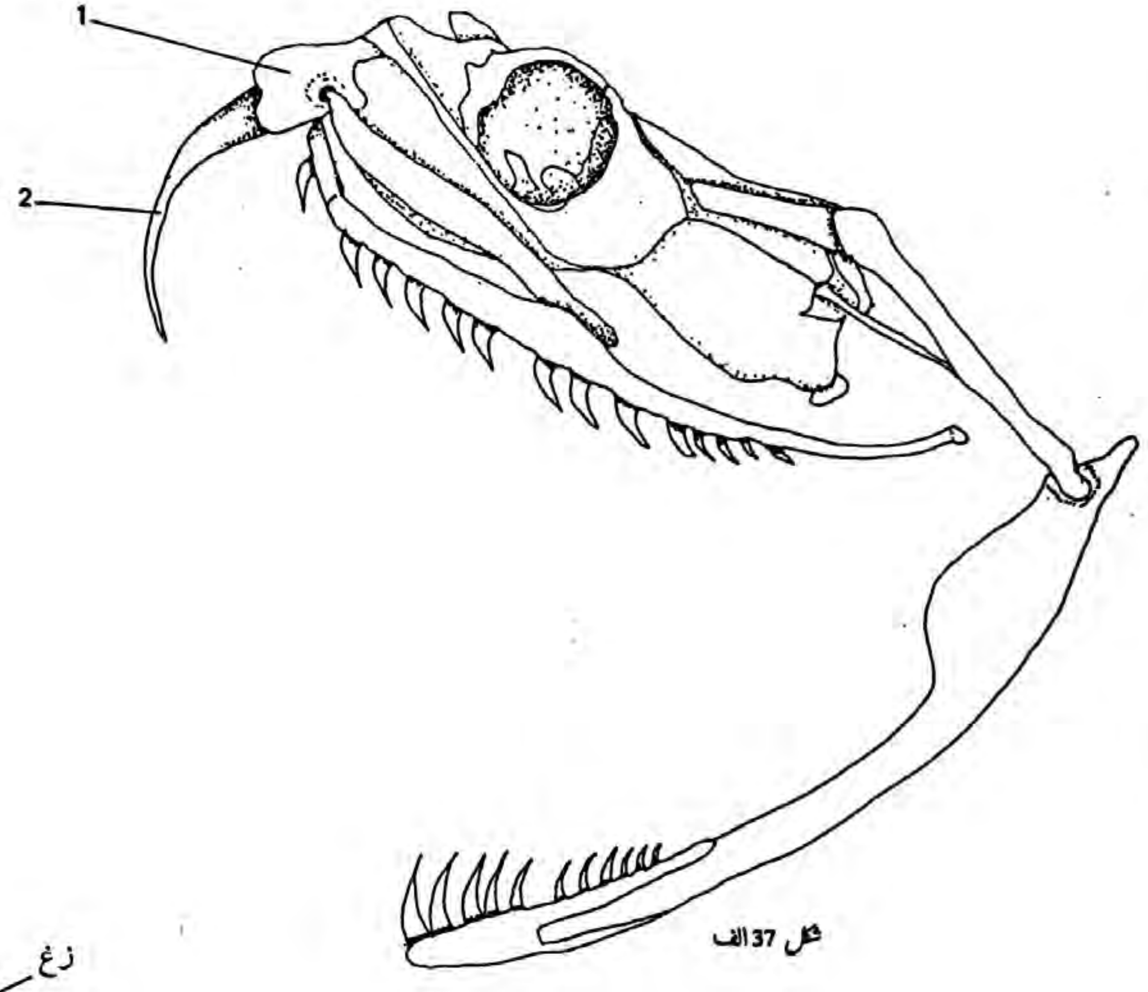

شکل 37 الف

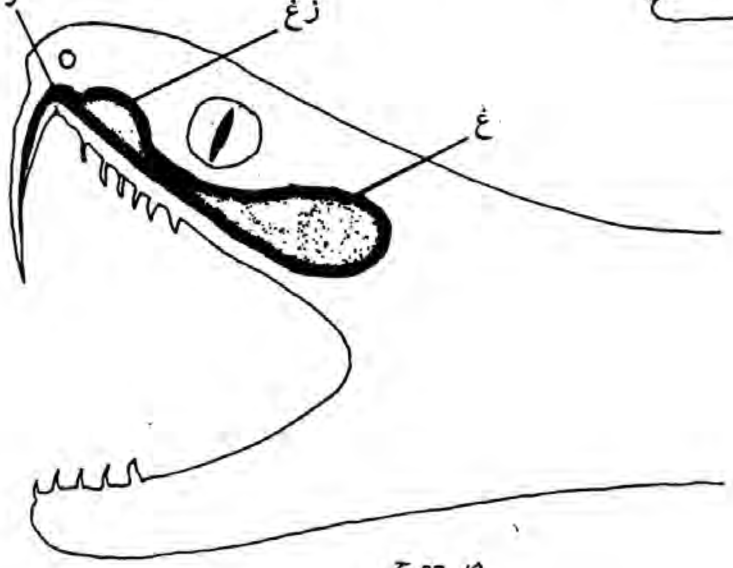

شکل 37 ج

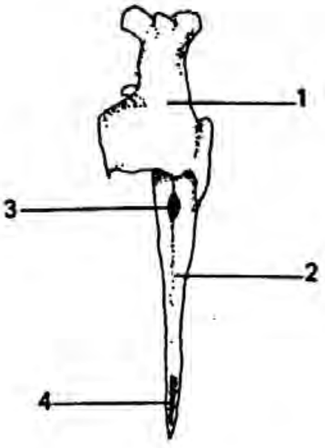

شکل 37 ب

شکل نمبر 37 : مقدم دہانی بند وائپرڈ سانپ

الف : کھوپڑی اور دانت ب : زہریلا دانت ج : زہریلی غدود

1 : پری میگزیلا
2 : زہریلا دانت
3 : بالائی سوراخ

4 : دانت کے سرے پر سوراخ،
(ز) : زہر کی نالی، (غ) : زہریلی غدود،
(زغ) : زائد غدود

ایک لمبوتری سی تھیلی کی شکل میں ہوتا ہے۔ اس سے زہر کی نالی منہ کے سامنے جاتی ہے' جہاں یہ ایک اور زائد غدود میں ملتی ہے جس سے زہریلی نالی نکل کر زہریلے دانت کی جڑ میں کھلتی ہے۔ (شکل نمبر38' ب)

زہریلے دانت (FANGS)

سانپ کے زہریلے اعضا کا دوسرا حصہ اس کے زہریلے دانت ہیں جو بالائی جبڑے کے اگلے حصے پری میگزیلا پر واقع ہوتے ہیں۔ یہ دانت اندر سے کھوکھلے ہوتے ہیں۔ اس طرح ان کا خلاء دانت کی جڑ اور دانت کی نوک سے باہر کی طرف کھلتا ہے۔

قبیل الاپیڈی (سنگچور اور ناگ) میں دونوں زہریلے دانت نسبتاً چھوٹے ہوتے ہیں اور اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتے۔ زہریلے دانت کے ساتھ ایک یا دو چھوٹے دانت بھی ہوتے ہیں۔ دانت کا خلا نالی کے بجائے دانت کے سامنے کی طرف ایک جھری کی شکل میں ہوتا ہے۔ بعض دفعہ یہ جھری نالی کی شکل میں ہوتی ہے اور دانت کی نوک پر کھلتی ہے (شکل نمبر34)۔

قبیل وائیپرڈی (جلیبی اور کوڑیالا) میں دانت نسبتاً لمبے ہوتے ہیں۔ دانت کے اندر سے نالی گزرتی ہے اور دانت کی بہت نوکیلی اور لمبی نوک پر کھلتی ہے۔ زہریلے دانتوں کے علاوہ پری میگزیلا پر اور کوئی دانت نہیں ہوتا۔ ان سانپوں میں زہریلے دانت منہ بند ہونے پر منہ کی پچھلی جانب تہ ہو جاتے ہیں اور جھلی سے ڈھکے رہتے ہیں۔ نیز پری میگزیلا آگے پیچھے ہل سکتا ہے۔ منہ بند کرنے پر پری میگزیلا نیچے کی طرف جھک جاتا ہے اور منہ کھولنے پر آگے کی طرف اٹھ جاتا ہے' جس سے زہریلے دانتوں کی تیز نوک سامنے کی جانب اٹھ جاتی ہے۔ زہریلا دانت ڈاکٹری سوئی کی طرح تیز ہوتا ہے جو جسم میں گہرا گھونپ دیا جاتا ہے اور گہرائی میں زہر داخل کر دیا جاتا ہے۔

مختصر یہ کہ سانپوں میں چار اقسام کے دانت پائے جاتے ہیں:

1- ٹھوس' تقریباً ایک جیسے لمبے' اور ہم شکل جنہیں بغیر خلا یا اے گلا ئیفس (Aglyphous) کہا جاتا ہے۔ یہ دانت غیر زہریلے کولوبر سانپوں میں پائے جاتے ہیں۔

2- پچھلے دو سے چار دانت نمایاں طور پر بڑے ہوتے ہیں اور ان کی بیرونی سطح کے ساتھ ساتھ ایک نالی جڑ سے لے کر دانت کے سرے تک جاتی ہے۔ انہیں موخر دہانی یا اوفستھو گلا ئیفس (Ophisthoglyphous) کہتے ہیں۔ اس قسم کے دانت زہریلے کولوبر سانپ میں پائے جاتے ہیں۔

3- نالی دار دانتوں کا صرف ایک جوڑا' جس کی دو قسمیں پائی جاتی ہیں:

(i) دانت میں زہر کی نالی سامنے کی طرف سے کھلی ہوتی ہے' دونوں طرف کے زہریلے دانتوں کے بعد ایک یا دو چھوٹے ٹھوس دانت ہوتے ہیں۔ اس قسم کے زہریلے دانتوں کے سانپوں کو کھلی نالی والے یا پروٹیرو گلا ئیفس (Proteroglyphous) کہا جاتا ہے۔ اس قسم کے دانت قبیل الاپیڈی اور ہائیڈروفیڈی میں پائے جاتے ہیں۔

(ii) دانت کے اندر سے زہر کی نالی گزرتی ہے' جو صرف دانت کے سرے پر کھلتی ہے۔ یہ دانت دونوں جانب ایک ایک ہوتا ہے' اور کوئی دانت نہیں ہوتا۔ انہیں نالی دار دانت یا سولینوگلا ئیفس (Solenoglyphous) کہا جاتا ہے۔ اس قسم کے دانت قبیل وائیپرڈی اور کروٹیلیڈی کے سانپوں میں پائے جاتے ہیں۔

سانپ کا زہر سنہرا' بے مزہ' بے بو' کسی قدر کثیف اور شفاف مادہ ہے۔ تازہ زہر میں چھوٹے چھوٹے ذرات تیرتے ہیں' جو کچھ دیر بعد زہر کے پیندے میں بیٹھ جاتے ہیں۔ زہر 35 درجہ سنٹی گریڈ پر کچھ دیر رکھنے پر سوکھ کر بھورے رنگ کی قلموں میں تبدیل ہو جاتی ہیں جو نمکین پانی میں بخوبی حل ہو جاتا ہے۔ زہر کچھ تیزابی اثر دکھتا ہے۔ 90 درجہ سے 102 درجہ سنٹی گریڈ پر اس کا زہریلا پن ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ہاضم خامرے' الٹراوائیلٹ (Ultra violet) روشنی اور ایکس ریز (X-rays) اسے غیر مؤثر کر دیتی ہیں۔

زہر ایک پیچیدہ کیمیائی مرکب ہے جس میں بہت سی لحمیاتی خامرے' نمکیات اور کسی قدر پانی شامل ہوتا ہے۔ یہ زہریلے خامرے ہاضم خامروں کی طرح شکار کے جسم کے خلیات اور بافتوں کو توڑ پھوڑ کر انہیں تباہ و برباد کر دیتے ہیں' جس سے شکار فوری طور پر ہلاک ہو جاتا ہے۔ چنانچہ شکار کو ہضم کرنے کے لئے سانپ کے نظام انہضام کو زیادہ محنت نہیں کرنا پڑتی۔

اکثر غیر زہریلے سانپوں کی تھوک میں زہریلا پن پایا جاتا ہے۔ چنانچہ ان کے کاٹنے سے بھی مارگزیدہ فوری طور پر بے حس اور مفلوج ہو جاتا ہے۔

سانپ کی پیدائش سے قبل زہرلی غدود زہر بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ چنانچہ پیدائش کے فوری بعد سانپ کا بچہ ہلاکت انگیز ثابت ہو سکتا ہے۔ جوں جوں عمر بڑھتی ہے' زہر کی مقدار میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ سانپ کے زہریلے غدود ساری عمر زہر بناتے رہتے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ ماحول کا درجہ حرارت اور خوراک کی فراوانی زہر کی پیدائش پر مثبت اثر ڈالتی ہے۔ غدودوں میں پہلے سے موجود زہر درجہ حرارت کی وجہ سے گاڑھا ہو جاتا ہے۔ برصغیر پاک و ہند کے زہریلے سانپوں میں مون سون کی بارشوں کے دوران واضح طور پر زیادہ زہر بنتا ہے۔

ہم ذیل میں پاکستان میں عام پائے جانے والے زہریلے سانپوں میں زہر کی اوسط مقدار جو ایک وقت میں ریکارڈ کی گئی ہے' کے ساتھ ساتھ انسان کے لئے قاتل زہر کی مقدار پیش کرتے ہیں:

سانپ کی نوع	ایک سانپ سے ایک وقت میں حاصل ہونے والے زہر کی اوسط مقدار (سوکھنے پر)	ایک عام آدمی کیلئے قاتل زہر کی مقدار
ناگ	0.2 گرام	12 ملی گرام
سنگچور	0.022 گرام	6 ملی گرام
کوڑیالا	0.15 گرام	15 ملی گرام
جلیبی	0.0046 گرام	8 ملی گرام

سانپ ایک وقت میں اپنا سارا بنا ہوا زہر خرچ نہیں کرتا۔ ہر نوع کا سانپ ایک خاص مقدار خرچ کرتا ہے جس کا تعلق عام طور پر شکار کی نوع اور اس کے جسم کے ڈیل ڈول سے ہوتا ہے۔ سانپ زہر کے خرچ میں نہایت کفائت شعاری اختیار کرتا ہے اور باقاعدہ منصوبہ بندی کرتا ہے۔ تجربات بتاتے ہیں کہ عام طور پر ایک سانپ پہلی دفعہ حملہ کرتے ہوئے تیار شدہ زہر کا گیارہ فیصد استعمال کرتا ہے۔ ایک تجربہ میں ایک سانپ کو بار بار ڈسنے پر اکسانے پر سانپ نے 22 دفعہ کاٹنے کے دوران اپنا سارا زہر استعمال کیا۔ جبکہ دوسرے تجربے میں ایک سانپ نے چھ دفعہ کاٹا اور زہر استعمال

کیا' پھر مزید کاٹنے سے انکار کر دیا۔ دیکھا گیا کہ ابھی اس کے غدود میں 85 فیصد زہر موجود تھا۔ اس قسم کے تجربات سے ظاہر ہوتا ہے کہ سانپ **باقاعدہ** منصوبہ بندی سے زہر استعمال کرتا ہے اور کچھ نہ کچھ زہر محفوظ رکھتا ہے۔

ڈسنے کے عمل کی کئی صورتیں ہوتی ہیں۔ سانپ ڈسنے کے دوران زہر کا استعمال نہیں کرتا۔ مارگزیدہ کو صرف زخم کی تکلیف ہوتی ہے' زہر کے اثرات ظاہر نہیں ہوتے۔ اس قسم کے ڈسنے کو ڈرائی بائیٹ (Dry bite) کہا جاتا ہے۔ بعض دفعہ زخم میں تھوڑا زہر داخل کیا جاتا ہے' اس صورت میں کچھ اثرات ظاہر ہوتے ہیں جو جلد ہی ختم ہو جاتے ہیں اور مارگزیدہ جلد صحت یاب ہو جاتا ہے۔ لیکن جب سانپ غصے میں ہو' یا زیادہ زچ کیا گیا ہو' یا سخت بھوکا ہو' اس وقت زہر کا بھرپور استعمال کرتا ہے اور بھرپور اثرات ظاہر ہوتے ہیں' جو طبی امداد کا فوری انتظام نہ ہو سکنے کی صورت میں جان لیوا ثابت ہو سکتے ہیں۔

بعض دفعہ سانپ بار بار حملہ کرنے کے دوران اپنا منہ بند رکھتا ہے' جس کا مقصد زچ کرنے والے کو ڈرانا ہوتا ہے۔ اس قسم کے حملہ کو موک سڑائیک (Mock strike) کہا جاتا ہے۔

مارگزیدگی کا عمل

وائیپر سے الاپڈ سانپ کا ڈسنے کا عمل کچھ مختلف ہے۔ وائیپر سانپ تو شکار کو دیکھتے ہی چوکنا ہو جاتا ہے اور اپنی گردن کو خمیدہ کر لیتا ہے' شکار پر نظر گاڑ دیتا ہے۔ اگر شکار دسترس سے باہر ہو تو آہستگی سے اس کے قریب جاتا ہے اور گردن کو "S" شکل میں ڈال دیتا ہے اور اپنی نظریں بے خبر شکار پر گاڑے رکھتا ہے۔ شکار کی ہر حرکت کے مطابق سانپ اپنی جگہ بدلتا جاتا ہے۔ موقع ملتے ہی یکدم گردن کو سیدھا کر کے منہ کھولتا ہے جس کے دوران زہر کے غدود سے منسلک عضلات کے دباؤ کی وجہ سے زہر' زہر کی نالی کے ذریعے زہریلے دانتوں کی نوک تک پہنچ جاتا ہے۔ ساتھ ہی عضلاتی دباؤ کے باعث پری میگزیلا پیچھے کی طرف اس طرح کھنچ جاتا ہے کہ اس کا نچلا سرا سامنے کی طرف ابھر کر زہریلے دانتوں کو سامنے کی طرف سیدھا کر دیتا ہے اور سانپ زور سے یہ دانت شکار کے جسم میں گھونپ دیتا ہے۔ یوں زہر شکار کے جسم کی گہرائی میں پہنچا دیا جاتا ہے۔

ڈسنے کا عمل بجلی کی سی تیزی سے ہوتا ہے۔ وائیپر سانپ کو اپنے لمبے خمیدہ دانتوں کو زخم سے نکالنے کے لئے کوشش کرنا پڑتی ہے۔ جس کے لئے اسے اپنے سر کو پیچھے کرنا پڑتا ہے۔ بعض اوقات اسی تگ و دو میں سانپ کے زہریلے دانت زخم میں ٹوٹ جاتے ہیں۔ اس سارے عمل میں اندازاً ایک سیکنڈ کے تیسرے حصے سے بھی کم وقت خرچ ہوتا ہے۔ اگر حملہ میں شکار بچ جائے تو سانپ بار بار حملہ آور ہوتا ہے اور شکار کے ساتھ ساتھ جگہ بدلتا جاتا ہے۔ ڈسنے کے بعد سانپ شکار کو تڑپتا چھوڑ دیتا ہے اور اس کے بے حس ہونے کا انتظار کرتا ہے۔

ناگ سانپ فوری طور پر اشتعال انگیخت ہونے والا سانپ ہے۔ شکار کو محسوس کرتے ہی فوری طور پر پھن بلند کر لیتا ہے اور پھن کو جھکا کر حملہ آور ہوتا ہے۔ اس کے حملہ کی رسائی جسم کے زمین سے اٹھے ہوئے حصے کی لمبائی تک ہوتی ہے۔ ناگ سانپ اپنے شکار کو منہ میں کچھ عرصہ پکڑے رکھتا ہے تاکہ زہر زخم میں پوری طرح سرائت کر جائے۔ سنگچور سانپ ٹھنڈی طبیعت کا سانپ ہے' عام طور پر انسان سے تنگ ہونے اور غصہ دلانے پر کاٹتا ہے۔ اس کا کاٹنے کا عمل بھی ناگ سانپ کی طرح ہوتا ہے۔ اسی طرح سمندری سانپ عموماً انسان پر حملہ آور نہیں ہوتے' صرف زچ کرنے پر حملہ کرتے ہیں اور بھاگ جاتے ہیں۔

مارگزیدہ سے ڈسے جانے کی تفصیلات معلوم کرنے سے کاٹنے والے سانپ کی نوع کا باسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ وائیپر سانپ کے

ڈسنے کے عمل میں کافی "زور آزمائی" ہوتی ہے۔ مارگزیدہ سانپ سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کرتا ہے جبکہ سانپ زخم سے دانت نکالنے کی کوشش میں ہوتا ہے۔ اس لئے دیکھا گیا ہے کہ وائپر سانپ سے ڈسے ہوئے مریض پر بہت زیادہ نفسیاتی اثر ہوتا ہے' جبکہ ناگ یا سنگچور کے ڈسے ہوئے کو بعض دفعہ ڈسے جانے کا احساس بھی نہیں ہوتا' صرف کانٹا چبھنے کی سی درد کا احساس ہوتا ہے۔

مارگزیدگی اور علاج

عام طور پر مارگزیدگی کا حادثہ جان لیوا ثابت نہیں ہوتا۔ یہ کہنا کہ مارگزیدگی واقعی مہلک ثابت ہوگی بہت مشکل ہے' کیونکہ خطرے کا انحصار زہر کی مقدار پر ہے جو زخم میں داخل کیا گیا ہے۔ بہرحال ہر قسم کے حادثہ سے بچنے کی خاطر' ہر مارگزیدگی کے واقع کو خطرناک سمجھنا چاہئے اور پوری توجہ اور کوشش سے مناسب علاج کا انتظام کرنا چاہئے۔ خوش قسمتی سے نیشنل ہیلتھ لیبارٹریز' اسلام آباد' پاکستان میں پائے جانے والے چار خطرناک سانپوں کے زہر کے خلاف انٹی وینن (تریاق) تیار کر رہی ہیں' جو ملک کے بڑے بڑے ہسپتالوں میں مہیا کی جا رہی ہیں۔

اب ہم مارگزیدگی سے متعلق کچھ ہدایات درج ذیل کرتے ہیں' جن کا خیال رکھنا ازبس ضروری ہے۔

ابتدائی طبی امداد

حادثے کی اطلاع ملتے ہی مریض کی طرف پوری توجہ دیجئے اور درج ذیل ہدایات پر عمل کیجئے:

1- خود پرسکون رہئے اور مریض کو پرسکون رکھیئے۔ اردگرد اکٹھے ہونے والے لوگوں کو سمجھا بجھا کر وہاں سے چلتا کیجئے۔ عام طور پر ایسے مواقع پر لوگ مارگزیدگی کے گزشتہ واقعات کو یاد کرکے مریض کو مزید پریشان کرتے ہیں۔ انہیں جائے حادثہ سے دور رکھیئے۔

2- مریض کو سکون سے لٹا دیجئے۔ اسے دلاسہ دیجئے' ہمت بندھائیے۔ کوئی دعا پڑھنے کی تلقین کیجئے' کوئی دعا پڑھ کر زخم پر پھونکیئے' جس سے مریض کو قدرے سکون حاصل ہوگا۔ عام طور پر مارگزیدہ' نفسیاتی صدمہ کی حالت میں ہوتا ہے۔ مریض کے ماحول اور استعداد کا لحاظ کرتے ہوئے اسے پرسکون رکھنے کی کوشش کریں۔

3- زخم کو گیلے کپڑے سے صاف کیجئے اور زخم پر صاف کپڑا ڈال دیجئے تاکہ مٹی یا مکھیوں سے بچاؤ ہو۔

4- فوری طور پر پٹی کا انتظام کیجئے۔ اس کے لئے آپ رومال' رسی کا ٹکڑا یا گھاس استعمال کرسکتے ہیں۔ زخم سے چھ انچ اوپر ڈھیلی پٹی باندھ دیں۔ پھر پہلی پٹی سے ایک فٹ کے فاصلے پر دوسری پٹی باندھ دیں۔ ایک لکڑی کے ٹکڑے کو پٹی میں ڈال کر گھمایئے تاکہ پٹی جسم کے ساتھ کس جائے۔ اسی طرح دوسری پٹی کے ساتھ کیجئے۔ ان پٹیوں کو ٹارنیک (Tourniquet) کہا جاتا ہے۔ انہیں ہر پانچ منٹ پر ڈھیلا کر دیں اور پھر کس دیں۔ ان پٹیوں کی وجہ سے خون کا بہاؤ دل کی طرف کم ہو جائے گا۔ یاد رکھیئے' اگر آپ ٹارنیک کو ڈھیلا نہیں کریں گے تو خون کے دباؤ سے ٹانگ کے پٹھوں کو زہر سے زیادہ نقصان پہنچ سکتا ہے۔

5- مریض کو اسپرین کی گولی دے دیں' یا کوئی مشروب دے دیں۔ مریض کو یہی بتائیں یہ دوائی ہے جس سے وہ شفایاب ہو جائے گا۔

6- یاد رکھیئے! مارگزیدگی کا مریض سخت صدمے میں ہوتا ہے اور یہ صدمہ جان لیوا بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ کوشش کیجئے اس سے باتوں باتوں میں سانپ کے رنگ' اس کے ڈسنے کے عمل اور دوسری تفصیلات معلوم کریں جس سے سانپ کی نوع کو متعین کیا جا سکے۔

-7 مریض کو قریب ترین ہسپتال میں پہنچانے کے لئے مناسب سواری کا انتظام فوری طور پر کریں۔ مریض کو زور بالکل نہ لگانے دیں' اسے آرام سے لیٹنے کی تلقین کریں اور اس پر چادر ڈالدیں۔

-8 اگر مریض قے وغیرہ کرے تو اسے ایک پہلو پر کر دیں تاکہ قے اس کے نظام تنفس میں نہ چلی جائے اور خطرے کا سبب نہ بن سکے۔

-9 مریض کے ساتھ آنے والے اس کے رشتہ داروں کو خاموشی کی تلقین کریں۔ انہیں ایسی باتیں کرنے سے روکیں جس سے مایوسی پیدا ہو۔ شائد مریض کے علاج کے لئے ڈاکٹر کو خون کی ضرورت پڑے' خون دینے کے لئے مریض کے رشتہ داروں کو تیار کریں۔

-10 کوشش کریں کہ مارگزیدگی میں ملوث سانپ مل جائے۔ اسے مار کر ضرور اپنے ساتھ ہسپتال لے جائیں۔

مارگزیدگی کی علامات

عام طور پر مارگزیدگی کے واقعات رات کے وقت اندھیرے میں ہوتے ہیں۔ لہٰذا مارگزیدگی میں ملوث سانپ نظر نہیں آتا۔ اس طرح سانپ کی پہچان صرف مارگزیدگی کے اثرات کا مطالعہ کرکے ہو سکتی ہے۔ اگر زخم پر درد اور سوجن آمیز نہیں تو ہو سکتا ہے کہ غیر زہریلے سانپ نے کاٹا ہو' لیکن سنگچور میں بھی درد اور سوجن نہیں ہوتی۔ صدمہ کی صورت میں ٹھنڈے پسینے' بے ہوشی اور دل کے متلانے کو زہر کا اثر خیال نہیں کرنا چاہئے۔ ہم ذیل میں پاکستان کے چار عام زہریلے سانپوں سے مارگزیدگی سے پیدا ہونے والے اثرات تحریر کر رہے ہیں' جن سے بخوبی سانپ کی نوع کا تعین ہو سکتا ہے اور اس طرح مارگزیدہ کے صحیح علاج میں مدد مل سکتی ہے۔

ناگ سانپ *Naja naja*

ناگ کا زہر اعصاب پر حملہ کرتا ہے۔ یہ سانس سے متعلق اعصاب کو مفلوج کر دیتا ہے۔ چنانچہ اس طرح سانس رک جاتا ہے اور دل بند ہو جاتا ہے۔ عام طور پر درج ذیل اثرات مارگزیدگی کے آدھ گھنٹے کے بعد ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں:

-1 زخم پر درد (بعض دفعہ نہیں)
-2 سوجن' ایک گھنٹہ یا زیادہ عرصہ بعد ہو جاتی ہے۔
-3 نظر دھندلا جاتی ہے۔
-4 مریض کھڑا نہیں رہ سکتا' اسے اپنے اعضاء پر اختیار نہیں رہتا۔
-5 آنکھ پوری طرح کھل نہیں سکتی۔ پپوٹے آدھے کھلے رہتے ہیں۔
-6 زبان متورم ہو جاتی ہے۔ مریض باتیں ٹھہر ٹھہر کر کرتا ہے۔ منہ سے رال ٹپکتی ہے۔
-7 سستی اور نشے کی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ آنکھیں پوری کھل نہیں سکتیں۔
-8 اعضاء کی حرکت میں ربط نہیں رہتا۔
-9 سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے' بعض دفعہ بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے اور پیٹ میں سخت درد کا احساس ہوتا ہے۔

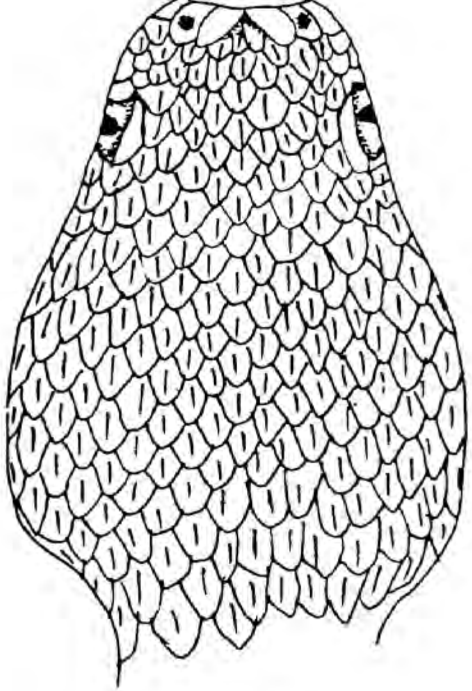

شکل 38 الف

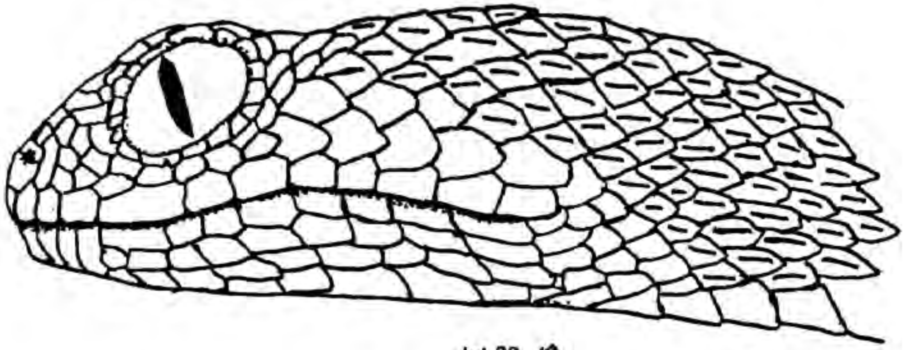

شکل 38 ب

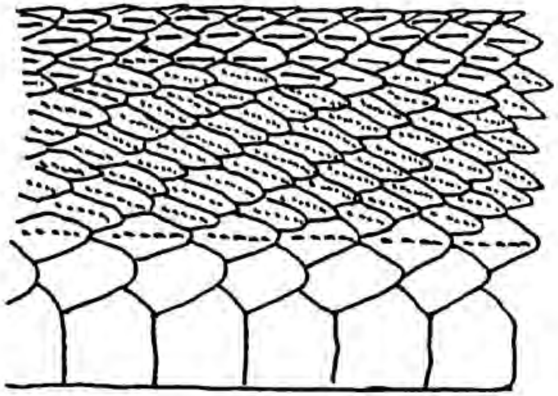

شکل 38 ج

شکل 38 د

شکل نمبر 38 : ایکس کیرینیٹس

الف : سر کی بالائی طرف ب : جانبی طرف ج : جسم کے جانبی چانے،

د : دندانے دار چانا۔

سنگچور (Bungars caeruleus)

سنگچور کے زہریلے دانت چھوٹے ہوتے ہیں۔ اس کا زہر بہت طاقتور ہوتا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس کا زہر ناگ کے زہر سے چھ سے آٹھ گنا زیادہ زہریلا ہوتا ہے۔ مارگزیدگی کے بعد تین سے پانچ گھنٹے کے دوران عام طور پر تقریباً وہی اثرات ظاہر ہوتے ہیں جو ناگ سانپ سے مارگزیدگی میں ظاہر ہوتے ہیں۔ سنگچور کے زہر سے مخصوص اثرات درج ذیل ہیں:

1- عام طور پر مارگزیدگی کی جگہ پر درد اور سوجن نہیں ہوتی (یہ سنگچور کی مارگزیدگی کا خطرناک ترین وصف ہے' جو معالج کو دھوکہ دیتا ہے۔ عام طور پر اسے غیر زہریلے سانپ یا کانٹے کا زخم سمجھ لیا جاتا ہے۔)

2- مارگزیدگی کے اثرات کئی گھنٹوں تک ظاہر نہیں ہوتے اور جب ظاہر ہوتے ہیں تو فوری طور پر تیزی سے ظاہر ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ معالج کو علاج کا وقفہ بھی نہیں دیا جاتا۔ اس لئے مارگزیدگی کا شک ہونے پر مارگزیدہ کے بیان سے اندازہ لگا کر فوری طور پر علاج شروع کر دینا چاہئے اور مریض کو پوری طرح زیر نگرانی رکھنا چاہئے۔

3- مارگزیدگی سے 6 سے 12 گھنٹے کے بعد معدے اور جوڑوں میں سخت درد ہو سکتی ہے۔

یاد رکھیے سنگچور سے مارگزیدگی کے واقعات عام طور پر رات کے اندھیرے میں ہوتے ہیں۔ سانپ کا سیاہ رنگ اور رات کے اندھیرے میں مارگزیدہ کو کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ اس لئے عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ فوری طور پر مریض کو قریب ترین ہسپتال میں جہاں اینٹی وینن مہیا ہو' پہنچا دیا جائے اور مریض کو نظروں میں رکھا جائے۔ ورنہ یہ عام خیال "کہ رات کے وقت مارگزیدگی کا مریض صبح سے پہلے ہی مرجائے گا" پورا ہو جائے گا۔

کوڑیالا یا رسل وائپر (Vipera russelii)

کوڑیالے سانپ کے زہریلے دانت تقریباً ایک سنٹی میٹر لمبے ہوتے ہیں اور اس کا زہر خون کے نظام پر عمل کرتا ہے' انجماد خون اور جریان خون کا باعث بنتا ہے اور اسی طرح جسم کے خلیات اور بافتوں کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ کوڑیالے سانپ کا زہر ناگ کے زہر سے ایک تہائی کم زہریلا ہوتا ہے لیکن زہریلے غدود کا بڑا حجم اور زہریلے دانت کی لمبائی کے باعث زیادہ مقدار میں جسم کی گہرائی تک زہر پہنچا دیا جاتا ہے' جو فوری طور پر مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

1- مارگزیدگی کی جگہ پر فوری طور پر جلن کی سی درد ہوتی ہے۔

2- زخم فوری طور پر متورم ہو جاتا ہے اور دو گھنٹوں میں بہت زیادہ ورم ہو جاتا ہے۔

3- زخمی حصے کا رنگ جسم کے رنگ سے بدل جاتا ہے' جگہ جگہ زخم بن جاتے ہیں اور خون پھوٹ پڑتا ہے۔

4- سردرد' نقاہت اور بے چینی ہوتی ہے۔

5- تھوک' قے' پیشاب' پاخانے کے ساتھ خون آتا ہے۔

6- دیکھنے اور سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔

7- جسم کے اندر جریان خون اور گردے فیل ہونے کی وجہ سے 24 گھنٹوں کے اندر اندر موت واقع ہو جاتی ہے۔

جلیبی سانپ *Echis carinatus*

جلیبی سانپ کے زہریلے دانت بھی لمبے ہوتے ہیں۔ اس کا زہر انجماد خون کر دیتا ہے اور کوڑیالے سانپ کے زہر سے زیادہ زہریلا ہوتا ہے۔ خوش قسمتی سے جلیبی سانپ کا زہر بہت تھوڑی مقدار میں زخم میں شامل ہوتا ہے۔ جلیبی سانپ سے مارگزیدگی کی علامات درج ذیل ہیں:

1- زخم پر جلن آمیز درد' جو شدید نہیں ہوتی۔

2- بازوؤں اور ٹانگوں کے جوڑوں میں درد

3- مارگزیدگی کے 2 گھنٹے کے اندر اندر جسم کے متعلقہ حصے پر بہت زیادہ سوجن

4- مسوڑوں اور زخموں سے جریان خون

5- پیشاب اور تھوک سے خون

6- 12 سے 24 گھنٹے کے اندر جسم پر سفید اور سرخ دھبے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ جسم کے اندر جریان خون ہو رہا ہے۔

7- خون کی کمی' خون کے ضائع ہونے کی وجہ سے کمزوری' جو زیادہ ہو جائے تو دل کے فیل ہونے کا باعث بنتی ہے۔

نوٹ: آپ نے وائپر سانپوں سے مارگزیدگی میں دیکھا کہ زخم کے اردگرد جسم کے حصوں پر بہت زیادہ سوجن ہو جاتی ہے۔ سوجن کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں۔ ایک تو زہر کی وجہ سے! اس صورت میں ہاتھ لگانے پر سوجا ہوا حصہ گرم محسوس ہوگا۔ دوسرے اگر یہ سوجن ٹارنیک کی وجہ سے ہے تو ہاتھ لگانے سے سوجا ہوا حصہ ٹھنڈا محسوس ہوگا۔

زہر کے خلاف جسمانی مدافعت

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ سانپ کا شکار کرنے والے جانوروں مثلاً نیولا' سکریٹری پرندہ' رکون وغیرہ کے جسم میں سانپ کے زہر کے خلاف قدرتی مدافعت پائی جاتی ہے' جس سے سانپ کے کاٹنے سے یہ جانور مرتے نہیں۔ یہ خیال سراسر خلاف حقیقت ہے' اکثر یہ جانور مارگزیدگی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ البتہ زہریلے سانپ کے جسم میں اپنے زہر کے خلاف کسی حد تک مدافعت پائی جاتی ہے اور اسے اپنے زہر سے ہلاک کرنے کے لئے عام مقدار سے 10 گنا زیادہ زہر کی ضرورت ہوتی ہے لیکن مختلف زہریلے سانپوں میں ایک دوسرے کے زہر کے خلاف عام طور پر مدافعت نہیں پائی جاتی۔

عام تاثر ہے کہ نیولے کی خوراک صرف سانپ ہیں اور نیولے پر سانپ کے زہر کا کوئی اثر نہیں' جو کہ سراسر غلط ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں کئی انواع کے نیولے ملتے ہیں' سب گوشت خور ہیں۔ کوئی بھی تخصیص کے طور پر صرف سانپ نہیں کھاتا' بلکہ ان کی عام خوراک میں دوسرے جانوروں کی طرح سانپ بھی شامل ہیں۔ اگر نیولے کے ماحول میں سانپ زیادہ ہیں تو قدرتی طور پر اس کی خوراک میں سانپ نسبتاً زیادہ شامل ہوں گے۔

نیولے کے خون کا تجزیہ کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ اس کے جسم میں عام زہریلے سانپوں کے زہر کے خلاف قطعاً" مدافعت نہیں پائی جاتی۔ نیولا مجبوری اور بھوک میں سانپ پر حملہ آور ہوتا ہے اور اپنی پھرتی اور بہتر سمجھ بوجھ سے سانپ کے حملے سے بچتا ہے۔ اکثر سانپ کے حملے کا شکار بھی ہو جاتا ہے۔

اکثر سانپوں کا کاروبار کرنے والے مداری یا خانہ بدوش غلط طور پر سانپ کے زہر کے خلاف مدافعت کا دعویٰ کرتے ہیں اور اسے کسی پیر یا فقیر کی مہربانی اور کرامت قرار دیتے ہیں یا کسی خاص بوٹی' مرہم' منکے یا ٹونے ٹوٹکے کی برکت قرار دیتے ہیں۔ اس طرح اپنی خود ساختہ اور بے اثر دوائیوں کی اشتہار بازی کرکے سادہ لوح لوگوں کو لوٹتے ہیں۔

دراصل اگر سانپ کا تھوڑا تھوڑا زہر کچھ وقفہ کے بعد جسم میں داخل کیا جائے' تو جسم زہر کے خلاف مدافعتی مادہ بنا لیتا ہے۔ جسم کی اس استعداد کو زہر کی مقدار زیادہ کرکے مزید کئی گنا بڑھایا جا سکتا ہے۔ یہی اصول جسم مختلف بیماریوں مثلاً خسرہ' کالی کھانسی' پولیو اور چیچک وغیرہ کے خلاف مدافعت پیدا کرنے میں استعمال کرتا ہے' لیکن سانپ کے زہر کے خلاف مدافعت وقتی ہوتی ہے جو وقت گذرنے پر ختم ہو جاتی ہے' پھر دوبارہ پیدا کرنا پڑتی ہے۔ زمانہ قدیم سے لوگوں کو اس حقیقت کا علم تھا۔ چنانچہ جنوبی افریقہ کے مشہور زولو (Zulu) قبیلہ کے لوگ سانپ کے زہر کے خلاف مدافعت حاصل کرنے کے لئے ہر سال اکتوبر میں جشن مناتے ہیں۔ اس میں قبیلے کا ہر جوان آدمی رسم کے مطابق اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر زخم میں ایک آمیزہ جو انسانی تھوک اور سانپ کے زہر کو ملانے سے بنایا جاتا ہے' بھرواتا ہے اور اس طرح سانپ کے زہر کو جسم میں داخل کرکے اس کے زہر کے خلاف مدافعت پیدا کی جاتی ہے۔

اسی غرض سے افریقہ کے بعض قبائل میں زہر پینے اور سانپ کا زہریلا غدود کھانے کی رسم پائی جاتی ہے۔ بعض علاقوں میں سانپ کے زہر میں کاغذ کی گولیاں تر کرکے نگل لی جاتی ہیں۔ بعض قبائل کے لوگ زہریلے سانپ پال کر' ان سے بار بار ڈسواتے ہیں۔ شمالی افریقہ میں ایک قبیلہ سوئے (Sisowy) کے افراد زہریلے سانپوں کے خلاف مدافعت پیدا کرنے کے لئے زہریلے سانپ کو زندہ چبا جاتے ہیں۔ میکسیکو کے بعض قبائل زہر کو زبان' بازوؤں اور جسم کے دوسرے حصوں میں سانپ کے زہریلے دانت کے ذریعے زخم کے اندر داخل کرتے ہیں۔ غرضیکہ دنیا کے مختلف حصوں میں صدیوں کے تجربات نے لوگوں کو سانپ کے ماحول میں عافیت سے رہنے کا ڈھنگ سکھایا ہے۔ قدرتی ماحول میں رہنے کے لئے انسان کو زندہ رہو' زندہ رہنے دو کے اصول پر ہمیشہ عمل پیرا ہونا پڑا ہے۔

ولیم ای ہاسٹ (William Haast) جو میامی امریکہ میں ہوام کے چڑیا گھر (Serpentarium) کا ڈائریکٹر رہا ہے' شائد دنیا کا وہ واحد شخص ہے جسے سب سے زیادہ اور مختلف انواع کے سانپوں نے ڈسا ہے۔ چنانچہ اسے سو سے زائد مرتبہ یہ حادثہ پیش آچکا ہے۔ اس کے جسم میں مختلف سانپوں کے زہر کے خلاف مدافعت پیدا ہو چکی ہے جس کو جاری رکھنے کے لئے مسٹر ہاسٹ کو بار بار مختلف زہریلے سانپوں کے زہر کو ملا کر وقفہ وقفہ سے ٹیکے لگائے جاتے ہیں۔ ہاسٹ کو زہریلا سانپ کاٹنے سے ابتدائی تکلیف تو ہوتی ہے مگر موت واقع نہیں ہوتی۔ ہاسٹ کا ایک دلچسپ واقعہ ہے جو عام بیان کیا جاتا ہے۔ 1966ء میں پیرو' جنوبی امریکہ میں' جنگل میں کام کرتے ہوئے ایک بچے کو ایک نہایت ہی زہریلا سانپ ڈس گیا۔ ابھی اس سانپ کے زہر کے خلاف بدقسمتی سے تریاق تیار نہیں ہوا تھا۔ ذرا دیر کرنے پر بچے کی موت یقینی تھی۔ پیرو کی حکومت نے فوری طور پر مسٹر ہاسٹ سے رابطہ قائم کرکے انہیں ہیلی کاپٹر کے ذریعے پیرو کے جنگل میں منگوایا' جہاں مسٹر ہاسٹ کا خون بچے کو ٹیکے کے طور پر دیا گیا اور اس طرح بچے کی جان بچی!

سانپ کے زہر کا تریاق

جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں' دنیا کے مختلف قبائل میں زمانہ قدیم سے یہ معلوم تھا کہ سانپ کے زہر کے خلاف انسانی جسم میں مدافعت پیدا کی جا سکتی ہے جو عارضی ہوتی ہے اور اسے قائم رکھنے کے لئے جسم میں بار بار زہر داخل کرنا پڑتا ہے۔ اس قسم کے تجربات کا نچوڑ 1887ء میں سامنے آیا' جب کبوتروں پر زہر سے تجربات کرکے یہ ثابت کیا گیا کہ یہ مدافعت کبوتروں میں بھی پیدا ہوتی ہے۔

دنیا کے مختلف علاقوں میں جہاں سانپ کثرت سے ملتے ہیں' لیبارٹریاں قائم کی گئی ہیں' جو زہریلے سانپوں کا زہر اکٹھا کرکے اس کے خلاف تریاق (انٹی وینن) تیار کرتی ہیں۔ تریاق کی تیاری کے دوران زہر کی قاتل خوراک کے 100/1 حصہ سے لے کر 10/1 تک زہر گھوڑے یا گائے کے جسم میں وقفہ وقفہ سے داخل کیا جاتا ہے' یہاں تک کہ گھوڑا قاتل خوراک سے کئی گنا زیادہ زہر کو برداشت کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے تقریباً تین ماہ لگ جاتے ہیں۔ گھوڑے کے جسم کا مدافعتی نظام زہر کے خلاف بعض مادے پیدا کرتا ہے' جنہیں انٹی باڈیز (Antibodies) کہا جاتا ہے۔ یہ متعلقہ زہر کو بے اثر کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ چونکہ یہ زہر کے خلاف پیدا ہوتی ہیں اس لئے انہیں عرف عام میں انٹی وینن (Antivenin) کہا جاتا ہے۔

گھوڑے کے جسم سے خون حاصل کرلیا جاتا ہے جس سے انٹی وینن الگ کرلی جاتی ہے۔ گھوڑے کو زہر کا ٹیکہ باقاعدہ لگا کر 6 سے 7 سال کے عرصہ میں 700 لٹر انٹی وینن سے بھرپور خون حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس تریاق کو مزید صاف کرکے اس کی کارکردگی اور عمر بڑھائی جاتی ہے اور ٹیکوں کی صورت میں ہسپتالوں میں پہنچا دیا جاتا ہے۔

تریاق بنانے کی صنعت نے اب تو مزید ترقی کرلی ہے۔ بجائے ایک سانپ کے زہر کے خلاف تریاق بنانے کے' اب اس علاقہ میں پائے جانے والی تمام زہریلی انواع کے خلاف ایک تریاق تیار کرلیا گیا ہے! اس طرح ایک ہی ٹیکہ سے مختلف انواع کے زہر کے خلاف صحت حاصل کی جا سکتی ہے۔

تریاق استعمال کرتے وقت الرجی یا حساسیت کا ٹسٹ ضروری ہے۔ بعض لوگوں کو گھوڑے میں پیدا ہونے والے مادوں سے قدرتی طور پر الرجی ہوتی ہے' ان کے لئے دوسرے جانوروں مثلاً گائے وغیرہ سے حاصل شدہ تریاق سے علاج کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات زہر سے زیادہ الرجی قاتل ثابت ہوتی ہے جس کو کسی طرح بھی کنٹرول نہیں کیا جا سکتا۔

دنیا کے مختلف خطوں میں سانپ کے زہر کے تریاق کے طور پر بہت سی جڑی بوٹیاں استعمال میں لائی جاتی ہیں لیکن اب تک کسی بوٹی یا درخت سے سانپ کا تریاق دریافت نہیں ہو سکا اور نہ ہی کوئی ایسا کیمیائی مادہ دریافت ہوا ہے جو کسی طور بھی سانپ کاٹے کا علاج تصور ہو سکے۔

حقیقت احوال

ایک شماریاتی جائزے کے مطابق مارگزیدگی کے تقریباً 80 فیصد حادثات میں غیر زہریلے سانپ ملوث ہوتے ہیں۔ باقی 20 فیصد حادثات زہریلے سانپوں کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ ان میں مزید تین حالتیں دیکھنے میں آتی ہیں:

اول) زہر کے بغیر مارگزیدگی: زہریلا سانپ کاٹتے وقت زخم میں زہر داخل ہی نہیں کرتا۔ اسے عرف عام میں ڈرائی بائیٹ (Dry bite) کہا جاتا ہے۔ اس حالت اور غیر زہریلے سانپ کے ڈس لینے میں بظاہر کوئی فرق نہیں ہوتا' صرف زخم کی تکلیف ہوتی ہے جو مناسب علاج سے چند دنوں میں ٹھیک ہو جاتی ہے۔

دوم) تھوڑے زہر کے ساتھ مارگزیدگی: زخم میں داخل ہونے والی زہر کی مقدار بہت کم ہوتی ہے اور خطرناک ثابت نہیں ہوتی۔ مارگزیدگی کے کچھ آثار ظاہر ہوتے ہیں جو مناسب علاج سے چند دنوں میں زائل ہو جاتے ہیں۔

سوم) زہر کی قاتل مقدار سے مارگزیدگی: مارگزیدگی کی یہ خطرناک ترین حالت ہے۔ زہر کی پوری قاتل مقدار مارگزیدہ کے جسم میں داخل ہو

چکی ہوتی ہے اور تیزی سے مارگزیدگی کے آثار ظاہر ہو رہے ہوتے ہیں۔ ایسے مریض کے لئے مناسب ابتدائی طبی امداد کے ساتھ ساتھ جلد سے جلد ہسپتال کے ماحول میں بروقت علاج اور مناسب انٹی وینن کا استعمال ہی ازبس ضروری ہے۔ مارگزیدگی کے شماریاتی جائزوں کے مطابق' تیسرے درجے کی مارگزیدگی کے واقعات 2 سے 3 فیصد ہوتے ہیں' جن میں سے 80 سے 90 فیصد بروقت طبی امداد کے ملنے سے صحت یاب ہو جاتے ہیں' جبکہ 10 سے 20 فیصد یا تو اس لئے جانبر نہیں ہو سکتے کہ انہیں مناسب وقت پر ہسپتال نہیں لایا جاتا یا پھر بہت سا قیمتی وقت سنیاسیوں کے علاج اور جھاڑ پھونک میں ضائع کر دیا جاتا ہے اور مریض کو اس وقت ہسپتال لایا جاتا ہے جب وہ آخری سانس لے رہا ہوتا ہے۔ اس وقت اچھے سے اچھا ڈاکٹر اور مجرب ترین علاج بھی مریض کو بچا نہیں سکتا۔

اس کے علاوہ کچھ مریض ڈاکٹروں کی لاپرواہی یعنی زہر کی غلط تشخیص کے باعث غلط انٹی وینن کے استعمال اور حساسیت یا الرجی کا دھیان رکھے بغیر انٹی وینن کے استعمال سے موت کے گھاٹ اتار دیئے جاتے ہیں۔

مارگزیدگی کے متعلق انسانی سوچ بڑی حساس واقع ہوئی ہے۔ جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں' 80 فیصد مارگزیدہ اگر علاج نہ بھی کروائیں تو صحت یاب ہو سکتے ہیں لیکن مارگزیدگی کے زیادہ تر واقعات دیہاتی ماحول میں ہوتے ہیں جہاں قریب قریب کوئی بڑا ہسپتال نہیں ہوتا۔ مجبوراً لوگوں کو نیم حکیموں' سنیاسیوں وغیرہ کے پاس جانا پڑتا ہے۔ شفا پانے پر جو کہ علاج کے بغیر بھی ہو سکتی تھی' معالج کی دور دور مشہوری ہو جاتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں اگر 20 فیصد خطرناک مارگزیدگی کے مریضوں کو جب ہسپتال میں داخل کرایا جاتا ہے تو گو ان میں سے اکثر صحت یاب ہو جاتے ہیں لیکن پھر بھی جو جانبر نہیں ہو سکتے' ان کی موت کو ڈاکٹری علاج کی نااہلی قرار دیا جاتا ہے اور عوام کی اکثریت جھاڑ پھونک اور پیری کرامات پر مزید پختہ یقین کر لیتی ہے اور توہمات کے چکر میں مزید جکڑی جاتی ہے۔

پاکستان میں مارگزیدگی کے واقعات۔ ایک تجزیہ

بہت کوشش کے باوجود پاکستان میں مارگزیدگی کے واقعات کی تعداد کا علم ہمیں کسی بھی معتبر ذریعہ سے حاصل نہیں ہو سکا۔ 1978ء میں ایک اندازہ کے مطابق ہندوستان میں چھ ہزار سے نو ہزار تک اموات مارگزیدگی کے باعث ہوئیں۔ پاکستان میں مارگزیدگی کے واقعات کی تعداد قدرتی طور پر اس تعداد سے بہت کم ہونا چاہئے۔ کیونکہ پاکستان' ہندوستان کے مقابلہ میں بہت چھوٹا ملک ہے اور اس کی آبادی نسبتاً بہت کم ہے۔ قدرتی جنگلات' جو عام طور پر زہریلے سانپوں کی آماجگاہ ہوتے ہیں' بہت کم ہیں۔ چنانچہ اس طرح سانپ اور انسان کی مٹھ بھیڑ کے اتفاقات ہندوستان کی نسبت پاکستان میں بہت کم ہیں۔ پاکستان کے شمالی اور شمال مشرقی سلسلے اور اسی طرح جنوب مشرقی سندھ اور جنوب مغربی بلوچستان کے وسیع علاقے بہت کم آباد ہیں۔ چنانچہ ان علاقوں میں سانپ دوسرے موذی جانوروں سے زیادہ ضرر رساں نہیں۔ پاکستان میں مارگزیدگی کے زیادہ تر واقعات سندھ اور پنجاب کے زرعی میدانی علاقوں میں ہوتے ہیں۔

1986ء میں اخبارات میں چھپنے والی اطلاعات کے مطابق پنجاب میں 32 اور سندھ میں 156 اموات مارگزیدگی سے ہوئیں۔ اگر مارگزیدگی کی نہ چھپنے والی اموات اندازاً تین گنا ہوں تو 1986ء میں پنجاب میں 100 اموات اور سندھ میں 500 اموات ہوئیں۔ ظاہر ہے صوبہ سرحد اور بلوچستان میں یہ تعداد بہت کم ہوگی۔

پنجاب کے شمالی زرعی علاقے میں مارگزیدگی کے زیادہ تر واقعات سنگچور (*Bungarus caeruleus*)' ناگ (*Naja naja*)' کوڑیالے (*Vipera russelii*) اور جلیبی (*Echis carinatus*) سانپ سے ہوتی ہیں۔ پنجاب کے شمال مغربی خشک علاقوں میں عام طور پر جلیبی

سانپ اور ناگ ملوث ہوتے ہیں جبکہ دریاؤں کے درمیانی علاقوں یعنی دوابوں میں عام طور پر کوڑیالا' جلیبی اور سنگھور کے علاوہ ناگ سانپ مارگزیدگی کا باعث بنتا ہے۔ (ملاحظہ ہو ذیلی جدول)۔

ارسٹی کوفس میکماہونی	*(Eristicophis macmahoni)*
سوڈو سراسٹس پرسیکس	*(Pseudocerastes persicus)*
ایگکسٹروڈان ہمالیانس	*(Agkistrodon himalayanus)*
وائپرا لیبی ٹائینا	*(Vipera lebetina)* سے مارگزیدگی کے حادثات بہت کم ہوتے ہیں۔

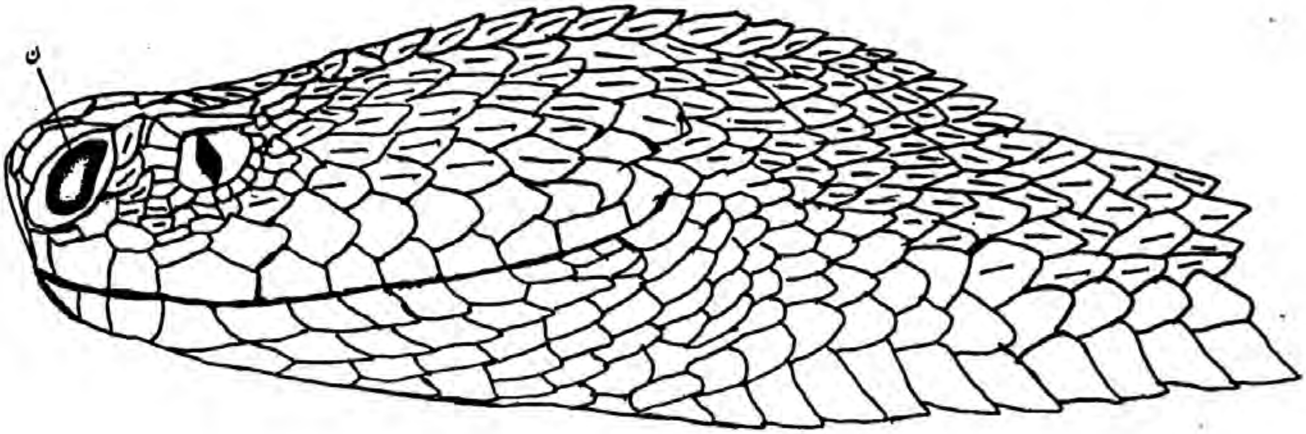

شکل 39 الف

شکل 39 ب

شکل نمبر 39 : وائیپر ارسلی

الف : سر ایک جانب سے (ن : نتھنا) ب : سر کی جانبی چھاپ

سرزمین پاکستان کے خشکی پر پائے جانے والے زہریلے سانپوں کا جغرافیائی پھیلاؤ

نمبر شمار	نام سانپ	پاکستان کے علاقے			
		سرحد	پنجاب	سندھ	بلوچستان
1	اگکسٹروڈان ہمالیانس ***(Agkistrodon himalayanus)***	شمالی حصہ	آزاد کشمیر سے ملحقہ علاقے	-	-
2	سوڈو سراسٹس پرسیکس ***(Pseudocerastes persicus)***	جنوبی حصہ	-	-	شمالی مغربی حصہ میں ایران افغانستان کی سرحد کے ساتھ ساتھ
3	وائپرا لیبی ٹائینا ***(Vipera lebetina)***	+	-	-	شمالی مغربی حصہ میں افغانستان کی سرحد کے ساتھ
4	ارسٹی کوفس میکماہونی ***(Eristocophis macmahoni)***	-	-	-	شمالی مغربی ریگستان
5	ناجاناجا ***(Naja naja)***	+	+	+	+
6	بنگارس سیرولیئس ***(Bungarus caeruleus)***	+	+	+	ساحل مکران کے ساتھ
7	وائپرارسلی ***(Vipera russelii)***	جنوب مشرقی حصہ	شرقی اور وسطی حصہ	دریائے سندھ کے ساتھ	-
8	ایکس کیرینیٹس ***(Echis carinatus)***	+	+	+	+

مارگزیدگی سے حفاظتی تدابیر

مارگزیدگی کے عواقب بڑے دردناک اور کرب انگیز ہوتے ہیں۔ مارگزیدہ کی تکلیف وہ حالت دیکھی نہیں جاتی۔ مارگزیدگی کے اکثر حادثات بے احتیاطی کی وجہ سے پیش آتے ہیں۔ مندرجہ ذیل معمولی حفاظتی تدابیر کو اگر معمول کے مطابق اختیار کیا جائے تو ایسے حادثات سے بخوبی بچا جاسکتا ہے:

ا۔ دیہات میں بعض نسبتاً دلیر نوجوان سانپ پکڑ کر بوتل یا ڈبے میں بند کرلیتے ہیں اور شغل کی خاطر دوستوں کو تنگ کرنے اور ڈرانے کے لئے نمائش کرتے ہیں۔ اکثر اوقات اس قسم کا خطرناک شغل جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔ انہیں زہریلے اور غیر زہریلے سانپ کی تو پہچان قطعاً" نہیں ہوتی۔ سنگچور سانپ جو ہمارے ہاں کا خطرناک ترین سانپ ہے' شکل و شباہت سے بے ضرر اور رویہ سے شریف الطبع ہوتا ہے۔ سکون سے

پکڑے جانے کی اجازت دیتا ہے، مگر موقع ملتے ہی فوری طور پر ڈس لیتا ہے۔ ایسے کئی نوجوان اپنی نادانی کی وجہ سے انجانے میں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور دوسروں کے لئے خطرہ کا باعث بنتے ہیں۔

2- سانپ کو بوتل یا ڈبے میں بند کرنا ویسے بھی خطرناک ہے۔ اکثر اس طرح رکھا ہوا سانپ آسانی سے ڈبے کا ڈھکنا دھکیل کر یا بوتل کے منہ پر بند ہے کپڑے میں سوراخ کرکے باہر آجاتا ہے اور گھر میں داخل ہو جاتا ہے۔ آپ کی موجودگی میں تو سانپ آرام سے بوتل یا ڈبے میں بیٹھا رہے گا لیکن رات کے اندھیرے میں ہمہ وقت باہر نکلنے کی کوشش میں رہے گا۔ سانپ کی آزادی کا علم آپ کو کافی دیر بعد ہوگا اور اس طرح آزاد ہوا ہوا سانپ مشکل ہی سے دوبارہ قابو میں آتا ہے۔ اس دوران کسی بھی حادثے کا احتمال ہمیشہ رہتا ہے اور گھر میں ہمہ وقت ڈر اور خوف کی فضا طاری رہتی ہے۔

3- گھر کے کمروں اور اردگرد کے علاقے میں روشنی کا انتظام رکھیں۔ کمرے میں یا گھر کے اردگرد جاتے وقت بتی جلالیں۔

4- گھر میں صفائی کا خیال رکھیں۔ فرش پر کم سے کم چیزیں رکھیں، سامان کو فرش سے اونچا رکھیں تاکہ سامان کے نیچے سے اچھی طرح صفائی ہو سکے۔ اس مقصد کے لئے اگر دیواروں میں سامان کے لئے الماریاں بنوالی جائیں اور انہیں بند رکھا جائے تو بہتر ہوگا۔

5- گھر میں چوہوں کے تدارک کے لئے مندرجہ ذیل تدابیر اختیار کریں:

- کمروں کے فرش سیمنٹ سے پکے کروائیں۔
- کھانے پینے کی چیزیں فرش پر نہ رکھیں۔ انہیں چوہوں کی رسائی سے دور اونچا رکھیں۔
- بچے کچھے روٹی کے ٹکڑے زمین پر نہ پھینکیں، انہیں کسی مناسب اونچی جگہ پر رکھیں۔
- گھر سے باہر کھلنے والی نالیوں اور دوسرے سوراخوں کو اچھی طرح بند کر دیں اور ان پر مضبوط جالی لگوائیں۔
- گھر کے اردگرد اور گھر کے اندر گھاس پھونس، کچرے کے ڈھیر نہ لگنے دیں۔ صفائی رکھیں۔
- گھر میں اچھی طرز کا چوہے دان رکھیں، جونہی چوہا دیکھیں چوہے دان کو کام میں لائیں۔

6- رات کے وقت باہر نکلتے وقت بوٹ پہنیں، ٹارچ کی روشنی میں چلیں، جہاں آپ کا پاؤں چلتے ہوئے پڑتا ہے اس جگہ کا ٹارچ کی روشنی میں جائزہ لیتے رہیں۔

7- بنے ہوئے راستوں پر چلیں۔ گھاس میں چلنے سے پرہیز کریں۔

8- رات کے وقت چلتے ہوئے چوکنے رہیں۔ اردگرد گھاس اور جھاڑیوں میں پیدا ہونے والی کسی بھی قسم کی سرسراہٹ اور آواز سے ہوشیار رہیں۔

9- دیکھے بغیر گھاس، پتھروں یا چیزوں کے نیچے ہاتھ یا پاؤں نہ لے جائیں۔

10- جوتا، کپڑے، چادر وغیرہ استعمال کرتے وقت اچھی طرح جھاڑ لیں۔

11- زندہ سانپ چھوڑ، مردہ سانپ کو بھی احتیاط سے ہاتھ لگایئے۔ بعض اوقات تازہ مرا ہوا سانپ بھی کاٹ سکتا ہے۔

12- سب سے ضروری بات: اپنے ماحول میں پائے جانے والے جانوروں کے متعلق معلوماتی لٹریچر اپنے مطالعہ میں رکھیں، جس سے مختلف جانوروں کی عادتوں سے آپ کی واقفیت زیادہ ہوگی اور اس طرح موذی جانوروں سے بچنے کی تراکیب آپ خود وضع کرلیں گے۔

عام زخم اور مارگزیدگی کی پہچان

بعض مخصوص حالات میں مثلاً رات کے وقت اندھیرے میں چلتے پھرتے آئے ہوئے زخم کے بارے میں عام پر یہ جاننا مشکل ہوتا ہے کہ زخم مارگزیدگی یا کانٹے اور تیز دھار آلے سے یا کسی کیڑے وغیرہ کے کاٹنے سے پیدا ہوا ہے؟ اکثر غلطی سے سانپ کے ڈسے کو کانٹے یا تیز دھار آلے کا زخم سمجھ لیا جاتا ہے' معمولی علاج پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ جب مریض کی حالت قابو سے باہر ہو جاتی ہے تو غلطی کا احساس ہوتا ہے۔

ذیل میں اس مسئلہ کا کسی قدر تفصیل سے جائزہ لیا گیا ہے۔

1- بے جان اشیاء جیسے کانٹا' شیشے کا ٹکڑا' سوئی' کیل وغیرہ کا زخم آسانی کے ساتھ پہچانا جا سکتا ہے کیونکہ زخم کرنے والے کیل یا کانٹے کو زخم سے کھینچ کر نکالنا پڑا ہے۔ اسی طرح زمین میں گڑھا ہوا شیشے کا ٹکڑا آسانی سے نظر آ جاتا ہے۔ زخم کے گھاؤ سے پتہ چل جاتا ہے کہ شیشے یا کیل سے ہوا ہے۔ ان تیز دھار آلات سے آنے والے زخم عام طور پر ہاتھ یا پاؤں کی نچلی طرف واقع ہوتے ہیں۔ اس قسم کے زخم کی سوجن اور درد زخم تک ہی محدود رہتی ہے اور پھیلتی نہیں۔ جسم کے کسی اور حصے پر کوئی اور علامت ظاہر نہیں ہوتی۔ ہاں' سوجن کی صورت میں دو تین دن کے بعد زخم کے قریب ترین جوڑ' مثلاً بغل یا کنج ران میں سوجن اور درد ہو جاتی ہے' جسے "سنڈا" پڑ جانا کہتے ہیں۔ اگر زخم کا فوری علاج شروع ہو جائے اور سوجن نہ ہو تو سنڈا نہیں پڑتا۔

2- کیڑے کے ڈنگ یا کاٹنے کی جگہ جلد پر مشکل سے نظر آتی ہے۔ جلد کا متعلقہ حصہ متصورم اور سرخ ہو جاتا ہے اور شدید کرب انگیز درد ہوتی ہے۔ متعلقہ حصے سے خون نہیں بہتا۔ یہ درد اور سوجن دو' تین گھنٹے کے بعد کم ہو جاتی ہے اور دوسرے دن تقریباً غائب ہو جاتی ہے اور جلد پر زخم کا چھوٹا سا نشان ظاہر ہوتا ہے۔ جس کے گرد کئی دن تک سرخی رہتی ہے اور خارش ہوتی ہے۔ کیڑے کے کاٹنے یا ڈنگ لگانے کے اثرات میں سنڈا نہیں پڑتا' نہ ہی جسم کے کسی اور حصے پر کوئی علامت ظاہر ہوتی ہے۔

3- مارگزیدگی کی صورت میں دو حالتیں دیکھنے میں آتی ہیں اگر متاثرہ حصے پر چھوٹے چھوٹے زخموں (Pin priks) کی دورویہ قطاریں ہوں تو مارگزیدگی کسی غیر زہریلے سانپ کی وجہ سے ہوئی ہے لیکن گر دو پاس پاس زخم ہوں۔ تو غالب امکان زہریلے سانپ سانپ کے ملوث ہونے کا ہے۔ اس کے ساتھ' مارگزیدہ نے سانپ کی پھنکار' یا سانپ سے اپنے آپ کو چھڑایا ہوگا اور یہ زخم پاؤں یا ہاتھ کے اوپر والے حصے میں ہوں گے۔ بہرحال عام حالات میں زہریلے سانپ سے مارگزیدگی کی صورت میں زخم پر درد ہو جائے گا اور زخموں کے گرد آبلے پڑ جائیں گے۔ جسم کے دوسرے حصوں میں نقاہت' آنکھیں پوری نہ کھول سکنا وغیرہ دوسرے اثرات مارگزیدگی کے ظاہر ہوں گے۔ اس صورت میں فوری طور پر مریض کو ہسپتال پہنچانا ضروری ہوگا۔

بے یقینی کی سی کیفیت کو یقین میں بدلنے کے لئے ضروری ہے کہ اس قسم کے مخصوص حالات میں زخم کی وجہ اور جواز کا اچھی طرح جائزہ لیا جائے اور اس کے مطابق مریض کی دیکھ بھال کی جائے۔

باب 6

سانپ اور انسانی تہذیب

دنیا کی مختلف تہذیبوں اور معاشروں کا مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت ابھر کر سامنے آتی ہے کہ سانپ پوجا ان معاشروں کی مذہبی رسوم میں ایک بہت اہم بلکہ بنیادی عنصر کے طور پر شامل رہی ہے۔ سانپ اپنی مخصوص جسمانی بناوٹ اور پراسرار عادات و خصائل کے باعث انسانوں کے لئے ہمیشہ سے سربستہ راز رہا ہے جس وجہ سے دنیا کے مختلف معاشروں میں یکساں طور پر سانپ کو ڈر' خوف اور عزت و احترام سے دیکھا جاتا رہا ہے۔

ہم ذیل میں دنیا کی مختلف اقوام اور تہذیبوں میں سانپ کی مذہبی حیثیت اور احترام کا جائزہ کسی قدر تفصیل سے پیش کرتے ہیں۔

برصغیر پاک وہند

ہندوستان اپنے دیومالائی قصے کہانیوں کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ یہاں دنیا کی تقریباً ہر قبیل جنس اور 300 سے زائد سانپوں کی انواع پائی جاتی ہیں' جو اپنی عادات و خصائل کے لحاظ سے ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں۔ ازمنۂ قدیم سے برصغیر کے باسیوں کا ان سے واسطہ رہا ہے۔ سانپوں کی بعض پراسرار خصوصیات کی وجہ سے انسان ان سے بہت مرعوب اور متاثر رہا ہے اور آہستہ آہستہ اس نے سانپ کو ایک ماورائی اور مافوق الفطرت طاقتوں کے مظہر کے طور پر بھی قبول کر لیا۔ چنانچہ ہندوستان میں اس طرح ایک نہ سمجھ آنے والے دیو مالائی گنجلک اور گورکھ دھندے کا آغاز ہوا۔ ہم موقع کی مناسبت سے ہندو دیو مالا سے کچھ حصے قارئین کی ظرافت طبع کے لئے بیان کرتے ہیں۔

ہندو دیو مالا کے مطابق دنیا ناگ سانپ کے دم قدم سے قائم ہے۔ سمندری دیوتا اور زمین کا حفاظتی دیوتا شیشا ناگ آپس میں دشمن ہیں۔ سمندری دیوتا کی مرضی کے خلاف وشنو دیوتا نے زمین کو پیدا کیا اور اس کی حفاظت کے لئے شیشا ناگ کو مقرر کیا (تصویر 41) جو اپنے کنڈل میں زمین کو گھیرے رکھتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ شیشا ناگ سو گیا۔ موقع غنیمت جان کر سمندر کے دیوتا نے زمین کو پگھلا کر سمندر میں شامل کر لیا۔ شیشا ناگ نے سانپوں اور دوسرے دیوتاؤں کو مدد کے لئے بلایا۔ چنانچہ 88 دیوتاؤں نے 92 سانپوں کے جسم سے تیار رسے کی مدد سے سمندر کے پانی کو بلویا۔ ایک ہزار سال تک بلونے کے بعد زمین پھر پانی کی سطح پر ابھر آئی۔

جنوب مشرقی ایشیا میں پائے جانے والے سانپوں کی جنس ناجا (*Naja*) یعنی ناگ سانپ اپنے جسم کے اگلے حصے کو پھن کی صورت میں زمین سے بلند کر سکنے کی وجہ سے مشہور ہے۔ ہندو عقیدہ کے مطابق یہ سانپ اولاد دینے والے دیوتا شیوا کا مظہر ہے' کیونکہ اس سانپ کی پھن دار حالت مردانہ عضو تناسل کی انتشاری حالت کو ظاہر کرتی ہے۔ چنانچہ شیوا کے مندروں میں مردانہ اور زنانہ اعضائے تناسل اور اس طرح کے کئی اقسام کے بے حیائی کے مناظر کی منظر کشی کی جاتی ہے اور مندروں کی دیوار کو سجایا جاتا ہے اور ان حیا سوز مناظر کے بت بنا کر رکھے جاتے ہیں جن کے اردگرد ناگ سانپ کے مجسمے رکھے جاتے ہیں۔ نئی نویلی دلہنیں اور بے اولاد جوڑے ان مندروں میں اولاد لینے آتے ہیں (تصویر نمبر43)۔

شیوا دیوتا کے بت کی کمر کے گرد ایک بڑا ناگ بل کھائے ہوئے دکھایا جاتا ہے۔ اس کے کانوں میں ناگ سانپ کی شکل کی بالیاں ہوتی ہیں اور جسم پر ناگ کی طرح کے چانے بنائے جاتے ہیں۔ شیوا کے مندر میں ناگ سانپ رکھے جاتے ہیں۔ انہیں دودھ اور دوسری کھانے پینے کی چیزیں چڑھاوے کے طور پر پیش کی جاتی ہیں (تصویر 43)۔

ناگ سانپ کی پرستش ازمنۂ قدیم سے دراوڑی اقوام سے منسوب ہے۔ یہ اقوام تقریباً 1600 ق م ہندوستان میں بستی تھیں۔ قدیم خیال کے مطابق ناگ سانپ بھارت کے قدیم دیوتا ناگا کی نسل سے تعلق رکھتا ہے۔ باور کیا جاتا ہے کہ ناگ دیوتا کی ناراضگی سے مختلف قسم کی آفتیں' بیماریاں وبال جان بن کر پھوٹ پڑتی ہیں جیسے طاعون' چیچک' آتش فشاں پہاڑوں کا پھٹنا' قحط اور طوفان۔ مویشی مرجاتے ہیں' گاؤں اجڑ جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے ناگ دیوتا کی پرستش پورے اہتمام سے کی جاتی ہے۔ چنانچہ مالا بار کے ساحل کے ساتھ ناگ پور شہر میں ہر گھر کے ساتھ ایک اجاڑ جگہ مخصوص کر دی جاتی ہے جہاں کوئی نہیں جاتا' گھاس پھونس اگنے دی جاتی ہے۔ اس جگہ کو "وشاتم کاود" کا نام دیا جاتا ہے اور اس جگہ میں ناگ سانپ پالے جاتے ہیں۔ انہیں کھانے پینے کی چیزیں پیش کی جاتی ہیں اور باقاعدہ ان کی پوجا کی جاتی ہے۔ "ناگ پچھمی" کا میلہ ہر سال ماہ ساون کی پانچ تاریخ کو منعقد ہوتا ہے۔ اس میلے میں ناگ سانپ کے بتوں کے جلوس نکالے جاتے ہیں۔ مداری گر اس میلے کے لئے خاص طور پر بہت زیادہ ناگ سانپ پکڑ پکڑ کر لاتے ہیں۔ لوگ انہیں منہ مانگی قیمت پر خرید لاتے ہیں اور اپنے "وشاتم کاود" میں آزاد کر دیتے ہیں۔ ہندو عقیدہ کے مطابق ناگ سانپ خرید کر آزاد کر دینے والوں پر برکتیں اور رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور اس کی ساری مرادیں پوری ہوتی ہیں۔

ہندوستان کے بڑے بڑے راجواڑے مثلاً ناگ پور' اڑیسہ اور منی پور وغیرہ اپنے آپ کو کسی قدیمی سانپ دیوتا سے منسوب کرتے ہیں جو کسی گورو کی حسین و جمیل بیٹی پر عاشق ہوگیا اور اس راجواڑے کا بانی مبانی بنا۔ اسی طرح ہندوستان کے مختلف علاقوں' دریاؤں' پہاڑی سلسلوں کے محافظ مختلف سانپ دیوتاؤں کو مانا جاتا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ گوتم بدھ کی گیا کے مقام پر عبادت کے دوران ایک بہت بڑا ناگ حوادث زمانہ سے ان کی حفاظت کیا کرتا تھا۔ گیان حاصل ہونے کے بعد گوتم نے شکریہ کے طور پر اس ناگ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور پیار کیا' گوتم کے ہاتھ کا نشان اب تک ناگ کے پھن پر "عینک نما" نشان کی شکل میں موجود ہے۔ گیان حاصل کرنے کے بعد گوتم بنارس میں داخل ہونا چاہتے تھے۔ راستہ میں گنگا کا دریا پڑتا تھا۔ ناگ سانپوں نے مل کر گنگا کے بیچوں بیچ چار پل بنا دیئے۔ گوتم سب ناگوں کو خوش کرنا چاہتے تھے اس لئے گوتم چار گوتموں میں تقسیم ہوگئے اور چاروں پلوں کے ناگوں کے پھنوں پر پاؤں رکھ کر دریا عبور کر گئے اور پھر ایک گوتم بن گیا۔ گوتم کے پاؤں کا نشان اب تک ناگ سانپ کے پھن پر دیکھا جا سکتا ہے۔ بنارس میں گوتم کا پہلا حواری "عمل پتر" ناگ تھا جس کے پانچ خوفناک پھن تھے اور جسم 700 میل لمبا' اس کا سر تو بنارس میں تھا جبکہ دم ٹیکسلا میں۔ اسی طرح کرشن جی او' رام چندر جی سے متعلق بہت سے حیران کن قصے ہندو لٹریچر میں ملتے ہیں (شکل نمبر42)

سانپ پوجا ہندوستان کے مختلف حصوں میں دور دور تک پھیلی ہوئی ہے اور دنیا کے کسی بھی دوسرے حصے میں اتنی مختلف شکلوں میں نہیں ہے۔ دراصل ہندوستان دنیا کا وہ واحد ملک ہے جس میں سانپوں کے تمام قبائل ملتے ہیں اور ان میں بہت سی جنسیں اور انواع پائی جاتی ہیں' جو ہندوستان کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی ہیں اور ازمنۂ قدیم سے انسان کا ان سے گہرا واسطہ رہا ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں بعض خانہ بدوش قبائل سانپوں کو پکڑ کر اور ان کی نمائش کرکے اپنی روزی کماتے ہیں۔ پاکستان میں یہ قبیلے "جوگی" کہلاتے ہیں اور "گگے" پیر کے پیروکار ہیں۔ اس پیر نے انہیں سانپوں سے امان دی ہوئی ہے اور انہیں بعض شرائط کا پابند کیا ہوا ہے۔ ایک شرط

یہ ہے کہ ہر پکڑا ہوا سانپ چھ مہینے کے بعد آزاد کر دیا جائے گا۔ اگر کوئی جوگی سانپ کے ڈسنے سے ہلاک ہو جاتا ہے تو یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس نے اپنے اس وعدے کو پورا نہیں کیا ہوگا۔ اگر یہ ان شرائط میں سے کسی کو پورا نہ کریں تو پیر کی حفاظت ان سے اٹھ جاتی ہے اور وہ سانپ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ہر سال ستمبر میں گگے پیر کا جشن منایا جاتا ہے جس کے دوران گوندھے ہوئے آٹے سے سانپوں کے مجسمے بنائے جاتے ہیں' جنہیں سیاہ اور سرخ رنگوں سے مزین کیا جاتا ہے۔ سارا دن انہیں بستیوں اور شہروں میں گھمایا پھرایا جاتا ہے اور نذر نیاز اکٹھی کی جاتی ہے۔ شام کو ایک خاص جگہ پر انہیں دفن کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح سانپوں کے بداثرات سے چھٹکارا پانے کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ عورتیں اپنی توفیق کے مطابق اس جگہ چڑھاوے چڑھاتی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر گگے پیر کا تہوار نہ منایا گیا تو عورتیں بانجھ ہو جائیں گی' قبیلے کے جوان مرجائیں گے اور سانپ کے بداثرات کے خلاف پیر کی حفاظت اٹھ جائے گی اور جوگی قبیلے کا کوئی آدمی بھی سانپ کے زہر سے بچ نہیں سکے گا۔ یہ قبیلہ شادی کے وقت بیٹیوں کو ناگ سانپ جہیز میں دیتا ہے اور دولہا کی سانپ کو پکڑنے کی مہارت دیکھ کر اسے شادی کے لئے قبول کیا جاتا ہے۔ (تصویر نمبر۹۹)

ہندوستان کے مختلف علاقوں میں اسی قسم کے قبیلے پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ جنوبی ہندوستان میں تامل ناڈو کے علاقہ میں "اروِلا" (Irula)' مہاراشٹر میں "مہر" اور اڑیسہ میں "داس" قبیلے سانپ پکڑنے کا کاروبار کرتے ہیں۔ ان قبائل کے الگ الگ محافظ گرو یا پیر ہیں جنہوں نے انہیں سانپ کے زہر سے امان دی ہوئی ہے۔ یہ لوگ بھی اپنی بیٹیوں کو جہیز میں ناگ سانپ دیتے ہیں اور رشتہ کی منظوری لڑکے کی سانپ پکڑنے کی قابلیت دیکھ پرکھ کر دی جاتی ہے۔ یہ لوگ آج کل سانپ پکڑ پکڑ کر سانپ کے زہر کا تریاق تیار کرنے والی تجربہ گاہوں میں بیچ آتے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے اب سانپ کی کھال کا کاروبار شروع کر دیا ہے۔ اس طرح سانپوں کی قدرتی آبادی کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا رہے ہیں۔

جوگی اعتقادات کے مطابق ایک بہت بڑا سانپ تھا جس کا سر ٹھٹھہ (سندھ) کے گرد فصیل کے نیچے اور دم دہلی کے قلعے کی فصیل کے نیچے تھی۔ جوگیوں کی ہدایات کے مطابق لوہے کا ایک بڑا کیل اس بڑے سانپ کے سر میں گاڑ دیا گیا لیکن ایک سرپھرے حکمران جام تماچی نے سانپ کو اکھاڑ پھینکا۔ چنانچہ سانپ نے اپنا سر دہلی کی طرف کر لیا جس کے وہاں کے طور پر دریائے سندھ جو پہلے ٹھٹھہ کے قریب بہتا تھا' ٹھٹھہ سے دور ہو گیا اور سندھ میں حکمرانی ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی اور دہلی میں منتقل ہو گئی۔ دراصل یہ کہانی قدیم ہندوستان سے چلی آ رہی ہے۔ چنانچہ پرانے راجے مہاراجے کسی عمارت کی تعمیر سے پہلے منجموں اور فال نکالنے والوں کو بلا کر فال نکلوایا کرتے اور زائچہ بنوایا کرتے تھے۔ اس طرح اس جگہ کا تعین کیا جاتا تھا جہاں زمین کے رکھوالے سانپ کا سر ہوتا تھا۔ خیال کیا جاتا تھا کہ اگر اس سانپ کے سر کی سیدھ میں لوہے کی سلاخ گاڑ دی جائے تو اس پر بننے والی عمارت دیرپا ثابت ہوگی۔

برصغیر میں عام طور پر باور کیا جاتا ہے کہ سانپ خزانے اور دولت کی حفاظت کرتا ہے' چنانچہ دیہات میں ابھی تک ایسے زیور مثلاً کڑے اور چوڑیاں پہنی جاتی ہیں جن کے سروں پر سانپ کا سر نمایاں طور پر بنایا جاتا ہے۔ اس سے مطلب اپنے زیور اور دولت کو محافظ دیوتا کی حفاظت میں دینا خیال کیا جاتا ہے۔

جنوب مشرقی ایشیا

جنوب مشرقی ایشیا کے تمام ممالک میں سانپ کو عزت و احترام سے دیکھا جاتا ہے۔ کمبوڈیا کا کیمر خاندان نویں سے بارھویں صدی عیسوی تک حکمران رہا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس خاندان کی ایک شہزادی کے ناگ باپ نے سمندر کے پانی کو پی کر جزیرہ نما کمبوڈیا کو ابھار کر' اسے اپنی بچی کو جہیز میں دے دیا تھا۔ اسی طرح کے متعدد دیومالائی تصورات کے علاوہ ملایا اور انڈونیشیا کے بعض علاقوں میں پائے جانے والے ست رو وائپر سانپ کو

ایک راجہ کی جون سمجھا جاتا ہے' گھر میں اس کی موجودگی نیک شگون خیال کی جاتی ہے۔ جزیرہ پنانگ اسی سانپ سے منسوب ہے' اس سانپ کی تواضع انڈوں اور دوسری خوردنی اشیاء سے کی جاتی ہے۔

جاپان میں آتش فشاں پہاڑوں کو بڑے بڑے خوفناک اژدہوں کی ملکیت خیال کیا جاتا ہے' جو موقع پا کر جنگ پر گئے ہوئے فوجیوں کے گھروں میں گھس جاتے ہیں اور اس طرح دو جنسوں یعنی انسان اور سانپ کے ملاپ سے سخت خشک جلد والے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح فلپائنی کہانیوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ ناگ سانپ خوبصورت عورتوں کا بھیس اختیار کرکے مردوں کو اپنی طرف مائل کرتا ہے اور موقع پا کر ہلاک کر دیتا ہے۔ جاپان میں عام طور پر سانپ کی پوجا اس کی پراسرار عادات کے باعث کی جاتی ہے اور اسے کئی قسم کے دیوتاؤں کا مظہر خیال کیا جاتا ہے۔ میکاڈو حکمران خاندان کی پراسرار شروعات میں سانپوں کا عمل دخل خیال کیا جاتا ہے۔ (تصویر نمبر46)

چین میں دوسرے جانوروں کے علاوہ بعض مندر سانپ سے بھی منسوب کئے جاتے ہیں۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ ایک قسم کا جانور دوسرے جانور کی جون اختیار کر سکتا ہے۔ چین کے بعض علاقوں میں سانپ کو بدروحوں کا قائم مقائم خیال کیا جاتا ہے جو بدقسمتی' بیماری اور موت کا سبب ہوتی ہیں۔ عام طور پر یہ باور بھی کیا جاتا ہے کہ سانپ خدائی قہر کے طور پر آتے ہیں' لوگ جسم میں سانپ کی روح حلول کر جانے کی وجہ سے بیمار ہوتے ہیں اور قے میں سانپ اگلتے ہیں۔

چین کے بعض علاقوں میں ایک بہت بڑے بلا نما اژدہے (Dragon) کی پوجا کی جاتی ہے جسے بارشوں' موسموں اور اچھائی کا دیوتا خیال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ بارش کے لئے اس اژدہے کا مجسمہ جگہ جگہ جلوس کی شکل میں پھرایا جاتا ہے' اس پر چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں' اپنی کشتیوں کو اس بلا کے سر سے سجایا جاتا ہے۔ پانچ پنجوں والی بلا کو شہنشاہی قوت کا نشان سمجھا جاتا ہے (تصویر نمبر46)۔

جزیرہ نما عرب

سرزمین عرب انبیا علیہم السلام کا مولد و مسکن رہی ہے۔ الہامی مذاہب یہیں سے پھوٹے۔ الہامی مذاہب میں سانپ پوجا کا تصور سرے سے پایا ہی نہیں جاتا۔ یہاں سانپ کو خدا تعالیٰ کی ایک عام مخلوق کے طور پر لیا جاتا ہے۔

علامہ ابوعثمان عمرو الجاحظ (776ء سے 869ء) نے بدو قبائل' جن کا واسطہ ہر وقت جنگلی ماحول میں سانپوں سے رہتا تھا' کے واقعات اور تاثرات سانپ کے بارے میں تحریر کئے ہیں۔ ہم ان بدوی مشاہدات کو ذرا تفصیل سے درج ذیل کر رہے ہیں تاکہ پتہ چلے کہ یہ بدوی لوگ کتنے ذہین و فطین تھے۔ کس طرح اپنے ماحول میں چیزوں کا باریک بینی سے مطالعہ کرتے تھے اور کسی قسم کی توہم پرستی ان باعمل جنگلی لوگوں میں نہیں تھی۔ ان واقعات میں بعض ایسے ہیں جن میں خیال آفرینی عرب کی روایتی شاعری کا سا تاثر دیتی ہے جبکہ بہت سی معلومات صحیح ہیں اور حیرت ہوتی ہے کہ 776ء میں عرب بدوؤں کی سانپ سے متعلق معلومات کتنی صحیح اور وسیع تھیں۔

ایک صحرائی سانپ کے متعلق خیال آفرینی سنیئے اور اس پر جاحظ کی تنقید دیکھئے: "اے اللہ ہمیں تکلیف سے دور رکھ' بے ہودگی سے پناہ دے۔ غرور سے بچا اور اپنے اوپر بے جا بھروسہ سے محفوظ رکھ' اور ہمیں احسان کرنے والوں میں سے بنا۔" اس جامع دعا سے جاحظ اپنی "کتاب الحیوان" کے چوتھے حصے کے سانپوں کے بارے میں باب کی ابتدا کرتا ہے اور سانپوں سے متعلق پہلا قصہ لکھتا ہے: "ہمیں ابوجعفر مکفوف' نحوی عنبری اور اس کے بھائی روح الکاتب اور بنی عنبر کے لوگوں نے بتایا کہ ان کے ہاں بلعنبر کے ریگستانوں میں ایک سانپ پایا جاتا ہے جو چھوٹے پرندوں کا شکار

عجیب انداز میں کرتا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ جب دوپہر ہو جاتی ہے اور بلعنبر کے ریگستانوں میں گرمی شدید ہو جاتی ہے اور گرمی کے باعث ننگے پاؤں اور جوتے پہن کر بھی چلنا دشوار ہو جاتا ہے اور ٹڈیاں حرارت سے جل جاتی ہیں تو یہ سانپ اپنی دم کو ریت میں دبا دیتا ہے اور پھر اس طرح کھڑا ہو جاتا ہے جس طرح گڑا ہوا تیر ہو یا لکڑی۔ پھر چھوٹے پرندے اور ٹڈیاں اس لکڑی کے سرے پر بیٹھ جاتی ہیں تاکہ سخت گرمی میں آرام کریں۔ چنانچہ ناگہاں سانپ انہیں پکڑ کر کھا جاتا ہے اور جب تک سیر نہیں ہو جاتا' اسی طرح اپنی خوراک حاصل کرتا رہتا ہے۔ اس کے بعد واپس اپنی چھپنے کی جگہ پر چلا جاتا ہے۔" جاحظ اس خیال آفرینی کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ: "کیا اتنی گرمی سانپ کے جسم کو نقصان نہیں دیتی' اور تو اور پرندوں اور ٹڈیوں کی جہالت دیکھئے کہ وہ جاندار اور لکڑی میں فرق نہیں کر سکتیں۔ حیرت ہے سانپ انگارے کی طرح گرم ریت سے کس طرح محفوظ رہتا ہے؟" پھر اس بات کو رد کرنے کے بجائے اس کا جواز ڈھونڈتا ہے: "ممکن ہے جہاں یہ سانپ پایا جاتا ہے' وہ نشیبی علاقہ ہو یا سورج کی حدت چند لمحوں کے لئے اتنی شدید ہو۔" اس کے علاوہ جاحظ نے بعض خلاف واقعہ باتیں تحریر کی ہیں:

عرب کے بعض علاقوں میں ایک سانپ ملتا ہے جو اپنے جسم سے گائے یا بھینس کی پچھلی ٹانگیں باندھ لیتا ہے اور تھنوں سے دودھ پی لیتا ہے۔ یہ جانور (گائے یا بھینس) بعد ازاں مرجاتے ہیں۔ اگر کوئی سانپ اپنے بل میں آدھا داخل ہو جائے تو مضبوط سے مضبوط جوان بھی اسے بل سے کھینچ کر نکال نہیں سکتا۔ اگر اس کھینچا تانی میں سانپ کی دم ٹوٹ جائے تو کچھ عرصہ بعد دم پھر اگ آتی ہے۔ سانپ کی آنکھیں اندھیرے میں چمکتی ہیں۔ سانپ دوڑتے ہوئے آدمی کو دوڑ کر پکڑ سکتا ہے۔ بوڑھا سانپ سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہے اور باد نسیم پر گذارہ کرتا ہے۔ مصر میں اک لمنس نامی جونک پائی جاتی ہے جو پھیلنے اور سکڑنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ یہ جونک سانپ کے گرد لپٹ جاتی ہے اور سکڑنا شروع کر دیتی ہے یہاں تک کہ سانپ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ مار ماہی یعنی سپل مچھلی (Eel) سانپ اور بام مچھلی کے ملاپ سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر کسی سانپ کی آنکھ ضائع ہو جائے تو دوبارہ بن جاتی ہے۔ اصلہ نامی سانپ جس چیز پر سے گزرے وہ جل جاتی ہے (یہاں جاحظ فقرہ چست کرتا ہے: "حیرت ہے یہ سانپ خود کیسے قائم رہتا ہے؟")۔ دو سروں والا سانپ پایا جاتا ہے جو صبح ایک منہ سے اور شام دوسرے منہ سے خوراک کھاتا ہے اور قلابازیاں لگا لگا کر چلتا ہے۔ بالوں والے سانپ پائے جاتے ہیں۔ حضرت آدمؑ اور حواؑ کو ورغلانے کی پاداش میں سانپ کی زبان پھاڑ دی گئی' چنانچہ جب سانپ کو مارا جاتا ہے تو وہ اپنی دوشاخہ زبان بار بار دکھا کر رحم کی بھیک مانگتا ہے۔ نر سانپ انڈوں پر بیٹھتا ہے۔ سانپ گھاس کھاتا ہے۔

اب ہم جاحظ کی مذکورہ کتاب سے سانپ سے متعلق ایسی معلومات تحریر کرتے ہیں جو موجودہ تحقیق سے بھی ثابت ہوئی ہیں:

بعض سانپ انڈے جب کہ کچھ بچے دیتے ہیں۔ بچے دینے والے سانپ دراصل انڈے دینے کے بجائے انہیں پیٹ میں رکھتے ہیں' بچوں کی پیدائش پیٹ میں انڈے پھٹنے سے ہوتی ہے۔ سانپ کو گردن سے پکڑنے کے لیے بجلی سے بھی تیز حرکت کی ضرورت ہوتی ہے۔ سانپ کا زہر بے رنگ لعاب ہوتا ہے جو کپڑے میں جذب ہو کر پھیل جاتا ہے۔ سانپ حرکت کرتے وقت اپنے تمام جسمانی اعضاء اور پورے جسم سے مدد لیتا ہے۔ سانپ پانی میں تیر سکتا ہے۔ سانپ سردیوں میں آرام کرتا ہے اور خوراک نہیں کھاتا۔ اکثر سانپ اپنی طبعی موت نہیں مرتے بلکہ حادثات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ سانپ اپنی خوراک کو چباتا نہیں بلکہ سالم نگل جاتا ہے۔ مارگزیدہ کی اکثر اموات زہر سے نہیں' دہشت سے ہوتی ہیں۔ زہریلا سانپ کاٹنے کے بعد زہر داخل کرنے کے لئے نہیں بلکہ اپنے خمیدہ دانت زخم سے نکالنے کے لئے پلٹا کھاتا ہے۔ اگر تریاق صحیح مقدار سے کم یا زیادہ دے دیا جائے تب بھی موت واقع ہو جاتی ہے۔ بعض سانپوں کا زہر پٹھوں پر جبکہ دوسروں کا نظام خون پر عمل کرتا ہے۔ سانپ فطری طور پر آبی ہوتے ہیں اور نمدار مٹی اور پانی کے قریب رہنا پسند کرتے ہیں۔ باریک جسم والے سانپ تیز طرار اور موٹے سانپ سست رو ہوتے ہیں۔ سردیوں کے دوران سانپ بغیر کچھ کھائے پیئے ایک جگہ بے حس و حرکت پڑا رہتا ہے۔ سانپ خود بل نہیں بنا سکتا' کسی بنے ہوئے بل میں داخل ہوتا ہے۔ بل کا مکین یا تو سانپ کی خوراک بن جاتا ہے یا اپنا گھر سانپ کے حوالے کر کے بھاگ جاتا ہے۔ سانپ کے کان نہیں ہوتے' یہ اپنی قوت شامہ سے سننے کا کام لیتا ہے۔ ہر سانپ

ی مخصوص بو ہوتی ہے جس سے اس کی نوع کی پہچان کی جا سکتی ہے۔ سانپ کینچلی اترنے سے پہلے اندھا ہو جاتا ہے۔ کینچلی موسم بہار یا موسم خزاں کے شروع میں اترتی ہے۔ کینچلی اترنے کی ابتداء آنکھوں سے شروع ہوتی ہے جو ایک دن اور رات میں سر سے دم تک پوری اتر جاتی ہے۔ نیا نیا کینچلی اترا سانپ نوزائیدہ بچے کی طرح نیا ہو جاتا ہے۔ سانپ اپنی جان بچانے کے لئے طرح طرح کے مکر کرتا ہے۔ یہ بے حس و حرکت لیٹ جاتا ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے کسی بانس یا درخت کی ٹہنی ہو۔ بعض سانپ گول ہو جاتے ہیں جیسا کہ کوئی پازیب ہو۔ بعض سانپ بے حس و حرکت کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ سب سانپوں کے فریب ہیں۔"

بائبل میں سانپ کو دھوکہ باز اور مکار کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ چنانچہ فلسطین میں سانپوں کے متعلق بہت سی کہانیاں مشہور ہیں۔ ہم درج ذیل دلچسپ فلسطینی حکایت پر اکتفا کرتے ہیں۔

جب حضرت آدمؑ جنت میں مزے کی زندگی گذار رہے تھے تو شیطان مسلسل اس کوشش میں تھا کہ وہ جنت کے گرد حفاظتی دیوار میں سوراخ کرکے جنت میں داخل ہو جائے' لیکن وہ اپنی اس کوشش میں بار بار ناکام ہوتا تھا۔ آخر کار اسے ایک ترکیب سوجھی۔ اس نے تمام جانوروں کو مدد کے لئے پکارا لیکن کسی جانور نے بھی اس کی مدد کی حامی نہ بھری۔ آخر کار شیطان نے سانپ کو مزیدار کھانوں کا لالچ دیکر اپنے دام میں پھنسا لیا۔ شیطان سانپ کے کھوکھلے دانت میں چھپ گیا اور اس طرح جنت میں چھپ چھپا کر داخل ہوگیا۔ سانپ نے اپنے انعام کا مطالبہ کیا اور بہت اصرار کیا۔ آخر شیطان نے سانپ کو بتایا کہ سب سے مزیدار تو انسان کا خون ہوتا ہے' جس پر سانپ نے کہا کہ انسان کا خون تو کسی نے بھی نہیں چکھا' اور مطالبہ کیا کہ شیطان ثابت کرے کہ انسان کا خون مزیدار ہوتا ہے۔ چنانچہ شیطان نے مچھر کو سارے جانوروں کے خون کے نمونے اکٹھے کرنے کا حکم دیا۔ جب مچھر جانوروں کا خون اکٹھا کرکے واپس آرہا تھا تو اتفاقاً اسے راستہ میں آدم کی دوست ابابیل مل گئی۔ اس نے پوچھا کہ بھئی کس کا خون مزیدار ہے' مچھر نے جونہی "انسان کا" کہنے کے لئے منہ کھولا' ابابیل نے بڑھ کر اس کی زبان پکڑلی' اس طرح مچھر کے منہ سے "مینڈک" نکل گیا۔ یہ سارا واقعہ سانپ دیکھ رہا تھا' اس نے ابابیل پر حملہ کر دیا اور اس کی دم کے چند پر اس کے ہاتھ آئے۔ چنانچہ سانپ کی دوشاخہ زبان کی طرح ابابیل کی دم دو شاخہ ہوگئی۔ اس دوران جبرائیل کو خبر ہوگئی اور اس نے سانپ کو جنت سے باہر نکال پھینکا۔ چنانچہ اب سانپ اپنے کھوکھلے دانت میں شیطانی مادہ (زہر) بھرے پھرتے ہیں۔ شکر ہے ابابیل کی وجہ سے انسانی خون کے بجائے اب سانپ کی خوراک میں مینڈک شامل ہیں۔

قرآن حکیم حکمت و دانائی سے بھرپور خزانہ ہے۔ کتاب اللہ گو کسی خاص علم سے متعلق تو نہیں لیکن اس میں دنیا کے تمام علوم کی سچائیاں یکجا کر دی گئی ہیں۔ انسانی تہذیب و تمدن اور سائنسی ترقی کے ہر دور کے لئے اس میں راہنما اصول اور اشارات رکھ دیئے گئے ہیں۔ معارف و علوم کا یہ خزانہ تاقیامت سوچنے اور سمجھنے والوں کے لئے مشعل راہ رہے گا۔ قرآن حکیم میں سانپ کا ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حالات کے سلسلہ میں متعدد بار آیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بھی ایسے دھوکہ باز' فریب کار اور ملمع ساز لوگ پائے جاتے تھے' جنہیں عام طور پر ساحر کہا جاتا تھا اور جو اپنی ہوشیاری سے عوام الناس کی قوت متخیلہ کو نفسیاتی طور پر متاثر کر دیتے تھے۔ ان کو شعبدہ بازی کے باعث عوام کو انکی پھینکی ہوئی رسیاں اور سونٹیاں مختلف اقسام کے حرکت کرتے ہوئے سانپوں کی طرح دکھائی دیتی تھیں۔ اس طرح عوام الناس کو دھوکہ دیکر یہ لوگ مذہبی اور مالی استحصال کیا کرتے تھے۔ ان ساحروں کی شاہی درباروں تک رسائی تھی' جہاں انہیں عزت اور وقعت سے دیکھا جاتا تھا۔

قرآن حکیم سے یہ نقطہ بھی مترشح ہوتا ہے کہ سانپ کی انوکھی جسمانی بناوٹ اور نرالی طرز زندگی کے باعث ہمیشہ لوگ سانپ کے بارے میں توہمات کا شکار رہے ہیں اور دھوکہ باز ہوشیار افراد لوگوں کی اس کمزوری سے فائدہ اٹھا کر ان کے استحصال کے لئے سانپ کو استعمال کرتے رہے ہیں۔ جبکہ حقیقت میں سانپ ایک حقیر مخلوق ہے اور اسے کسی قسم کی ساحرانہ طاقت یا کرشماتی قوت حاصل نہیں۔ عوام الناس کو اس حقیقت سے آگاہ

کرنا بہت اہم فریضہ ہے' جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدائی حکم کے مطابق ادا کیا۔

افریقہ

ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ سانپ پوجا کی ابتدا پہلے پہل دریائے نیل کی وادی میں شروع ہوئی۔ افریقہ انسانی ارتقاء کا گہوارہ مانا جاتا ہے' اور قدیم ترین انسانی تہذیب وادی نیل کے گرد و نواح میں پائی جاتی تھی۔ قدیم انسان نے کھیتی باڑی اسی وادی سے شروع کی۔ گرم علاقہ ہونے کی وجہ سے اسے کھیتی باڑی کے دوران طرح طرح کے کیڑوں مکوڑوں' سانپوں اور دوسرے جانوروں سے واسطہ پڑا۔ جب انسان یہاں سے نکل کر دنیا کے دوسرے علاقوں میں پھیلا' تو اس کے ساتھ اس کے جانوروں کے ساتھ تجربات اور احساسات بھی پھیلے۔ اس طرح سانپ سے ڈر اور خوف انسان کے ساتھ ساتھ چلتا گیا۔ چنانچہ اب ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کی ہر تہذیب میں سانپ کا ڈر اور خوف اور اس کے نتیجہ میں سانپ پوجا کسی نہ کسی رنگ میں پائی جاتی ہے۔

مصری دیو مالا کے مطابق 1550 ق م میں سورج دیوتا "را" کو ایک ناگ سانپ نے ڈس لیا تھا' آئندہ اس خطرہ کے پیش نظر "را" نے انسان اور سانپ کے درمیان ایک صلح کا معاہدہ کرا دیا۔ معاہدہ کے دائرے میں آنے والے لوگ "سنیاسی" کہلاتے ہیں۔ یہ سنیاسی سورج دیوتا "را" کی ہدایات کے مطابق جنگلوں' ریگستانوں میں سارا سارا دن مارے مارے پھرتے ہیں۔ جڑی بوٹیاں اکٹھی کرتے رہتے ہیں اور ان سے سانپ کاٹے کا علاج کرتے ہیں۔ سانپ' معاہدہ کے مطابق انہیں کچھ نہیں کہتا۔ یہ سنیاسی لوگ گندے اور غلیظ رہتے ہیں۔ ان کے بدن اور کپڑوں سے ایسی بدبو آتی ہے کہ انسان تو انسان' سانپ بھی سونگھ لے تو پھڑک کر مرجائے۔ بیان کیا جاتا ہے سیزر اعظم نے قلوپطرہ کی جان بچانے کے لئے سنیاسیوں سے بھی مدد لی تھی۔

بارہویں صدی عیسوی میں جب اسلام افریقہ میں پھیلا تو یہ سنیاسی لوگ "درویش" کہلانے لگے۔ آج کل درویش سرزمین عرب اور مصر کے ملحقہ ممالک میں سانپوں کی نمائش اور سانپ کاٹے کا علاج جڑی بوٹیوں سے کرکے اپنی گذر اوقات کرتے ہیں۔ یہ لوگ بعض منتر اور قرآنی آیات پڑھ کر دم کرتے ہیں۔ یہ منتر اور آیات سینہ بہ سینہ راز کی شکل میں منتقل ہوتی رہتی ہیں۔

گھروں میں سانپ ختم کرنے کے لئے ان درویشوں کی خدمت حاصل کی جاتی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب نپولین نے مصر پر حملہ کیا تھا تو اس کے دفتر میں ایک ناگ گھس آیا تھا' جسے پکڑنے کے لئے درویشوں سے مدد لی گئی تھی۔ کسی جگہ سے سانپ نکالنے کے لئے یہ لوگ بڑے ڈرامائی انداز میں رعب داب سے کچھ منتر پڑھتے ہوئے مذکورہ جگہ میں داخل ہوتے ہیں' اگر سانپ نکل آئے تو درویش کا کمال' ورنہ کہہ دیا جاتا ہے کہ منتروں کی برکت سے سانپ اپنے بل میں ہی ختم ہوگیا ہے!

قدیم مصری معاشرے میں سانپ کو متبرک اور رعب داب کا نشان سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ قدیم مصری حکمرانوں کے تاج پر پھن پھیلائے ہوئے ناگ کی شبیہ بنائی جاتی تھی۔ ممی کو محفوظ کرنے کے لئے ناگ سانپ کی شبیہ بنائی جاتی اور اس کے ساتھ تعویذ گنڈے رکھے جاتے تھے۔ مصری ناگ سانپ کے علاوہ کھپرایا جلیبی سانپ کو بھی متبرک خیال کرتے تھے۔ چنانچہ اب تک ان سانپوں کی تصاویر مختلف مصری تعمیرات پر دیکھی جاسکتی ہیں۔

افریقہ کے ملک سینیگال کے درویش ایک لکڑی کے بیضوی ٹکڑے پر کپڑا باندھ دیتے ہیں جس کے ایک کنارے سے بالوں کا گچھا نکلا ہوا ہوتا ہے۔ اسے مقامی زبان میں "لار" کہتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اسے اگر ٹانگ سے باندھ لیا جائے تو سانپ کچھ نہیں کہتا۔ ہمارے ہاں پاک و ہند میں اس قسم کی چیز کو "گیدڑ سنگھی" کہا جاتا ہے۔ سنیاسی اس کے بہت سے فوائد بتاتے ہیں اور توہم پرستوں سے منہ مانگے دام بٹورتے ہیں۔

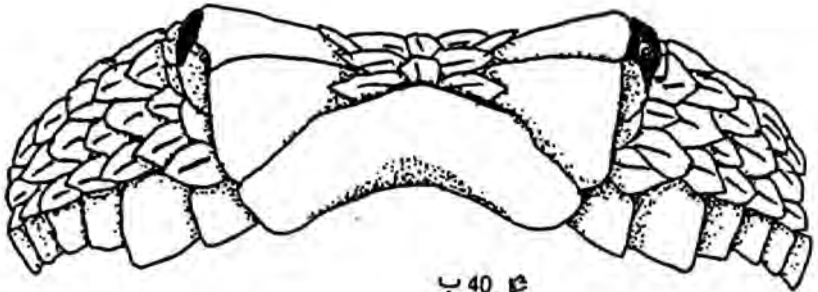

شکل 40 ب

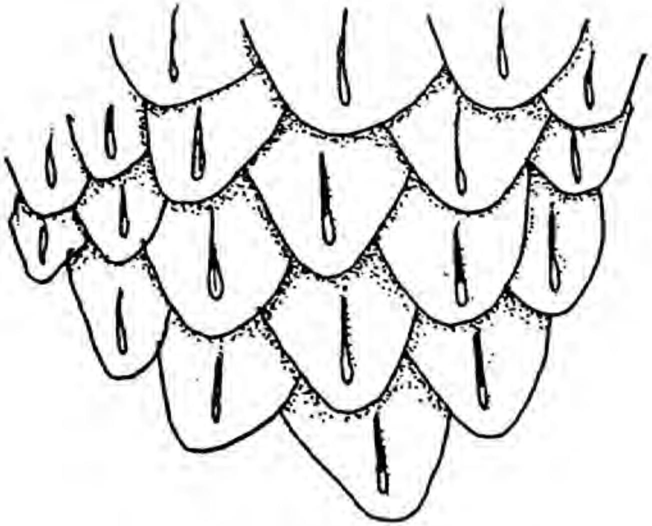

شکل 40 ج

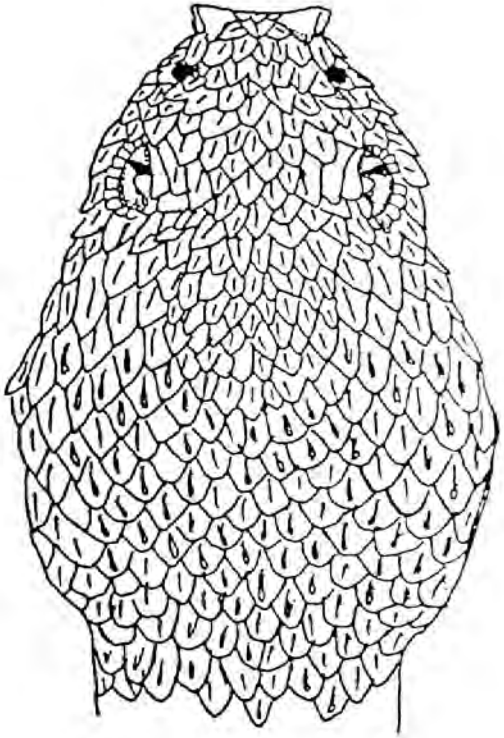

شکل 40 الف

شکل نمبر 40 : ارسٹی کوفس میکماھونی

الف : سر بالائی جانب سے ب : تھوتھنی کے چانے سامنے جانب سے

ج : جسم کے چند چانے۔

افریقہ کے غیر مسلم قبائل میں سانپ کو دیوتا کی حیثیت دی جاتی ہے اور اسے مذہبی رسوم میں شامل کیا جاتا ہے۔ افریقہ کے ممالک میں اژدہے کو اہمیت دی جاتی ہے کیونکہ اژدہا اپنے مہیب ڈیل ڈول کے لحاظ سے بارعب تاثر دیتا ہے۔ نیز اپنی ٹھنڈی طبیعت کے باعث مذہبی رسوم کی ادائیگی کے وقت کسی مشکل کا باعث نہیں بنتا۔ ڈھومی (Dahomey) میں ہر قصبے کا اپنا اژدہا سانپ ہوتا ہے' جس کی امان اور حفاظت میں وہ قصبہ ہوتا ہے۔ اس اژدہے کو ایک قلعہ نما معبد میں قید رکھا جاتا ہے۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ پانی کی فراہمی' اجناس کی پیداوار اور انسانی نسل کی بقا ان اژدہوں کے سپرد ہے۔ چنانچہ انہیں خوش کرنے کے لئے بڑے اہتمام کے ساتھ پرندے کھلائے جاتے ہیں اور عورتیں ناچ گانے کے ساتھ انہیں خوش رکھنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اسی طرح کی رسوم اور رواج یوگنڈا کے قبائل میں پائے جاتے ہیں۔

اژدہا پرستی غلاموں کے ذریعہ ہیٹی تک پہنچی اور اس طرح "ووڈو" (Voodoo) مذہب کی بنیاد پڑی۔ یہ مذہب آج کل جزائر غرب الہند اور امریکہ کے کچھ حصوں میں پھیلا ہوا ہے۔ اس مذہب میں سانپوں سے متعلق دوسری مذہبی رسوم کے علاوہ عورتیں غیر زہریلے سانپوں کو جنسی لذت کے لئے استعمال کرتی ہیں۔

بالٹک ریاستیں

بالٹک ریاستوں کی دیومالائی کہانیوں میں سانپ کو ایک غیر پسندیدہ اور زہریلے جانور کی طرح لیا گیا ہے اور اسے قہر و عذاب کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ گرم علاقوں میں جہنم کا تصور آگ سے کیا جاتا ہے جبکہ ان ریاستوں میں برف اور سردی سے۔

ان لوگوں کے عقیدہ کے مطابق عہد و پیمان توڑنے والوں کو ایک بڑے تاریک ہال کمرے میں بند کیا جائے گا۔ جو بہت ٹھنڈا اور برفیلا ہوگا اور اس کی دیواروں میں سانپ چنے ہوں گے۔ ان سانپوں کے منہ ہال کے اندر کی طرف ہوں گے اور ٹھنڈا ٹھار زہر ان سانپوں کے منہ سے ٹپک رہا ہوگا' جو فرش پر اکٹھا ہو کر زہر کا دریا بن جائے گا۔ چنانچہ گناہ گار ہمیشہ اس زہریلے خوفناک دریا میں غوطہ زن رہیں گے اور بے بسی سے ہاتھ پاؤں مارتے رہیں گے۔

ان ریاستوں میں دنیا کی پیدائش اور دنیا کے اختتام کے متعلق ایک کہانی بیان کی جاتی ہے۔ جس کے مطابق ایک بہت بڑا درخت یگراسل (Yggdrasil) کائنات میں پھیلا ہوا ہے۔ اس درخت کی سب سے اونچی شاخیں دیوتاؤں کے گھر اسگارڈ (Asgard) پر سایہ فگن ہیں۔ اس درخت کے پتے ترو تازہ اور ہرے بھرے رہتے ہیں لیکن زمین کی گہرائیوں میں ایک بلا اپنے زہریلے سانپوں کے ساتھ متبرک درخت کی جڑیں کترتی رہتی ہے۔ قسمت کی دیوی نارنز (Norns) اس متبرک درخت کو ہر روز پانی دیتی رہتی ہے۔ اس درخت کے سائے میں زندگی اپنی مختلف حالتوں میں جاری و ساری ہے۔ درخت سے اوپر سے اسگارڈ سے آتی ہوئی ایک قوس قزح زمین تک پہنچتی ہے۔

زمین کے گرد ایک بہت بڑا اژدہا مڈ گارڈ اپنی دم منہ میں لئے پڑا رہتا ہے۔ یہ اژدہا سمندر کی تہہ میں پڑا ہوا قیامت کے دن کا انتظار کرتا رہتا ہے۔

جب دنیا سے اچھائی چلی جائے گی اور برائی کا راج ہوجائے گا تو پھر سخت برفانی دور شروع ہو جائے گا اور دنیا برف کے نیچے دب جائے گی۔ پھر خوفناک بھیڑیئے جو ملاوٹ کرنے والوں اور قاتلوں کا گوشت اور ہڈیاں کھا کھا کر موٹے تازے ہوں گے' زمین کو خون اور اپنے تھوک سے بھر دیں گے۔ سورج آہستہ آہستہ ماند پڑ جائے گا۔ سہمے ہوئے ستارے گر جائیں گے اور دیوتا اپنے آپ کو مرنے کے لئے تیار کرلیں گے۔

اس وقت زیر زمین بلا اور اس کے سانپ یگراسل درخت کی جڑیں کاٹ دیں گے اور خوفناک ڈریگن سانپ سمندر کی گہرائیوں سے زمین پر ہونے والے شور و غل سے بیدار ہو کر خشکی کی طرف بڑھے گا۔ گرج کا خدا "تھور" (Thor) ڈریگن سانپ کا مقابلہ اپنے گرز سے کرے گا لیکن تھور خود سانپ کے منہ سے بہنے والے خون اور زہر کے سیلاب میں بہہ جائے گا۔ اس دوران قوس قزح کا پل ٹوٹ جائے گا۔ خوفناک شعلے یگراسل درخت کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ اسگارڈ کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیں گے اور دنیا پر زندگی کو تباہ کر دیں گے۔ سمندروں کا پانی ابلنا شروع ہو جائے گا اور جھلسی ہوئی زمین سمندر کے ابلتے ہوئے پانی میں گم ہو جائے گی!

یورپ

یونانی تہذیب دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں شمار ہوتی ہے۔ یونانی تہذیب میں دیوی دیوتاؤں سے متعلق بے شمار دیومالائی قصے علم و ادب کا حصہ بن چکے ہیں اور ان قصوں کے کردار بین الاقوامی شہرت پا چکے ہیں۔ ان قصوں میں کئی سانپ دیوتاؤں کا ذکر ملتا ہے' جو عورتوں سے شادیاں رچاتے تھے۔ ان کی نسل آدھا انسان اور آدھا سانپ ہوا کرتی تھی۔

یونان کا قدیمی دیوتا زوس (Zeus) ایک سانپ تھا۔ جو نسل کشی کا دیوتا تھا۔ مادر گیتی کی بیٹی سمیلی (Semele) کے بطن سے اس کے ہاں فصلوں اور انگوروں کا دیوتا ڈیونی سس (Dionysus) پیدا ہوا۔ یونان میں سانپ کو انسانی نسل کی بقا کا مظہر خیال کیا جاتا تھا۔

یونانی دیو مالا کے مطابق ایک مصری سکروپس (Cecrops) نے 1556 ق م میں ایتھنز (Athens) شہر کو بسایا۔ سکروپس کمر سے اوپر انسان اور نیچے سے سانپ تھا۔ یہ بہت عقلمند حکمران تھا اور اس نے پچاس سال تک حکومت کی۔ ایک دفعہ اس کی حکومت کے دوران لوگوں میں یہ جھگڑا اٹھ کھڑا ہوا کہ ایتھنز شہر کا محافظ ا-تھنی (Athene) عقلمندی کی دیوی ہو یا سمندروں کا دیوتا پوزیڈان (Poseidon)۔ سکروپس نے فیصلہ عوام پر چھوڑ دیا۔ تمام عورتوں نے ا-تھنی کے حق میں فیصلہ دیا کیونکہ ان کا مردوں سے ایک ووٹ زیادہ تھا۔ اس لئے ا-تھنی ایتھنز شہر کی محافظ دیوی قرار پائی۔ چنانچہ ا-تھنی کا ایک بت مع ایک سانپ کے بت کے شہر میں نمایاں طور پر نصب کر دیا گیا اور ایک زندہ سانپ شہر کی محافظ دیوی کی حفاظت کے لئے اس مجسمے کے قریب رکھا گیا۔

سمندروں کا دیوتا پوزیڈان' ا-تھنی کے ہاتھوں اپنی شکست کو کبھی نہ بھول سکا۔ ایک دن میڈوسا (Medusa) جو ایک خوبصورت لڑکی تھی اور ا-تھنی کے مندر میں عبادت کر رہی تھی' پوزیڈان کے ہتھے چڑھ گئی' اس نے اسے بے عزت کیا اور بھاگ گیا۔ ا-تھنی اس بدکاری کی وجہ سے جس سے اس کے معبد کی بے حرمتی ہوئی تھی' سخت ناراض ہوئی۔ پوزیڈان تو اس کے ہاتھ نہ لگا لیکن اس نے اپنی معصوم پجارن میڈوسا کو ایک بلا میں تبدیل کر دیا۔ میڈوسا کے بال سانپ بن گئے جو اس کے چہرے کے اردگرد منڈلاتے رہتے۔ اس معصوم کے بازو چیل کے بن گئے۔ اس کے جسم پر چانے ابھر آئے اور دانت بڑے بڑے ہو کر منہ سے باہر نکل آئے۔ جو کوئی اس بلا کو دیکھتا' وہیں گر کر مرجاتا۔

اس پر بھی ا-تھنی کے غصہ کی آگ ٹھنڈی نہ ہوئی۔ اس نے ایک بہت بڑے پہلوان پرسیس (Perseus) کو میڈوسا کو قتل کرنے پر ابھارا' اور اسے ایک چمکتی ہوئی ڈھال دی تاکہ اس میں میڈوسا کے عکس کو دیکھ کر وار کر کے قتل کر دے۔ چنانچہ پرسیس نے جب میڈوسا کو قتل کیا تو اس کے چیخنے کی آوازوں سے دیوی ا-تھنی بہت خوش ہوئی اور اس نے بانسری میں میڈوسا کے چیخنے چلانے کی آوازوں کو ابد تک قید کر دیا۔

میڈوسا کو قتل کرنے کے بعد پرسیس نے میڈوسا کا سر اپنے تھیلے میں ڈالا۔ اسی دوران میڈوسا کی نعش سے ایک خوبصورت اڑنے والا

گھوڑا بن گیا' پرسیس اس پر سوار ہوا اور افریقہ کی طرف پرواز کر گیا۔ راستہ میں سر سے ٹپکنے والا خون جب زمین پر گرتا تو اس سے بہت زہریلے سانپ پیدا ہوتے گئے۔ دیوی ایتھنی نے میڈوسا کی نعش سے باقی خون اکٹھا کر لیا۔ بعد میں جب اپالو (Apollo) اپنے بیٹے اسکلیپوس (Asklepios) کو دیوی ایتھنی کی آشیرباد دلانے کے لئے حاضر ہوا تو دیوی نے لڑکے کو میڈوسا کا خون دے دیا۔ یہ لڑکا بعد میں جب حکیم بنا تو میڈوسا کے جسم کے بائیں طرف کے خون سے بیمار لوگوں کا علاج کرتا' جبکہ دائیں طرف کے خون سے تکلیف دہ بیماریوں میں جکڑے ہوئے مریضوں کو موت کے گھاٹ اتارتا۔ حکیم اسکلیپوز کی بیٹی ہیجا ییا (Hyjieia) نے مندروں میں سانپ پال رکھے تھے جو نابیناؤں کی آنکھوں سے اپنی زبانیں مس کر کے انہیں بینا کرتے تھے۔ حکیم اسکلیپوز ایک سونٹا کے ڈی سی اس (Cadeceus) ہاتھ میں رکھتا جس کے گرد ایک سانپ لپٹا رہتا تھا۔ یہ سونٹا اب علم طب کے نشان کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔ (تصویر نمبر48)

ہرمس (Hermes) جو کہ دیوتاؤں کا نامہ بر تھا اور مسافروں کی حفاظت کرتا تھا' بھی دراصل ایک سانپ تھا۔ اس کے سونٹے کا سرا سر جھکائے ہوئے سانپوں سے بنا تھا۔ اس سونٹے کی برکت سے وہ مرے ہوئے لوگوں کو دوبارہ زندگی دیتا' درختوں میں پھول پھل لاتا اور جانوروں کے بچے پیدا کراتا تھا۔ (تصویر نمبر49)

تیرہویں صدی عیسوی تک یورپ میں لوگ اپنے گھروں کی حفاظت کے لئے ایک سانپ رکھتے تھے' جسے چڑھاوے کے طور پر خوراک پیش کرتے تھے۔ بعض لوگ خیال کرتے تھے کہ یہ سانپ ان کے آباؤ اجداد کی نشانی ہے اور اسے خاندانی نسل جاری رہنے کی نشانی سمجھتے تھے۔ اب تک سانپ کے بلوں کے پاس چڑھاوے رکھ دیئے جاتے ہیں اور بلوں میں دودھ گرایا جاتا ہے۔ حیرت ہے دودھ کو سانپ کی خوراک نہ صرف یورپ میں بلکہ ہندوستان' امریکہ اور افریقہ میں سمجھا جاتا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ سانپ کی قدرتی خوراک میں دودھ شامل ہی نہیں اور نہ ہی سانپ کسی جانور کا دودھ پی سکتا ہے۔

اسی طرح روم میں ہر بڑے گھر میں ایک محافظ سانپ رکھا جاتا تھا۔ پلینی اعظم (Pliny) کے مطابق "گھروں میں سانپ کی آبادی کنٹرول کرنے کے لئے ان کے انڈے توڑ دینے چاہئیں۔" روم کے اندر سانپ پوجا تو نہیں ہوتی تھی۔ البتہ روم کے باہر ایک غار کے اندر سانپ رکھے جاتے تھے' جن کی محافظ ایک راہبہ تھی۔ خیال کیا جاتا تھا کہ اگر کسی لڑکی کے پیش کردہ چڑھاوے سانپ کھالیں تو وہ لڑکی کنواری ہے۔ اسی طرح کسی نہ کسی طور پر اٹلی میں سانپ کو انسانوں کا محافظ اور مافوق الفطرت طاقتوں کا مالک خیال کیا جاتا ہے۔

سینٹ ڈومنک (St. Dominic) کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ اس نے 1218ء میں زہریلے سانپوں کو غیر زہریلے سانپوں میں تبدیل کر کے لوگوں کی جان بچائی۔ اسی طرح شمالی اٹلی میں ایک متبرک درخت اور ایک سانپ کے سونے سے بنے ہوئے بت کی پوجا ہوتی تھی۔ اٹلی کے بعض علاقوں کے لوگ اپنے بازوؤں پر برکت کے لئے ایک تعویز باندھتے تھے جس میں سانپ کے منہ میں انسانی بچہ دکھایا گیا تھا۔

جزائر برطانیہ کے قدیمی لوگ بھی سانپوں کو مذہبی رسوم میں استعمال کرتے تھے۔ بعض پرانی قبروں کی کھدائی سے بل کھاتے ہوئے سانپوں کی مورتیاں برآمد ہوئی ہیں۔ ابھی قریب کے زمانے تک یعنی 1900ء میں برطانیہ کے شمالی علاقوں میں' گرمیوں کے دوران سانپ اکٹھے کئے جاتے تھے' اور پھر چتا تیار کر کے اس میں زندہ سانپ ڈال دیئے جاتے تھے اور خوشی اور مسرت کے ساتھ ان کا زندہ جلنے کا تماشا دیکھا جاتا تھا۔ آئرلینڈ کے لوگ خاص طور پر سانپوں سے نفرت رکھتے ہیں اور خیال کیا جاتا ہے کہ آئرلینڈ کی ہوا اتنی پاک اور صاف ہے کہ سانپ جیسا گندا جانور اس میں زندہ رہ ہی نہیں سکتا۔ اسی طرح بعض علاقوں میں باور کیا جاتا ہے کہ آئرلینڈ میں پائے جانے والے سارے پتھر سانپ کاٹے کا علاج ہیں۔ دراصل آئرلینڈ سانپوں کے لئے غیر موزوں علاقہ ہے' کیونکہ عام طور پر یہاں کا موسم مرطوب' دھند آلود اور ٹھنڈا ہوتا ہے۔ سائنس دان آئرلینڈ کو سانپوں سے پاک علاقہ خیال

کرتے ہیں۔

امریکہ

براعظم شمالی اور جنوبی امریکہ کی دیومالائی کہانیوں میں سانپ کا کردار باقی دنیا کی دیومالائی کہانیوں سے گہری مماثلت رکھتا ہے۔ صرف سانپ کی نوع بدل گئی ہے۔ پاک و ہند میں ناگ' افریقہ میں اژدہا اور امریکہ میں ریٹل سانپ (Rattle snake)۔ موخرالذکر سانپ شمالی امریکہ میں وافر پایا جاتا ہے اور یہاں کا خطرناک ترین سانپ ہے۔ یہ وائیپر طرز کا سانپ ہے۔ مگر اس کی دم کی کینچلی سخت ہو جاتی ہے اور اکٹھی ہو کر بٹن کی طرح باریک اور چوڑی ہو جاتی ہے۔ یہ بٹن سال بہ سال ایک دوسرے کے ساتھ جڑتے جاتے ہیں اور سانپ کی دم کے سرے پر پڑے رہتے ہیں۔ دم کے ہلنے سے کھڑکھڑاتے ہیں۔ اس آواز کو ریٹل (Rattle) کہا جاتا ہے۔ جب سانپ خطرہ محسوس کرتا ہے یا غصہ میں ہوتا ہے تو دم بار بار ہلا کر آواز پیدا کرتا ہے۔

شمالی امریکہ کے ریڈ انڈین تمام اقسام کے سانپوں بالخصوص ریٹل سانپ کی پوجا کرتے تھے۔ چنانچہ کوئی ریڈ انڈین ریٹل سانپ کو نہیں مارتا' اگر مجبوراً مارنا پڑے تو مارنے سے پہلے بڑی لجاجت سے سانپ سے معذرت کرے گا' مبادا کوئی دوسرا ریٹل سانپ اپنے ساتھی کی موت کا بدلہ نہ لے لے۔ پھر قبیلے کا جادوگر یا حکیم آکر مرے ہوئے سانپ کو منتر پڑھتے ہوئے دبا دیتا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر ویسے ہی سانپ کو مار کر پھینک دیا جائے تو زیادہ بارشوں کی وجہ سے سیلاب قبیلے کو تباہ و برباد کر دے گا۔

بعض امریکن قبائل ریٹل سانپ کے جسم کے بعض حصوں کو دوائیوں میں استعمال کرتے ہیں۔ ریٹل سانپ کا سفوف حاملہ عورت کو آسان پیدائش کے لئے کھلایا جاتا ہے۔ اسی سلسلہ میں سانپ کی جلد کی پٹی بنا کر حاملہ کی کمر کے گرد باندھ دی جاتی ہے۔ چربی جوڑوں کے دردوں کے علاج میں استعمال ہوتی ہے۔ سانپ کا سفوف ہر قسم کے بخار میں شافی علاج سمجھا جاتا ہے۔ سانپ کے دانت جلد چھیدنے کے کام آتے ہیں۔

کیلیفورنیا کا قبیلہ پومو (Pomo) چار ریٹل سانپوں کے خون میں پسے ہوئے ٹکڑے' شہد کی مکھیاں' چیونٹیاں اور بچھو ملا دیتے تھے۔ یہ جادو بھرا نسخہ خیال کیا جاتا تھا۔ اگر تیر پر لگا کر دشمن کے گھر پھینکا جائے یا دشمن کا بت بنا کر اس پر مل دیا جائے تو دشمن تباہ و برباد ہو جائے گا۔ اسی طرح کا ایک اور جادو کا ٹوٹکا جو اپنے دشمن کو زک پہنچانے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا' وہ یہ تھا کہ جو سانپ کینچلی اترنے سے پہلے اندھا ہوا ہو۔ اگر اس کی آنکھیں نکال لی جائیں اور گھونگے کے خول پر انہیں مل دیا جائے اور اس خول سے روشنی منعکس کرکے دشمنوں پر ڈالی جائے تو دشمن سانپ کی طرح اندھا ہو جائے گا۔

اسی طرح شمالی امریکہ میں ریٹل سانپ کو بارش سے منسوب کیا جاتا تھا۔ - شانیز (Shawnees) قبیلہ سمجھتا تھا کہ بجلی کی کڑک ایک آفاقی ریٹل سانپ کی آواز ہے۔ جب کہ سی آکس (Sioux) لوگ بجلی کے چمکنے کو خیال کرتے تھے کہ آفاقی ریٹل سانپ حملہ آور ہو رہا ہے۔ مکماک (Micmac) قبیلے کے لوگ طوفان میں اٹھتے ہوئے بادلوں کو سات اڑتے ہوئے ریٹل سانپوں کے لہراتے ہوئے جسم خیال کرتے تھے۔ جو چیختے چلاتے ایک دوسرے کے ساتھ آسمان کے درمیان ٹکراتے ہیں اور جب یہ سانپ زمین کی طرف لپکتے ہیں تو آسمان پر بجلی کی لہردار چمک ظاہر ہوتی ہے۔

اسی طرح یومنگ (Wyoming) اور اڈاہو (Idaho) علاقے کا شوشون (Shoshone) قبیلہ خیال کرتا تھا کہ آسمان ایک بہت بڑا برف کا گنبد ہے' جس کے گرد ایک بہت بڑا سانپ کنڈل مارے بیٹھا رہتا ہے۔ جب وہ ہلتا ہے تو اسکے چانے برف کو کھرچ دیتے ہیں جو گرمیوں میں بارشوں

اور سردیوں میں برف کی طرح زمین پر گرتے ہیں اور جب سانپ غصہ میں ہو تو ژالہ باری ہوتی ہے' کبھی کبھی یہ آفاقی سانپ آسمان پر قوس قزح کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

شمالی امریکہ کے ریڈ انڈین قبائل میں اسی قسم کے توہمات پائے جاتے ہیں اور ریٹل سانپ کو مختلف طریق پر استعمال کیا اور پوجا جاتا ہے اور مختلف قسم کی طاقتوں کا مالک خیال کیا جاتا ہے۔ شمالی امریکہ کے مشہور قبائل ہوپی (Hopis) اور زونو (Zunis) اپنے اپنے طریق اور رسوم و رواج کے مطابق ریٹل سانپ کو پراسرار مذہبی تہواروں میں باعزت جگہ دیتے ہیں۔ زونو قبیلے کے پاس ایک پرانا جادو کا سانپ ہے' جس کا جسم کپاس کے پودے کی لکڑیوں کے بنے ہوئے کڑوں پر ہرن کی کھال کھینچ کر بنایا گیا ہے۔ اس سانپ کے سر کو باز کے پروں سے سجایا جاتا ہے اور اس کے لیے لمبے دانت اور لمبی سرخ زبان بنائی جاتی ہے۔ اس خوفناک سانپ کو کلویسی (Ko loowisi) یا پروں والا سانپ کہا جاتا ہے۔ اس سانپ کو نوخیز نوجوانوں کو قبیلے کے بڑوں میں بیٹھنے کے وقت رسومات کی ادائیگی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کلویسی نے زونو قبیلہ کو اپنے علاقے میں پناہ دی ہوئی ہے۔

ریڈ انڈین قبیلہ پیما (Pima) اپنی کہانی بڑے خوبصورت انداز میں بیان کرتا ہے' یہ کہانی سردیوں میں سنائی جاتی ہے جبکہ ریٹل سانپ سرمائی نیند (Hibernation) میں گئے ہوتے ہیں کیونکہ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر گرمیوں میں یہ کہانی سنائی جائے تو ڈر ہے کوئی ریٹل سانپ سن لے گا اور قبیلے پر سیلاب کا عذاب نازل کردے گا۔ اس کہانی کے مطابق زمین پر زندگی پیدا ہونے کے اوائل میں "بڑے بھائی" (ایک ماورائی ہستی) کے ذمے زندگی کو کنٹرول کرنا تھا۔ چنانچہ بڑا بھائی زمین پر آتا' جانوروں کی دیکھ بھال کرتا اور ان کی ضروریات پوری کرتا۔ اس ابتدائی دور میں تمام جانور ایک بڑے گھر میں اکٹھے رہتے تھے۔ ان میں ریٹل سانپ بھی تھا جو اپنی شرافت اور اچھائی کی وجہ سے سب کا چہیتا تھا۔ ہر جانور آتے جاتے ریٹل سانپ کے جسم پر ہاتھ پھیرتا' اور سانپ اپنے ریٹل کو ہلا کر ان کا شکریہ ادا کرتا۔ دراصل سب جانوروں کو ریٹل کی آواز بہت پسند تھی۔ آخر کار ریٹل سانپ اس بات سے تنگ آگیا کیونکہ لوگ ہروقت اس کے جسم پر ہاتھ پھیرتے رہتے اور اس طرح اسے آرام کرنے کا موقع نہیں ملتا تھا۔ آخر کار ایک دن اس نے "بڑے بھائی" کے پاس شکایت کر دی۔ بڑے بھائی نے اپنی مونچھ سے ایک بال توڑا اور اس کے کئی ٹکڑے کئے اور ریٹل سانپ کے منہ میں لگا دیئے اور کہا کہ اب جو کوئی بھی تمہیں تنگ کرے تم اسے کاٹ لیا کرو۔

کرنا خدا کا یہ ہوا کہ اسی شام جب ریٹل سانپ ڈوبتے ہوئے سورج کی دھوپ میں مزے سے لیٹا ہوا تھا' خرگوش پاس سے گزرا اور حسب عادت اس نے سانپ کے جسم کو گدگدایا۔ سانپ نے تنگ آکر فوراً ڈس لیا۔ خرگوش کو پتہ نہ چلا کہ کیا ہوگیا ہے' اس نے پھر گدگدایا' سانپ نے اسے پھر ڈس لیا۔ اس وقت تک زہر اپنا اثر دکھا چکا تھا۔ چنانچہ خرگوش تکلیف سے چیختا چلاتا' کبھی ادھر دوڑتا کبھی ادھر۔ رات کے وقت جب چاندنی ہر طرف پھیل گئی۔ ہر طرف اداسی چھائی ہوئی تھی کیونکہ خرگوش بخار سے پھنک رہا تھا اور ٹھنڈی ریت پر لیٹا ہوا کراہ رہا تھا۔ اس نے درختوں کو کہا کہ اپنی نرم نرم شاخوں میں اسے چھپالیں۔ خنک ہوا کو کہا کہ اسے راحت پہنچائیں مگر اس کے باوجود خرگوش کا بخار اور بے چینی شدید ہوتی گئی۔ اس کا جسم پھول کر سیاہ پڑگیا اور صبح تک جب چاند غروب ہوا خرگوش کو موت نے اپنی آغوش میں لے لیا۔ اب ہر جانور سانپ سے خوف زدہ تھا۔ کوئی بھی اس کے پاس نہ جاتا۔ کیونکہ "بڑے بھائی" نے اس کے منہ میں موت بھر دی تھی۔

وسطی امریکہ کے ماین (Mayan) '300-900ء) اور ازٹک (Aztec '1325-1517ء) قدیمی تہذیبوں کے علاقوں سے کھدائی کے دوران پر دار ریٹل سانپ کے مجسمے ملے ہیں۔ اسی طرح اس علاقہ کے مندروں کی دیواروں پر سانپوں کی تصاویر سے پتہ چلتا ہے کہ سانپ کو ان قدیم تہذیبوں میں مافوق الفطرت طاقتوں کا مالک سمجھا جاتا تھا۔ اگر ان کی پرستش نہ بھی کی جاتی ہو۔ بہرحال سانپ کو کسی دیوی یا دیوتا کا مظہر تو ضرور سمجھا جاتا

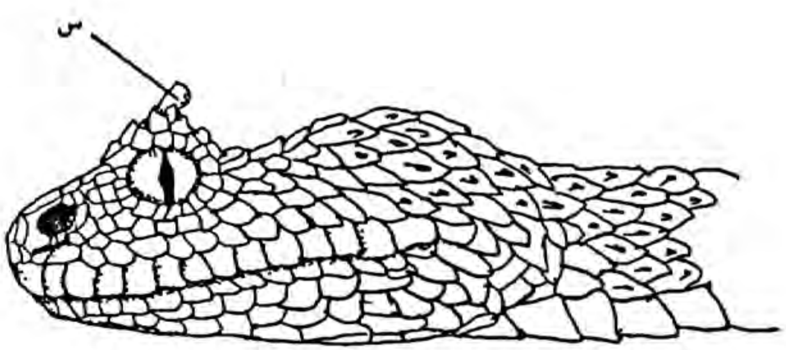

شکل 41 ب

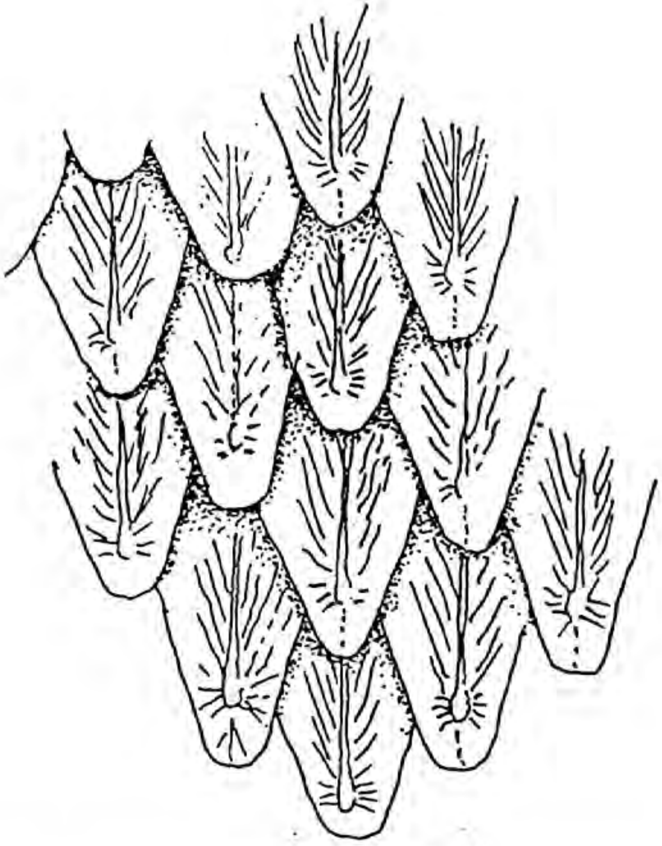

شکل 41 ج

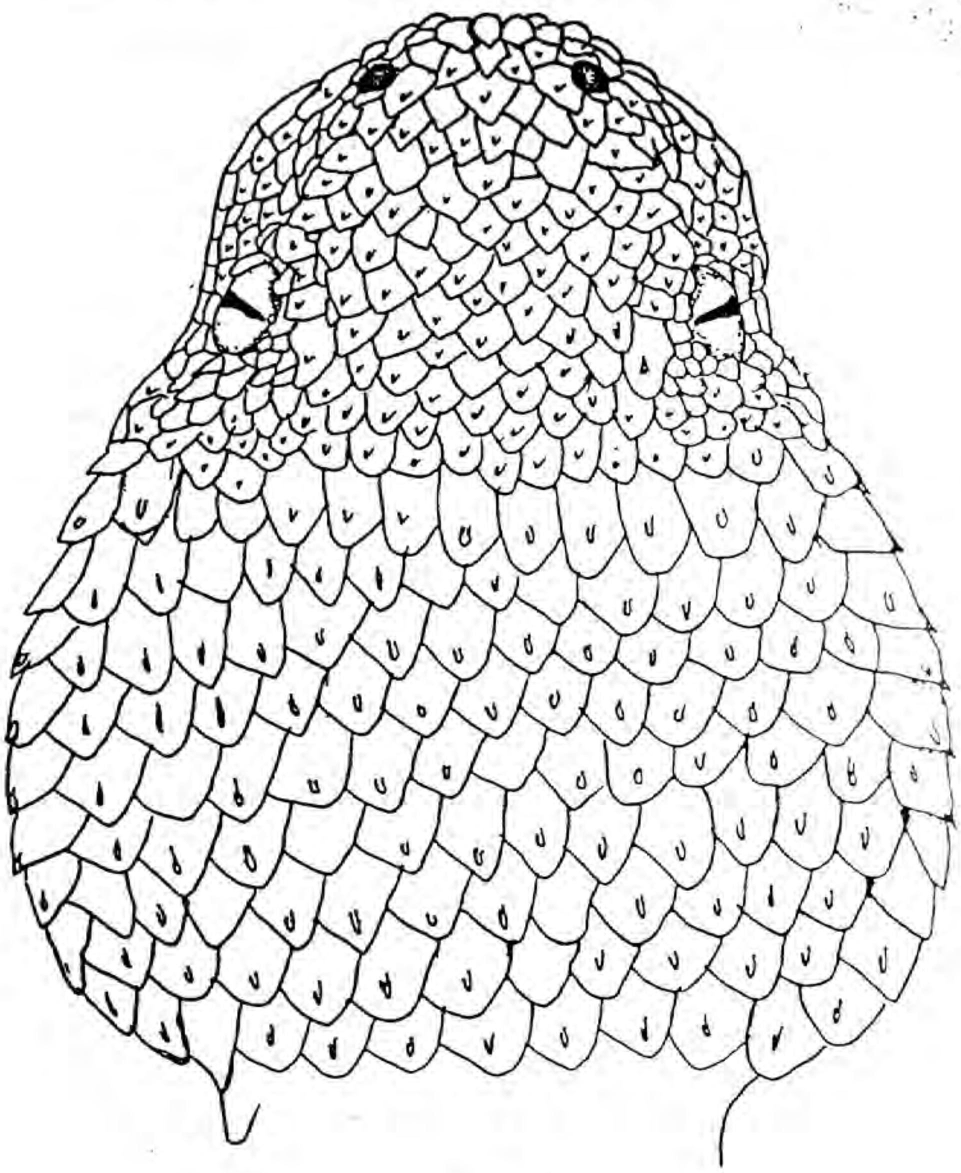

شکل 41 الف

شکل نمبر 41 : سوڈوسرا سٹس پرسیکس

الف : سر کے بالائی چانے ب : سر ایک جانب سے (س : سینگ) ج : جسم کے کچھ چانے

ہو گا۔

اسی طرح ازٹک (Aztec) قبیلہ اپنے ایک دیو مالائی ہیرو کوئٹزل کوٹل (Quetzalcoatl) یعنی "پرندہ سانپ" کی پرستش کرتے ہیں۔ ازٹک دیومالا کی رو سے کوئٹزل کوٹل سب سے پہلے پیدا کئے گئے اور ان کے قبضہ قدرت میں سورج اور موسم تھے چنانچہ ازٹک کیلنڈر بھی اسی سے منسوب ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ انسانی پیدائش اور شادیوں کا انتظام بھی اسی کے سپرد ہے۔ جب بھی کوئی عورت حاملہ ہوتی تو خاص طور پر ایک خاص دعا کے ذریعے کوئٹزل کوٹل کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ عجیب بات ہے کہ اس مذہب سے تعلق رکھنے والے راہب خود برہم چاری رہتے اور اپنا آلہ مخصوص یا تو کاٹ لیتے یا کانٹوں سے چھلنی کر دیتے تھے۔ (تصویر نمبر50)۔

کہانی کے مطابق جب کوئٹزل کوٹل کا کام ختم ہوگیا' تو وہ سانپوں کی کھال سے بنی ہوئی ایک کشتی میں بیٹھ کر مشرقی سمندر میں روانہ ہوگیا۔ ازٹک لوگ اب تک اس کا انتظار کر رہے ہیں۔ چنانچہ جب 1519ء میں سپین کی فوجیں وسطی امریکہ کے ساحل پر اتریں تو ازٹک لوگوں نے انہیں کوئٹزل کوٹل کے ساتھی سمجھا اور ان کی خاطرمدارات کی اور انہیں ایک سانپ کی کھال کا بنا ہوا تاج پیش کیا جس میں ایک فیروزہ پتھر لگا ہوا تھا۔

ازٹک قبیلے کا دارالحکومت ماؤنٹ زوما (Montezuma) میں ایک چیز نے ماہرین کو حیرت میں ڈال دیا ہے کہ یہاں ایک اچھا خاصا چڑیا گھر قائم تھا اور اس میں ریٹل سانپ بھی رکھے ہوئے تھے' جو پٹاریوں اور مٹی کے برتنوں میں رہتے تھے اور وہیں انڈے بچے دیتے ہیں۔

ریٹل سانپ کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ یہ سانپ اپنے ریٹل کی کھڑکھڑاہٹ سے دوسرے جانوروں کو خبردار کر دیتا ہے کہ اسے نہ چھیڑا جائے ورنہ نقصان ہوگا۔ چنانچہ امریکہ کی جنگ آزادی کے دوران کئی باغی فوجوں کے جھنڈوں پر ریٹل سانپ کو دکھایا جاتا تھا۔

آج کل امریکہ میں ہر سرکس کے ساتھ سانپوں کی نمائش کی جاتی ہے۔ ان سانپوں میں اژدہے' ریٹل سانپ اور دوسرے سانپ بھی شامل ہوتے ہیں۔ لوگوں کو مختلف سانپوں سے متعلق وحشت ناک کہانیاں سنا سنا کر انہیں سرکس دیکھنے کے لئے مائل کیا جاتا ہے۔ ایک گڑھے میں زہریلے سانپ چھوڑے جاتے ہیں اور ایک آدمی اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ کوئی سانپ اسے ڈستا نہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ ان سانپوں کے زہریلے دانت نکال دیئے گئے ہوتے ہیں۔

یورپ کے مختلف ممالک کے لوگ جب امریکہ میں آباد ہوئے تو اپنے ساتھ اپنی تہذیب اور رسوم و رواج بھی لیکر آئے۔ نئے ماحول میں ان کے اصل وطن کی سانپ کہانیوں میں ریٹل سانپ بھی شامل ہوگیا۔ چنانچہ آج کل امریکہ کے مختلف علاقوں میں مشہور سانپ کہانیوں کی جڑیں تالمود' یونانی' رومی اور ہندوستانی دیومالا میں بڑی آسانی سے دیکھی جا سکتی ہیں اور تو اور امریکہ میں یونانی حکیم اسکلیپیوز کے عصا کیڈی سیس (جو علم طب کا نشان بن گیا ہے) کا سانپ ایک ریٹل سانپ کے جوڑے سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔

حرف آخر

انسانی تہذیب میں سانپ سے متعلق توہمات میں بین الاقوامی اور بین الملکتی یکسانیت نے ماہرین کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ ہم اس کتاب میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ سانپ کے گرد پراسراریت کا ہالہ' دراصل حقائق کو پوری طرح نہ جانتے ہوئے اور نہ سمجھتے ہوئے انسان نے خود تخلیق کیا ہے۔ وگرنہ سانپ تو ایک ادنیٰ قسم کی مخلوق ہے۔ اس کی جن خاصیتوں کو اس کی پراسراریت کی وجہ سمجھ لیا گیا ہے دراصل وہی اس جانور کی زندگی کے کمزور ترین پہلو ہیں۔

ماہرین نے انسان کے ذہنی ارتقاء کے ابتدائی دور کے دوران اس کے سماجی اور معاشرتی مسائل کا تجزیہ کیا ہے اور یہ جاننے کی کوشش کی ہے کہ کس طرح سانپ جیسی ذلیل مخلوق اشرف المخلوقات انسان کی سوچ اور فکر پر چھا گئی اور بعض معاشروں میں کیسے سانپ انسان کی مذہبیات میں بھی داخل ہوگیا۔ ذیل میں ہم اس بحث کو کسی قدر سمیٹ کر درج کرتے ہیں۔

یہ قدیم زمانے کی بات ہے جب انسان اپنے ارتقاء کے ابتدائی دور میں ذہنی ارتقاء کی منازل طے کر رہا تھا اور اس وقت اس کی سوچ اور تجربہ موجودہ معیار سے بہت کم تھا۔ جبکہ سانپ اور دوسرے جانور ارتقائی طور پر تقریباً اسی حالت میں تھے کہ جس میں اب ہیں۔ انسان کو روز مرہ کے تجربات سے سانپ کی بعض منفرد خصوصیات کا کسی قدر اندازہ ہو چکا تھا۔ اس دور میں انسان اپنے تیز حواس خمسہ کی بدولت اپنے ماحول میں پائے جانے والی چیزوں کے متعلق تجارب سے گذر رہا تھا۔ ان تجارب کو اپنے حساس ذہن کی مدد سے مختلف قسم کے تجربات کی ماہیت اور اصلیت سمجھنے کی کوشش میں تھا اور اس زمانہ میں لوگ اکٹھے ہو کر بستیوں کی شکل میں رہنا شروع ہوگئے تھے۔

انسان کا شعوری اور غیر شعوری خزانہ دن بدن نئے تجربات سے بھر رہا تھا۔ انسان شروع سے ہی مجلسی تھا۔ جب مجالس بپا ہوتیں یا لوگ ایک دوسرے سے ملتے تو اپنے واقعات اور تجربات دہراتے۔ بحث و تمحیص ہوتی۔ بظاہر نہ سمجھ آنے والے مظاہر قدرت کی توجیہات پیش کی جاتیں۔ چنانچہ ان قدیم مسائل میں سے ایک مسئلہ "سانپ" تھا۔ سانپ اپنی بعض خصوصیات کی وجہ سے باقی جانوروں سے منفرد تھا۔ اور اس سے متعلق حیرت ناک اور تکلیف دہ جو بات تھی وہ اس کے ڈس لینے کی صورت میں خوفناک اور پراسرار طریق پر مارگزیدہ کی موت تھی۔ قدیم انسان ہر وقت سانپ سے خوفزدہ رہتا اور اس سے بچنے کی کوشش کرتا جو تقریباً ناممکن تھا۔ کیونکہ سانپ اسے ہر جگہ ملتا۔ کھیت میں' کھلیان میں' راستہ میں' شکار کرتے وقت' گھر میں غرضیکہ کسی جگہ کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ وہاں سانپ نہیں۔ سانپ سے انسان کی مڈبھیڑ نہ صرف دن کو ہوتی بلکہ رات کو تو اکثر ہوتی جب کہ یہ جانور اپنی تیزی میں انسان کو زیادہ نقصان پہنچاتا۔ سانپ کے چلنے کا' بے ہاتھ پاؤں' منفرد انداز۔ فوری طور پر ظاہر ہونا اور بجلی کی سی سرعت کے ساتھ غائب ہو جانا' لمبے جسم کے ساتھ پھرتی کے ساتھ ایک چھوٹے سے سوراخ میں داخل ہو کر غائب ہو جانا۔ آئے دن مارگزیدگی کے باعث انسان کے دوستوں رشتہ داروں کی پراسرار موت سے انسان کو کئی دفعہ جذباتی دکھ پہنچ چکا تھا۔ جس کے باعث انسان اپنے آپ کو سانپ کے مقابلہ میں بے بس پاتا۔ انسانی معاشرے میں محکوم کو حاکم کی عزت کرنا پڑتی۔ جس سے محکوم عافیت اور آرام سے زندگی گذارتا۔ چنانچہ اس اصول کے مطابق انسانی معاشرے میں خیال کیا جانے لگا کہ اگر سانپ کی عزت اور تکریم کی جائے گی تو سانپ کے کاٹنے سے انسان کو دکھ نہیں پہنچے گا کیونکہ اسے مافوق الفطرت طاقتوں والے سانپ کی ناراضگی کا باعث سمجھا جانے لگا۔ اس طرح انسان نے سانپ کو اپنے معاشرے میں پراسرار مذہبی حیثیت دے دی اور اسے مافوق الفطرت قوتوں کا مالک خیال کر لیا۔

اب تک کے تجربات میں انسان نے اکثر دیکھا تھا کہ بعض چیزیں جیسی نظر آتی ہیں ویسی حقیقت میں نہیں ہوتیں۔ کئی جڑی بوٹیاں' پھل پھول' دیکھنے میں خوبصورت مگر کھانے پر بعض دفعہ مہلک ثابت ہوتے' جانوروں میں سانپ بے ضرر' خوبصورت اور معصوم جانور لگتا مگر ڈس لینے کی صورت میں بڑے سے بڑا سورما' جو اتنی بہادری اور دلیری سے بڑے سے بڑے جنگلی جانوروں کا شکار کر سکتا تھا' دردناک طریقہ پر موت کی آغوش میں چلا جاتا۔ اس طرح انسان نے بے یقینی اور یقین کی حالت میں چیزوں کو اپنے خیال اور عقیدے کے مطابق دیکھنا شروع کر دیا۔ گرج' چمک' آندھی' سورج' سانپ وغیرہ اب مادی چیزیں نہیں تھیں بلکہ پراسرار کردار تھے جنہیں مافوق الفطرت طاقتیں حاصل تھیں۔

سانپ سے متعلق انسان کے کچھ تجربات کی نوعیت انوکھی تھی۔ انسان کا مشاہدہ تھا کہ شکار شدہ جانور کے زخموں سے بہت خون نکلتا اور اس طرح اس کی موت واقع ہو جاتی۔ انسان نے خون کو زندگی خیال کرنا شروع کر دیا۔ "زیادہ زندگی" حاصل کرنے کے لئے اور ان جانوروں کی

خصوصیات اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے بعض جانوروں کا خون پینا اس کا مشغلہ بن گیا۔ شکار کے دوران جب انسان سانپ کا شکار کرتا تو سانپ کے جسم سے خطرناک طور پر بہت تھوڑا خون نکلتا لیکن اگر سانپ پہلے حملہ کر کے ڈس لیتا تو بعض دفعہ بہت تھوڑا خون نکلتا اور معمولی سا زخم بنتا، لیکن جان لیوا ثابت ہوتا۔ بعض دفعہ سانپ کے ڈس جانے سے چھوٹے سے زخم سے بہت زیادہ خون نکلتا۔ یہاں تک کہ منہ' ناک' آنکھ اور پیشاب کے راستہ سے خون بہتا مگر مارگزیدہ کچھ دنوں کے بعد ٹھیک ہو جاتا اور اکثر اوقات تو سانپ کے ڈس جانے سے کافی زخم آتا۔ مگر اس کا اثر نہ ہونے کے برابر ہوتا۔ چنانچہ ان مشاہدات سے خیال کر لیا گیا کہ سانپ کے اختیار میں ہے کہ مارگزیدہ کو موت کی نیند سلا دے یا زندہ رکھے۔

بہت پہلے انسان کو معلوم تھا کہ ایام مخصوصہ میں عورتیں حیض کی وجہ سے بیمار ہو جاتی ہیں اور ان کے جسم سے جریان خون ہوتا ہے۔ اس دوران عورتوں کو مردوں سے نفرت سی ہو جاتی ہے اور بیمار سی رہتی ہیں۔ جیسا کہ مارگزیدہ جریان خون سے بیمار رہتا ہے۔

جریان خون کی دو وجوہات معروف تھیں۔ زخمی ہونا' یا سانپ سے ڈسا جانا۔ عام طور پر عورتیں گھریلو ماحول میں بغیر کسی ظاہری زخم سے بیمار ہو جاتیں۔ خیال کیا گیا کہ ضرور ان ایام میں سانپ عورتوں کو ڈس لیتے ہیں۔ چنانچہ ان مخصوص دنوں میں عورتوں کو سانپ سے بچانے کے لئے طرح طرح کے طریقے ایجاد کئے گئے۔ عورتوں کو کڑی نگرانی میں قید رکھا جاتا۔ بعض معاشروں میں نوجوان لڑکیوں کو مہینوں چھتوں کے ساتھ لٹکائے ہوئے پنجروں میں قید رکھا جاتا تاکہ انہیں سانپوں سے دور رکھا جا سکے۔ بڑی بوڑھیاں بڑی بڑی چھڑیوں سے گھروں کو جانے والے راستوں کو پیٹتی رہتیں تاکہ اردگرد کے علاقہ کے سانپوں کو ڈرا کر بھگایا جا سکے۔

بعض معاشروں میں خیال کیا جاتا تھا کہ حائضہ کو ان دنوں میں پراسرار طاقتیں حاصل ہو جاتی ہیں چنانچہ لبنان میں خیال کیا جاتا ہے کہ اگر حائضہ کا سایہ سانپ پر پڑ جائے تو سانپ فوراً مر جائے گا۔ درختوں کے پھل پھول سوکھ جائیں گے۔ تالمود کے مطابق اگر دو مردوں کے درمیان سے حائضہ عورت گزر جائے تو ان میں سے ایک مرد مر جائے گا۔ اسی طرح اٹلی کے قدیم پلینی حکیم کے مطابق عورت کے سایہ سے شراب کھٹی ہو جائے گی۔ فصلوں کو بیماریاں لگ جائیں گی۔ پھل پکنے سے پہلے ہی گر جاتے ہیں۔ شیشے اندھے ہو جاتے ہیں۔ لوہا زنگ آلود ہو جاتا ہے' جانوروں کے حمل گر جاتے ہیں۔ اور جو کتا حیض کا خون چکھ لے' باؤلا ہو جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح ارجنٹائن میں باور کیا جاتا ہے کہ اگر حائضہ کا پاؤں سانپ پر پڑ جائے تو سانپ مر جائے گا اور کنگھی کرنے کے دوران جو بال گرتے ہیں اگر حائضہ انہیں فوراً جلا نہ دے گی تو وہ زہریلے سانپ بن جائیں گے۔

غرضیکہ دنیا کے ہر خطے اور ہر معاشرے میں حائضہ سے متعلق اس قسم کے توہمات بکثرت پائے جاتے ہیں اور اب تو موجودہ دور میں ہمیں سائنس نے بتایا ہے کہ ان ایام میں جریان خون جسم کی اندرونی رطوبتوں کے خارج ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے اور یہ جریان انسانی نسل کی بقا کے لئے بہت اہم ہے۔ اس کا کسی پراسراریت سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی کسی جانور سے واسطہ۔

قدیم زمانے میں انسان کا خیال تھا بلکہ آج کل بھی بعض لوگ برملا کہتے ہیں کہ موت ایک غیر فطری فعل ہے۔ کوئی زندہ چیز مرنا نہیں چاہتی۔ موت زبردستی وارد کی جاتی ہے۔ قدیم انسان کا مشاہدہ تھا کہ سانپ اپنی کھال بار بار بدل کر پھر چمکدار اور پھرتیلا ہو جاتا ہے۔ اسے سانپ کی ابدی زندگی سے تعبیر کیا جانے لگا۔ اور کہا جانے لگا کہ سانپ کبھی نہیں مرتا۔ جب مرنے لگتا ہے تو کھال بدل کر پھر نوجوان ہو جاتا ہے۔ انسان ہمیشہ درازی عمر اور لافانی عمر پانے کے لئے تگ و دو کرتا رہا ہے۔ ہمیشہ سے اس کی خواہش رہی ہے کہ دنیا میں اپنا جانشین چھوڑ جائے' جو بعد میں اس کا نام لے۔ اس سلسلہ میں بڑی بڑی مہمات میں جان کو خطرات میں ڈالا جاتا رہا ہے۔ قدیم زمانہ میں لوگ اپنے قبیلے کو کسی بڑے مظہر قدرت' یعنی سورج' چاند' زمین' سمندر' چمک' گرج وغیرہ سے منسوب کرتے۔ انہیں دیوی دیوتا قرار دیکر اپنے آپ کو ان کی اولاد میں شمار کر کے فخر محسوس کرتے۔ چنانچہ افریقہ اور امریکہ میں اسی طرح ہندوستان میں کئی بڑے بڑے خاندان کسی نہ کسی سانپ دیوتا کے ساتھ منسوب ہو کر فخر کرتے ہیں۔

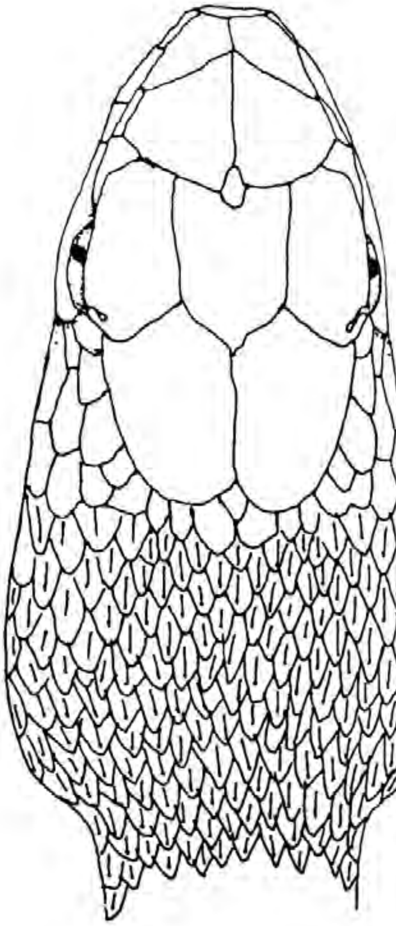

شکل 42 الف

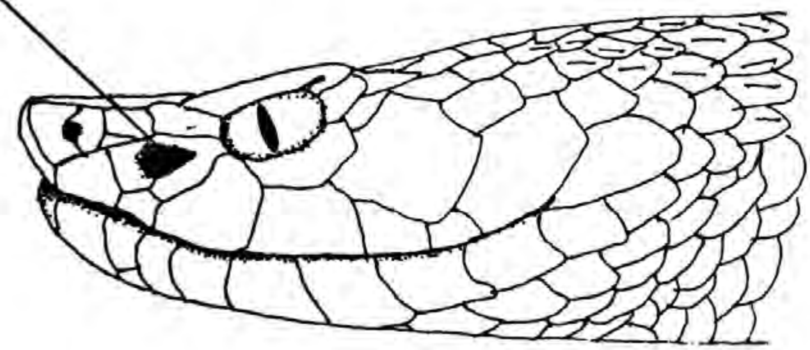

شکل 42 ب

شکل نمبر 42 : اجکسٹروڈان ھمالیانس

الف : سر کے چانے بالائی جانب سے ب : سر جانب سے (ح : حفرہ)-

موجودہ سائنسی دور میں سانپ کے جسم کو اچھی طرح چیر پھاڑ کر اس کا تفصیل سے تشریحی مطالعہ کیا جا چکا ہے اور ثابت کیا جا چکا ہے کہ سانپ کا جسم کسی بھی لحاظ ے دوسرے جانوروں سے مختلف نہیں۔ اس میں بھی وہی اعضاء پائے جاتے ہیں جیسا دوسرے جانوروں کے جسموں میں۔ یہ اعضاء ویسے ہی کام کرتے ہیں' جیسے دوسرے جانوروں کے اور تو اور سانپ کو دوسرے جانوروں کے ساتھ ایک عام جانور کی طرح رکھا جاتا ہے۔ سانپ کے ماحول کا اور اس کی عادات و خصائل کا مطالعہ کیا جاچکا ہے۔ سانپ کی ہر نوع کے جسم کے چانے تک گنے جا چکے ہیں۔ سانپ کے زہر کی چھان پھٹک کے علاوہ تریاق ڈھونڈا جا چکا ہے لیکن واہ رے توہم پرستی' باوجود ان تمام حقائق کے اب بھی سانپ وہ واحد جانور ہے جس کی بین الاقوامی طور پر عزت و تکریم مذہبی جوش و خروش کے ساتھ کی جاتی ہے اور سانپ کو بے انداز پراسرار قوتوں کا مالک خیال کیا جاتا ہے۔

الہامی کتب سے تشکیل پانے والے معاشروں میں سانپ کو ایک عام جانور سمجھا جاتا ہے اور اسے دیگر جانوروں سے کسی لحاظ سے بھی ممتاز خیال نہیں کیا جاتا۔ سانپ کے زہریلے اثرات سے بچنے کی تدابیر اختیار کرنے کے لئے کہا جاتا ہے لیکن بحیثیت جانور سانپ کو خوامخواہ مارنے کی

اجازت بھی نہیں دی گئی۔

آج کل عوام الناس میں سانپ سے متعلق معلومات پھیلانے والے دو ادارے کام کر رہے ہیں۔ سرکس اور سڑک کے کنارے مجمع باز مداری' دوسرے چڑیا گھروں میں قائم ریپٹائل ہاؤس (Reptile house) سرکس اور مجمع باز سانپوں کی نمائش تماشے کے طور پر کرتے ہیں اور اپنی شعبدہ بازی سے لوگوں کو مرعوب کرکے اپنی روزی کماتے ہیں۔ مثلاً گیدڑ سنگھی' منتر' دم وغیرہ سے سانپ کاٹے کے علاج کا دعویٰ کرتے ہیں۔ بعض دفعہ نیولے اور سانپ' اژدہے اور آدمی کی کشتی دکھائی جاتی ہے۔ ہاتھ کی صفائی کے ساتھ ساتھ چرب زبانی سے سانپوں سے متعلق فرضی قصے اور کہانیاں بیان کی جاتی ہیں اور اس طرح توہمات کو ہوا دی جاتی ہے۔

ریپٹائل ہاؤس میں نہ صرف انواع و اقسام کے سانپ الگ الگ پنجروں میں رکھے جاتے ہیں بلکہ مختلف قسم کے کرلے' چھپکلیاں بھی رکھے جاتے ہیں۔ ہر نوع کو اس کا قدرتی ماحول مہیا کیا جاتا ہے اور اس کی صحت اور خوراک کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس سے متعلق معلومات نمایاں طور پر لوگوں کے لئے آویزاں کی جاتی ہیں۔ لوگ شوق سے ریپٹائل ہاؤس دیکھنے آتے ہیں۔ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ لوگوں کا یہ شوق انسان کے تحت الشعور میں سانپ کے ڈر کی غمازی کرتا ہے' لوگ سانپ کو پنجروں میں بند دیکھ کر تسکین پاتے ہیں۔ چڑیا گھروں میں رکھے گئے سانپوں پر تجربات کئے جاتے ہیں۔ ان کی عادات واطوار کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ زہریلے سانپوں سے زہر حاصل کرکے اس پر تجربات کئے جاتے ہیں۔ ان چڑیا گھروں سے منسلک لیبارٹریوں میں سانپ کے زہر سے مارگزیدگی کا تریاق تیار کیا جاتا ہے۔ بڑی حد تک ریپٹائل ہاؤسز کے ذریعہ لوگوں تک سانپ سے متعلق صحیح معلومات پہنچتی ہیں اور توہمات کا ازالہ ہوتا ہے۔

سانپ سے متعلق چند پراسرار کہانیاں

برصغیر میں سانپوں سے متعلق انسانی خوف اور وحشت کو کہانی نگاروں اور قصہ گوؤں نے مختلف پیرایوں میں حیرت انگیزی کے عنصر کو کام میں لاتے ہوئے کہانیوں کی صورت میں بڑی مہارت سے دلچسپ اور پراسرار انداز میں پیش کیا ہے۔ یہ کہانیاں اب تو لوک داستانوں کا حصہ بن گئی ہیں جب کہ ان کے مصنف اور مؤلف زمانہ کی دھول میں کہیں کھو گئے ہیں۔ ہم قارئین کی خدمت میں ایسی کچھ کہانیوں کا انتخاب پیش کر رہے ہیں جن میں سانپوں کی کرشمہ سازی دیدنی ہے اور ایک دفعہ تو انسان حیرت و استعجاب میں کھو جاتا ہے۔

حکایت نمبر 1

شاہجہان کے عہد میں ایک سید صاحب مظفر علی شاہ نام کے گزرے ہیں۔ آپ ایک رسالہ میں سوار کے طور پر شاہی ملازم تھے۔ آپ کی رجمنٹ آگرہ میں مقیم تھی۔ گرمیوں کا موسم تھا۔ کھلے میدان میں جہاں بارود خانہ تھا' رات کے وقت پہرے کے لئے ایک ایک سوار کی ڈیوٹی لگائی جاتی تھی۔ ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ رات کو چار سوار اپنی اپنی باری پر وہاں پہرہ دینے گئے۔ کار خدا وہاں پر ایک سانپ بیٹھا ہوا تھا۔ ہر ایک سوار اپنے وقت پر جاتا تو سانپ پہلے گھوڑے کو کاٹتا اور گھوڑے کے گرنے پر سوار کو ڈس لیتا۔ علی الصبح جب چاروں سوار مع گھوڑوں کے مردہ پائے گئے تو اس وقت فوج میں کھلبلی مچ گئی۔

ایک ہندو راجپوت منت سنگھ اس دستے کا افسر تھا۔ اس نے تمام فوج کو باوردی بلوایا اور مشورہ کیا کہ ایسے موذی سانپ کا کیا بندوبست کرنا چاہئے۔ لوگوں نے طرح طرح کی تجاویز پیش کیں۔ سید مظفر علی شاہ نے کہا کہ ہم جس قدر سامان کہتے ہیں منگوا دیا جائے۔ ہم اس سانپ کو پکڑ لیتے ہیں۔ اگر وہ پکڑا گیا تو یہ مردہ سوار اور گھوڑے بھی زندہ ہو جائیں گے۔

شاہ صاحب نے ایک ہزار مٹی کے پیالے منگوائے اور ایک پیالہ چاندی کا۔ ایک ہزار سفید سوتی رومال اور ایک ریشمی رومال منگوایا۔ ایک کھلے میدان میں سائبان کھڑا کر کے ایک تخت بچھوایا اور اس پر چاندی کا پیالہ رکھا۔ دیگر تمام پیالے تخت سے ایک گز کے فاصلہ پر چاروں طرف رکھ دیئے گئے۔ کئی من دودھ منگوا کر سب پیالے بھر دیئے۔ پھر ہر ایک پر رومال ڈال دیا گیا اور چاندی کے پیالہ کو ریشمی رومال سے ڈھانپ دیا گیا۔

تمام فوج کو باوردی تینوں طرف کھڑا کر دیا اور سامنے سے رستہ خالی کر دیا۔ شاہ صاحب پھر تخت کے پاس کھڑے ہوگئے اور ایک بڑے کاغذ پر کوئلہ سے کچھ لکھنا شروع کر دیا۔ پندرہ بیس منٹ کے بعد وہاں انواع و اقسام کے سانپ اکٹھے ہونے شروع ہوگئے۔ قسم ہاقسم کے رنگین' لمبے' موٹے' باریک سانپ قطار در قطار آ آ کر ہر پیالے کے پاس آرام سے بیٹھ گئے۔ ایک گھنٹے کے بعد ایک نہایت خوبصورت چھوٹا سا سانپ جس کے سر پر سونے کی کلغی دکھائی دیتی تھی' ایک بہت بڑے پھن دار سانپ پر سوار ہو کر آیا۔ اس کے ساتھ کئی سو سانپ تھے' نزدیک آتے ہی وہ کلغی دار سانپ اپنی سواری سے اتر کر اس تخت پر جا بیٹھا۔ شاہ صاحب نے اسے سلام کیا' سانپ نے اشارے سے سلام کا جواب دیا۔ تخت کے قریب ہی چاروں سواروں

اور گھوڑوں کی نعشیں رکھوائی گئی تھیں۔

شاہ صاحب نے اس کلغی دار سانپ سے ان مردہ آدمیوں اور گھوڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عرض کیا کہ ایک موذی سانپ نے ہمارے یہ آدمی اور گھوڑے مار دیئے ہیں۔ اس سانپ کو سزا دینے کے لئے جناب کو تکلیف دی ہے۔

اس پر کلغی دار سانپ نے اپنی سواری والے سانپ کو پاس بلایا اور کچھ اپنی زبان میں کہا جس پر وہ سانپ فوراً وہاں سے غائب ہوگیا۔ کوئی آدھ گھنٹہ کے بعد ایک سیاہ رنگ کے سانپ کو گھسیٹا ہوا لایا۔ پاس آنے پر سانپوں کے بادشاہ کلغی دار سانپ کو دیکھ کر خوف سے تھر تھر کانپنے لگا' کلغی دار سانپ نے کالے سانپ کو کچھ اشارہ کیا۔ وہ فوری طور پر ان سواروں اور گھوڑوں کی لاشوں کے پاس جا کر جہاں جہاں انہیں ڈسا تھا' وہاں سے چوسنے لگا۔ حتیٰ کہ وہ سب چند ہی منٹ میں زندہ ہوگئے۔

سید صاحب نے دودھ کے سب پیالوں سے رومال اٹھائے اور بادشاہ سے عرض کیا کہ دودھ نوش فرما دیں۔ جب بادشاہ دودھ پینے لگا تو سب سانپ اپنے اپنے پیالے میں منہ ڈال کر دودھ پینے لگے۔ ایک ہزار پیالوں کے مطابق ایک ہزار سانپ تھے۔ جب سب سانپ دودھ پی چکے تو سید صاحب نے اس ریشمی رومال سے بادشاہ ماراں کا منہ صاف کیا اور عرض کیا کہ اگر آپ کا حکم ہو تو اس ظالم سانپ کو جس نے ہمارے بے گناہ گھڑ سواروں اور گھوڑوں کو مار دیا تھا' کچھ سزا دوں۔

سانپ نے سرہلا کر اجازت دی۔ مظفر علی شاہ نے اس کاغذ پر کلام پڑھ کر اس کو درمیان سے پھاڑنا شروع کر دیا۔ جوں جوں وہ کاغذ پھٹتا جاتا۔ منہ کی طرف سے اس کاٹنے والے سانپ کا جسم درمیان سے دو ٹکڑے ہوتا جاتا تھا۔ جب سارا کاغذ پھٹ گیا تو وہ سانپ بھی دو حصے ہو کر مردہ زمین پر جا پڑا۔

اس کے بعد سید صاحب نے فوج کے افسر کو کہہ کر سانپوں کے بادشاہ کی سلامی کرائی اور عذر معذرت کی کہ آپ کو اس قدر تکلیف ہوئی۔ معاف کریں۔ چنانچہ اسی طرح سانپوں کا بادشاہ اپنی سواری کے سانپ کے سر پر بیٹھ کر مع اپنی فوج ظفر موج کے جس طرف سے آیا تھا' چلا گیا۔

فوج کا راجپوت افسر اور تمام ناظرین سید صاحب کا یہ کرشمہ دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ راجپوت افسر نے یہ علم سیکھنے کے لئے مظفر علی شاہ کو بہت ہی زور سے شوق کا اظہار کیا۔ رات کو سید صاحب اپنی چارپائی پر سوئے مگر صبح کو ساری فوج کے تلاش کرنے کے باوجود ان کا سراغ نہ ملا۔

حکایت نمبر 2

کچھ دنوں کی بات ہے' میں ایک آدمی کے ساتھ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں ایک گاؤں میں گیا۔ پھالیہ سے کچھ دور ایک جگہ جہاں جنگل اور جھاڑیاں تھیں' ہماری نظر اچانک ایک چھوٹے سے سانپ پر پڑی جو ہمارے سامنے راستہ کے درمیان پڑا ہوا تھا۔ ہم اس راستہ کو چھوڑ کر دوسرے راستہ پر ہوگئے۔ میں گھوڑے پر تھا اور میرا ساتھی پیدل آ رہا تھا۔ ہم نے اچانک جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ سانپ ہمارے پیچھے کودتا ہوا چلا آ رہا ہے۔ سانپ کی لمبائی تقریباً ایک بالشت ہوگی۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ میرے پیچھے سوار ہو جاؤ تاکہ نکل چلیں' باوجود میرے زور دینے کے وہ نہ مانا' میں گھوڑا بھگا کر آگے نکل گیا۔ میرا ساتھی ساتھ ساتھ دوڑتا گیا۔ مگر کچھ دور جا کر تھک گیا۔ اور اس نے سانپ کا مقابلہ کرنے کی ٹھانی۔ سانپ حملہ آور ہونے کے لئے ہوا میں اڑا۔ جونہی سانپ اس کی طرف آیا' میرے ساتھی نے اپنے ہاتھ میں چھڑی سے سانپ کے درمیان میں نشانہ لیکر مارا۔ چھڑی نشانے پر بیٹھی' سانپ کے دو ٹکڑے ہو کر گر گئے۔ جب ہم اس کے پاس پہنچے تو سر والا حصہ تو کہیں اور گر گیا تھا۔ دم والا حصہ

ہمارے سامنے تھا۔ سانپ اس قدر زہریلا تھا کہ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے وہ چھڑی جس سے سانپ کو مارا گیا تھا' تھوڑی تھوڑی روئی کی طرح تحلیل ہو کر اوپر دور تک اڑتی ہوئی غائب ہو گئی۔

میں اور میرا ساتھی شام تک اپنی منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ میرا ساتھی بخار سے دو دن تک بیہوش پڑا رہا۔ بعض لوگوں نے بتایا اگر یہ اپنی چھڑی ہاتھ میں پکڑے رکھتا تو فوراً مرجاتا۔

حکایت نمبر 3

گنگورہ پرگنہ بجنور کے ایک گڈریے کو سانپ نے ڈس لیا۔ علاج معالجے کے باوجود کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ مذہبی رسومات کی ادائیگی کے بعد مردہ کو گنگا جی میں بہا دیا گیا۔ لاش بہی جا رہی تھی کہ ناگہاں اس پر کسی سپیرے کی نظر پڑ گئی جو کنارے پر نہا رہا تھا۔ اس نے اپنے تجربہ اور علامات سے معلوم کر لیا کہ اس کی موت مارگزیدگی سے ہوئی ہے۔ اس نے مردہ کو پانی سے باہر نکالا اور اس کے سر میں شگاف دیا اور آگ جلانی شروع کر دی۔ ساتھ ساتھ کلام پڑھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد مردے میں زندگی کے آثار نمایاں ہونے لگے اور وہ زندہ ہوگیا۔ سپیرے نے اسے اپنا علم سکھایا۔

استاد شاگرد قریہ قریہ بستی بستی اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہوئے چھ سات سال کے بعد اتفاقاً" شاگرد کے گاؤں میں پہنچ گئے اور پھرتے پھراتے اس کے گھر تک آ گئے۔ اس کے عزیز رشتہ داروں اور اہل و عیال نے اس شخص کو بخوبی پہچان لیا اور اسے واپس اپنے خاندان میں شامل کرنے پر اصرار کرنے لگے۔ سپیرے نے کہا اگر یہ شخص مجھ سے الگ ہوگیا تو مرجائے گا۔ اس پر اس کے رشتہ داروں نے کافی عرصہ تک ان کی آؤ بھگت کی اور مجبوراً انہیں جانے دیا۔

حکایت نمبر 4

پنڈت چونی لعل لاہور کے ایک مشہور وید تھے۔ آپ نے ایک بار اپنے گوروجی سے سنی ہوئی ایک کہانی سنائی جو اس طرح ہے۔

گوروجی ایک دن بارش کے بعد مطلع صاف ہونے پر سیر کو نکلے' شام کا وقت تھا۔ ایک شخص جو گھوڑے پر سوار تھا انہیں ملا اور رات ٹھہرنے کے لئے گوروجی سے مدد کا طالب ہوا۔ گوروجی کے پوچھنے پر اس نے کہا کہ میں فلاں راجہ کا درباری منتری ہوں اور منتروغیرہ جانتا ہوں۔ پنڈت جی نے اسے اپنے ڈیرے پر ٹھہرا لیا۔ رات کے کھانے کے بعد جب دونوں باہر چہل قدمی کر رہے تھے تو ایک سانپ پاس سے گزرا۔ منتری نے پنڈت جی سے کہا کہ یہ سانپ کسی کو ڈس کر آیا ہے۔ پنڈت جی نے کہا یہ تمہیں کیسے پتہ چلا۔ منتری نے جس طرف سے سانپ آ رہا تھا' اس طرف چلنے کو کہا۔ تھوڑی دور ایک گاؤں تھا۔ پتہ چلا کہ ابھی ابھی سانپ کے ڈسنے سے ایک آدمی مرگیا ہے۔ تجہیز و تکفین کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ دونوں لوگوں کو پرے ہٹاتے ہوئے مردے کے پاس پہنچے اور لوگوں کو اردگرد سے ہٹا دیا۔ منتری نے کہا کہ میں ابھی اس شخص کو زندہ کر دیتا ہوں فکر نہ کریں اور اپنی جگہ پر آرام سے بیٹھ جائیں۔

منتری نے تین کوڑیاں جیب سے نکالیں۔ کچھ پڑھ کر انہیں ہوا میں پھینک دیا اور کوڑیاں غائب ہوگئیں۔ تھوڑی دیر کے بعد دیکھا گیا کہ ایک سانپ چلا آ رہا ہے۔ ایک کوڑی اس کے سر پر گھوم رہی ہے جب کہ دوسری دائیں اور تیسری بائیں' سانپ کو دائیں بائیں جانے نہیں دے رہیں۔ سیدھے لا رہی ہیں۔ سانپ مردہ کے قریب گیا اور ڈسنے کی جگہ پر منہ لگایا اور سارا زہر چوس لیا' ناگہاں مردہ آدمی سانس لینے لگا اور اٹھ کھڑا

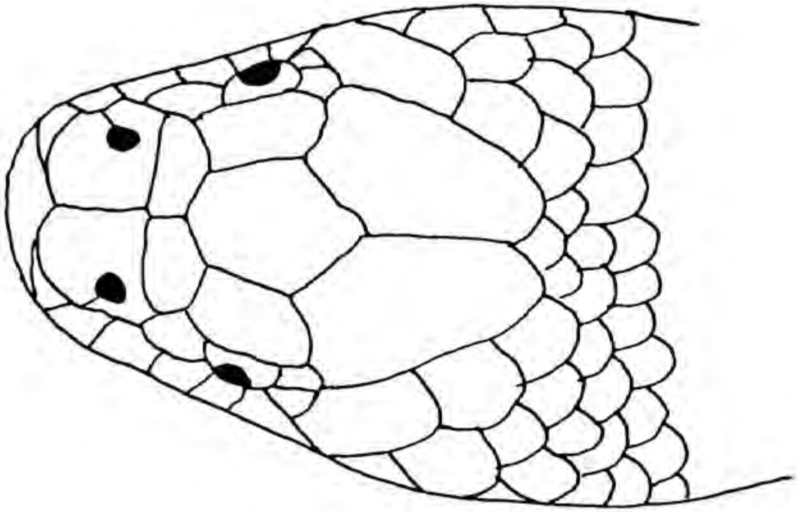

شکل 43

شکل نمبر 43 : اسٹروشیاسٹوکیسی سر کے بالائی چانے

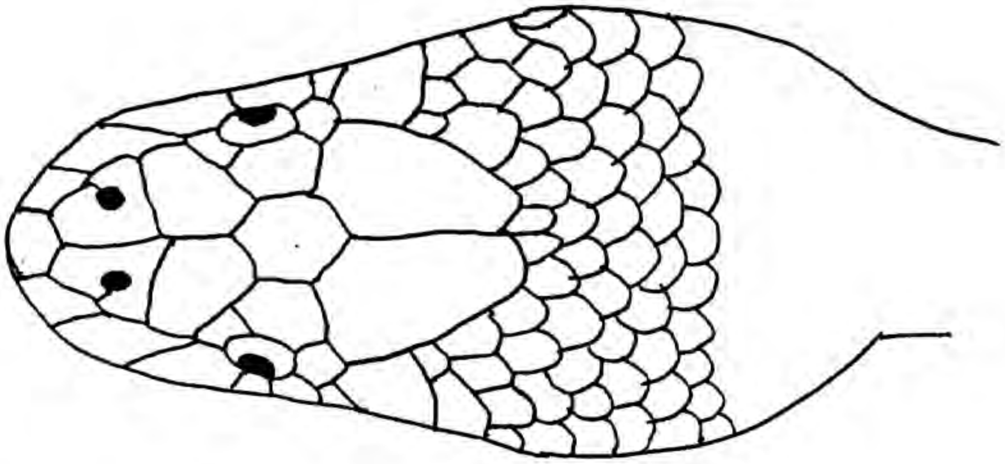

شکل 44 الف

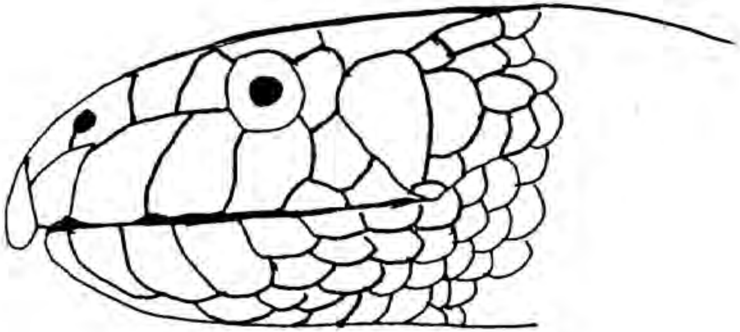

شکل 44 ب

شکل نمبر 44 : انہانیڈرانیناشسٹوسا

الف : سر کے بالائی چانے ، ب : سر کے جانبی چانے

ہوا۔ منتری نے کوڑیوں کو جیب میں ڈال لیا اور سانپ کو پکڑ کر جنگل میں چھوڑ دیا۔ پنڈت جی منتری کو لے کر گھر آئے۔ اس کی خوب آؤ بھگت کی، صبح ہوتے ہی منتری اپنے علاقے کی طرف روانہ ہوگیا۔

حکایت نمبر 5

ایک صاحب ذکر کرتے ہیں کہ ان کے گاؤں میں ایک نوجوان کو سانپ ڈس گیا اور جب وہ قریب المرگ ہوگیا تو اس کے والدین گاؤں کے منتری کے پاس گئے۔ اس نے کہا "جا کر کہہ دو کہ جب تک میں نہ آؤں اس لڑکے کو نہ مارو"۔ والدین نے نوجوان کے قریب کھڑا ہو کر ایسا ہی کہا۔ لڑکا بھلا چنگا ہوگیا۔ منتری وہاں نہیں آیا۔

چند سال بعد کی بات ہے کہ وہ نوجوان اپنے والدین کے ہمراہ کسی گاؤں کے پاس سے گزر رہا تھا کہ انہیں معلوم ہوا کہ نوجوان کی جان بچانے والا منتری اس گاؤں میں کسی گھر میں ٹونا ٹوٹکا کر رہا ہے۔ وہ عقیدت سے کچھ روپیہ اور ایک تھان ململ کا لیکر اس کے پاس گئے۔ جب نوجوان عقیدت کے ساتھ اپنا ماتھا ٹیک رہا تھا تو فوراً اسے زہر چڑھنا شروع ہوگیا اور فوراً مرگیا۔ منتری نے یہ دیکھ کر والدین کو کوسنا شروع کر دیا کہ تم نے غضب کیا جو اس نوجوان کو میرے سامنے لے آئے۔ میں نے تو کہا ہوا تھا کہ "جب تک میں نہ آؤں اسکو نہ مارنا!"۔ تم خود اسے میرے پاس لے آئے اور اس کی موت واقع ہوگئی!

آخری حکایت

میرا نام جمال الدین ہے۔ میرے باپ کا نام علم دین تھا۔ میں گوجرانوالہ کا رہنے والا ہوں۔ میرے والد نے دو شادیاں کی تھیں۔ پہلی بیوی سے کوئی اولاد نہ تھی۔ دوسری سے ہم تین بھائی پیدا ہوئے۔ دو مرگئے۔ میں اب اکیلا ہوں۔

میرا باپ محنت مزدوری کرکے ہمارا پیٹ پالتا تھا۔ میں نے بھی محنت مزدوری کرنا شروع کر دی۔ لاہور میں آکر ذیلدار معراج الدین کے ہاں ان کے تانگے کا کوچوان مقرر ہوگیا۔

1904ء میں کانگڑہ کا جب بھونچال آیا تھا میں گرمیوں کے موسم میں لاہور سے تین میل کے فاصلہ پر راج گڑھ کے علاقہ کے ایک کھیت میں چارہ کاٹ رہا تھا۔ میرے ساتھ دو ہندو اور ایک مسلمان کوچوان بھی چارہ کاٹ رہے تھے۔ مجھے اچانک ایک سانپ نے جس کی لمبائی تقریباً ڈیڑھ فٹ تھی اور جسم پر نیلی، پیلی، ہری، سنہری اور سفید دھاریاں تھیں، نے ٹخنے پر کاٹ کھایا۔ میں نے ہاتھ کے جھٹکے سے اسے اتار کر دور پھینک دیا۔ سانپ وہاں سے غائب ہوگیا۔

میں سانپ کے ڈسنے سے بڑا گھبرا گیا۔ میرا دل ڈوبنے لگا۔ میں کھیتوں میں پاگلوں کی طرح دوڑنے لگا۔ میرے ساتھیوں نے میری کوئی پرواہ نہ کی۔ اپنا اپنا چارہ لیکر لاہور روانہ ہوگئے۔ میں کھیت میں چار بجے شام تک بے حس و حرکت پڑا رہا۔ جب کبھی ہوش آتا، پاس سے نالے میں بہتے ہوئے پانی سے سر کو تر کرلیتا اور کچھ پی لیتا۔

میرے ساتھیوں نے لاہور پہنچ کر ذیلدار صاحب کو میری کیفیت بتائی۔ ذیلدار کے آدمی آکر مجھے لاہور لے گئے اور موچی دروازہ کے استاد نور الدین سے میرا علاج معالجہ شروع کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں میں چلنے پھرنے کے قابل ہوگیا اور اپنا کام سنبھال لیا۔ استاد نور الدین نے مجھے بتا دیا

کہ سانپنی نے مجھے کاٹا تھا' اور اس کی بو میرے اندر گھر کر گئی ہے۔ اب چھ ماہ یا ایک سال کے بعد مجھے سانپ ضرور ڈسا کرے گا۔ استاد نے یہ بھی بتایا کہ اس کا علاج صرف موت ہے۔ جب تک زندہ رہو گے سانپ تمہارا پیچھا نہیں چھوڑیں گے۔

میں اس وقت پچیس سال کا تھا۔ گیارہ ماہ خیریت سے گزر گئے' میں کام کرتا رہا۔ جب بارہواں مہینہ شروع ہوا تو مجھے اپنے جسم کے اندر سے خربوزے کے پھول کی سی خوشبو پھوٹتی محسوس ہونے لگی۔ چند سیانے لوگوں سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہی سانپنی کی بو ہے۔ اس بو کے زیر اثر سانپ کھنچے چلے آتے ہیں۔ میرے جسم میں "بو" دن بدن زور پکڑنے لگی' بارہویں مہینے کے پندرہویں روز تو یہ بو اس قدر زور پکڑ گئی کہ بیان سے باہر ہے۔ اس روز میرا جسم ٹوٹنے لگا۔ مجھ میں کام پر جانے کی ہمت نہ تھی۔ اس کے ساتھ ہی میری شدید خواہش تھی کہ سانپ مجھے کاٹے اور میں اس سے لطف اٹھاؤں۔ یہ ایک قسم کا نشہ تھااور سانپ کا کاٹنا میرے لئے وصال یار سے کم نہ تھا۔

شام کو پانچ چھ بجے میں نے ایک سانپ کو اپنے قریب آتے ہوئے دیکھا جو گویا میری تڑپ کی دوا کرنے کے لئے فرشتہ بن کر آ رہا تھا۔ میں نے اس کے سامنے اپنی ٹانگ کر دی اور آنکھیں بند کر لیں۔ سانپ نے مجھے ٹانگ پر ڈس لیا' اس کے ساتھ ہی سانپ کی مستی بھی اتر گئی اور میری مستی بھی ٹوٹ گئی' ایک طرف سانپ بیہوش پڑا تھا' دوسری طرف میں!

دس دن تک میں گھر میں بغیر کوئی دوا وغیرہ لئے پڑا رہا۔ جب میں چلنے پھرنے کے قابل ہوا تو میں وزیر آباد کے قریب ایک گاؤں پیرو کے میں پیر بخش مانددری کے پاس گیا۔ اس نے اس مصیبت سے نجات کا ایک ذریعہ بتایا کہ جب سانپ مجھے کاٹنے کو آئے تو میں اسے پکڑ کر اس کا سر اور گردن چبا جاؤں۔ اس سے میرے جسم کی بو ختم ہو جائے گی اور کسی سانپ کو میرے قریب آنے کی جرأت نہیں ہوگی۔

اس واقعہ کے چھ ماہ بعد میرے جسم میں پھر خوشبو یا بو کا زور بڑھنے لگا۔ میں ایک دن مویشیوں کے لئے گتاوا کر رہا تھا کہ بو شدید ہوگئی۔ میں مویشیوں سے ہٹ کر بیٹھ گیا۔ میں سمجھ گیا اب سانپ کے آنے کا وقت ہے۔ چند منٹ میں سانپ وہاں تھا۔ سانپ نے مجھے ڈس لیا۔ میں نے پیر بخش مانددری کی ہدایت کے مطابق سانپ کو پکڑ کر اس کے گرد کپڑا لپیٹ کر اسے دانتوں میں چبا لیا۔ کچھ پانی یا زہر مجھے حلق سے نیچے اترتا محسوس ہوا۔

دوسرے روز صبح ہی مجھے پھر خوشبو آنے لگی۔ چند گھنٹے کے اندر دوسرا سانپ آیا۔ اس نے مجھے کاٹ لیا۔ اس طرح اب تو ہر روز مجھے ایک سانپ ڈس جاتا۔ پہلے تو میں اپنی ٹانگ پر سانپ ڈسواتا تھا جس سے چلنے پھرنے میں تکلیف ہوتی۔ اب میں نے اپنے بازوؤں کو اس کام کے لئے وقف کر دیا۔ میں پیر بخش مانددری کے پاس گیا۔ اس نے کہا یہ میرا آزمودہ نسخہ نہیں تھا بلکہ میں نے سنا ہوا تھا' اسی طرح تمہیں بتا دیا' اس میں میرا قصور نہیں ہے۔

میں کئی جوگیوں اور سنیاسیوں کے پاس گیا' کئی مرتبہ پہاڑوں پر گیا۔ ہر دوار میلے کے موقع پر بھی اسی مقصد کے لئے گیا' کسی نے کوئی علاج بتایا۔ کسی نے بتایا تمباکو کی بجائے مور پنکھ حقہ میں رکھ کر پیو' کسی نے ریٹھے پینے کو کہا' نیولے کے گوشت کا سوپ بنا کر پی۔ مار خور بکرے کے چمڑے کا تعویذ بنا کر گردن میں ڈالا۔ حقے کی نالی کی میل کھائی' مگر دہائی خدا کی کوئی آرام نہ آیا۔

پہلی مرتبہ سانپ کے کاٹنے کے چھ ماہ بعد میرے ہاں بیٹا پیدا ہوا تھا۔ میری بیوی جب سانپ مجھے ڈس کر جاتا تھا تو اسے مار ڈالتی تھی۔ اس طرح اس نے اور میں نے تقریباً دو ہزار سانپ مارے۔ بیس پچیس میں نے کچے کھائے۔ تیس چالیس ہم نے پکا کر کھائے۔

لڑکے کی پیدائش کے چار سال بعد ایک دن دوپہر کو میں کھانا کھانے گھر آیا تو ایک سانپ نے میری بیوی کے دائیں ہاتھ کی انگلی پر ڈس

لیا اور بیہوش ہو کر چت ہوگیا۔ بس پھر کیا تھا۔ مجھے تو سانپ ہر روز کاٹتا لیکن میری بیوی کو ہر آٹھویں دن' اسے بھی اسی طرح خوشبو محسوس ہوتی۔ آٹھویں دن دو سانپ آتے' ایک میری بیوی کو کاٹتا دوسرا مجھے۔

عید کا دن تھا۔ میں اپنے بیٹے کو گود میں لئے بیٹھا تھا' اس کی ٹانگ میری ٹانگ پر تھی۔ سانپ جب مجھے کاٹنے لگا تو اس کا دانت میرے بیٹے کی ٹانگ سے چھو گیا۔ اس واقعہ کے تین ماہ بعد لڑکے کو پھر سانپ نے کاٹا۔ اب کیفیت یہ تھی کہ سانپ مجھے ہر روز کاٹتا' میری بیوی کو آٹھویں دن اور بیٹے کو تین ماہ بعد! اب ہمارے گھر میں صرف ایک لڑکی رہ گئی جو میرے بھائی کی بیٹی تھی اور ہمارے ساتھ رہ رہی تھی۔ ایک دن میری بیوی کمرے میں چارپائی پر لیٹی ہوئی تھی' اس کے پاس میری بھتیجی بھی بیٹھی ہوئی تھی۔ میری بیوی کو سانپ کاٹنے آیا۔ میری بیوی کو اس کا علم ہوگیا۔ اس نے اپنی ٹانگ نیچے لٹکا دی اور بچی سے کہا کہ وہ آرام سے بیٹھی رہے' لیکن بچی ڈر گئی اور اس نے چارپائی سے چھلانگ لگا دی۔ اس کا پاؤں سانپ پر پڑ گیا' جس سے سانپ نے اسے بھی کاٹ لیا!

کسی نے میری بیوی کو بتایا کہ اگر سانپوں کو ابال کر ان کا سوپ پیا جائے تو اس مصیبت سے نجات مل جائے گی۔ چنانچہ میں نے پندرہ دن تک سانپوں کو ایک گھڑے میں جمع کرنا شروع کر دیا۔ پندرہ دن کے بعد انہیں نکال کر ان کی سریاں اور دم کاٹ کر پھینک دیں' باقی جسم کے گنڈیریوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کر لئے اور رات کو اندھیرے میں گوشت سمجھ کر کھالیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوسرے ہی روز سے چار سانپ ہر روز آتے جو مجھے' میری بیوی' میرے بیٹے اور میری بھتیجی کو کاٹتے۔ اس مصیبت میں میری بیوی اور بھتیجی سے ہانڈی روٹی نہ ہوتی' ہمارا زیادہ تر وقت چارپائیوں پر صرف ہوتا' خوراک نہ ملنے کی وجہ سے ہم بہت کمزور اور لاغر ہوگئے۔ فاقوں تک کی نوبت آگئی۔

ایک دن جب مجھے احساس ہوا کہ سانپ کے ڈسنے کا وقت ہے' میں چھت کے ساتھ لٹک گیا' تاکہ کسی طرح سانپ سے بچ جاؤں۔ پانچ دس منٹ کے اندر چھت کی کڑیوں سے ایک سانپ نے سر نکالا اور مجھے ڈس لیا۔ دوسری دفعہ میں صبح سے ہی تانگہ لیکر کام پر چلا گیا' زمین پر قدم تک نہ رکھا۔ قدرت خدا کی تانگہ ہی سے سانپ برآمد ہوا اور مجھے ڈس گیا!

ماہ نومبر1929ء کا ذکر ہے مجھے پتا چلا کہ ہمارے شہر میں سانپوں کے ماہر نتھل دتاسنگھ آئے ہوئے ہیں۔ وہ میرا علاج کرکے مجھے اس مصیبت سے نجات دلا سکتے ہیں۔ میں ان کے ڈیرے پر گیا اور اپنی مصیبت کا رونا رویا' انہیں میری کہانی سن کر مجھ پر رحم آیا اور وعدہ کیا کہ وہ میری مدد کریں گے۔ مجھے دو سادھوؤں کے سپرد کر دیا۔

انہوں نے مجھے بکریوں کا تیس سیر دودھ جمع کرنے کو کہا۔ اس سے میں مایوس ہوگیا۔ بھلا مجھ غریب میں تیس سیر بکریوں کا دودھ جمع کرنے کی کب طاقت اور ہمت تھی۔ میں مایوس ہو کر لاہور چلا آیا اور خلیفہ احمد دین ٹیلر ماسٹر ہسپتال روڈ سے ذکر کیا۔ خلیفہ صاحب نے مجھے چھ سات روپے دیئے۔ میں اس سے چھبیس سیر دودھ بکریوں کا لیکر سادھوؤں کے پاس گیا۔ یہ سادھو ایک دوسرے کو بادا سواداس اور بادا امرن داس کے نام سے مخاطب کرتے تھے۔

جب میں نے دودھ ان کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے دو تین ٹوکریاں گوبر کی منگوائیں۔ گوبر کو پانی میں گھول دیا' تھوڑی دیر بعد پانی اوپر آگیا اور گوبر نیچے بیٹھ گیا' پانی نتھار کر نیچے پھینک دیا گیا۔ پھر دودھ کو اس صاف شدہ گوبر میں حل کرکے دو کنالوں میں ڈالا گیا۔ ساتھ ہی ایک سبز دوائی پتاشہ میں ڈال کر ہم سب کو کھانے کو دی۔

پھر ایک گڑھا کھودا گیا۔ اس میں مجھے' میری بیوی' لڑکے اور میری بھتیجی کو بٹھا دیا گیا۔ گڑھے کے باہر ہمارے سر ہی نظر آتے تھے۔

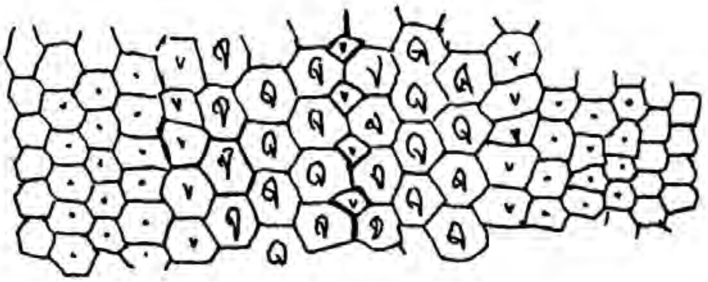

شکل نمبر 45 : لیپی مس کرٹس جسم کے کچھ چانے

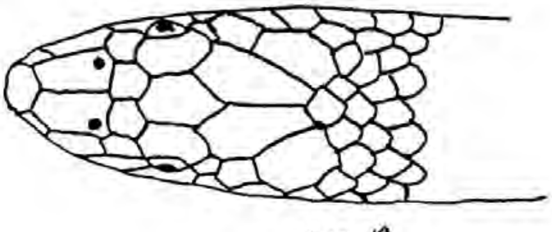

شکل 46 الف

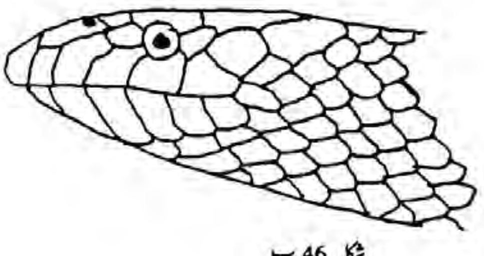

شکل 46 ب

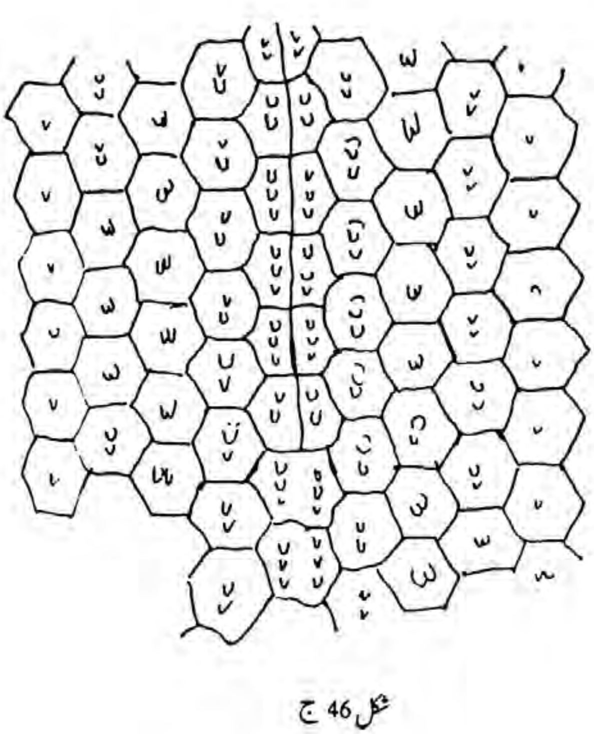

شکل 46 ج

شکل نمبر 46 : مانیکرو سفیلس گریسی لس

الف : سر کے چانے بالائی طرف سے ب : ایک جانب سے ج : جسم کے کچھ چانے

اب گوبر ملا دودھ ہمارے سروں پر ڈال دیا گیا۔ اس پر ہمارے منہ اور ناک سے سبز رنگ کا زہر نکلنے لگا۔ چھ بجے شام سے رات بھر ہم گڑھے میں رہے۔ گوبر جو ہم پر ڈالا گیا وہ ہمارے جسم کی گرمی سے خشک ہوگیا۔ صبح ہمیں گڑھے سے باہر نکالا گیا اور ایک پرانی رضائی میں لپیٹ کر آگ کے نزدیک بٹھا دیا گیا' ہم وہاں دو روز تک رہے اور سادھوؤں کی دی ہوئی دوائی کھاتے رہے۔ جس روز ہمیں گڑھے میں بٹھایا گیا وہ سانپوں کے کاٹنے کا آخری دن تھا۔ اس دن کے بعد کاٹنا تو کیا ہم نے کبھی سانپ تک نہیں دیکھا۔

تیسرے دن سادھوؤں نے ہمیں جسم پر ملنے کے لئے ایک دوائی دی اور کھانے کے لئے دوسری دوائی۔ کھانے سے پہلے اس دوائی کو ایک سو ایک بار مکھن میں دھونا تھا۔ دوائی دینے کے بعد ایک سادھو نے چلم اٹھائی اور دوسرے نے گدڑی' ایک مشرق کی طرف گیا اور دوسرا مغرب کی طرف۔ ہمارا خیال تھا کسی کام کو گئے ہیں ابھی آتے ہوں گے لیکن شام تک واپس نہ آئے تو ہمیں پتہ چل گیا کہ وہ پتہ دیئے بغیر چلے گئے ہیں تاکہ ان کا پیچھا نہ کیا جائے' بس ہمیں سانپوں سے نجات دے گئے!

جمال الدین کے بازوؤں اور ٹانگوں پر سانپ کاٹنے کے نشانات اس کی دکھ بھری حیرت انگیز کہانی کی سچائی کا منہ بولتا ثبوت تھے۔

آیئے سانپ سے دوستی کریں

یہ بات تو اب طے ہے کہ سانپ ایک مفید جانور ہے اور ہمارے ماحول میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مانا' بعض سانپ زہریلے اور نقصان دہ ہیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ ہم ہر سانپ کو جو جہاں کہیں ملے بلا وجہ بے رحمی سے کچل کر رکھ دیں۔

قانون ارتقاء کے مطابق سانپ نے اپنی بقا کے لئے انسانی رہن سہن کے طور طریقوں کے ساتھ سمجھوتہ کر رکھا ہے۔ رات کے وقت جب لوگ آرام کر رہے ہوتے ہیں' سانپ اپنی بانبی سے نکل کھڑا ہوتا ہے۔ ادھر ادھر گھوم پھر کر فصلوں کو نقصان پہنچانے والے کیڑے مکوڑوں' غلے کے ذخیرے کو تباہ کرنے والے چوہوں اور چھچھوندروں سے اپنا پیٹ بھرتا ہے اور صبح ہوتے ہی جونہی لوگ بیدار ہوتے ہیں' میدان خالی کردیتا ہے اور اپنی بانبی میں جاچھپتا ہے۔ دن کے دوران جب لوگ اپنی ضروریات زندگی کی طلب پوری کر رہے ہوتے ہیں' یہ آرام کرتا ہے سمجھوتے کا یہ قدرتی انداز' کہ زندہ رہو' زندہ رہنے دو' ازمنہ قدیم سے یونہی چلا آ رہا ہے لیکن اب انسانی آبادی میں اضافے کے باعث' انسانی مداخلت سانپ کے قدرتی ماحول میں دن بدن بڑھ رہی ہے۔ زندہ رہو' زندہ رہنے دو کا معاہدہ انسان کی طرف سے کمزور پڑ رہا ہے۔ مختلف اقسام کے ہزاروں سانپ بلا تمیز و امتیاز بے رحمی سے کچل کر ہلاک کیے جا رہے ہیں۔ سانپوں کے کئی قبائل اپنی بقا کے لئے سسک رہے ہیں۔

انسان اور سانپ کا ایک ہی ماحول میں باہم مل جل کر رہنے کاایک شاخسانہ' مارگزیدگی کے تکلیف دہ حادثات ہیں۔ جو اگر غور کیا جائے تو لوگوں کی اپنی غفلت سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ اگر مارگزیدگی سے بچنے سے متعلق ہدایات پر عمل کیا جائے تو ان حادثات سے بطریق احسن بچا جا سکتا ہے۔ انسان اشرف المخلوقات ہونے کے ناطے بہتر جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں کا مالک ہے جبکہ سانپ ادنیٰ درجے کی مخلوق ہونے کی وجہ سے کسی سمجھ' سوچ کے قابل نہیں' چنانچہ سانپ کی بعض مخصوص جبلی عادتیں یا مجبوریاں ہیں جن کے مطابق یہ اپنی زندگی گزارتا ہے اور اسے ایک خاص ڈگر پر چلنا پڑتا ہے' اس کے باوجود اکثر زہریلے سانپ حملہ آور ہونے سے پہلے پھنکار اور دوسری مخصوص حرکات سے اپنی موجودگی کااحساس دلا دیتے ہیں۔ بعض تو خطرہ بھانپتے ہی بھاگ نکلتے ہیں اور کوئی گوشہ عافیت ڈھونڈتے ہیں۔ ان تمام اشارات سے بے دھیان ہو کر انسان مارگزیدگی کے حادثہ سے دوچار ہو جاتا ہے۔

موجودہ دور میں انسانی آبادی کے بڑھتے ہوئے سیلاب سے پیدا ہونے والے مسائل میں سرفہرست فضا اور ماحول میں آلودگی کا دن بدن اضافہ ہے۔ جس سے قدرتی ماحول میں خطرناک تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ دوسرے جانوروں کے علاوہ خود انسان نت نئے مصائب میں گرفتار ہوتا جا رہا ہے۔ کئی مہلک بیماریاں دن بدن زور پکڑ رہی ہیں۔ نت نئی بیماریاں نمودار ہو رہی ہیں۔ نہ پانی پینے کے قابل رہا ہے نہ فضا سانس کے لئے موزوں! موسموں کا قدرتی نظام بدل رہا ہے۔ کئی نازک مزاج پودے اور جانور جو ان ماحولیاتی تبدیلیوں کو برداشت نہیں کر سکتے' معدوم ہوتے جارہے ہیں' خطرہ ہے اگر یہ مداخلت یونہی جاری رہی تو اگلے پچاس سالوں کے دوران ہم اپنے بیشتر قدرتی سرمائے سے محروم ہو جائیں گے اور کئی قیمتی اور خوب صورت

پودوں اور جانوروں کی انواع ماضی کے دھندلکے میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غائب ہو جائیں گی!!

سانپ قدرتی طور پر ایک شرمیلا اور تنہائی پسند جانور ہے۔ اور تو اور دوسرے سانپوں کی موجودگی اپنے گردوپیش میں زیادہ دیر پسند نہیں کرتا۔ انسانی آبادی سے دور اجاڑ جنگلوں میں تجرد کی سی زندگی گزارتا ہے۔ انسانی آبادی کا بڑھتا ہوا سیلاب قدرتی ماحول کو تہہ وبالا کرتا ہوا اب تو سانپ بچارے کی بانبی پر دستک دینے لگا ہے۔ انسان اور سانپ کی مڈبھیڑ کے مواقع بڑھ رہے ہیں۔ بہتر صلاحیتوں اور تباہ کن ہتھیاروں سے لیس ہونے کے ناطے سانپ انسانی استحصال کا کئی طور پر نشانہ بنا ہوا ہے۔ کہیں بے رحم شکاریوں کی گولیوں کا نشانہ بنتا ہے' نادان دیہاتیوں کے ڈنڈوں سے کچلا جاتا ہے۔ اگر سنیاسیوں اور خانہ بدوشوں کے ہتھے چڑھ جاتا ہے تو وہ اس کی بچارگی کا تماشا قریہ قریہ بستی بستی سادہ لوح لوگوں کو دکھا کر "دوزخ کی آگ" ٹھنڈی کرنے کا سامان کرتے ہیں۔ ہوٹلوں میں مزیدار تکوں اور مقوی سوپ کے طور پر اڑایا جاتا ہے۔ موقع ہاتھ آنے پر انسان اس کی کھال تک فروخت کرکے پیسے بنا لیتا ہے۔ اسی پر بس نہیں' ہر سال لاتعداد سانپ سائنسی تجربہ گاہوں میں سائنس کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں۔

الغرض دنیا بھر میں سانپ کی آبادی سخت دباؤ کا شکار ہے اور سانپ دن بدن تعداد میں کم ہو رہے ہیں۔ خدشہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ اگر یہ دباؤ یونہی کچھ عرصہ برقرار رہا تو سانپ کی بہت سی خوبصورت انواع معدوم ہو جائیں گی۔ دنیا بھر کے ماہرین حیاتیات کی کوششوں سے ماحول کو آلودگی سے پاک رکھنے اور انسانی استحصال کے نتیجہ میں کئی جانوروں کے معدوم ہو جانے کے پیش نظر 1948ء میں ایک عالمی تنظیم ورلڈ کنزرویشن یونین World Conservation Union (IUCN) معرض وجود میں لائی گئی تھی۔ اب تک پاکستان سمیت اس کے ممبر ممالک کی تعداد 120 ہے۔ اس تنظیم کے علاوہ ایک اور عالمی تنظیم World Wide Fund for Nature (WWF) بھی پاکستان میں انہی مقاصد کے لئے کام کر رہی ہے۔ ان عالمی تنظیموں کی نگرانی میں دنیا بھر میں ماہرین مختلف علاقوں کے جانوروں اور پودوں کا مطالعہ کرتے ہیں اور آلودگی پیدا کرنے والے اور دوسرے استحصالی عوامل کا جائزہ لیتے رہتے ہیں۔ ان کی سفارشات کے مطابق دنیا کی مختلف حکومتیں جانوروں اور پودوں کے تحفظ کے لئے قوانین وضع کرتی ہیں۔ جن کے مطابق مجرموں کو قید اور جرمانے کی سزا دی جا سکتی ہے لیکن دیکھا گیا ہے کہ یہ قوانین بن تو جاتے ہیں مگر انہیں لاگو کرنے والے ادارے ان قوانین کی اہمیت سے یکسر بے بہرہ ہوتے ہیں۔ اس لئے استحصالی عوامل کا قلع قمع کرنے میں دقت پیش آتی ہے۔

دراصل جب تک رائے عامہ کو اس سلسلہ میں بیدار نہ کیا جائے اور عوام کو حقائق کی روشنی میں فضا میں بڑھتی ہوئی آلودگی اور استحصالی قوتوں کے بڑھتے ہوئے اثرات سے آگاہ نہ کیا جائے' ان قوانین کے خاطر خواہ نتائج حاصل کرنے کی امید کرنا عبث ہے۔ عوام الناس کی نظر میں "اگر کوئی جانور یا سانپ مار دیا جاتا ہے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے' آخر انسان اشرف المخلوقات ہے' اس کی خدمت کے لئے ہی تو سارے جانور پیدا کئے گئے ہیں اور پھر سانپ تو ایک موذی جانور ہے' اسے مارنا نہ صرف ضروری ہے بلکہ کار ثواب ہے' اگر حلال جانوروں کا شکار نہ کیا جائے تو یہ کفران نعمت ہوگا۔"

مندرجہ بالا عالمی تنظیمیں اس قسم کی سوچ کے جو تباہ کن اثرات قدرتی ماحول پر مرتب ہو رہے ہیں' ان کا تدارک کرنے پر کمربستہ ہیں۔ چنانچہ پاکستان میں کئی پرندے' دودھ دینے والے جانور اور پلپائیوں کو قانونی تحفظ حاصل ہے۔ پاکستانی قوانین کے تحت درج ذیل انواع کے سانپوں کی آزادی' رہن سہن کے ماحول میں رکاوٹ یا تبدیلی یا انہیں مارنا قابل گرفت ہے۔

ناگ سانپ	*(Naja naja)*
چوہے کھانا سانپ	*(Spalerosophis diadema)*
دھامن سانپ	*(Ptyas mucosus)*

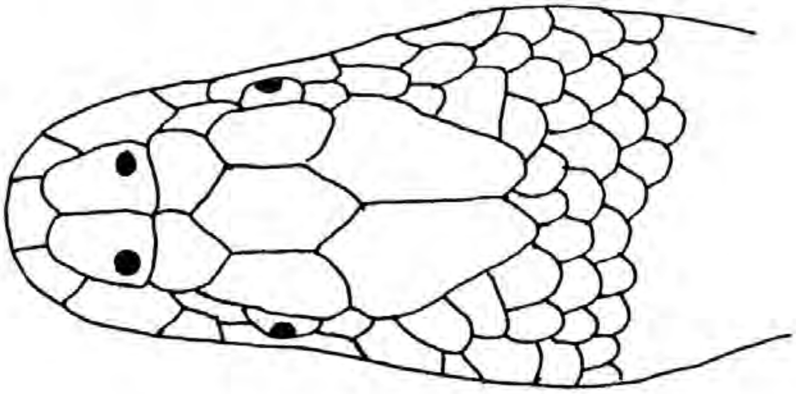

شکل 47

شکل نمبر 47 : پلے مانیڈرس (پلیمس) پلیٹورس

سر کے ظہری چانے

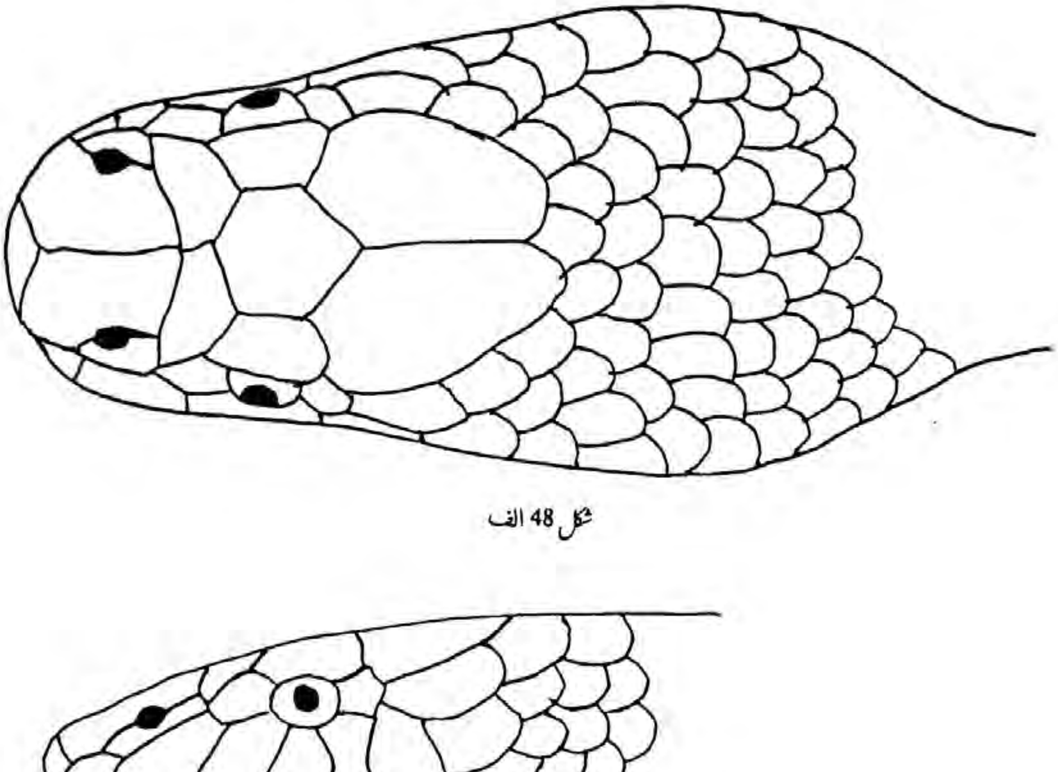

شکل 48 الف

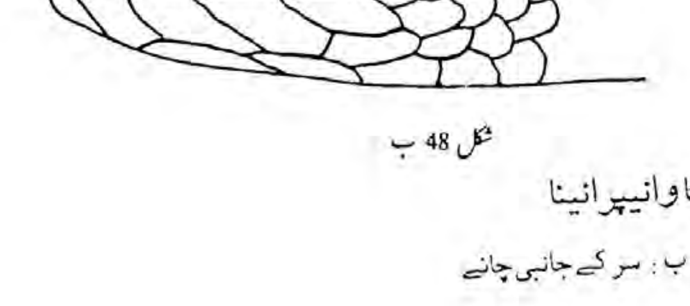

شکل 48 ب

شکل نمبر 48 : پیرا اسکوٹیٹا وانیپر انینا

الف : سر کے ظہری چانے ب : سر کے جانبی چانے

اور سندھی اژدہا (Python molurus)

سانپوں کی انواع کا اتنا بری طرح استحصال کیا گیا ہے کہ ان کے معدوم ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم قانون کی حدود میں رہیں اور اپنے ملک میں پائے جانے والے ان خوبصورت سانپوں کی حفاظت کریں۔

مخلوق خدا پر شفقت اور ہمارا مذہبی فریضہ

اسلام امن سلامتی اور مہرو محبت کا مذہب ہے۔ اس کی تعلیم متوازن' قابل فہم اور احکامات قابل عمل ہیں۔ جہاں ہر شعبۂ حیات کے بارے میں ہمیں رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے روشنی ملتی ہے۔ وہاں جانوروں سے حسن سلوک کے بارے میں واضح ہدایات بھی ملتی ہیں۔ میں اس ضمن میں ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل ارشادات پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

حدیث نمبر 1

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔

"اس حالت میں کہ ایک شخص چلا جا رہا تھا۔ اس پر پیاس غالب ہوئی تو وہ کنوئیں میں اترا' اس سے پانی پیا۔ جب وہاں سے نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کے مارے گیلی مٹی چاٹتا ہے۔ اس شخص نے دل میں کہا کہ اس کو بھی ویسی ہی پیاس لگی ہے جیسی مجھے لگی تھی' لہٰذا وہ کنوئیں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھر کر دانتوں سے پکڑ کر اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ نے اس کا یہ کام پسند فرما کر اسے بخش دیا۔" صحابہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ کیا جانوروں کی خدمت سے ہمیں ثواب ملے گا؟" آپ نے فرمایا "ہاں"۔ (تجرید بخاری صفحہ 447)

اسی قسم کا ارشاد ایک بدکار عورت کی بخشش کے سلسلہ میں ایک دوسری حدیث میں آیا ہے۔
(تجرید بخاری صفحہ 608)

حدیث نمبر 2

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم منیٰ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے۔ یکایک آپؐ پر سورہ "والمرسلات" نازل ہوئی۔ جس کی آپ تلاوت کرنے لگے اور میں بھی اسے آپ کے منہ سے سن کر یاد کرنے لگا۔ آپ نے ابھی اس کی تلاوت ختم نہ کی تھی کہ ایک سانپ ہم پر کودا' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اسے قتل کر دو"۔ چنانچہ ہم نے اس کے مارنے کی جلدی کی۔ مگر وہ بھاگ گیا۔ جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جس طرح تم اس کے ضرر سے بچالئے گئے' اسی طرح وہ بھی تمہارے ضرر سے بچا لیا گیا۔"
(تجرید بخاری صفحہ 351)

حدیث نمبر 3

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ میں منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "سانپوں کو مار ڈالو۔

ذا لطفتین (وہ سانپ جس کی پیٹھ پر دو سفید خط یا سیاہ نشان ہوتے ہیں) اور ابتر (جس کی دم نہیں ہوتی) کو مار ڈالو۔ کیونکہ یہ دونوں آنکھ کی روشنی مٹا دیتے ہیں اور حمل گرا دیتے ہیں۔" حضرت عبداللہ بن عمرؓ مزید فرماتے ہیں۔ "ایک روز میں ایک سانپ کو ڈھونڈھ رہا تھا کہ اسے مار دوں کہ مجھے ابو لبابہ نے آواز دی کہ اسے نہ مارنا! میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کو مارنے کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا آپ نے بعد ازاں گھروں میں رہنے والے سانپوں (عوامر) کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔"

(تجرید بخاری صفحہ 605)

حدیث نمبر 4

ابن عمرؓ ابی لبابہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سانپوں (عوامر) کو مارنے سے منع کیا ہے۔ یعنی بستیوں میں رہنے والے۔ ابن عمرؓ زید بن خطابؓ سے اور عبداللہ بن مبارکؒ نے کہا کہ سانپوں میں اس سانپ کا مارنا بھی مکروہ ہے کہ وہ پتلا اور سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ جیسے چاندی اور چلنے میں سیدھا چلتا ہے مڑتا نہیں۔

(ترمذی مترجم حصہ اول صفحہ 559)

حدیث نمبر 5

ابی سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہارے گھروں میں گھریلو سانپ ہیں' سو ان کو متنبہ کر دو تین بار' سو اگر پھر بھی ان میں کوئی نکلے تو اس کو قتل کر دو۔

(ترمذی مترجم حصہ اول صفحہ 559)

درج بالا احادیث مبارکہ سے درج ذیل ارشادات ہماری راہنمائی اور ہدایت کے لئے ملتے ہیں۔

- جانوروں سے شفقت خدا کے رحم اور کرم کو کھینچنے کا باعث بنتی ہے۔
- جانوروں سے شفقت اور رحم کے باعث انسانوں کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔
- جس سانپ سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو اسے مارنا چاہئے۔
- اگر کوئی سانپ چھپ جائے یا کسی جگہ چلا جائے تو اس کو ڈھونڈھ کر مارنا نہیں چاہئے۔
- گھروں اور بستیوں میں رہنے والے عام سانپوں کو مارنا نہیں چاہئے۔
- گھر میں اگر کوئی سانپ نکل آئے تو اسے تین بار ڈرا کر بھگا دینا چاہئے' اگر پھر بھی گھر سے نہ جائے تو پھر اسے مار ڈالنا چاہئے۔
- نقصان رساں اور غیر نقصان رساں سانپوں میں ان کے جسمانی خصائص کی بنا پر پہچان کرنی چاہئے۔ نقصان رساں سانپ کو مارنے سے پہلے ڈرا کر بھگا دینا چاہئے اگر نہ بھاگے تو پھر مار ڈالنا چاہئے۔ جبکہ غیر نقصان رساں سانپ کو مارنا نہیں چاہئے۔
- جنگلات میں رہنے والے سانپوں سے کسی قسم کا تعرض نہیں کرنا چاہئے۔
- شغل کے طور پر سانپوں کو خوا مخواہ مارتے پھرنا قطعاً منع ہے۔

حرف آخر

یاد رکھیے' جانوروں اور پودوں کی ہر نوع قدرتی عوامل اور زندگی کے رد عمل کے نتیجہ میں کروڑہا سال کے بعد معرض وجود میں آئی ہے۔ ایک نوع کی تشکیل کے عمل کے دوران ہزار ہا نسلیں پیدا ہوئیں جو ماحول میں منطبق نہ ہونے کی وجہ سے معدوم ہوتی گئیں۔ بالآخر ماحول اور زندگی میں انطباق کے نتیجہ میں موجودہ انواع پیدا ہوئیں' جو نسل در نسل ماحولیاتی عوامل کے ساتھ چلتی' اردگرد کے ماحول میں پنپتی اور نفوذ پذیر ہوتی ہوئی ہم تک پہنچی ہیں۔ چنانچہ سانپ کی ہر نوع تجربہ گاہ حیات کا ایک انمول شاہکار ہے۔ جو سالہا سال کے تجربات اور ہزار ہا ذیلی انواع کی قربانی سے کہیں جا کر اس قابل ہوئی ہے کہ روئے زمین پر اپنی انفرادیت قائم رکھ سکے۔

قدرت بار بار تجربات نہیں دہراتی' ماحول میں ہر تبدیلی لامحالہ جانوروں اور پودوں کی ہر نوع کی بقا کے لئے خطرناک ہے۔ کیونکہ ایک نوع کی جسمانی بناوٹ میں ماحول کے مطابق تبدیلی لانے کے لئے کروڑہا سال کا عرصہ درکار ہے۔ کیا موجودہ تیز رفتاری سے بدلتے ہوئے دور میں ہمارے پاس اتنی فرصت ہے؟ وقت کا دھارا تیزی سے بہہ رہا ہے' ماحول میں ناقابل برداشت تبدیلیاں تیز رفتاری سے کی جا رہی ہیں' جن کا شکار پودوں اور جانوروں کی لاتعداد انواع ہو رہی ہیں۔

ان خشمگیں حالات میں ہمارا نہ صرف قومی بلکہ مذہبی فریضہ ہے کہ ہم اپنے ملک سے پیار کریں' اس کے قدرتی ماحول کو برقرار رکھیں۔ ہمارے قدرتی ماحول کا زیور ہمارے انواع و اقسام کے پودے اور طرح طرح کے جانور ہیں۔ یاد رہے' کسی ملک کی اصل دولت اس کے قدرتی پودے اور جانور ہوتے ہیں۔ آیئے ہم ان عالمی تنظیموں کی مدد کریں جو ہماری قدرتی دولت کو بچانے کے لئے کمربستہ ہیں اور ایسے استحصالی عناصر کو بے نقاب کریں جو ہماری قدرتی دولت کو اپنے وقتی تعیش اور سکون کے لئے تباہ و برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

آیئے ہم سب' پاکستان سے پیار کریں! اس کے پودوں اور جانوروں سے پیار کریں!! اور ان کی حفاظت کریں!!!

SYSTEMATIC INDEX

Sarzameen-a-Pakistan kay saamp

Taxonomic catagory	Page no.
Family Typhlopidae	71
Ramphotyphlops braminus	74
Typhlops porrectus	74
Family Leptotyphlopidae	71
Leptotyphlops blanfordii	75
L. macrorhynchus	75
Family Pythonidae	75
Python molurus	76
Family Boidae	78
Eryx johnii	79
E. tataricus	80
Gongylophis conicus	81
Family Colubridae	81
Subfamily Colubrinae	83
Spalerosophis arenarius	85
S. schirazianus	87
S. diadema	87
Argyrogena fasciolatus	89
Lycodon travancoricus	90
L. striatus	90
L. aulicus	92
Lytorhynchus maynardi	93
L. paradoxus	93
L. ridgewayi	94
Boiga trigonata	96
B. melanocephala	96
Oligodon taeniolatus	97
O. arnensis	97

Psammophis schokari 100
P. leithii 100
P. lineolatus 101
P. condanarus 102
Coluber karelini 104
C. rhodorachis 105
C. ventromaculatus 105
Eirenis persica 106
Ptyas mucosus 108
Natrix tessellata 110
N. sanctijohannis 110
Xenochrophis piscator 110
X. cerasogaster 112
Amphiesma stolata 113

Subfamily Homalopsinae 113
Enhydris pakistanica 114

Family Elapidae 114
Bungarus caeruleus 116
B. sindanus 117
Naja oxiana 118
N. naja 118

Family Viperidae 120
Eristicophis macmahoni 122
Echis carinatus 123
Pseudocerastes persicus 125
Vipera russelii 126
V. lebetina 127

Family Crotalidae 127
Agkistrodon himalayanus 127

Family Hydrophiidae 129
Astrotia stokesi 131
Enhydrina schistosa 133
Hydrophis fasciatus 134
H. mamillaris 134
H. spiralis 135
H. cyanocinctus 135
H. caerulescens 137
H. ornatus 137
H. lepemoides 137
Lapemis curtus 138
Microcephalophis gracilis 139
M. cantoris 139
Pelamydrus platurus 139
Paraescutata viperina 140

اشاریہ

سرزمین پاکستان کے سانپ

الف

احادیث ... 193
ازتک تہذیب ... 174، 176
اژدہا ... 75
استخوان ... 40
اسکویپوز، حکیم ... 176
اکرم، محمد ... 28
الاسلام، ڈاکٹر احسن ... 3
امریکہ، دیومالا ... 173
انٹی وینن ... 156
اندھے سانپ ... 71
آنکھ ... 38
انواع :
رمفو ٹفلوپس برامی نس ... 74
ٹفلوپس پوریکٹس ... 74
لیپٹو ٹفلوپس بلین فورڈی ... 75
لیپٹو ٹفلوپس میکرورنکس ... 75
پائیتھن مولورس ... 76
ایریکس جوہنی ... 79
ایریکس ٹاٹاریکس ... 80
گن گائی لوفس کونی کس ... 81
سپے لیروسوفس اری نے ریٹس ... 85
سپے لیروسوفس شیرازیانس ... 87
سپے لیروسوفس ڈائی ڈیمہ ... 87
لائیکوڈان ٹراونکوریکس ... 90
لائیکوڈان سٹرائیٹس ... 90
لائیکوڈان آلیکس ... 92
لائیٹورنکس مے ناڑذی ... 93
لائیٹورنکس پیراڈاکس ... 93
لائیٹورنکس رجوائی ... 94
بوئیجا ٹرائیگونیٹا ... 96
بوئیجا میلانوسٹیلا ... 96
اولیگوڈان مینیولیٹس ... 97
اولیگوڈان ارننسز ... 97
پساموفس شکوکاری ... 100
پساموفس لیتھی ... 100
پساموفس لائینیولیٹس ... 101
پساموفس کنڈانیرس ... 102

کولوبر کیرالینی ... 104
کولوبر روڈو ریکس ... 105
کولوبرونٹرومیکولیٹس ... 105
اکی رینس پرسیکا ... 106
نانس میو کوسس ... 108
ٹیٹریکس میسیلینا ... 110
ٹیٹریکس سینگٹی جوہانس ... 110
زینو کروپس پس کیٹر ... 110
زینو کروپس سیرامو گیسٹر ... 112
اسمنی اساسٹولینا ... 113
ان ہائیڈرس پاکستانیکا ... 114
بنگارس سیرولیئس ... 116
بنگارس سنڈانس ... 117
ناجاو گزاینا ... 118
ناجاناجا ... 118
ارسٹی کوپس میکاہونی ... 122
ایکس کیرینیٹس ... 123
سوڈوسرا سٹس پرسیکس ... 125
وائپرارسلی ... 126
وائپرالیبیانینا ... 127
ابکسٹروڈان ہمالیانس ... 127
اسٹروشیاسٹوکیسی ... 131
ان ہائیڈرائینا سسٹوسا ... 133
ہائیڈروفس فیسی ایٹس ... 134
ہائیڈروفیس میمیلیرس ... 134
ہائیڈروفس سپائیریلس ... 135
ہائیڈروفس سائینوسنکٹس ... 135
ہائیڈروفس سیرولیسنز ... 137
ہائیڈروفس ارنیٹس ... 137
ہائیڈروفس لیپی موائیڈیز ... 137
مائیکروسفیلوفس گریسیلس ... 139
مائیکروسفیلوفس کنٹورس ... 139
پیلامائیڈرس پلے ٹورس ... 139
پیرا اسکومینا وائپرائینا ... 140
انسان سانپ دوستی ... 190

ب

بالنک ریاستیں، دیومالا ... 170
بائبل، سانپ ... 167
برصغیر میں توہمات ... 23
بلی سانپ ... 84
بولنجر، جی۔ اے ... 24

پ

پلائی اعظم ... 172

ت

تعلیم الاسلام کالج، ربوہ ... 9
تولید و تناسل ... 44
توہمات کی حقیقت ... 176
تھیو بالڈ، ولیم ... 24

ٹ

ٹفلو پیڈی ... 74

ج

جاپانی دیومالا ... 165
جاحظ ، علامہ ابو عثمان عمرو ... 165
جزائر برطانیہ ... 172
جلیبی سانپ ... 123
جیکب سنز آر گن ... 34
جنس :
لٹلوپس ... 74
رمفو لٹلوپس ... 74
لیپو لٹلوپس ... 74
پانتھین ... 76
ایریکس ... 79
گن گائی لوفس ... 80
سپے لیروسوفس ... 85
آرگائیروجینا ... 88
لائیکوڈان ... 89
لائیٹور نکس ... 92
اولیگوڈان ... 96
ساموفس ... 98
کولوبر ... 102
آئی رینس ... 106
نانس ... 108
نیٹر یکس ... 109
زینو کروپس ... 110
ایمفی اسا ... 112
ان ہائیڈرائینا ... 114
بنگارس ... 116
ناجا ... 117
ارسنیکوفس ... 122
ایکس ... 122
سوڈوسرانسٹس ... 125
وائپرا ... 125
اسٹروشیا ... 131
ان ہائیڈرائینا ... 131
ہائیڈروفس ... 133
لیپی مس ... 138
مائیکروسفیلوفس ... 138
پیلامائیڈرس ... 139
پراسکومیٹا ... 140

چ

چانے : ... 51
سر ... 52
منہ کے گرد ... 54
سر کے نیچے ... 54
پیٹ ... 55

دم ... 55

مقعد ... 56

چھلپ ... 33

چینی دیومالا ... 165

ح

حراکات ... 40

حسیات ... 37

حفاظتی ادارے ... 191

حفرئی سانپ ... 127

خ

خان ، محمد شریف ... 27 ، 28

خانہ بدوش قبائل : ... 163

درویش ... 168

سنیاسی ... 168

خشکی کے سانپ ... 70

د

دشمن ... 47

دفاع ... 48

دو منہی سانپ : ... 78

پاک و ہند ... 79

تاتاری ... 80

دھاگہ سانپ ... 71

دھامن سانپ ... 108

دیومالا ، حقیقت ... 176

ڈ

ڈیورا ، پی جے ... 26

ذ

ذیلی قبیل :

کولوبرائینی ... 83

ہومے لالپسنی ... 113

را ، سورج دیوتا ... 168

ریپٹائل ہاؤس ... 180

ریٹل سانپ ... 173

ریڈ انڈین ... 174

زہریلے سانپ ... 143

زہریلے سانپ ، پہچان ... 145

زہریلے اعضاء ... 145

زہریلے دانت ... 147

زہر : ... 148

زہر کی مقدار ... 148

زہریلے سانپوں کا پاکستان میں پھیلاؤ ... 159

س

سانپ مطالعے کے لیے محفوظ کرنا ... 56

سانپ سے متعلق کہانیاں ... 181

سانپ اور انسانی تہذیب : ... 162

برصغیر پاک و ہند ... 162

جنوب مشرقی ایشیا ... 164

جزیرہ نما عرب ... 165

افریقہ ... 168

بالٹک ریاستیں ... 170

یورپ ... 171

امریکہ ... 173

سمندری سانپ ... 129

سانپ :

اقادیت ... 190

قبیلوں کی کلید پہچان ... 70

انواع کی کلید پہچان ... 60

پہچان کا براہ راست طریقہ ... 57

تدریجی طریقہ ... 70

سانپ قانونی تحفظ ... 191

سمتھ، مالکم اے ... 26

سندھی سنگچور ... 117

سنگچور ... 116

ع

عابد، مبارک احمد، پروفیسر ... 9

عربی میں سانپ کے نام ... 18

عضلات ... 40

ف

فیرر، جے ... 24

ق

قرآن حکیم ... 167

قبیل :

ٹفلوپیڈی ... 74

لیپٹو ٹفلوپیڈی ... 74

پائیتھونیڈی ... 75

بوئیڈی ... 78

کولوبرائیڈی ... 81

الاپیڈی ... 114

وائپریڈی ... 120

کروٹیلیڈی ... 127

ہائیڈروفیڈی ... 129

قریشی، محمد متین ... 28

ک

کان ... 39
کھال ... 32
کریٹ سانپ ... 116
کری سانپ ... 96
کولوبر سانپ ... 81
کونیکزی ، ایم ۔ جی ... 27
کلید پہچان :
چھلکے ... 70
انواع ... 60
ذیلی تھیل کلوبرائینی ... 83
تھیل الاپیڈی ... 115
تھیل وائپریڈی ... 120
تھیل ہائیڈروفیڈی ... 129
زہریلے سانپ ... 145

گ

گھارپوری ، کے ۔ جی ... 26
گیدڑ سنگھی ... 168

ل

لار ... 168
لمس ... 37

م

مار گزیدگی :
ابتدائی طبی امداد ... 150
عمل ... 149
علامات :
ناگ ... 151
سنگھچور ... 153
کوڑیالا ... 153
جلیبی ... 154
علاج ... 150
جسمانی مدافعت ... 154
حفاظتی تدابیر ... 159
تریاق ... 155
حقیقت احوال ... 156
مار گزیدگی ، ایک تجزیہ ... 157
مداری ، مجمع باز ... 180
مابین تہذیب ... 174
مرے ، جیمز اے ... 24
مہندر ، بنی چندر ... 26
منٹن ، شرمان اے ... 3 ، 16 ، 27
مرٹنز ، رابرٹس ... 3 ، 27
موسیٰ ، علیہ سلام ... 167
مصری دیومالا ... 168
مذہبی فریضہ ... 193
مار گزیدہ زخم کی پہچان ... 161

ن

نظامہائے جسم :

انہضام ... 34

بول ... 35

دوران خون ... 35

تنفس ... 35

تناسل ... 37

استخوان ... 40

ناگ ... 114، 117

نکلسن، ایڈورڈ ... 24

نیچرل ہسٹری سوسائیٹیاں ... 23، 27

نیچرل ہسٹری میوزیم ... 23

و

وائپر سانپ ... 120

وال، میجر فرینک ... 24

وانینیکر، روہولس ... 26

وانینیکر، ضیائی ... 27

ہ

ہاسٹ، ولیم ای ... 155

ہندی میں سانپ کی اقسام ... 17، 18

ہندو دیو مالا ... 162

ی

یونانی دیو مالا ... 171

کتابیات

ابی عثمان عمرو بن بحر ۔ الجاحظ : کتاب الحیوان، حصہ چہارم، ناشر الحاج محمد افندی ساسی المغربی التونسی، 1906 ء۔

علامہ بدیع الزمان : جائزہ الشعوذی، ترجمہ جامع ترمذی، ناشر محمد علی خان دیوان ۔ کاروان پریس، دربار مار کیٹ ۔ لاہور ۔

محمد شریف خان : پاکستان کی جنگلی حیات، باب سوم ۔ لاہور : اردو سائنس بورڈ، 1991 ء۔

علامہ حسین بن مبارک زبیدی : تجرید بخاری، ملک دین محمد اینڈ سنز ۔ اشاعت منزل، لاہور ۔

حکیم محمد شریف، (ایڈیٹر) : رسالہ "الحکیم" ۔ شمارہ بابت نومبر، دسمبر 1925 ء ۔ رفیق حیات منزل، موچی دروازہ بازار سادہ کاران ۔ لاہور ۔

ڈاکٹر محمود لطیفی : مارہائی ایران، تہران 1985 ء۔

Basoglu, M. and I. Baran, 1980: *The Snakes of Turkey*. Bornova-Izmir Ege Universitesi Matbaasi.

Bogert, C.M. 1943: Dentitional phenomenon in cobras and other elapids, with notes on adaptive modifications of fangs. Bull. Amer. Mus. Nat. Hist., 81:285-360.

Bruno, S. 1984: *Guida ai Serpenti d'Italia*. Guinti Martello, Firenze.

Burton, M. 1973: *The world of reptiles and amphibians*. Bounty Books, N.Y.

Conant, R. 1958: *Petterson Field Guides: Reptiles and Amphibians*. Houghton Mifflin Company, Boston.

de Silva, P.H.D.H. 1980: Snake fauna of Sri Lanka. Spolia Zeylanica, Vol.34, Parts 1 & 2: 1-472.

de Silva, A. 1980: *Colour Guide to the Snakes of Sri Lanka*. R & A. Publishing Limited. England.

Dunson, W.A.(Ed.) 1975: *The Biology of Sea Snakes*. University Press, Baltimore.

Fitscher, G.S. 1968: *Snakes and other Reptiles*. Golden Press, N.Y.

Fretey, J. 1987: *Guide des reptiles de France*. Hatier, Paris.

Gharpurey, K.G. 1962: *Snakes of India and Pakistan*. Popular Parakashan, Bombay.

Golay, P. 1985: *Checklist and key to the Terrestrial Protoroglyphs of the world*. Elapsoidea Foundation Culturelle, Geneve.

Gloyed, H. K. 1978: *Rattle Snakes*. SSAR, USA.

Halliday, T. and K. Adler (Eds.), 1978: *The Encyclopedia of Reptiles and Amphibians*. Facts on File Inc., N.Y.

Khan, M.S. 1980: Affinities and Zoogeography of the Herpetiles of Pakistan. Biologia, 26:113-171.

Khan, M.S. 1983: Venomous terrestrial snakes of Pakistan. The Snake, 15:101-105.

Khan, M.S. 1984: A cobra with an unusual hood pattern. The Snake, 16:131-134.

Khan, M.S. 1990: Venomous terrestrial snakes of Pakistan and snake bite problem. in: *Snakes of medical importance (Asia-Pacific Region)*. Gopalakrishnakone & Chou (Eds.). IST & National University of Singapore.

Khan, M.S. & R. Tasnim (1986a): Balling and caudal luring in young *Bungarus caeruleus*. The Snake, 18:42-46.

...nnotated checklist and key to the reptiles of Pakistan. Part III: Serpentes (Ophidia). ...Letteratura Biologia, 28:215-254.

Latifi, Mahmood. 1991: *The Snakes of Iran.* SSAR, USA.

Mertens, R. 1969: Die Amphibiens und Reptilian West-Pakistans. Stutt. Beit. Naturk., 197:1-96.

Minton, S.A.Jr. 1962: An annotated key to the amphibians and reptiles of Las Bela, West Pakistan. Am. Mus. Novitates, 2081:1-60.

Minton, S.A.Jr. 1966: A contribution to the herpetology of West Pakistan. Bull. Amer. Mus. Nat. Hist., 134:31-184

Minton, S.A.Jr. and M.R.Minton. 1969: *Venomous reptiles.* Charles Scribner's Sons, Ltd., N.Y.

Minton, S.A.Jr., A.G.Dowling and F.E.Russell. 1968: *Poisonous Snakes of the world.* U.S. Department of the Navy Bureau of Medicine and Surgery, Washington, D.C.

Murray, J.A. 1884: *Vertebrate zoology of Sind.* London.

Naulleau, G. 1984: Les serpents de France. Rev. Fran. d'aquariologie, France.

Parker, H.W. and A.G.C.Grandison. 1977: *Snakes: a natural history.* British Museum (N.H.), London.

Pope, C.H. 1935: *Reptiles of China. Natural History of Central Asia.* American Museum of Natural History, N.Y.

Seigel, R.A., J.T.Collins and S.S.Novak. 1987: *Snakes, Ecology and evolutionary Biology.* MacMillan Publishing Co., N.Y.

Smith, M.A. 1943: *The Fauna of British India, Ceylon and Burma.* Vol. III: Serpentes. Reprint 1961. Manager Publications, Dehli.

Staniszowski, M. 1990: *The manual of lizards and snakes.* Salamander Books Ltd., Tetra Press, New Jersy.

Stidworthy, J. 1972: *Snakes of the world.* Bantam Books, Toronto, London.

Terentev, P.V. and S.A. Chernov (1965): *Key to the amphibians and reptiles.* Israel Programme for Scientific Translations, Jerusalem.

Theobald, W. 1876: *Descriptive catalogue of the reptiles of British India.* Calcutta.

Vogel, J.Ph. 1926: *Indian serpent-lore or The Nagas in Hindu Legend and Art.* London.

Wall, F. 1913: *The poisonous snakes of our British Indian Dominions (including Ceylon) and how to recognize them.* Bombay Nat. Hist. Soc., Bombay.

Welch, K.R.G. 1988: *Snakes of the Orient, a checklist.* Robert E. Krieger Publishing Co., Florida.

Whitaker, R. 1978: *Common Indian Snakes, a field Guide.* MacMillan India Ltd.

Whitaker, Z. 1989: *Snakeman.* India Magazine Books, Bombay.

Whitaker, Z. and R. Whitaker. 1986: *The snakes around us.* National Book Trust, India.

Wuster, W. and R.S.Thorpe. 1992: Asiatic Cobras: population systematics of *Naja naja* species complex (Serpentes:Elapidae) in India and Central Asia. Herpetologica, 48:69-85.

The Encyclopaedia of Religion and Ethics. art. "Serpent-Worship", London, 1911.

✱